

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

الہدایہ والنہایہ معروف بہ

تاریخ ابن کثیر

۱۳ حصہ سیزدہم، چہار دہم، پانزدہم و شانزدہم
۱۴
۱۵
۱۶

۴۸	مؤید الدین ابوالفضل	۳	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۴۸	آغاز ۵۹۳ھ	۳	فہرست
۵۰	سیف الاسلام طغشیں	۲۹	آغاز ۵۹۹ھ
۵۱	آغاز ۵۹۳ھ	۴۱	آپ کا ترکہ، کچھ حالات
۵۲	قاضی ابوالحسن علی بن دجاہ بن زبیر	۴۱	مال نہ چھوڑنے کی وجہ
۵۲	امیر غزالدین جریک	۴۲	فصل
۵۲	آغاز ۵۹۵ھ	۴۳	اس سال فوت ہونے والے امیان
۵۲	حاکم مصر عزیزی وفات	۴۳	امیر کثیر صاحب غلاط
۵۳	سلطان ابو محمد یعقوب بن یوسف	۴۳	اتابک غزالدین مسعود
۵۵	اس سال دیگر فوت ہونے والے نامور افراد	۴۴	جعفر بن محمد بن یحییٰ
۵۵	امیر غزالدین قیمازدوی	۴۴	یحییٰ بن سعید قاری
۵۵	ابو الحسن محمد بن جعفر	۴۴	سید زبیدہ
۵۵	شیخ جمال الدین ابوالقاسم	۴۴	شیخ سادہ طرغاقون
۵۵	آغاز ۵۹۶ھ	۴۴	آغاز ۵۹۰ھ
۵۶	غلام الدین مسعود بن علی	۴۵	اس سال فوت ہونے والے
۵۷	الملقب محمد الدین	۴۵	احمر بن اسماعیل بن یوسف
۵۷	امیر نوام	۴۵	نام محمد بن طیبہ ابن القاسمی
۵۷	شیخ شہاب الدین طوسی	۴۶	آغاز ۵۹۱ھ
۵۷	شیخ طہر الدین ابو الاسلام قاری	۴۷	اس سال فوت ہونے والے نامور لوگ
۵۷	شیخ علامہ جواد الدین ابن مساکر	۴۷	علی بن حسان بن مسافر
۵۷	شاعر ابوالحسن علی بن عمر بن عقیل	۴۸	آغاز ۵۹۲ھ

۵۲	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۵۹	آٹھارہ ۵۹ھ
۵۲	ابو الحسن علی بن محمد بن عیسیٰ بن عیسیٰ بن علی	۶۱	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۵۲	ابو نصر محمد بن سعد اللہ	۶۱	عبد الرحمن بن علی
۵۲	ابو العباس احمد بن مسعود	۶۱	عماد کاتب اسماعیلی
۵۲	ابو القاسم ادا حسیل بن یزید بن عیسیٰ بن علی	۶۱	امیر بہار الدین قرطوبی
۵۳	ابو الفضل بن ابیاس بن جامع ارملی	۶۳	سکندر بن عبداللہ اسکندری
۵۳	ابو سعادات اعظمی	۶۳	ابو منصور بن ابی بکر بن شجاع
۵۳	ابو غالب بن کسوف بن یحییٰ	۶۳	آٹھارہ ۵۹ھ
۵۳	آٹھارہ ۶۰ھ	۶۳	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۵۳	اس سال فوت ہونے والے حضرات	۶۳	محمد بن علی
۵۳	شرف الدین ابو الحسن	۶۵	خطیب دہلی
۵۳	تحفہ سی بن یوسف	۶۵	فتح علی بن علی بن علی
۵۳	ابو القاسم احمد بن مسعود	۶۵	صدر ابو شامہ بن عبد اللہ
۵۳	ابو الحسن علی بن سعد قاری	۶۵	شیخہ بنت عبداللہ
۵۳	القانون	۶۵	ابن عقیب بن عمر بن عمر
۵۵	امیر بخار الدین طاہر بن مسعود	۶۶	آٹھارہ ۵۹ھ
۵۵	آٹھارہ ۶۰ھ	۶۶	اس سال دیکھو ہونے والے ایمان و اعظام
۵۶	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۶۶	امیر حماد بن ابو منصور
۵۶	القاسم بن منصور	۶۶	قاسم بن عبد اللہ بن عمر بن عمر
۵۶	عبد الرحمن بن علی بن شجاع عبداللہ بن علی	۶۶	عبد اللہ بن علی بن نصر بن عمر
۵۶	ابو الحسن بن بن زبیر	۶۶	ابن علی بن علی
۵۶	اقبال نامہ	۶۶	فتح ابو بکر کاتک بن احمد بن عبد الرحمن
۵۶	آٹھارہ ۶۰ھ	۶۶	سید جلیلہ مرادنا توں
۵۹	اس سال جو حضرات فوت ہوئے	۶۸	آٹھارہ ۶۰ھ
۵۹	امیر بیاض بن عبد اللہ	۶۹	اس سال فوت ہونے والے حضرات
۵۹	حسین بن عبد اللہ	۶۹	ابو احمد
۵۹	عبد الرحمن بن عیسیٰ	۶۹	عبد اللہ بن علی بن علی
۵۹	امیر زین الدین قرطوبی	۷۰	ابن علی بن علی
۵۹	علی بن عبد اللہ بن علی	۷۰	ابو احمد بن علی بن علی
۸۰	ابو محمد بن علی بن علی	۷۱	ابو احمد بن علی بن علی
۸۰	آٹھارہ ۶۰ھ	۷۱	آٹھارہ ۶۰ھ

۹۱	ابو القاسم محمد بن محمد بن یحییٰ	۸۱	اس سال فوت ہونے والے امیران و اعظام
۹۱	شیخ صالح زاید عابد	۸۱	ابو القاسم محمد بن احمد بن مختار
۹۲	آٹھارہ ۶۱۰ھ	۸۱	مصر کے قاضی القضاۃ
۹۲	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۸۱	آٹھارہ ۶۰۶ھ
۹۲	شیخ ابو القاسم	۸۱	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۹۳	شیخ ابو الفضل بن اسماعیل	۸۱	قاضی احمد بن سمانی
۹۳	وزیر معز الدین ابو العالی	۸۲	ابو یوسف بن سلف بن اسماعیل
۹۳	نجر بن عبد اللہ بن صرعی	۸۲	ابو عبد اللہ محمد بن حسن
۹۳	قاضی سلامہ	۸۲	ابو موسیٰ بن معزی بن علی
۹۳	شیخ الامامہ	۸۲	ابن خروف
۹۳	آٹھارہ ۶۱۱ھ	۸۲	ابو علی یحییٰ بن رافع
۹۳	۱۲۰۱ھ	۸۲	القضاۃ شیعہ جامع الاصول اور شہید کے مؤلف
۹۳	آٹھارہ ۶۱۱ھ	۸۳	آٹھارہ ۶۰۷ھ
۹۵	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۸۵	موسل کے حاکم نور الدین کی وفات کا ذکر
۹۵	امیر اکیم بن علی	۸۶	اس سال فوت ہونے والے حضرات
۹۵	امیر کن عبد السلام بن عبد الوہاب	۸۶	شیخ ابو عمر
۹۵	ابو محمد عبد المعز بن محمود بن مبارک	۸۸	شیخ اللہ بن ابی البرز
۹۵	خانقاہی امین بن علی	۸۸	سلطان ملک عادل ارسلان شاہ
۹۶	آٹھارہ ۶۱۳ھ	۸۹	ابن سلیمان عبد الوہاب بن علی
۹۶	اس سال فوت ہونے والے اعیان	۸۹	مظفر بن سائبر
۹۶	خانقاہی القادر دہلوی	۸۹	آٹھارہ ۶۰۹ھ
۹۶	ابو حبیہ الدیلمی	۹۰	اس سال فوت ہونے والے معزز حضرات
۹۷	ابو محمد عبد المعز بن ابی العالی	۹۰	شیخ علی الدین
۹۷	شیخ فخر الدین بن محمود	۹۰	ابن محمد بن تاج الدین
۹۷	آٹھارہ ۶۱۳ھ	۹۰	دہم کے حاکم خسرو شاہ
۹۸	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۹۰	امیر فخر الدین سرکس
۹۸	ملک ظاہر ابو منصور	۹۰	شیخ معمر بن علی بن احمد بن یحییٰ
۹۸	زید بن حسن	۹۰	قاسم الدین بن ترکی
۱۰۰	ابو محمد بن خانقاہی المقدسی	۹۱	آٹھارہ ۶۰۹ھ
۱۰۰	ابو الفتح محمد بن علی بن المبارک	۹۱	اس سال فوت ہونے والے اعظام
۱۰۰	الشریف ابو معمر	۹۱	نکیر محمد بن ارم شریف کے قریب

۱۱۶	شیخ الشیوخ صدر الدین	۱۰۰	ابو علی مزید بن علی
۱۱۶	صاحب حمام	۱۰۰	ابو الفضل رشوان بن منصور
۱۱۶	صاحب آہ	۱۰۱	محمد بن کئی
۱۱۶	شیخ عبداللہ بن یحییٰ	۱۰۱	آغاز ۶۱۳ھ
۱۱۷	ابو عبداللہ حسین بن محمد بن ابی بکر	۱۰۲	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۱۱۷	آغاز ۶۱۸ھ	۱۰۲	شیخ امام ملا علی شاہ
۱۱۷	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۱۰۳	قاضی جمال الدین ابن الحرمستانی
۱۱۷	یا قوت کا جب موصلی	۱۰۳	امیر بدر الدین محمد بن ابی القاسم
۱۱۹	جلال الدین حسن	۱۰۳	شہار محمود المعروف بابن الدمار
۱۱۹	شیخ صالح	۱۰۳	شیخ صالح عابد زاجد
۱۱۹	خلیب موثق الدین	۱۰۳	آغاز ۶۱۵ھ
۱۱۹	ابو الخلیف شیب بن ابی طاہر بن کلیب	۱۰۵	فرنگیوں کا دہلی پر قبضہ
۱۱۹	ابو المعز شرف الدین علی	۱۰۶	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۱۱۹	ابو سلیمان داود بن ابراہیم	۱۰۶	قاضی شرف الدین
۱۱۹	ابو مظفر عبدالودود بن محمود بن مبارک	۱۰۶	علاء الدین ابو القاسم
۱۲۰	آغاز ۶۱۹ھ	۱۰۶	ابو الحسن بن محمد بن عبداللہ حبشی
۱۲۰	اس سال فوت ہونے والے اعیان	۱۰۷	ابو مظفر محمد بن طواری
۱۲۰	عبداللہ بن داؤد	۱۰۷	ابو الخلیف رزق الدین یحییٰ
۱۲۰	ابو طالب یحییٰ بن علی	۱۰۷	آغاز ۶۱۶ھ
۱۲۰	عقب الدین عادل	۱۰۷	بکتر خان کا عبود اور تاراجوں کا ہرج و مرج کو یاد کرنا
۱۲۰	شیخ نصر بن ابی القریح	۱۰۹	اس سال وفات پانے والے سربراہ اور لوگ
۱۲۱	آغاز ۶۲۰ھ	۱۰۹	مست القاسم
۱۲۱	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۱۰۹	”ایمانیقا“ العرب و الممالک کے مصنف
۱۲۱	شیخ الاسلام موثق الدین عبداللہ بن احمد	۱۰۹	خانقاہ قاد الدین ابو القاسم
۱۲۳	فرالدین بن مبارک عبدالرحمن بن الحسن بن محمد بن عبداللہ بن مبارک	۱۱۰	ابن الداؤدی شاعر
۱۲۳	سیف الدین محمد بن عمرو الموصلی	۱۱۰	ابو سعید محمد بن محمود
۱۲۳	شیخ ابو الحسن روز بھاری	۱۱۰	ابو زکریا یحییٰ بن قاسم
۱۲۳	شیخ عبدالرحمن یحییٰ	۱۱۰	صاحب الجواہر
۱۲۳	ربیع عز الدین مظفر بن اسعد	۱۱۰	آغاز ۶۱۷ھ
۱۲۳	امیر کبیر طیفہ کے بہادر	۱۱۰	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۱۲۳	ابو علی الحسن بن ابی الحسن	۱۱۶	الملک الغازی

۱۳۳	ابوعلیٰ یحییٰ بن مبارک	۱۳۳	ابوحمزہ ابی دمشق
۱۳۵	آغاز ۶۲۱ھ	۱۳۵	سابقہ کے راستے میں شہاب کو قتل کرنے والے
۱۳۵	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات	۱۳۵	دمشق اور حلب میں روادین کو قتل کرنے والے
۱۳۵	احمد بن محمد	۱۳۵	ابو محمد محمود بن محمود بن محمود
۱۳۶	ابو بکر بن محمد بن السہارک	۱۳۶	یا قوت بن یحییٰ بن یعقوب بن عبد اللہ کہا جاتا ہے
۱۳۶	محمد بن ابی الفرج بن برکتہ	۱۳۶	آغاز ۶۲۳ھ
۱۳۶	ابو بکر بن حلب الموافقی بغدادی	۱۳۶	اس سال مرنے والے مشہور لوگ
۱۳۶	احمد بن جعفر بن احمد	۱۳۶	چنگیز خان
۱۳۶	آغاز ۶۲۲ھ	۱۳۶	ان کے آداب
۱۳۷	خلیفہ ناصر بن عبد اللہ کی وفات اور اس کے بیٹے ظاہری کی حکومت و خلافت	۱۳۷	سلطان ملک معظم
۱۳۷	خلافت ظاہری بن ناصر	۱۳۷	ابو الحالی اسعد بن یحییٰ
۱۳۸	ابو الحسن علی بن حسن کا نائب ملک افضل ہے	۱۳۸	ابو القاسم عبد الرحمن بن محمد
۱۳۹	امیر سیف الدین علی	۱۳۹	ابو القاسم بن القاسم بن عبد اللہ و قری
۱۳۹	شیخ علی کردی	۱۳۹	آغاز ۶۲۵ھ
۱۳۹	انقرضی بن حبیب	۱۳۹	آغاز ۶۲۶ھ
۱۳۹	ابو بکر بن شکر	۱۳۹	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۱۳۹	ابو اسحاق ابی القاسم بن السعفی	۱۳۹	الملک المسعود و قیس بن کامل
۱۳۹	ابو الحسن علی بن الحسن	۱۳۹	محمد بن یحییٰ الشمار
۱۳۹	ابو اسحاق بن احمد بن جبرئیل	۱۳۹	ابو الحسن علی بن سالم
۱۳۹	ابو الفضل عبد الرحیم بن نصر اللہ	۱۳۹	ابو یوسف یعقوب بن مبارک حرانی
۱۳۹	ابوعلیٰ الحسن بن علی	۱۳۹	ابو القاسم نصر بن علی بغدادی
۱۳۹	ابو بکر بن یوسف بن مبارک	۱۳۹	ابو الفضل جبرائیل بن منصور
۱۳۹	ابن یونس صاحب کے شارح	۱۳۹	آغاز ۶۲۷ھ
۱۳۹	آغاز ۶۲۳ھ	۱۳۹	اس سال فوت ہونے والے مشہور حضرات
۱۳۹	خلیفہ ظاہری کی وفات اور اس کے بیٹے المسعود کی خلافت	۱۳۹	زین الدین امین بن علی بن علی
۱۳۹	المسعود بن عبد اللہ بن علی بن علی	۱۳۹	ابو یوسف بن مبارک
۱۳۹	اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات	۱۳۹	آغاز ۶۲۸ھ
۱۳۹	ابو جمال مصری	۱۳۹	اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات
۱۳۹		۱۳۹	یحییٰ بن معطی بن عبد الوہاب
۱۳۹		۱۳۹	ابو غوار الطبر
۱۳۹		۱۳۹	ابو القاسم بن عبد المجید بن ابی یحییٰ

۱۸۳	شیخ کمال الدین بن علی	۱۸۳	ابن ابی شامہ بن ابی
۱۸۳	سید بن علی	۱۸۳	شیخ علی السمرقانی
۱۸۳	ناج فرج بن عبد اللہ الحسینی	۱۸۳	ابن ابی شامہ بن ابی
۱۸۵	نصرہ بن صلاح الدین بن یوسف بن ابوب	۱۸۵	شہاب غازی بن علی
۱۸۵	آغا ۶۳۳ھ	۱۸۵	آغا ۶۳۳ھ
۱۸۵	ابو عمرو اسماعیل بن علی	۱۸۶	علی بن ابی علی جمال الدین بن ابی الحسن الحری
۱۸۵	آغا ۶۵۳ھ	۱۸۶	شیخ ابو عمرو بن الحارث
۲۰۰	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۱۸۷	آغا ۶۳۷ھ
۲۰۰	شیخ محمد الدین بن عبد اللہ بن الحسن بن الخاس	۱۸۸	اس سال فوت ہوئے والے حضرات
۲۰۰	یوسف بن الامیر حسام الدین	۱۸۸	نور الدین یوسف بن شمس بن حمویہ
۲۰۱	بارستان صالحیہ کو وقت کرنے والے	۱۸۸	آغا ۶۳۸ھ
۲۰۱	نجیر الدین بن یعقوب بن الملک العادل ابی بکر بن ابوب	۱۸۹	معز الدین ابی ایک ترکمانی بنی ابوب کے بعد مصر کا بادشاہ بن گیا ہے
۲۰۱	امیر مظفر الدین ابی ابراہیم	۱۸۹	باصری بن وزیر بن ظاہر ماکم طلبہ دمشق کا فرمانروا بن گیا ہے
۲۰۱	شیخ طغی الدین بن عبد الرحمن بن نوح	۱۸۹	قبرستان صالحیہ کو وقت کرنے والے صالح اسماعیل کے کچھ عکالت
۲۰۲	آغا ۶۵۵ھ	۱۹۰	اس سال فوت ہوئے والے حضرات
۲۰۳	اس سال وفات پانے والے نامور حضرات	۱۹۰	ملک معظم توران شاہ بن صالح ابوب
۲۰۳	شیخ قلی الدین بن عبد الرحمن بن ابی القاسم	۱۹۰	نہاوان رافضی
۲۰۳	شیخ شرف الدین	۱۹۰	امین الدین ابو الحسن غزالی الحطیب
۲۰۳	امیر الشاعر الامیر سیف الدین	۱۹۰	آغا ۶۳۹ھ
۲۰۳	بشارہ بن عبد اللہ	۱۹۱	بہا الدین بن علی بن عبد اللہ بن صلاحیہ الحیری
۲۰۳	قاضی تاج الدین	۱۹۱	قاضی ابو الفضل عبد الرحمن بن عبد السلام
۲۰۳	ملک جسر	۱۹۱	آغا ۶۵۰ھ
۲۰۳	ملک معز	۱۹۲	جمال الدین بن مطرود
۲۰۳	فخر الدین عبد اللہ	۱۹۲	اس سال نامور فوت ہوئے والے حضرات
۲۰۵	شیخ اسد عبد اللہ بن صالح	۱۹۲	عبد المعز بن علی
۲۰۵	ابن ابی اللہ ابو الشارح العزازی	۱۹۲	شیخ ابو عبد اللہ محمد بن عاصم بن کریم
۲۰۵	آغا ۶۵۶ھ	۱۹۳	ابو علی نصر الدین بن عبد اللہ
۲۰۸	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۱۹۳	آغا ۶۵۱ھ
۲۰۸	خلیفۃ الوقت المستصم باللہ	۱۹۳	آغا ۶۵۲ھ
۲۱۲	فصل	۱۹۳	عبد الحمید بن یحییٰ
۲۱۲	فصل	۱۹۳	شیخ عبد اللہ بن یحییٰ معتصم الاحکام

۲۸۵	آغاز ۶۸۳ھ	۲۷۹	قاضی القضاۃ سعد الدین بن عمر
۲۸۵	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۲۷۹	شیخ ابوالکلام بن سعید اللہ خوری
۲۸۵	ابنہ قد اری	۲۸۰	قاضی القضاۃ علی الدین
۲۸۵	شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ	۲۸۰	الملک الاشرف مظفر الدین
۲۸۵	ابن ناصر امروزی	۲۸۰	شیخ جمال الدین اسکندری
۲۸۵	قاضی کوا الدین	۲۸۰	شیخ خرم الدین ابوالحسن
۲۸۶	شیخ حسن الرومی	۲۸۰	السید الکبیر ابو القاسم
۲۸۶	ابو القاسم علی بن مہمان	۲۸۰	شیخ صفی الدین
۲۸۶	ابو یحییٰ الدین	۲۸۱	آغاز ۶۸۱ھ
۲۸۶	شیخ عارف شرف الدین	۲۸۱	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات
۲۸۶	آغاز ۶۸۵ھ	۲۸۱	ابو یوسف شیخ صالح بن ابی الدین
۲۸۷	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۲۸۱	قاضی امین الدین الاشرفی
۲۸۷	احمد بن شیبان	۲۸۱	شیخ برہان الدین ابوالکلام
۲۸۷	شیخ جمال الدین	۲۸۱	قاضی امام ملا شیخ انوار الدین
۲۸۷	قاضی القضاۃ یوسف	۲۸۲	قاضی القضاۃ ابن عکلم
۲۸۷	شیخ عبد اللہ	۲۸۲	آغاز ۶۸۶ھ
۲۸۸	شاہرواہیہ شہاب الدین	۲۸۲	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات
۲۸۸	الکلیج شرف الدین	۲۸۲	سید الکبیر والد الدین ابو الفضل
۲۸۸	یحییٰ بن عبد الحق	۲۸۳	شیخ انصاری شیخ علاء الدین الاسلام شمس الدین
۲۸۸	ابو یحییٰ صاحب تصانیف	۲۸۳	علاء الدین ابی یوسف
۲۸۸	آغاز ۶۸۶ھ	۲۸۳	خلیب علی الدین
۲۸۹	اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات	۲۸۳	امیر کیرمان عرب آل حوی
۲۸۹	شیخ قطب الدین	۲۸۳	شیخ امام شہاب الدین
۲۸۹	قواد الدین	۲۸۳	آغاز ۶۸۳ھ
۲۸۹	قاضی القضاۃ برہان الدین	۲۸۳	اس سال فوت ہوئے والے حضرات
۲۸۹	شرف الدین طیمان	۲۸۳	شیخ طالب الرافعی
۲۹۰	شیخ صالح الدین	۲۸۳	قاضی امام عز الدین ابو القاسم
۲۹۰	حافظ ابوالحسن	۲۸۳	الملک سعید الدین
۲۹۰	آغاز ۶۸۷ھ	۲۸۳	قاضی نجم الدین
۲۹۱	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۲۸۳	الملک السعد ناصر الدین
۲۹۱	خلیب امام قطب الدین	۲۸۳	قاضی جمال الدین ابو یوسف

۳۰۵	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۳۹۱	شیخ ابراہیم
۳۰۵	خطیب دین الدین ابو حفص	۳۹۲	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات
۳۰۵	شیخ عزالدین القطارونی	۳۹۲	شیخ فاطمہ بنت شیخ ابراہیم
۳۰۵	الصاحب شیخ عبد بن عبد اللہ	۳۹۲	عالم بن صاحب
۳۰۵	امیر غزالدین بن یونس	۳۹۳	حسن الدین بن الدیمہانی
۳۰۵	جلال الدین البخاری	۳۹۳	حسن الدین بن محمد بن ہادیف
۳۰۵	الملک المنصور	۳۹۳	ملک المنصور شہاب الدین
۳۰۶	آغا ۶۹۳ھ	۳۹۳	شیخ فخر الدین ابو محمد
۳۰۶	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۳۹۳	آغا ۶۹۹ھ
۳۰۶	شیخ ازموئی	۳۹۳	الملک المنصور رقاہ بن کی وفات اور الملک الاشرف کی پابندی
۳۰۷	شیخ ابن الاکفی صاحب القادر	۳۹۵	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات
۳۰۷	الملک الزاهر بن محمد الدین	۳۹۵	سلطان الملک المنصور رقاہ بن
۳۰۷	شیخ تقی الدین بن الواسلی	۳۹۵	امیر حسام الدین بن طغیانی
۳۰۷	عالم حقاہ الملک کا فضل کا صاحبزادہ	۳۹۵	شیخ رشید الدین
۳۰۷	مید ظاہر کا صاحبزادہ	۳۹۵	خطیب جمال الدین ابو محمد
۳۰۷	امیر طیم الدین بن عمر علی	۳۹۵	فخر الدین ابو ظاہر بن اسماعیل
۳۰۸	آغا ۶۹۳ھ	۳۹۶	امام طیمور بن میر الدین
۳۰۹	میراثہ ایرانی کا واقعہ	۳۹۶	قاضی القضاہ نجم الدین
۳۰۹	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۳۹۶	آغا ۶۹۰ھ
۳۰۹	شیخ تاج الدین	۳۹۷	ملک اور دیگر سامعی طاقتوں کی فتح
۳۰۹	قانون بن یونس بنت سلطان عادل ابو بکر بن ابو بہ	۳۹۷	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات
۳۱۰	الصاحب ابو یوسف الدین	۳۹۷	شہداء تارخ بن ابن
۳۱۰	الملک الحافظ غیاث الدین بن محمد	۳۹۷	شیخ فخر الدین بن النجار
۳۱۰	قاضی القضاہ شہاب الدین بن النوری	۳۹۷	شیخ تاج الدین ابو الدی
۳۱۰	امیر غزالدین بن النجفی	۳۹۷	حبیب غزالدین
۳۱۰	دور محمد بن الدین	۳۹۷	شیخ علاء الدین
۳۱۱	آغا ۶۹۳ھ	۳۹۷	شیخ امام ابو حفص الکفری
۳۱۱	الملک الناصر بن تغلق	۳۹۷	الملک الناصر بن تغلق بن طغیانی
۳۱۲	اس سال فوت ہوئے والے نامور حضرات	۳۹۷	ہادیف النعمانی
۳۱۲	شیخ ابو الہلال بن یحییٰ	۳۹۷	آغا ۶۹۰ھ
۳۱۲	شیخ صالح بن جمال الدین	۳۹۷	تجدید بن کی فتح

۲۰۰	شیخ حسن بن محمد بن ابی الوہاب	۲۰۳	القاضی القضاۃ محمد بن بن مسری
۲۰۱	کریم الدین بن القاضی کان وکیل الشیخ کان	۲۰۳	ابن عبد اللہ بن علی بن محمد
۲۰۲	شیخ غلام غلام الدین	۲۰۳	شیخ سیاح الدین
۲۰۳	آقا زاد ۲۵۵ھ	۲۰۳	شیخ صالح بن قسری بن فضل
۲۰۴	شیخ ابو دیم الحسان	۲۰۳	ابن عبد اللہ بن احمد بن محمد
۲۰۵	ابراہیم بن ابی الوہاب	۲۰۳	القاضی الامام جمال الدین
۲۰۶	شیخ عقیق الدین	۲۰۳	شیخ معمر بن یزید الدین
۲۰۷	شیخ صالح بن ابو دیم محمد بن احمد	۲۰۳	شیخ امام محمد بن علی بن محمد
۲۰۸	شیخ ابی الدین	۲۰۳	ابن عبد اللہ بن قاضی
۲۰۹	شیخ امام محمد بن ابی الدین	۲۰۳	شیخ بطلح بن محمد بن ابی الدین
۲۱۰	ابن عبد اللہ بن محمد	۲۰۵	ابو دیم بن محمد بن ابی الدین
۲۱۱	شیخ عقیق الدین بن ابی الدین	۲۰۵	ابن عبد اللہ بن ابی الدین بن قسری
۲۱۲	ابن عبد اللہ بن محمد	۲۰۵	شیخ ابو العقیق بن محمد بن قسری
۲۱۳	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۵	شیخ قسری بن ابی الدین
۲۱۴	القاضی محمد بن ابی الدین	۲۰۵	شیخ ابو محمد بن ابی الدین
۲۱۵	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۵	شیخ ابو ابو
۲۱۶	قضاۃ بنی کان بن قضاۃ	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن قسری بن ابی الدین
۲۱۷	ابن عبد اللہ بن قضاۃ بن ابی الدین	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۱۸	ابن عبد اللہ بن ابی الدین	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۱۹	القاضی محمد بن ابی الدین	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۰	آقا زاد ۲۵۵ھ	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۱	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۲	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۳	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۴	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۵	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۷	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۸	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۲۹	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۰	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۱	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۲	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۳	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۴	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۵	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۷	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۸	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۳۹	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری
۲۴۰	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری	۲۰۶	ابن عبد اللہ بن محمد بن قسری

۳۶۵	الشیخ الامام ابو حامد غفرلہ عنہ	۳۵۷	غفرلہ عنہ ابن ابی شیبہ عنہ
۳۶۶	آثار ۳۵۷ھ	۳۵۷	شیخ ابن ابی شیبہ عنہ
۳۶۶	شکوہ کوفہ کی کاسب	۳۵۷	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۶۷	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۵۷	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۶۷	آثار ۳۵۷ھ	۳۵۷	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۶۹	حکامہ صریح بن قلاوون کی وفات کا ذکر	۳۵۸	آثار ۳۵۷ھ
۳۶۹	آثار ۳۵۷ھ	۳۵۹	شیخ ابو حامد عنہ
۳۶۹	خلیفہ مائیکہ مرانی کی ولایت	۳۵۹	الشیخ ابو حامد عنہ
۳۷۰	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۵۹	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۷۰	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۵۹	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۷۲	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۷۲	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۷۳	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۸۵	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۸۸	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۸۸	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۸۹	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۸۹	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۰	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۱	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۱	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۱	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۳	مظفر کا قتل اور اس کے حوالے سے حکومت	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۳	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۷	آثار ۳۵۷ھ	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۸	باب السلطنت اور بنی ہاشمی کی قیادت	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۳۹۹	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۲	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۰	واقعات ۵۱۷ھ	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۱	شیخ غفرلہ عنہ	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۳	واقعات ۵۱۷ھ	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۳	ابن ابی شیبہ عنہ	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۴	سلطان حکام صریح بن قلاوون کی وفات کا ذکر	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۵	السلطان منصور قلاوون الصالحی	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ
۵۰۵	واقعات ۵۱۷ھ	۳۶۳	ابن ابی شیبہ عنہ

۵۵۲	باب الفرج کے ملنے کے بعد وہ کامل چارہ بادشاہ کی خدمت	۵۴۹	قاضی القضاۃ جمال الدین کا درجہ
۵۵۵	عاجب الحجاب کی معزولی	۵۴۹	قاضی قتب الدین محمد بن حسن کی آخری رسومات
۵۵۵	قاضی جمال الدین احمد کی وفات	۵۵۰	قاضی القضاۃ جمال الدین کا درجہ
۵۵۵	شیخ نور الدین محمد بن شیخ ابی بکر کی وفات	۵۵۰	امیر الدین بن بادشاہ کی آمد
۵۵۵	قاضی جمال الدین کا درجہ	۵۵۰	شہرہ یوسف کی خدمت کا عملہ
۵۵۵	شیخ شمس الدین کی وفات	۵۵۰	چند بیویوں کی موت
۵۵۵	دارالحداد شمس الدین کا مجلس	۵۵۰	قاضی القضاۃ جمال الدین انصاری کا جامعہ خانقاہ میں درس دینا
۵۵۶	نذری کی آمد	۵۵۰	ایک حادثہ
۵۵۶	باب کیس کا مکمل	۵۵۱	دین مصر میں جامعہ کی دکان کا کام ہونا
۵۵۶	شیخ شمس الدین محمد بن علی کی وفات	۵۵۱	امیر حاتم الدین الشیخ جمال الدین اسکی کی وفات
۵۵۶	ایک حقیقی بحث	۵۵۱	تہمید کا سبب اسطفا کا عملہ اور ان کے خیال کی آمد
۵۵۶	رسومات کی کثرت اور جمالیات	۵۵۱	ملک اشرف ناصر الدین کی سلطنت
۵۵۷	فتوح الشام سے دمشق کی فسطح کے اندر شہرہ یوسف کی خدمت	۵۵۱	یوسف صفائی اپنے دربار کا عملہ اور حاتم کی دکان چلانا
۵۵۷	۷۶ھ	۵۵۲	خلیبہ جمال الدین محمد بن بطلانی کی وفات اور کچھ بعد ان
۵۵۷	داودی القیم کی دو بیویوں کو گرانے کا حکم	۵۵۲	امیر الدین کا خطاب مستجاب ہونا
۵۵۷	قاضی القضاۃ جمال الدین بن علی کی وفات	۵۵۲	شیخ شہاب الدین احمد بن عبد اللہ کی وفات
۵۵۸	دوسرے معجزوں میں شیخ شمس الدین بن احمد کا درجہ	۵۵۲	سلطان الدین بن علی بن ابی بکر کی وفات
۵۵۸	قاضی القضاۃ جمال الدین کی دکان	۵۵۲	امیر الدین بن قاضی جمال الدین بن علی کی خطابت پر
۵۵۸	حبیب الدین کا قتل	۵۵۲	انہما پر شہرہ یوسف کی
۵۵۸	دلی الدین بن ابی بکر کی آمد	۵۵۲	باب اسطفا سیف الدین بن حسن کی معذرت دہانی
۵۵۸	امیر الدین احمد بن حسن الدین کی معزولی	۵۵۳	قاضی امین الدین بن ابی بکر کی وفات
۵۵۹	عزالدین کے خود معزول ہونے پر قاضی جمال الدین کا تہنیت	۵۵۳	حبیب خوار
۵۵۹	مصر کا مہاجر	۵۵۳	جامعہ شمس الدین بن علی کا خطاب
۵۵۹	شیخ ابو الوفاء کی وفات	۵۵۳	پہلے پہل سے قاضی الدین بن علی کی وفات
۵۵۹	امیر سیف الدین بن احمد کی وفات	۵۵۳	امام مسجد و شبیر جمال الدین بن عبد الوہاب کی وفات
۵۵۹	شیخ نور الدین بن علی بن ابی بکر کی وفات	۵۵۳	باب اسطفا سیف الدین بن علی کی آمد
۵۶۰	شیخ عبد اللہ سیف الدین کی وفات	۵۵۳	۷۷ھ
۵۶۰	دہلی کی آمد	۵۵۳	شیخ شمس الدین بن حسن صفار و الشافعی کی وفات
۵۶۰	تیسرا درجہ کی تحریر عمل ہو جانا	۵۵۳	شیخ جمال الدین بن اسماعیل کا درجہ
۵۶۰	کافی بیوی کی آمد اور وہ کی نکاح کے نکاح کا خاتمہ	۵۵۴	دعوت کے ساتھ ملے سلوک کا نشان
۵۶۰	۷۷ھ	۵۵۴	ملک محمد بن بکتک شہرہ یوسف کی تحریر

۵۷۱	تاریخ ابن کثیر	۵۶۰	مخبر فرنگیوں کا اسکندریہ پر قبضہ کرنا
۵۷۱	صفحہ ۱۵	۵۶۰	شہزادہ ابن المذہب کی وفات
۵۷۱	اسلامت المؤمنین	۵۶۱	اسکندریہ پر فرنگیوں کے قبضے کے حالات
۵۷۱	فہرست مضامین	۵۶۱	سلطان اور امیر کبیر باجگاہ کے اختلافات
۵۷۱	مقدمہ از مترجم	۵۶۲	قاضی قاضی القضاۃ ابن علی کی آمد پر مجلس انعقاد
۵۸۱	اللہ تعالیٰ کی امت محمدیہ ﷺ پر رحمت و شفقت کا بیان	۵۶۲	انوار کا قلمر معلم زاد کا وفات کا بیان
۵۷۱	نبی کریم ﷺ کی سستی کی خوش گویاں	۵۶۳	امیر کبیر کی وفات کی روایتیں اور اس کی وجوہات
۵۷۱	خلافت ابی نصر محمد بن رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۳	عجب السلطنت کا اسموں کے واسطے سے کیا حکم ہوا
۵۷۲	فتح مصر سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی خوشگویی	۵۶۳	قاضی القضاۃ ابن علی کی کاسر
۵۷۲	امیر ہود کا رس کی فتح سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی خوشگویی	۵۶۳	قاضی القضاۃ ابن علی کی وجہ رسالت
۵۷۳	عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق خوشگویی	۵۶۳	ایک ناسلطانی قسم
۵۷۳	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر آنے والی مصیبت کا اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۳	ایک مصر میں اسراء کے درمیان سرگرمی
۵۷۳	حضرت عمر ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۳	بعد ازاں سے متعلق بات
۵۷۳	نبی کریم ﷺ کا خلافت کو تیسری سال تک محدود بنانا اس کے	۵۶۳	قاضی القضاۃ ابن علی کی وفات اور اس کے بعد کی حالت
۵۷۳	بعد کا عالم طوالت کا ہونا	۵۶۳	ایک بارہ بارہ کی بیت
۵۷۳	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے مسلمانوں کے دوزخ	۵۶۳	اسیر جان قیدی کی حکومت
۵۷۳	مگر وہ ہوں میں صلح کا اشارہ	۵۶۵	امیر سیف الدین وید مر کو قتل گاہ کی کامیابی
۵۷۳	امیر کبیر میں ابی بکر رحمت سلطان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا	۵۶۵	جامعہ مفتی میں درس
۵۷۳	اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۵	قاضی القضاۃ شرف الدین بن قاضی الجعلی نے قضاہ
۵۷۳	امت مسلمہ کے خطبہ کا اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۵	ازابل کا سکنا
۵۷۵	ترکوں سے جنگ کا اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۵	امیر خیابانی مہتاب کا اطاعت میں واپس آ جانا
۵۷۵	مسلمانوں کی حکومت و جوانوں کے ہاتھ میں آنے اور اس	۵۶۶	جامعہ اسوی میں تعمیر کا درس
۵۷۶	کے نتیجہ میں ہونے والے فساد کی طرف اشارہ نبوی ﷺ	۵۶۶	ایک مصر کی جانب نائب السلطنت کا سفر
۵۷۶	یاد قریشی خلافت ہدایت مسلمہ کے حکمران ہوں گے	۵۶۶	اجلی کشمیری کی آمد کی خبر اور جنگی تیاری
۵۷۷	یاد قریشی خلافت امی مراد کبیر جو کہ نبی کریم ﷺ کے بعد	۵۶۶	امیر سیف الدین شریکی کی معزولی
۵۷۷	مستقل خلیفہ بنے	۵۶۷	اسیران میں سے قیدیوں کا فروزون
۵۷۷	امیر کبیر کی وفات "زمانہ رسالہ" سے اور اس کے بعد اس	۵۶۷	جامعہ قریص کا قیدیوں کو بلانے کے پاس بھیجا دیا
۵۷۷	سے متعلق زمانہ اور پھر اس سے متعلق زمانہ اس کے بعد	۵۶۷	قاضی القضاۃ جمال الدین ابن المسلمانی کی یاد مصر آمد
۵۷۷	غزوات پھیل جائیں گے	۵۶۷	مفتی اور علیہ میں خیانت کی تردید
۵۷۷	حدیث میں پانچ سو سال کا ذکر	۵۶۸	فرنگیوں نے ساتھ کشمیریوں کا معاملہ
۵۷۸	قیامت سے ایک ہزار سال پہلے علی نبی کریم ﷺ زمین پر نہ	۵۶۸	امیر کبیر کا قتل

۵۹۷	انہی کے جس میں زبان کو ان کے لئے سے یاد و وقت ہوا	۵۹۷	انہی کے جس میں زبان کو ان کے لئے سے یاد و وقت ہوا
۵۹۸	وہ سے پہلے تھکتے تھے جس کے کی خوش کوئی	۵۹۸	وہ سے پہلے تھکتے تھے جس کے کی خوش کوئی
۵۹۹	مختلف دلوں کی تھی خوشی جوئی و کرم اللہ کی طرف	۵۹۹	مختلف دلوں کی تھی خوشی جوئی و کرم اللہ کی طرف
۶۰۰	سنا رہا ہے کہ جس سے تہہ کائنات ہے	۶۰۰	سنا رہا ہے کہ جس سے تہہ کائنات ہے
۶۰۱	آتی مت کی بہت سی شکایاں ہوئے کوایاں	۶۰۱	آتی مت کی بہت سی شکایاں ہوئے کوایاں
۶۰۲	آتی مت کی شکایاں	۶۰۲	آتی مت کی شکایاں
۶۰۳	آتی مت سے پہلے سے تہہ کائنات	۶۰۳	آتی مت سے پہلے سے تہہ کائنات
۶۰۴	ہوئی کی سر زمین سے آگ کا ہوا	۶۰۴	ہوئی کی سر زمین سے آگ کا ہوا
۶۰۵	وہ جس کے نام ہے جس کے آفرین سے تہہ کائنات	۶۰۵	وہ جس کے نام ہے جس کے آفرین سے تہہ کائنات
۶۰۶	آتی مت اس وقت تہہ کائنات کی جب تک کہ حضرت موسیٰ	۶۰۶	آتی مت اس وقت تہہ کائنات کی جب تک کہ حضرت موسیٰ
۶۰۷	سنا رہا ہے کہ جس سے تہہ کائنات	۶۰۷	سنا رہا ہے کہ جس سے تہہ کائنات
۶۰۸	پہلے سے تہہ کائنات سے تہہ کائنات	۶۰۸	پہلے سے تہہ کائنات سے تہہ کائنات
۶۰۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۰۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۰	وہ جس کے لئے تہہ کائنات سے تہہ کائنات	۶۱۰	وہ جس کے لئے تہہ کائنات سے تہہ کائنات
۶۱۱	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۱	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۲	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۲	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۳	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۳	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۴	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۴	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۵	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۵	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۶	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۶	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۷	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۷	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۸	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۸	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۱۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۱۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۰	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۰	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۱	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۱	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۲	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۲	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۳	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۳	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۴	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۴	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۵	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۵	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۶	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۶	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۷	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۷	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۸	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۸	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۲۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۲۹	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات
۶۳۰	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات	۶۳۰	تہہ کائنات کو اس کا اور جسوں کو تہہ کائنات

۱۶۸	مکہ کی	قیامت
۱۶۹	میں کاظم اور ہدایت کرے، جسے نہ ہو وہ چپ رہے	حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۰	مصلحتوں میں ولایت کو عبادت کرنے والے مغرب سے	رواد طریق
۱۷۱	خلو و خلاء میں ہوتی ہوں گے	پیر محمد عریقی
۱۷۲	مصر میں کی کھجور دشمن سے لڑائی کے دوران قتل کیے ہوئی	پانچواں طریق
۱۷۳	قیامت سے پہلے مہاجرین کو	پہلا طریق
۱۷۴	آپ قیامت میں ان کے قتل کی عادت تھی	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۵	قیامت سے پہلے تمام دنیا کا	پہلا طریق
۱۷۶	دن و رات اور راتوں سے پہلے قیامت کیس نہ تھی	حضرت علی بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۷	پندرہ امارات کی تعمیر میں قیامت کی نشانوں میں سے ہے	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۷۸	قیامت کی نشانوں میں سے عمر کی اور جہالت کی زیادتی	باقی کتب سے روایتوں کی نسبت قریب قیامت کے
۱۷۹	میں ہے	یہاں سے حدیث
۱۸۰	مکہ کی زمین کا مال و دولت وغیرہ کثرت سے ہر جا بھی	حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور طریق
۱۸۱	قیامت کی نشانی ہے	ایک اور طریق
۱۸۲	قیامت سے پہلے بعض عربوں کے مہرہ ہونے کی طرف اشارہ ہو رہا ہے	تیسرا طریق
۱۸۳	قیامت کی نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ لافانیوں کو قتل کیا جائے گے	اپنے زمانے کے لوگوں کے بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "معاشرۃ کے بعد اسی زمانے کو قتل فرما دوں گا جس سے کافرا"
۱۸۴	قریب قیامت میں وقت سے رات کے خاتمے کی طرف اشارہ ہو رہا ہے	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت
۱۸۵	قریب قیامت میں آج	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت
۱۸۶	قریب قیامت کا زمانہ قرآن کریم میں	قیامت کا بیان
۱۸۷	قرآن کریم میں بعض علامات قیامت کا ذکر	قریب قیامت کا زمانہ قرآن کریم میں
۱۸۸	دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان	قرآن کریم میں آج
۱۸۹	قیامت کے احوال میں آج	تفصیلی روایت
۱۹۰	قیامت کے احوال میں آج	تفصیل
۱۹۱	قیامت کے احوال میں آج	صور کا چھوڑنا
۱۹۲	قیامت کے احوال میں آج	قیامت کی باتوں کی
۱۹۳	قیامت کے احوال میں آج	لوگوں اور مخلوق کی
۱۹۴	قیامت کے احوال میں آج	میدان انہر میں آج اور دشمنوں کو چوں میں آج یا جانتا
۱۹۵	قیامت کے احوال میں آج	قیامت کے احوال میں آج، جسے جان اور غیر ممکن ہوں گے

۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰
۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱	۱۱۱
۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲	۱۱۲
۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳	۱۱۳
۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴	۱۱۴
۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵	۱۱۵
۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶	۱۱۶
۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷	۱۱۷
۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸	۱۱۸
۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹	۱۱۹
۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۱۲۰
۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱	۱۲۱
۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳	۱۲۳
۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵	۱۲۵
۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶	۱۲۶
۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲	۱۳۲
۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳	۱۳۳
۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴	۱۳۴
۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵	۱۳۵
۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶	۱۳۶
۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷	۱۳۷
۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸	۱۳۸
۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹	۱۳۹
۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰	۱۴۰
۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱	۱۴۱
۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲	۱۴۲
۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴	۱۴۴
۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵	۱۴۵
۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷	۱۴۷
۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸	۱۴۸
۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰	۱۵۰

۷۶۱	جہنم سے ایک فرد کا نکلنا اور اس کا کلام کرنا اور سرخس،	۷۵۶	انبیاء علیہم السلام پر صرف بتا رہی تھیں کچھ حصہ پانچواں نمبر ۵
۷۶۲	مشرکین کو، جن جان لیوا حالتیں کا بہتم، یہ کہ	۷۵۷	یہ وہ کام ہیں جن کا قیامت کے دن لوگوں سے کام فرما
۷۶۳	کیا جہنم کی آگیں ہوں گی؟	۷۵۸	تاریخ ابن کثیر
۷۶۴	یہ وہ ان عدل کا نام ہوتا	۷۵۹	حصہ ۱۶
۷۶۵	حساب اور فیصلے کے بعد اعمال کا وزن	۷۶۰	قیامت کے دن امت محمدیہ علیہم السلام پر شہادت
۷۶۶	یہ وہ ان کے دو قسم ہوتے ہیں	۷۶۱	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما
۷۶۷	... اس کے بعد الرحمن الرحیم "ہر کوئی جسے جہاد میں نہیں جانتی	۷۶۲	ان کے امتوں کے مقابلے میں امت محمدیہ علیہم السلام
۷۶۸	کیا قیامت کے دن ان کے ساتھ عامل کا وزن بھی جائے گا؟	۷۶۳	قیامت کے دن سب پہلے جہنم کے واسطے
۷۶۹	قیامت کے دن "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت	۷۶۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت
۷۷۰	یہ وہ ان میں سے ہوں گی جہاد کی شہادت	۷۶۵	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما
۷۷۱	قیامت کے دن ہونے کے اعمال میں منہم اخلاق سب	۷۶۶	کیا امت محمدیہ علیہم السلام سے
۷۷۲	سے جہاد کی شہادت ہوگی	۷۶۷	قیامت کے دن امت محمدیہ علیہم السلام پر شہادت
۷۷۳	جہاد کی روایت	۷۶۸	(اس امت کیلئے یہ حالت اور شرافت کا پرچہ ہے)
۷۷۴	عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کا ذکر ملتا ہے	۷۶۹	ایم ام شہداء کا ایمان علیہم السلام کی حاضرین پر فضیلت اور یہ تری
۷۷۵	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما	۷۷۰	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما
۷۷۶	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما	۷۷۱	کیا امت محمدیہ علیہم السلام سے
۷۷۷	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما	۷۷۲	کیا امت محمدیہ علیہم السلام سے
۷۷۸	یہ وہ ان کے متعلق علماء کے اقوال	۷۷۳	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما
۷۷۹	یہ وہ ان کے متعلق علماء کے اقوال	۷۷۴	جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما
۷۸۰	کیا آخرت میں کافر سے عذاب کی تخفیف ہوگی؟	۷۷۵	مقام ہوں
۷۸۱	فیصل	۷۷۶	فیصل کے وقت اللہ عزوجل کا اہل طہ سے کام فرما
۷۸۲	اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی، محاکمات، اعمال کا وزن اور اللہ تعالیٰ	۷۷۷	اور اہل طہ کا کرام
۷۸۳	کا حساب کتاب لیا	۷۷۸	اللہ عزوجل کا کرامتیں سے پہلا کام
۷۸۴	بہس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی وہ ہلاک ہو گیا	۷۷۹	فیصل
۷۸۵	فیصل	۷۸۰	بہس نے اللہ کی امانت اور ہمیں دنیا کی اس کا آخرت
۷۸۶	فیصل	۷۸۱	میں کوئی حصہ نہیں
۷۸۷	فیصل	۷۸۲	یہ وہ کام مسلمان کے ساتھ اللہ کا عہد
۷۸۸	قیامت کے دن (بندوں کے اعمال میں) پہلی سستی	۷۸۳	فیصل
۷۸۹	کا حساب لیا جائے گا وہ خون (یعنی باہر)	۷۸۴	جہنم کا کلام ہوتا ہے ان عدل کا قاتل ہونا اور حساب
۷۹۰	قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ہونے والے کام فرما	۷۸۵	تکاب کا شروع ہونا
۷۹۱	کا حساب کتاب ہوگا	۷۸۶	یہ وہ ان میں جہنم کا لیا جائے اور لوگوں پر ظاہر ہونا

[illegible]

۸۶۷	جنت کے والا غلوں میں مان کی زندگی، کشادگی اور فرائض کا ذکر	۸۶۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت
۸۶۷	اللہ پہلے آپس میں محبت، پھر انہوں نے کلمات	۸۶۹	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۸۶۸	جنت میں سب سے اعلیٰ درجے میں "سید" اور "امیر" میں غلو،	۸۶۹	ان حدیث پر سند احمد بن حنبل کا اور چکاسے اور مصنف
	اللہ تعالیٰ نے ہوں گے	۸۶۹	حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت
۸۶۸	وسیلہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے جس کو محمد رسول اللہ کے	۸۶۹	جنت میں مائیں کے ساتھ عظیم مہمانیت
	سوا کوئی نہیں پا سکتا	۸۷۰	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت
۸۶۸	جنت کی بنیادوں کا ذکر کہ جس چیز سے ان کی تعمیر ہوئی؟	۸۷۰	قیامت کے دن جو مسکن عطا مت کریں گے سوائے جنت
۸۷۰	قیام اللیل، گناہ گاروں اور کلمہ صلیبی فضیلت		کمرے والوں کے
۸۷۱	جنت کے گیموں کا ذکر	۸۷۱	سومین کی اپنے اہل و عیال پہلے شہادت
۸۷۲	جنت کی عملی کار	۸۷۲	پانی کے چاند شہادت کا ذکر
۸۷۲	جنت کی نعمتوں اور رزق میں کا بیان	۸۷۲	اعمال کی شہادت صاحب اعمال لیلہ
۸۷۳	جنت کی مشہور چیزیں اور کھانا	۸۷۳	آب و ہوا
۸۷۳	ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت اور کوفی ایک اور تفسیر	۸۷۳	فصل
۸۷۳	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت	۸۷۳	اصحاب اور انبیا کا بیان
۸۷۳	جنت میں نہریں کا ذکر	۸۷۴	سب سے پہلے انہیں جنت میں لے کر جنت میں داخل ہوگا
۸۷۳	ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے بچے خواب کا ذکر	۸۷۴	سب سے آخر میں جنت میں لے جائے گا
۸۷۵	جنت کے دروازے پر عبادی نہریں کا ذکر	۸۷۴	فصل
۸۷۵	اور جنت کی نعمتوں کے نام	۸۷۵	اسمہاؤں کے نکلنے کے بعد کافروں کے ساتھ جہنم آئے
۸۷۵	بیت کی چیزیں ان کے آسمان پر اٹھائے جائے گا ذکر		اور ان اعمال
۸۷۶	جنت کے دروازوں کا بیان	۸۷۶	جنت کے دروازوں کے نام
۸۷۷	جنت کے ایسے درخت کا ذکر جس کے سائے تلے سال	۸۷۶	جنت کی چابی اذکار لا الہ الا محمد رسول اللہ کی شہادت ہے
	تک تھوڑا سا ٹھوڑا دھماکا کرے	۸۷۶	اعمالی سالہ اس چابی کے دھماکے ہیں
۸۷۷	شجر طوطی		جنت کے کلمات، ان کی زندگی اور فرائض و کلمہ کی کا بیان
۸۷۸	سورۃ التثنیٰ	۸۷۶	فی سبیل اللہ قلیل اعمال اور جنت کی تشریح سے انہوں نے دیا
۸۷۹	جنت کے چھوٹے کا ذکر		و ما فیہا سے بھر ہیں
۸۸۰	اللہ تعالیٰ اپنے لکھنے کے ساتھ ہمیں بھی ان سے لکھائے گا	۸۷۹	خود ہی جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ ہے۔ لہذا اور
۸۸۱	فصل		بوندہ اللہ کی حضرت کا سبب ہیں
۸۸۱	اہل جنت کے کھانے پانی کا ذکر	۸۸۰	جنت کی نہریں اور دریاں سے چھوٹی ہیں
۸۸۲	ذکر اور حدیث کی مزید ایک دوسری روایت	۸۸۰	جنت کے درجہات و مقامات ہیں لیکن ان کے کلمات کی
۸۸۳	بعض باتوں کی قرآن میں کوئی بھی نہیں کر رہی ایک چھٹی کا ذکر		مقتدرہ اللہ تعالیٰ و صبر ہے
۸۸۳	جنتیوں کے سب سے پہلے کھانے کا ذکر	۸۸۱	اہل جنت میں سے ہوتی اور اعلیٰ جنتی کہیں جنتوں کا بیان

۹۰۵	جنت اور دوزخ ایسے شہادت کرنے والے ہیں جن کی شہادت قبول کی گئی ہے	۸۸۳	ایک یہودی کا آپ ﷺ سے مکالمہ
۹۰۶	دینی طاقت بحرِ ہند کی طلب کرہ اور اپنی طاقت بحرِ دوزخ سے بھاگو	۸۸۵	اہل جنت کے لباس، زیورات اور حسن و جمال کا ذکر
۹۰۶	جنت کو گوارہ دل نے کھیرا ہے اور دوزخ کو شہادت نے کھیرا ہے	۸۸۷	اہل جنت کے کھجوروں کا ذکر
۹۰۶	اللہ کی جنت میں حورِ عریضہ	۸۸۸	انورِ حسین کی تعداد اور ان کے زیورات اور شہادت آدم کی ان پر فضیلت
۹۰۸	جنت کے گھوڑے	۸۸۹	حوروں کی تحقیق کس چیز سے ہوئی
۹۰۹	اہل جنت کا ایک جگہ ملے ہوئے ایک دوسرے کی زیارت کرنا اور اچھے دوسرے اعمال کا تذکرہ کرنا	۸۸۹	امیرِ مومنین اللہ سبحانہ کے سولات اور آنحضرت ﷺ کے جوابات
۹۱	جنت کے حقائق ایک جامع باب اور مختلف احادیث	۸۹۲	جنت میں حوروں کے گانے کا بیان
۹۱۳	آبادِ برائے اللہ تعالیٰ کا فضل اولاد کے نیک اعمال کی وجہ سے	۸۹۲	اہل جنت کے جسم پر ہونے کا بیان
۹۱۳	جنت اور دوزخ موجود ہیں	۸۹۳	اہل جنت کیلئے چلنے کا ہونا نہ ہونا
۹۱۳	جنت والوں کی بعض صفات اور دوزخ والوں کی بعض صفات	۸۹۳	جنت میں سفر کی موت آنے کی اور نہ گہری موت
۹۱۵	فضل	۸۹۵	اہل جنت کا کبھی تیرہ نہ آنے کی
۹۱۵	فقیرانہ حیلوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں جائیں گے	۸۹۵	جنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا نصیب ہونے سے حقائق فرمان الہی
۹۱۶	جنت میں جانے کے لئے اہل جن کو پکارا جائے گا اور اللہ کی تعریف بیان کرے والے ہوں گے، خوشی میں	۸۹۵	اللہ تعالیٰ کے اہل جنت سے ہمیشہ نیلے راضی ہونے سے حقائق فرمان نبوی
۹۱۶	امت محمدیہ کی جنت میں اکڑے اور بلند رہے اور مرتبے	۸۹۶	اللہ تعالیٰ کا اہل جنت کو اور اہل جنت کا اللہ تعالیٰ کو پکارتا
۹۱۶	صحابہ کی پہلی جماعت اسی امت کی بحرین جماعت ہے	۸۹۶	اس بات کا بیان کہ اہل جنت جہنم کے دونوں میں حق تعالیٰ کا دیدار انکی جگہوں میں کریں گے جو خالص اس مشغول گئے تھے تیری تھی ہوں گی
۹۱۶	اس امت کی ایک بڑی تعداد غیر حساب کے جنت میں جائے گی	۸۹۸	جہنم کا ان کا ہمارا یہ ہے
۹۱۷	جنت اور دوزخ موجود ہیں ان کو پیدا کیا جانے کا یہ نہ کہ	۹۰۰	جنت کے بار بار ذکر
۹۲۰	جانوروں جو جنت میں نہیں آئے ہیں مگر بعض اہل و عیال کا خیال ہے	۹۰۱	جنت کی زمین اور جنت کی خوشبو کی جگہ
۹۲۰	کی شہر ہوں والی بڑی جنت میں اس کے ساتھ ہوگی جس کے اخلاق اچھے تھے	۹۰۳	جنت کی ہوا اس کی خوشبو، اس کا پھلنا، یہاں تک کہ وہ خوشبو کی سال کی مسافت تک نہ گھٹی پائے
	ختم شد تاریخ اربعین کثیر	۹۰۳	جنت کی روشنی اس کا حسن اس نے جن کی خوبی اور صبح دھام اس کا خوبصورت منظر
	حصہ سیزدہم، چہارم و ہم، پانچواں و ششم و ہفتم	۹۰۴	جنت کی چار جگہ کا رقم اللہ کا اپنے بندوں کو اس کی تخریب دینا اور ایک دوسرے سے بیعت کے جانے کا حکم کرنا
	بہ انتھی البہایۃ وبعده ہذا البہایۃ	۹۰۵	جو تک سے اللہ کی پکارا گئے گا اللہ اس کو بنا دے گا اور جو جنت کا ظلمہ، ہر گاہ کہ اس نے جنت میں داخل نہ ہوں گے
			بحرِ عریضہ صادق اور اہل جنت

۱۲۸

یہ اسی وقت کہ وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے کہ اس کے دل میں ایک عجیب سی بات گھوم رہی ہے۔ وہ اپنے دل میں سوچ رہی ہے کہ اگر وہ اپنے دل میں اس بات کو لے کر آئے تو کیا ہوگا؟

9097-27

یہ سب باتیں اچھے سے یاد رکھو۔ اگرچہ ان میں سے کچھ باتیں آج کے دور کے لیے درست نہیں ہیں، لیکن ان میں سے کچھ باتیں آج کے دور کے لیے درست ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں آج کے دور کے لیے درست ہیں۔ ان میں سے کچھ باتیں آج کے دور کے لیے درست ہیں۔

[illegible][illegible][illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

... ..

— *Journal of the American Medical Association*

[illegible]

یہ دینی شہساز کا سوا بیس برس کی عمر میں انتقال ہوا۔ ان کے ساتھ دکان کے مالک آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

آغا ۵۹۹ھ

ابن حجر مکی نے اپنی تہذیب مرآت میں بیان کرتے ہیں کہ خرمی نے آخر میں جھوٹی راستہ اختیار کیا اور ان میں انکساف کی تھی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ ان کے ساتھ آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

ابن حلیہ نے اپنی کتاب فی سبب موتہ میں بیان کیا ہے کہ خرمی نے آخر میں جھوٹی راستہ اختیار کیا اور ان میں انکساف کی تھی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ ان کے ساتھ آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

ابن حلیہ نے اپنی کتاب فی سبب موتہ میں بیان کیا ہے کہ خرمی نے آخر میں جھوٹی راستہ اختیار کیا اور ان میں انکساف کی تھی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ ان کے ساتھ آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

ابن سالی وغیرہ فوت ہونے والے اعیان واعظام

میرزا محمد علی بن ابی طالب نے اپنی کتاب فی سبب موتہ میں بیان کیا ہے کہ خرمی نے آخر میں جھوٹی راستہ اختیار کیا اور ان میں انکساف کی تھی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ ان کے ساتھ آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

ابن حلیہ نے اپنی کتاب فی سبب موتہ میں بیان کیا ہے کہ خرمی نے آخر میں جھوٹی راستہ اختیار کیا اور ان میں انکساف کی تھی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ ان کے ساتھ آپ کو جلا کر کھا کر کھینچ کر لے گئے۔ آپ کے لاشیں اٹھائیں گئے اور ان کے ساتھ آپ کے شراب کے بوتلے میں کئی اشعار ہیں جن میں جھلائی کی توہین کی بات لکھی ہے۔ ان سے بچنا ہی بہتر تھا کیونکہ ان میں ایک قسم کی کھاسی تھی۔

[illegible]

ابو سعید الحسن بن محمد : ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کا لقب ابو سعید ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ کا نام بھی ابو سعید ہے۔

میں نے اس واقعہ کو اپنے اپنے پر اس نے لکھا ہوا ہے فیضان میں محمد بن زکریا سے کہ وہ کہیں اور نہ ہو تو کہہ دے گا کہ یہ ہے کہ میں اس کے لئے ہوں۔ سوئے اسی کا پر فرماؤں گے کہ وہوں، حالانکہ اس کی اس کی ہر انگلیوں پر اس کی جاتی تھیں ہیں۔

اس طرح کہ یہ کہ اس کی دونوں کتھڑوں نے اس کے دھڑکا رکھ کر یہ وحشت کے پچھلے عالم کی مانند حال بنی ہے اس وقت وہ غبار مٹی سے تھوڑی دلی کرختہ ہوا میں ایک چھوٹی سی رعد صاع کی طرح اچھکے گا۔ اس کے لئے اس وقت سے پہلے اس کی کتبہ کا مرقع اونی سے بڑا اس وقت کے پہلا مرقع تھی جس کے مقابلہ میں اس کے دھڑکا رکھنے پر اس میں اس سے بڑا اس نے اس کی ہڈیاں کی ہے۔

طاہری صاحب طریقت کس الہی اور انسانی قوتوں پر چرچہ دے رہی ہے اور اس کے معنیوں میں یہ طوائف و جہاں کی اور کجاہیں کے سہارا پر کھانچا ہوا ہے اس پر اس کا طبعی اندیشہ ہی کافی ہے۔ وہ اس بارے میں کہیں کہیں نہیں ٹھہرتی ہے جیسی کہ علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں۔ ہر ان کی جگہ سے ان کا بھی سب سے بہتر پتہ ہے۔ ہر کتاب کی طرف سے وہ انسانی نفس کو وہ سب سے ان کے لئے ایک دروازہ بنا کر رکھ دیتے ہیں کہ وہ اس سے بہتر پتہ نہ ملے۔ یہ دروازہ انسانی نفس کو جس کی طرف منسوب ہے۔ وہ ان کے

2017

[illegible]

اس سال دارالحفاظ کے اسلوب نے فرام میں بہت زیادہ کام لگایا تھا۔ انھوں نے انھیں ان کے اپنے کامات میں مصروف کرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے ان کے لئے ایک کونسل کی تشکیل کی۔ انھوں نے ان کے لئے ایک کونسل کی تشکیل کی۔ انھوں نے ان کے لئے ایک کونسل کی تشکیل کی۔

[illegible]

یہ ساری باتیں اللہ کے حکم کے مطابق ہیں۔ مسلمانوں کو ان باتوں سے بچنا چاہیے۔ اگر ان باتوں سے بچیں تو ان کی جان بچ جائے گی۔ اگر ان باتوں سے نہ بچیں تو ان کی جان بچ جائے گی۔ اگر ان باتوں سے نہ بچیں تو ان کی جان بچ جائے گی۔

[illegible]

اس سال فوت ہونے والے اعیان و اعظام

[illegible]

مصر کے قاضی القضاۃ مصر کے جیش القضاۃ، العہدین صہبائے انوار، یاں، ماہر الیٰں، الیٰں

آغاز

محمّد بن علیؑ کے والد کے قصصوں میں اس شخص نے چند ایسے ہی کے پاس بہت سے جو یہ تھے ان کا اور شیخ الاسلام نے
 اللہ ہی نے ان کو حق کا شہید اور انھوں نے مال پر نوازہ کے مسئلہ پر مناظرہ کیا۔ مثلی نے اس کے نام کا جواب پر استدلال کیا جس پر عائشہ نے
 اعتراض کیا اور وہ اس مسئلہ میں لاسا افتخار رکھنے لگے۔ لیکن اس نے اس کا جواب بھی دیا اور اس سے غصوں سے نوازہ لگے۔ یہ مناظرہ تاہم
 دیرانی فقہی کی وجہ سے میں ہوا۔ یہ وہی ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔ اس شخص نے اپنے والد کے قصصوں کے ساتھ
 جملہ ایسے ہی کے قصوں سے مزین کتاب کے ساتھ استدلال کیا ہے۔ اس شخص نے اپنے والد کے قصصوں میں جو کچھ بھی تھا، اس میں
 صرف یہ غرض ہے کہ اس سے اس شخص کے والد کی شخصیت کو سمجھ سکیں۔ یہ والد اس ملک کے مال کے نام سے مشہور تھے۔
 یہ وہی ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔ اس شخص نے اپنے والد کے قصصوں میں جو کچھ بھی تھا، اس میں

اس سال فوت ہوئے والے نامور شخصیات

[illegible]

ان کی باتوں سے اس کی دلچسپی بڑھ رہی تھی۔ اس نے کہا: ”میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس کتاب کے مصنف بنوں۔“ یہی کام جس کا عمل اور نوبت آئے، وہ اس نے کیا اور اس کا نام لیا۔

[illegible][illegible][illegible]

یہ وہ منظر ہے جس میں ایک طاقتور نے اپنے جہاد کے ان جہاد کی ترغیب دی، اس کے بعد آپ اور آپ کے ساتھی میں سے عظیم جہاد کے
فرقہوں کی طرف اٹھ کر اپنے نئی ناکوں کو اٹھارے کی صفوں کو دوران کیا، بہت سی مہاجرین کی صفوں میں اس کے ساتھ وہیں گئے۔
عظیم اہل طور کی صفوں میں صرف وہی رہا، اور اس فریقوں کے خلاف جمع ہونے کے لئے ایک قلعہ بنایا جس میں اس کے زیادہ اہل جان
دھڑاتے بار بار فوجوں نے حملے کیے، اس دوران اور صبح کے مطالبہ کے لئے آدھی بجے عاقبت کے من سے صبح کوئی ایک عظیم کی یہ تعمیر اور جو جہاد کا جہاد اس
نے اٹھایا تھا، یہ ضائع ہو گئے، والدہ العظمیٰ۔

۱۔ اس سال فوت ہوئے والے حضرات

شیخ ابو عمر کا مکان کے پہاڑی اداؤں میں ایک مدرسہ عظامانی رہا جس میں قرآن مجید میں مشغول افراد ہوتے ہیں۔ محمد بن احمد بن محمد نے شیخ
صالح ابو عمر متوفی اداؤں کو مدرسہ عظامانی کہا اور اس میں قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آپ شیخ سوافی الدین عبد اللہ بن محمد بن قندوس کے بھائی ہیں،
ابو عمر جو تھے ان سے ملے۔ دے گئے تاکہ سوافی الدین کی کچھ اشعار جمع کر لیں۔ اس سال وہاں پر میلہ نکلی یعنی یہی شیخ ابو عمر نے شیخ سوافی الدین کی

ہوا کہ بعد ازاں لے لئے آئی اس کی وجہ سے ان کا کرامہ اور ازکیا کیا لیکن جب یہ لوگ وفات میں پہنچے تو ان کا ایک شخص امیر ملائی دوشلی کے کسی قریبی آدمی کے قریب ہونے میں کامیاب ہو گیا، اور اسے قیاد کو کھڑکڑ کر دیا گیا جس کی وجہ سے تلمذ کے مصلحتوں اور مرالی قافلہ میں زبردست سختی نہ ہو سکے۔ اسی سال کوٹ لیا گیا اور ان کے کئی آدمی قتل ہو گئے۔

اسی سال طلبہ اشرف نے یوب میں خاہو کے پانچ زہر معزین صلاح الدین سے الریس کا گل خریدا اور اسے بڑی مہنگی سے خرید لیا جسے ہمارے بچوں کے دور میں "الدھبہ" کہا جاتا ہے۔

اس سال فوت ہونے والے معزز حضرات

شیخ محمد الدین۔ محمد بن یونس موصل کے رہنے والے شافعی تھے، ان کی کتب کے مصنف اور بہت سے فتویٰ کے جاننے والے تھے۔ آپ موصل میں شافعی تھے، پھر شیخ نے خود الدین اور سلطان کی موت کے بعد آپ کو قہر بجا کر بغداد بھیجا گیا، آپ کو قہر میں بڑا ہوسر ہو گیا تھا، آپ مال میں مطلقہ سے ملکر رہیں کرتے تھے جسے کاروے میں باقی لکھا اور پھر بھانٹا کہتے ہیں، اگر یہ بات اس کے برعکس ہوتی تو بہتر تھا۔ ایک دن آپ نے "تقیب الہام" کو تلاوتوں لے آپ سے کیا شیخ صاحب امین نے سنا ہے کہ آپ اپنے اصحاب کو پانی کی کتاب کو لے کر آتے ہوئے ہیں تو آپ اس لئے کہیں نہیں دھرتے تھے آپ کھاتے ہیں تاکہ آپ کے دل اور باطن کو صاف کر دے؟ تو شیخ اس کی مراد سمجھ گئے، اس کے بعد انہوں نے یہ حالت چھوڑ دی، آپ نے یہ مقام موصل ۷۷ سال کی عمر میں وفات پائی۔

ابن محمد بن حاجی الدین۔ ... (ابو سعید مسن بن محمد بن محمد بن احمد) کو محمد بن عبد الوہاب کے مکتف، آپ نے سے فاضل اور بہادر تھے، مشہور اور فنی اور ہی کتب شیخ کرنے میں ایک گئے، عظیم تھے آپ کو معتدی پہنچاں کا نگران بنادیا، آپ نے دہائی میں وفات پائی، آپ کو قریش کے قبرستان میں لاکر دفن کیا گیا۔

روم کے حاکم خسرو شاہ۔ ابن قلی اور سلطان اس سال فوت ہوئے، ان کے بعد ان کا بیٹا کیلکیر بن بادشاہ بنا، پھر جب ۷۱۵ میں اس کی وفات ہوئی تو اس کا بھائی لقاؤ صدام الدین بن قلی بانی دمشق میں قلعہ کا نائب، بادشاہ اس نے سفر میں وفات پائی، جامع مظفری کے غریب طرف کے قبرستان میں دفن کیا گیا، یہی شخص ہے جس نے حافظ میراجی، التقدی کو مصر کی طرف بلا دیا، اور اس کے ساتھ مجلس کا انعقاد ہوا تھا، اور یہ ان لوگوں میں سے تھا جس نے کائنات کی اور ظلیب کوئی مخالف تھے، یہ چاروں لوگوں کے مخالف تھے وہ اور ان کے علاوہ کئی لوگ فوت ہو گئے اپنے حاکم اور عادل پروردگار کے پاس گئے ہو گئے۔

امیر فخر الدین سرکس۔ ... اسے چار کس بھی کہا جاتا ہے، حکومت صلاح الدین کا امیر جس کی طرف سرکس نے گوند منسوب ہیں، نو جوانی میں سرخان بن قبر کے سامنے ہیں، جہاں اس کی قبر ہے، یہی شخص ہے جس نے قاہرہ میں قلعہ بنایا، یہ کبوتری کی تعمیر کروائی جو انکی طرف منسوب ہے، اس نے یہ ایک مشفق سید اور جگہ بھی دیا، بنادیا، جس کی ایک پائی کا کہتا ہے کہ انہوں نے شہروں میں اس کی تعمیر تعمیر کی مشہوری، نو جوانی اور جوانی نہیں دینی، اس کی کا کہتا ہے کہ چار کس کا مٹی جاتا رہی۔

شیخ ابن ہوں کہ یہ شخص عادل کی طرف سے چار کس، مشفق، بخشن اور ہونین کا نائب تھا، پھر جب اس کی وفات ہوئی تو اس نے ایک چھوٹا سا زاد چھوڑ دیا، اس نے اسے اپنے باپ کے بعد پرقرار رکھا اور امیر صدام الدین قلعہ حلب کی اس کا متولی و نگران بنایا، پھر اس بچے کی وفات کے بعد ۷۱۵ تک مستقل نائب ہو گیا۔

شیخ معمر بن عبد القاسم ابو بکر ابو الفتح۔ ... منصور بن عبد اللہ بن محمد بن فضل فرادی بنی شامی، آپ نے اپنے والد پر رادار

میں سے اسے توفیق حاصل کیا جو اسے توفیق سے زیادہ اس میں توفیق فرمائی کہ۔

ہو شہداء "راج الدین کندی" نے "امارہ" میں "کے ہاں" کے جب "سے" نے کافروں اور کھنڈن کی ملک ملانہ الدین کے کئی کئی برس بعد ہی تھی اور انہوں نے دودھ نامی حکومت کے تحت چلائی تھی اس نے اپنے معاملے میں مدد کی جس کی پاداش میں اس ۵۹۹ھ کو سولہ ویسے جانے والے لوگوں کے ساتھ ساری دی گئی۔

"امارہ" کے اسلام میں غارت خانہ کا مظاہرہ کیا اور اس میں گرجے اور صلیب سے معاملہ کیا تو وہ احمد کے بغض میں شریک کا شریک ہو گیا اور صلیب کی محبت میں سخت ہو گیا اور اس کے ساتھ کہ صلیب تھوڑا گراستہ چائے تو غلطی میں سے سخت گزری جائے گا نیز آپ نے کہا۔

۱۲۵۲ھ میں اس نے اپنے ساتھ احمد کے ساتھ کہ ہم نے اس کے اور میں میرے تھے جب یہ دن خزاں گئے تو ہمیں ان کا ٹھکانہ کا پتہ نہیں تھا خوب دیندہ میں ہوں۔ بلا حیا نے مجھے بخوبی پتا کر لی کام نہ لی مگر پست اسے نام لگی اور ملامت سے کشادہ کروں۔ اور صاف ہے جو پیش رو داشت کے کام لیا ہے اور اس کے ہاں ملک کی طرف گھٹ چلا جا رہا ہے جس میں اس میں شہر کو تاربا اور ادب میں دین دینی کی کئی کئی کڑیاں۔

احمد محمد بن حافظ عبدالحی امجدی ^(۱) ... آپ کی پیدائش ۵۶۶ھ میں ہوئی آپ کے والد نے آپ کا "الکفر" سے تار کر لیا اور آپ خود احمد اپنے کچے جہاں "مسند احمد" پر بیٹھے جامع میں آپ کا ہفتہ وار سن لگتا تھا۔ آپ "عظیم" کے تسمیوں میں سے تھے آپ کے دیندار، جب کہ ہرگز کہہ سکتے تھے انہوں نے آپ پر ہر محبت کرے۔

ابو الفتح محمد بن علی بن المبارک ^(۲) ... اہل اہل بغدادی و کثیر سے تار کیا آپ خلیفہ دار لک اثر بن مالک کے قہر میں شہر آباد پاد کرتے تھے وہ اپنے علم و تدبیر، معزز اور اپنے آدمی تھے۔

الشریف ابو جعفر ... اہل اہل کفر میں احمد بن محمد بن علی طوی مکنی، مصر میں اپنے ہاں نے "حد" میں "سے" کے کچے تھے آپ نے شہر ادب و عقل کی فنون سے واقف خصوصاً انہاں ہر یوں کی فنون میں ان کے استعداد کو پتہ تھے وہ ان میں سے اکثر چیز آپ کو ہر گھس آپ خلیفہ "امام" کے مصنفوں میں سے تھے آپ کے عہد اشعار میں سے چھپ چکا۔

تھے وہ ان ہر اک اور جسے دست نہیں دیا، یعنی اور ایسا ہی دلی چون نکالے اور نہ لیا، مگر محبت تھی پر غرض ہوئی اور میں ہر اک کو اسے سوائے کا مانی نہیں، میں اس فرق کا خود مشہد ہوں اس کی اصل ماہی و خزائن اور ہر خزائن میں ہوتا ہے اصل کی تیرہ سو ہوتا ہے یہی وہ ہے کہ وہ تھی و تہمت سے وہ محبوب نے لے لیا اور اسے بہت سامان ہوتا۔

ابو علی حریر بن علی ... میں حریر بن جلال بن شمس کے نام سے جانے پہچانے جاتے ہیں مشہور شاعر ہیں، ان کی اپنی "کلیات" بھی ہیں۔ "امام ابن اسحاق" نے اس کا کچھ قصیدے لکھے ہیں ان میں سے یہ قول لکھا ہے۔

میں نے فراق کے درد سے اپنے فکر کو خوش کاہل کیا تھا، جو نے کوہ کی قہر خدا و تسلیم شکل ہو گئی، مجھے حیرانی ہے کہ کیسے نہ "رقی" ہے، ہرگز سے چرب شہر "کلیات" تھے، قہر کے میری محبوبہ انوں سے مراد "ابو ذؤاد" میں سے تھے اور کچھ سے مراد ہے۔

ابو الفضل رشوان بن منصور ... انہی مدونان کردی جو "تغلب" کے نام سے مشہور ہیں، اصل میں یہاں سے ایک قہر کی خدمت پر مامور ہوئے۔ بلا حیا میں انہوں نے ملک میں سے کچھ ماہ نام سے آپ کا شاعر ہونے سے یہ قول ہے۔

قہر میں اور ہزار نے ہاں سے ملک تھے، پوچھا اور ان قہروں کے متعلق جو چاہی ہوا ان سے محبت لے جاتا ہے، ان میں تیرہوں نے

۱۔ اہل اہل بغداد ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، اہل اہل بغداد ۱۲، المصنف مشہور ۸۶، المصنف الزمرۃ ۵۱، ۵۲

۲۔ اہل اہل بغداد ۹۹، شہر بن لکھ ۵۲، المصنف الزمرۃ ۵۱، ۵۲

جب رات کی گارہی ہو جاتی تھی تو زنجی دلی اور مشتاقی آوازوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوتا تھا۔ تجھے اختیار ہے جو مل جائے لے لے اور سری زبانت کر
کیونکہ میں تجھ سے دور نہیں ہوں۔

پھر میں نے کہا امید ہے کہ گزشتہ دن بھی سفیان ثوری کی طرح اپنے رب کو دیکھ ہو، میں ہی رات میں سویتا تھا میں نے شیخ الحداد کو خوب میں
دیکھا کہ ان پر بزرگوار اور مہربان ہے وہ ایک شہداء جگہ میں جیسے شاید وہ کوئی باغ تھا، وہاں ایک وسیع چڑی چڑی میز کی پچھڑ ہے جہاں میں نے کہا تھا
اللہ تعالیٰ امانت مجھے گزرتی؟ بخدا میں سب کے بارے میں سوچوں؟ تو انھوں نے سری طرف دیکھا اور حسب عادت جیسا کہ میں دافیس الی الی اس
عادیت سے واقف تھا، مسکرائے، پھر انھوں نے کہا:

میں نے اپنے رب کو اس وقت دیکھا جب مجھے قبر میں لٹا گیا، میں اپنے دوستوں، ملاں، واپس اور چڑھوں سے جدا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے
فرمایا کہ تجھے سری طرف سے ابھار دیا ہو، میں تم سے ناامید ہوں سری سالی اور رحمت تمہارے شامل مال ہے، حضور گزرتے ایک خریدت میں
کی لہو سری جتنی آگ ہے، چنانچہ کیا لہو سری رحمت سے ملایا گیا ہے، سب سے پہلے ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ میں دیدار و گریہ تو کچھ ہشت کا عالم تھا پھر نورانی
نے یہ ہشت لکھ لے کر ہلاک کیا۔

قاضی جلیل الدین ابن الحرمستانی..... عبد الصمد بن محمد بن ابو الفضل ابو القاسم بغدادی ابن حرمستانی دمشق کے قاضی القضاۃ تھے، آپ
۵۲۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ابو حرمستان سے تھے، وہ اب لاہور میں رہتے اور مسجد نبوی کی امامت کھانے لگے، آپ کے اسی بیٹے نے بڑی
اچھی پرورش پائی، حدیث کا بہت سے عالموں سے سنا کیا، حافظ ابن عساکر کے بہت سے مشائخ کے ہاں میں شریک تھے، چنانچہ آپ نے ہر عصر میں سو
کرنے کے لئے بیٹھے تھے، آپ ہی بیٹے نے چاہئے، و جامع مسجد شما آپ کی نماز وقت نہیں بدلتی تھی، آپ کا عمر عرصہ میں تھا، اور دوسرا جاوید شادی،
آپ نے اس اچھی بات پر کالی مرچ لائی۔ والد رحمہ۔

فیصلیہ عدالت میں ابن نصر بن کعب کے نائب ہوئے، لیکن اس عہدے سے نہ ہوا، چھوڑ دیا، اور گھر بیٹھے رہے، نماز میں جامع مسجد میں نہ
کرتے، ماضی "عادل" نے قاضی ابن زکی کو معزول کر دیا، اور آپ پر جہاد کا اعلان کر دیا، اس وقت آپ کی عمر اسی سال تھی، نیز "عزیز" کی تو دشمنی
آپ کے سپرد کر دی، "عادل" نے "تقیہ" کا کام ابن زکی سے کر لیا، ابن زکی کو اس کے دباؤ، اطلاع میں عبد السلام فرماتے ہیں کہ میں
نے ابن الحرمستانی سے زیادہ تفسیر کوئی شخص نہیں دیکھا، امام غزالی کی "الوسیط" یاد کرتے تھے، اس بات کو کوئی لوگوں نے بیان کیا، کہ سب سے زیادہ عادل
اور حق کو قائم کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے، آپ کے بیٹے ابو الدین جامع دمشق میں
خطابت کرتے تھے، شیخ اثری آپ کے نائب ہوئے۔

قاضی جمال الدین مدرس عہدہ یہ بھی فیصلیہ کے لئے شرف سزا ہوئے، بلاشبہ آپ کی طرف لکھا اور چارہ دانہ کی تکثیر آپ پر سال آدمی
تھے، آپ کے بیٹے آپ کے سامنے بیٹھے، جب آپ کے والد اٹھ جائے تو وہ ان کا ماتھیں ہوتا، پھر انہوں نے اپنے اسی بیٹے کو اس عبادت سے معزول
کر دیا، یہی کوئی نہیں اس کے منتقل کوئی حکایت تھی، اور عمر الدین شیرازی کو اپنا نائب مقرر کر لیا، وہ آپ کے سامنے "ابوعلی" کی مشرقی رہ بیٹھا،
اس کے ساتھ شخص الدین ابن خالد اور شرف الدین بن مصلح تھے، انھیں دیکھ کر ابیہ و سہر کے کرباب میں بھر جاتا، اور تھے، آپ مسلسل دو
سال بنو ہاشم کا قاضی رہے، پھر عرصہ دینی بروز چھ سال کی عمر میں وفات پائی، جامع دمشق میں چہارہ اور قادیان کے دامن کو ہی تدفین
عمل سہرا لائی۔

میر بدر الدین محمد بن ابی القاسم..... دیکھ کر دقت میں، فتح مدرس کے پائی، آپ شہید امیر تھے، آپ کو شہادت کا شمار آتی،
چنانچہ فرنگیوں نے آپ کو ہمارے قلعہ میں شہید کر دیا، اور اپنی حیرت کر دہ قبر میں بہت مقدس ٹٹن کیا گیا، جس کی تک سزا ہے۔

شہباز محمود المعروف بابن الدملج..... یہ "عادل" کو صحت تھا، اسے بیان اس نے ان لوگوں سے بہت سے احوال حاصل کیے،
آپ کا گھر بار گم ہو گیا تھا، بیٹے اس کی بچائی تھے، خیر اور شہید کے مدرسہ بنایا، جس پر اس کا تعلق ہے۔

شیخ صالح بن عبد الوہاب... عارضہ عیون کی وجہ سے "ابن المیزان" کا لقب اختیار کیا اور زبان کی بی بی یہ ان کی فوت ہونے والی بیویوں میں سے سب سے آخری بیوی ہیں انہوں نے اپنا اہمال اپنی مشہور کتاب "تہذیب" کے قریب وقف کر دیا۔

آغاز ۶۱۵ھ

اس سال کے آغاز پر عادل مرغیہ مصر میں فرنگیوں سے سر پر کار ہونے کے لئے تہیہ تھا اور اپنے بیٹے "مہتمم" کو قلعہ طور کو پران کرنے کا حکم دیا۔ مہتمم نے اسے ایران کر کے اس میں رہا۔ مسلمانوں کے ساتھ فرنگیوں کے ساتھ بیٹے کی وجہ سے، دوسرے شہروں کی طرف تعلق کر دیا اور ۱۱۱ھ میں فرنگی "ابو سیلا" آتے، بغدادی لاہوتی میں "برن اسلسلہ" پر قبضہ کر لیا، یہ بڑا محنت و قلعہ تھا، اور جو بادشاہ کے لئے سال کی حدیث رکھتا تھا، اس سال "مہتمم" اور فرنگیوں کی "الکھون" پر مذکور بھی ہوئی اس نے انہیں شکست دی ان کے کئی افراد قتل کر کے دوسرے (۱۰۰) لاکھ لوہے کو قلعہ کی دیوار پر بکھرا، اس نے اسے کھسکوا دیا اور کمرگوں کے مقدس میں داخل کیا۔

اس سال مومل میں چارے پے بادشاہوں کے فوت ہونے کی وجہ سے لگی مصائب پھوٹ پڑے یہ بادشاہ "قرار سلطان" کے بیٹے تھے، ان کے باپ کا نام بدر الدین تھا اور امور سلطنت پر مسلط ہو گیا، اس سال، بادشاہ کی کارکن بن خیر، حلب کی حکومت چھیننے کے لئے متوجہ ہوا، جس پر افضل بن سلطان اللہ بن سمیلا کے حاکم نے اس کی مدد کی، البتہ ملک اشرف موی بن عادل نے اسے اس بات سے روکا، اس نے شہر کو موزون کر لیا، اس کی فرخ کو شکست دی، یوں اسے کامیاب واپس لوٹا، اس سال ملک اشرف نے اپنے زیر دست ملوکوں کے علاوہ سجدہ پر بھی قبضہ کیا۔

اس سال "سلطان ملک عادل" نے آخر میں ایوب" نے وفات پائی اور فرنگیوں نے "وسیط" پر قبضہ کر لیا، اور "وسیط" کی سرحد سے دارا صراغ کیلے، جس کا یہاں کے چارے بادشاہوں کا ایک "ملک کافی" اس سے جنگ کرتا اور انہیں روکتا، بادشاہوں نے "برن اسلسلہ" پر تسلط حاصل کر لیا، جو بادشاہ کے لئے ہونے کی حدیث رکھتا تھا، دوسرے سال میں جہاں وہ مسند سے منسلک ہے، جزیرہ کے وسط میں واقع ہے، وہاں سے صریحاً پہنچا ہے، وہ صریحاً کے نکات اور اس مسئلہ کا تکرار دوسری طرف ہے، اس پر ملے لکھا ہوا ہے، اور اس مسئلہ سند میں، فرنگیوں کو اس کو روکنے کے لئے سے دین داخل ہونا ممکن ہے۔

فرنگیوں نے جب اس برن پر قبضہ کر لیا تو بابت مسلمانوں پر بڑی شیعہ گزری، "عادل" کو جب یہ مقام صریح مصر پر قبضہ پائی تو اس نے اپنے رشتہ بھری مسلمانوں اور ان کے شہریوں پر انہوں نے ہونے سے پہلے چارہ مارا، اس وقت سے عرض الموت میں جکا ہو گیا، جس کا اللہ تعالیٰ دارا، بڑا چارہ پھر جب دارا بنی الشاہی جہادوں کو ان کا تعلق کے گاؤں میں اس نے وفات پائی، اس کا بیٹا "مہتمم" جلدی سے اس کے پاس پہنچا، اس نے اس کو جمع کیا اور اسے اشرفیہ میں امرہ کو نام بھیجا کہ گویا بادشاہ کو چارہ ہے، جب اس کے پاس کوئی ایک سلام کرنے آتا تو شخصی اس کی طرف سے انہیں سلام پہنچاتا کہ وہ سلام کا جواب دینے سے عاجز رہے، جب اسے قلعہ بھی پہنچایا گیا تو چارہ مدت کے لئے اسے وہاں رکھا، ان کے بعد "عادل" کی وفات اس کی قبر میں منتقل کر کے، ملک سیلہ الدین اور کنگری جو اب بن شادوی لیکہ محمد میرت الدین وفضل والا بنگلہ میں حیرت قدام اور دعا، بادشاہت اس نے اپنی تمام ملکیت سے عریات، شراب اور موسیقی کے آلات کا تکرار کیا، جو مصر کے دور کے ملوکوں سے بھی شام، جزیرہ، اور سے جو حد تک پہنچا، دہلی میں، ان پر اس نے اپنے بھائی "سلطان اللہ بن" کے بعد اسے حلب شہر کے قبضہ کیا، اور حلب کو اپنے "تخت" کا بھاری "کے پاس بڑا دروازہ، لیکہ اس نے اپنی بیٹی سے خاتون کا نکاح اس سے کیا تھا۔

"عادل" بڑا عظیم الشان، صاف، امی، مصائب پر صبر کرنے والا، بذات خود دارا اپنے بھائی کی سمیت میں بہت جہاد کرنے والا تھا، فرنگیوں نے ساتھ تہ و آزمائی کے قیام و انحراف واقع پر اس کے ساتھ رہا، جس میں سے بڑی شہرت حاصل ہوئی، اور اگرچہ کشادہ دست تھا، پھر بھی اس نے مصر میں کوئی کے ذمہ سے نہیں ختم، بہت سال فرنگی کا بغور دستہ لوگوں کی اولاد اور دی طرح اور لوگوں پر بہت زیادہ مصروف کیا، پھر اس نے دوسرے سال کوئی داسے سال کے بعد ایک لاکھ روپہ کا خزانہ، جو گورہ کھن انساؤں کو کھن پنا سے، خصوصاً عریات ملکات میں اس نے بہت ہی زیادہ مصروف کیا، حتیٰ کہ اپنے

تمام ممالک اور ساری ملک حدود کو چاروں طرف جوہر اور ان کے ہاں کی حالت میں رہنے کے محنت مند رہا اور انھیں قہا کی مہم کو کھانے قبول کرتا رہا۔
سوئے وقت تک رطل و مشقی خشک شیریں ملو دکھاتا۔

ملا کے وفات میں اس کی ناک میں ایک چارہ قہی اور مشق میں اس دوران کفر سے بچنے سے قاصر تھا ہرج مصر میں اس کے لئے عہد کیا گیا
ہاں اس کے بعد وہ شہر میں داخل ہوا، اس نے ۵۰ سال کی عمر میں وفات پائی، اس کی اولاد کی چارہ قہی جماعت تھی انھما کمال مصر کے حاکم تھے مکی معظم
حاکم و مشق و مکی اشرف حاکم بر مصر و عاقل اور حراں دفع و ماہد صاحب جس کی وفات "عادل" سے پہلے ہو چکی تھی، ان کا زور و زبیر و نظیر قادی حاکم اور
مزین سلطان، احمد حسن بن دیوں معظم کے لئے ہوئی جس میں شہیت محمود، عاقل اور سلطان حاکم صراخ، شکیل، القہر اسحاق، بکیر الدین، مقرب، و القہر
عمر بن احمد، شکیل جو سب سے پہلے تھا اور قادی الدین، اس میں اس کی وفات سب سے آخر میں ہوئی، یہ ۶۶۰ھ تک حیات رہا۔

اس کی بیٹیاں بھی تھیں، جن میں سب سے مشہور اسے صفیہ خاتون ہے جو ظاہر قادی حاکم حلب کی بیوی تھی، ملک مزین کی والدہ تھی، ناصر
یوسف کا والد تھا، جس نے دمشق پر قبضہ کر لیا، اس کی طرف ناصر بن عین میں سے ایک دشمن میں اور دوسرا اس کی کو میں تھا، اسے "ہما خان" نے قہی
کیا تھا جیسا کہ اس کی تحصیل بیان ہوگی۔

فرنگیوں کا وسط پر قبضہ... جب "عادل" کی موت کی خبر مشہور ہوئی، اس کے بیٹے "کامل" کو ہما کی مرید پر جب وہ فرنگیوں سے
ساتھ صفیہ راتھا، پہنچی، اس نے فرنگیوں کے مسلمانوں کے احسا، کو کوہر کر دیا اور ان کی بھلا کر لگی، "کامل" کو دوسری خبر پہنچی کہ اسے ابن امعظم نے جو مصر
کے سب سے بڑے سپاہی تھے، انھوں نے "کامل" کی بھانے "کاثر" کی بیعت کا ارادہ کر لیا، تو وہ قادی سورہاں کو دست لے کر مصر میں داخل ہو گیا
تا کہ وہ اس بڑی مصیبت کا اثر کر سکے، جب فرنگیوں نے اسے اپنے درمیان میں پایا تو ان کا حکم ہو کر کیا اور یہ لگان کرنے کے لئے کہ شاید "عادل" کی
موت سے بھی زیادہ کوئی بڑا واقعہ پیش آیا ہے۔

تو بھی اس کے پیچھے چل پڑے فرنگیوں نے یہ حال دیکھا تو بڑے امن و امان سے وہ مصر میں داخل ہو گئے، "کامل" کی چہ اونی اور اس کے
برجوں پر تسلط حاصل کر لیا، یہی وہ حواشی چیل گئی، یہ سب اس غالب شکست والے خدا کی تقدیر سے ہوا، جب "کامل" مصر میں داخل ہوا تو وہ کچھ اور خوش
نمایا، جس کا اسے عمان تھا، یہ فرنگیوں کی ایک جنگی اس کی تھی، ابن امعظم "کامل" سے بھاگ کر تلخ چلی گیا، پھر قادی اشرف میں سورہاں فرنگیوں
کی طرف چل نکلا، اور ہما، ہما سے اس کے قہر کا تھا، شہر میں پر مشہور نے قبضہ کر لیا، بہت سے لوگوں کو قہی کر دیا، وہاں موجود رہا تو اس نے لوگوں کے
دل و صبر میں خرابی شروع کر دی، وہاں یہ لوگ فرنگیوں سے زیادہ نقصان و وجہت ہوئے۔

"کامل" نے فرنگیوں کے سامنے چڑا دیا، اور انھیں "قاہرہ" میں داخل ہونے سے روک کر رہا، جیسا کہ وہ اس سے قبل مرید کا ان سے وفائی کرتا
ہا، اس نے اپنے بھائیوں کو ترغیب و انداز کے خطوط لکھے، چلو، چلو اجلدی کرو، اجلدی کرو، مسلمانوں کی امداد کے لئے پہنچ چکے، اس نے کہ فرنگیوں کا
پورے مصر پر قبضہ ہو جائے تو ہر طرف سے اسلامی لشکروں کی طرف اللہ آئے، ان میں سب سے پہلے جو پہنچا، اشرف تھا، اللہ تعالیٰ اس کے ہرے کو منور
رکھے، اس کے بعد "معظم" ان کا فرنگیوں سے جوہر کا بیچ ہوا، اسے ہم اس سال کے بعد بیان کریں گے۔

اس سال بعد کا اقتساب صاحب گئی، الدین بن یوسف بن علی، الفرج ابن الجوزی نے سنبھالا، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے والد کے قہر سے بچنے کے
مطابق والد کے وقت پر عمل پیرا رہے، با حساب کے بموجب میں وہ اور انھیں کے اہل رجب اس سال میں نے "معظم" کو دینی قبرستان جو حلب کے
بالقاع بل کے جس کے گہر میں مقبرہ کر لیا، جو تو پر واقع ہے اسے "مصر شکیل" بھی کہا جاتا ہے، یہ حسن بن الدین کی جانب منسوب ہے، وہ اس کا بھائی
تور الدین بن محمود بن زکی، کے جیسے امجدوں میں سے تھا، ۶۶۰ھ میں اس نے ایک جامع مسجد تعمیر کروائی جس میں بروز جمعہ خطبہ جاتا۔

اس سال علاء الدین محمد بن عین نے "ملک عادل" کی طرف اس وقت کا صمدیہ صاحب ہرج مصر میں شہر ذہن تھا، تو اس نے قاصد کے
ساتھ دمشق کے خطیب جمال الدین بن محمد بن عبد الملک الدہلی، اس کی طرف بھیجا، اور ان کی جگہ فتح موافق مہر بن یوسف بیت الاہار، خطیب، صاحب
خطیب مقبرہ ہوئے، دینا خیر انھوں نے ان کا کام سنبھالنے ہوئے "مزین" میں اقامت اختیار کی، یہاں تک کہ وہ واپس آئے اس وقت عادل
فوت ہو چکا تھا۔

اس سال موسم کے ختم تک یہ فوت ہوا۔ ان کے چچ کو ان کی جگہ نہ مقام بنا لیا۔ بعد میں وہ فوت ہو کر تو ان کی قبر نے کچھ شیعہ اور اہل سنت پر اس کے پاپ کے خلاف ردالین لانے سے قطعاً حاصل کر لیا۔ اس میں وہ مصلیٰ المدینہ میں خدیجی بن عمر بن ابی شریح سے "واس" کی وفات کے بعد اہل بیت اور اہل حق کے "علم" نے ایک مقررہ تاریخ میں اس کی عمر کی تصریح کے لئے اصرار کیا ہے کہ وہ اس واقعہ اور فقرہ فقہانہ سے بہت دقتاً اور جس دقت اپنی دقت کی مثال و شہادت میں جو اس کے پاس سے گزرتی تھیں سلام کرتے بعد میں وہی سال ایک صحبت میں گزرتا ہوا ہے "وہ کہ" کالی "خامس" کے بنائے اور وہ کرتے کہ حسب تھا اس نے اپنے بھائی "فہم" کو اس کے بارے میں کھانا اس کے دل و خاطر پر فائدہ کر لیا اور اس کے بیچ کو کھانسی۔ لافز کی گرفتاری سے سبیل مر رہا۔ جو اپنے پاپ کی قبر شریح سے دہنے میں گزرتا ہے ہوتا تھا۔

اس سال کے جب میں مدینہ میں شریح کو گواہوں اور اس کے ملاوہ دیگر فاضل و فاضلہ کی حاکمان عمان کر رہی تھی اس کے پاپ سے ختم ہونے تھا اس وقت یہ حالت تھی کہ ایک مصلیٰ شریح بھی اس کی طرف منتقل کرنے کی حرات نہ کر سکتا تھا یہ کہ وہ کوئی غیر طریقہ استعمال کرتا تو اللہ تعالیٰ "واس" کو اس کے بچے عطا فرمائے اور "فہم" نے جو کچھ اس پر اسے اچھا نہ رہا۔ "واس" نے یہ طریقہ پیش کیا کہ اس سے یہ برا کا بچہ میں اس کے لئے دے دوں گی اور انہوں نے ساتھ دے دے شہادت کی ضرورت کی جو ہے یہی اس کی عقلی اپنی بہ است اور دین کی اور حالات میں ہم معرفت کی وجہ سے تھی، چنانچہ یہاں پر دشمنوں کو غائبانہ اس کے خلاف اس کی حد سے کچھ امان پر پائی کہ وہ نہ دیکھا اور شریح سے بچا گیا اس کی وجہ سے وہ بیچو بیچ کر بھانسی گئے یہ ایک بات ہے جو شریح اور اہل بیت و اہل حق کو پسند آتی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے "ہے جب میری معرفت کئے، ہماری فراہمی کرتا ہے تو میں اس پر اپنے شعور و وسعہ کو بیاہوں گے میری معرفت نہیں دینی" اور یہ بات کی جگہ رہا مصلیٰ نہیں نہیں۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

قاضی شرف الدین۔ ابو طالب عبد اللہ بن زین العنقاء عبد الرحمن بن لعل بن محمد انجی نے اپنے والد ابی آپ مہمداہل کی طرف منسوب تھے، لیکن والد ابی کے نسب میں مشہور تھے، علامہ ابن ابی شیبہ نے ان کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو ہر وقت اور ہر حال میں صرف حق والوں کے مشاہدہ میں ہے پھر فرمایا۔

میں ہر نئے دلی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فکارت کر رہا ہوں، اس روز وہ تیرہ روزہ نمازیں پورا کر رہے تھے اور انہوں نے قے سے سواریوں کے بارے میں دانی کے حقیقی پوچھ اور میرا ہمارے اس سے گزرتا فرق سے بھی زیادہ شاق ہے کہ یہ فرق سے بڑھ کر کوئی اور وقت ہے؟ ملاقات سے زیادہ فکارت کتنی کوئی زمانہ ہے؟

علامہ ابن ابی العنقاء۔ بغداد کے قاضی القضاۃ عبد اللہ بن حسین بن عبد اللہ بن علی مدد سے کاسرغیہ، بغداد حلیہ میں فوت ہوئے۔ کئی افراد کے مدح و حرکت میں ہے، کسی کی مدت تقریباً ۱۳ سال ہے، آپ قبل ترقی سوائے اے اور مدبہ، فرائض، صیرات، ہر کتاب کی تفسیر سے واقف تھے۔

ابو الحسن نجم بن عبد اللہ حبشی۔ سوزانی محمد الدین بن علیہ مصر کا تمام اسے دارالافتاء کا "معلم" بھی کہا جاتا تھا، یہ طریقہ ہے جو نہ وہاں پاپ یہ فوت ہو گیا تو غیظہ کو اس کی وفات پر بہت مدد ہو، اس کے جائزے کا ان لوگوں کے حاضر ہونے کا ان تھا ان کی خوشی کے سامنے سو گیا، اجزاء کر کے مجبور اور دشمنوں اور فرقہ گاہ کے بڈلی تھے، غیظہ نے بڑے قوت و تاج کے بیچ اس کی نذر نہ جڑ نہ جانی اور اس کی طرف سے حادوں اور اسی طرح حسن شریح کے کاروبار میں یہ مصدق کر دیا اور اپنے تماموں کو گواہوں یا اہل حق کی طرف سے بچا کر طاعت عطا کیے۔

یہ سیدہؓ کی اہلی کو جو بڑی مہمانداری سے برائے آگاہ کیا۔

دونوں شہر سے نکلتے ہوئے ایک اور مقام کے محلہ کا بنیاد پڑا۔ یہ جگہ کی اور اسے قریب چار سو سال پہلے بنایا گیا تھا۔ یہاں پہلے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کا نام "کھنڈ" تھا۔ یہاں پہلے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کا نام "کھنڈ" تھا۔ یہاں پہلے ایک چھوٹا سا گاؤں تھا جس کا نام "کھنڈ" تھا۔

وہاں سے پلٹ کر انھوں نے سرحد کا رخ کیا اور جہاں ان کا جوہر یہ رہا ہم اسے چھ سو سال کے عرصہ میں ان شاندار تعلیمی یگان کریں گے اور
سائنس کی بنیاد میں بہت اہمیت دی۔ فیصل قرطبہ کو روٹی کی گیس سے بننے والے اسے ان کے آباؤ اجداد میں کاظم ”مطهر“ نے فریقہوں کے تقبیح کے بنائے
سے دیا تھا، کچھ مشورہ دینا والے کے طور کے بعد میں نے یہ کیا تھا، یہ کہ فریقہ کی وجہ سے اسے حاصل کر لینے قواسے پورے شاہ فریقہ کرنے کا ذریعہ
بنالینے، چنانچہ کچھ عرصہ سے اس نے فیصلہ کر کے فی کچھ خرواں کوئی تہوداں کے باہمی فریقہوں کے روت دن حملے کے خوف کے غٹ اور کٹنگے،
انجام دیا، ان زمانہ میں چھوٹے اور مشہور تر جوہر تھے، یہاں تک کہ کیا جاتا ہے: کہ تکل کا ایک کھنڈہ جس درجہ میں فریقہ انت ہوا، تاجے کا اصل نصف
درجہ میں ملوث چھپے اور مسجد اقصیٰ کی بنی گئی پڑنے کے جس قدر فضائی کے حضور اورداد کی نوٹنے گئے یہی ”مسلم“ کا ایک براہ کرم قہار و افروز بن
جوہر کے جوہر نے گندہ سوائے ظاہر کی جس کی کسی نے ان شاندار ”مسلم“ کی خدمت میں نہ کیا ہے۔

اس نے: یہ ایک شراب جانتی تھی اور عزم میں تھمتی اور وہ ان کی۔

اس سال فریگیوں نے جیلا شہر پر تسلط حاصل کر لیا اور وہاں کی رہائش گاہوں سے کھسک کر لوگوں کی زندگی سخت کی۔ ان کے عروسی کو قتل اور عورتوں پر زیادتی کی خبریں سنی گئیں۔ ان کی نصیحت اس کی، جامع مسجد کا منبر گھر والی کی چارہ چوڑائی اور کھیتوں کے سرترازم کی دعا دیے۔ انہوں نے جامع مسجد کو "گرجا منبر" رکھا۔

[illegible]

یہ انصاف حق کی سرکشی کی ایک اہم وقت ہے یہ جاننا ضروری ہے کہ اب اسے گھر کی دھڑ پیٹھ پر تھکا کر حق سے انصاف کے لئے کوشاں ہو تو یہ چار انصاف نہیں کر سکتا۔ اگرچہ اسے گھر سے باہر نکل کر اس کی سوت سے اس کا استقبال کیا، لیکن وہاں کے سال کے چند انصاف سال کے کئی عشر میں ہوتی شرف بن عیشیہ شاعر نے عبادتِ ادا کا ذکر کیا ہے بھی کہ جاتا ہے کہ وہ بھی جامع مسجد میں مختلف حق و "عظیم" کے سر کے پتے میں شایب اور شرف نے بھی جاتا کہ وہ اس میں مشغول ہو اس پر "انز عیشیہ" نے اس کی طرف یہ انصاف گھر پر بھیجے:

اے حبِ عظیم! آپ نے ایک چرعتِ گھڑی ہے جو ہمیشہ جلتی رہے گی، اس کے بعد ارشاد: آپ علیٰ نبی اجاب کریں گے۔

تقاضیوں کا احتساب اور مذاہم دینی و قلم خانہ دی گئے ہیں۔ یہ کہے، بے کاموں میں شہر ہوگی۔

”ہندوؤں کے چار نائب تھے، جن میں بدین بن شیر دہلی، سراج الدین کے امام، آپ حجاز پر بھی تھے (انہیں مقصد سے لکھ لیتے رہتے، اللہ کی کھڑک سے فرض کے وقت ملے، دھواں گھبراہٹ میں بھی آجاتا ہے، جنس بدین بن علی ابن الدلائل، ”آب الفوارس کے قریب“، ملازم الدین کی قبر کے چپے، ”کاسر“ دہلی دہلی میں بھیجے گئے تھے، کمال الدین مصری، ”مکمل بیت النور“ آپ حجاز میں نہرکال دہلی میں بھیجے جاتے، ”توقف“ نہیں، مصلیٰ شافعی، ”آب رتہ“، ”جبروان“

اس کے عوض اربعہ ہزار سو روپے کو لے لیا، کیونکہ اسے اپنے بھائی کاٹن کی فرنگیوں کے خلاف عدالت کرنے کی وجہ سے اس میں عافیت کی ایک ہائی کا مسوق میں ملا۔ اللہ تعالیٰ اس کی فرنگیوں پر رحمت کرے اس سال بغداد میں ہونے لگی تھیں۔ چھپاں کوئی دھت کوک کی آواز میں تھی تھیں، اور غریبی جانب میں اہل بیت اور مہتمم کے چہارہ کے قریب بٹھائی گئی جس سے اسے توڑ دیا، اس کے بعد اسے درست کیا گیا، بٹھائی زمین میں چھٹی لگی، اس سال حائل کا خراب جانب دمشق کے تیسرے دروازے میں پھونکا، اس کی مخالفت کے بعد نصب کیا گیا، لیکن بعض صراحتوں سے اس کے نصب کرنے میں اس کی مدد کی، جن میں "امیر ابن الدین" کی "شامل" میں ہیں، "شیخ موفق الدین بن عبد اللہ" نے نماز پڑھی۔

میری رائے یہ ہے کہ ۶۹۷ھ کے حرم میں یہ خراب اٹھایا گیا، اس کے عوض انیس باب الزیادہ میں غریبی خراب دیا گیا، میری رائے یہ ہے کہ خراب کے خراب کے چلے جو جامع کی غریبی جانب سے تھا، باب الزیادہ میں شرقی جانب آیت یہ خراب دیا گیا، یہ اس وقت کی بات ہے جب اس میں واقع دیوار کو ٹکڑے کیے گئے، میں ناظر الجامعہ شیخ الدین ابن ہرمل کے ہاتھوں اس کی تجدید کی گئی، اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب و عطا فرمائے جیسا کہ اس کا بیان اپنے مقام میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

اس سال شہر کے حاکم نے اپنے بھائی کو قتل کیا، جس کا "ملک اشرف بن عادل" مستحق طور پر بادشاہ بن گیا، اسی سال "امیر جماد الدین بن مغلطوب" نے "ملک اشرف" سے مخالفت کی، حالانکہ اس نے اسے باوجود قتل بھی اور اس کے بھائی کا قتل کی آیت اور مافیہ سے اس کی مخالفت کی، جب اس نے "کافرانہ" کی بیعت کی تو "اشرف" نے اسے قید کر لیا، یہاں تک کہ وہ دولت ختم اور عذاب کے ساتھ مر گیا، اس سال "کاشانی" نے دیوار میں قیام فرنگیوں کو سخت جنگ میں مبتلا کیا، ان کے ہزار ہزار مارے گئے، ان کے کھولے گئے اور اس میں سے لے لیا، وہاں وہ۔

اس سال "مقیم" نے "مستند" یا "مستند الدین" کو "مستقل" کی ولایت سے معزول کر دیا، عزیز غلیل کو اس کا والی بنوایا، اور جب حاجت کرام مکہ (اللہ تعالیٰ اسے شرف بخشے) کی طرف نکلتے تو مستند ان کا امیر بنے، تھا جس کی وجہ سے اسے بہت سزا ملی، وہاں گھیر کر اس نے مکہ کے قلعہ میں لوٹا، کرام کو اسے سزا دیا تھا، جبکہ اس سے پہلے وہ عراقی تھیں، ان کے امیر تھیں، مگر قتل کر دیے گئے، یہ غلطی نہ ہو کہ بہت زیادہ غصہ اور غصہ تھا، وہ بعد امیر حسین بن اہل عزیز تھا، وہ بن ہرمل سے پہلے وہ عراقی تھیں، ان کے امیر تھیں، مگر قتل کر دیے گئے، یہ غلطی نہ ہو کہ بہت زیادہ غصہ اور غصہ تھا، وہ بعد امیر مکہ کی اہمیت دیتے ہیں، اس کی وفات اس سال کے جنوری ۱۱۸۰ء میں ہوئی۔

اس بارے میں سامع نے جھگڑا کیا، جو تو اس کا سب سے بڑا پڑا تھا، وہ کہنے لگا کہ میرے علاوہ اس کا کوئی حاکم نہیں بن سکتا، جس سے فتنہ مٹا کر ہو گیا، اور حالات نے اس میں پٹا کیا تو اوقیس غلطی سے قتل ہو گیا تھا، چھٹی زیدی اشرف کے بڑے لوگوں میں سے تھا، یہ بڑا عادل و منصف اور انصاف کرنے والا شخص تھا، ساتھ ہی مکہ کے علماء میں اور مصر میں سے نامور تھے، بھی تھے، مگر اس نے اس کے کردار کے برعکس کیا، اور ظلم کرنے لگا، اور اسے موصوفی لگائے، یہی بارہا نہیں ہو سکتا، اللہ تعالیٰ نے اس کا بیڑا حسن اس پر نہ کر دیا، جس نے انھوں کو قتل ہوا، بخیر اس نے اپنے بچے لے لیے اور بھائی کو قتل کر دیا، یہی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی سزا کو بھی سزا نہیں دی، بلکہ اس سے بدتر۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ قتل ہو گیا تھا، جیسا کہ میرے ذکر کیا ہے، مگر وہ بڑا صالح تھا، اور بڑا صالح تھا، وہاں اور خلفاء سے نہیں ڈرتا تھا، اور اس نظر سے تھا کہ وہ سب سے زیادہ حکومت کا مستحق ہے، غیظ پانا تھا کہ وہ اس نے اس سے "جس" سے جو اس کا کرام اور عزت کرے، وہ جبکہ وہ اس بات سے اتفاق کرتا اور باز رہتا، اور اس سے روکا، وہ بھی کسی کے پاس نہیں رہتا، اور نہ کسی حلیہ و پوشا کے ساتھ اسے سزا دیتی کرتا، ایک دفعہ غیظ سے اس سے پارتے ہوئے خدا تعالیٰ اس سے جو عطا کرے گا، پاشا لکھ جیسا:

میرا شہر کا سچا ہے جس کی طرف سے میں ڈرنا نہیں، اسی کے درجہ سے میں ان لوگوں میں غریب فروخت کرنا ہوں، زمین کے بادشاہ اس کی پشت کو چھوئے لگے ہیں اور اس کی اندرونی جانب میں قلعہ رول کے لئے بھاڑ ہے، کیا میں اسے چھ کیے نیچے رکھوں، اس کے بعد چھوٹا دھڑلہ کر دیا تو میں کو قتل ہوں گا، اور میری مثال پر چھٹے میں مستعد کی گئی، اندر سے وہ چھٹتی ہے، لیکن وہ تمہارے پاس حاضر ہو جائے گی۔

اس کی عمر ستر سال ہوئی تھی، عطا الدین یا شہر نے ۶۹۸ھ میں اس کی وفات کا ذکر کیا ہے، وہ خدا علم۔

ہماری مدد کرے اس کے بعد دہلوی کو چلا گیا لیکن مجھے برا تعجب ہوا، میں نے یہ سنا ہے جاتے ہوئے اس کو جو کافرانوں کا کیا، دہلوی نے اسے لے کر مقبرہ تک پہنچا وہاں سے شراب فروش کے پاس لے گیا، کھولے پر دوسرے کئی شراب فروش نے اس سے کہا کہ اس کو یہ تو سر کرے تو دہلوی نے کہا: یہ تو مجھے معلوم ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں، اس کے بعد سواری کو اسطبل میں باندھ کر کھڑے ساتھ میں چلا گیا، پھر شراب کے بارے میں لوگوں سے پوچھنے لگا تو اس نے انھیں بھوکا ہوا، چنہ نہ پانی نہ کران کے ہاتھ پر اسلام لے آیا، آپ کے کئی احوال اور کلمات ہیں، آپ کے پاس جو بھی آتا تو اس کے لئے کھڑے نہ ہوتے اور فرماتے لوگ پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے، "الحمد" وہاں کے پاس آتا تو ان کے سامنے جھوٹا تانا تو آپ اسے فرماتے: "الحمد" فرماتے یہ نہ کہ یہاں سے جو کچھ آتا ہوگا، دیکھئے آپ اسے جو کچھ کہتے وہ اس پر کار بند رہتا، یہ سب جو آپ کے لئے ہو، اس طرح دہلی میں بچائی کے وقت تھا۔

آپ جو حالت سے حاصل شدہ مال بھی قبول فرماتے تھے لیکن ان میں سے کچھ کے لئے کچھ بھی ذخیرہ نہ کرتے، اور جب کبھی وقت بھوکا شدت اختیار کر لیتی تو ہمارے کے درخت کا پتہ لے کر گزرتے اور سڑکوں کو لگا کر لوہے سے لٹکا پانی پی لیتے، اور اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ اور انھیں مدد نہ ملنا نہ عطا فرمائے، ان کو زمین نے ڈر کر کہا ہے کہ آپ بعض سالوں میں ہوا میں اڑ کر گرج کرتے تھے، ایسا بہت سے درویشوں اور نیک بندوں کے لئے واقع ہو چکا ہے، مگر ہمارے انکار میں سے کسی کی طرف سے ایسی بات ہمیں نہیں پہنچی، سب سے پہلے جس شخص نے آپ کی اس حرکت کو ذکر کیا ہے وہ "صہیب" کہلاتا ہے، "حسن البصری" کے مریدوں میں سے ہے، اس کے بعد ہونے والے اعلیٰین نے ہم پر انہیں سے یہ بات پہنچی ہے، جب اس سال امداد و الح کے جو کارکن ہوا، شیخ عبد اللہ جو یمنی تھے، نماز اور فجر اور جو علیک کی جامع مسجد میں ادا کیا، اس دن آپ جب نماز سے پہلے غسل خانہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ تھوڑے دیر سے تھے، جب آپ نماز سے واپس لوٹے تو شیخ ناؤد جو مؤذن تھے سے فرمایا یہ مردوں کو غسل دیا کرتے تھے، ان کو اتم غسل دینے سے، پھر شیخ اپنی خانقاہ کی طرف چڑھ گئے، اس وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے، اور اپنے ساتھیوں اور مریدوں کو نصیحت کرتے رہے، یہودیوں نے آپ کے ساتھ معمولی سی تنگی بھی کی تھی ان کے لئے دعا کرتے رہے۔

پھر جب صبح کا وقت داخل ہوا تو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، اس کے بعد علیک لگا کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگے، صبح آپ کے ہاتھ میں قمی، پھر آپ فوت ہو گئے، آپ اسی حالت میں بیٹھے، ہے گئے نہیں، پھر نہ صبح آپ کے ہاتھ سے چھوٹی، جب علیک کے حکام "حکیم" "حکیم احمد" کو یہ خبر پہنچی، وہ فوراً آپ کو کسی حالت میں دیکھا اور کہنے لگا: اگر ہمیں ہر ایک عمارت، عمارتیں اور لوگ اسی حالت میں ان کی زیارت کریں تو ایک لاشی، کچھ نہ مانے، کہا گیا کہ یہ منت کا طریقہ نہیں ہے، خود وہ ایک جانب ہو گیا، آپ کو کفن دیا گیا اور نماز پڑھا، پڑھی گئی، آپ کو اسی ہوا میں سے درخت کے نیچے دفن کیا گیا، جس کے نیچے چھ آپ ذکر کیا تھا، نہ تھے، اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کرے، اور ان کی قبر کو سنور کرے، آپ کی وفات بروز بدھ ہوئی، مگر اسی سال سے حجاز و نجد میں اللہ تعالیٰ آپ کو عزت دے۔

شیخ محمد قزحی جو آپ کے جملہ تلامذہ اور شاگردوں میں سے ہیں، پھر جس کی ذمہ داری تھی وہ علیک میں ان کے مشائخ کا دربار تھا۔ ابو عبد اللہ "سکین بن محمد بن ابی بکر"۔ "ابن ابی بکر" کے نام سے معروف تھے، "ابو قزح" فاضل تھے، "ہرالد بن ابی بکر" "سومل" کے اہل کی کتابت افلاک، کے اہل مرقہ ہوئے، آپ کے شمار میں سے وہ یہ قمر ہیں۔

میری جان اس ذات پر قربان، جس کے بارے میں نے غور و فکر کیا، جب کے سندھ میں غری ہو گیا، وہ مدت کو صبح پر صبح کو چلا، پروردگار کو شرف و کرامت، جو شرف کو خیال پروردگار کو پہنچے پر ظاہر کرتا ہے۔

آغاز ۶۱۸ھ

اس سال تاراج میں نے کلاوا، جہان مارا، نکل بھر پر لار کچھ جیسے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا، وہاں کے باشندوں کو قتل کیا، جو کچھ وہاں قتل ہوئے، انھیں کو قیدی بنالیا، جو مرنے پر مرنے بعد لو کے قریب پہنچ گئے جس کے باعث غلیظ فوفروں ہو گیا، اس نے بعد از مسموم کیا اور فوفروں سے کام لیا، لوگوں نے

لہذا اس اور اس میں "قوت باذن" پڑنے کا احترام کیا پھر انہوں نے قہاقی سے جنگ کر کے انہیں شکست دی، اسی طرح وہاں کا حال ہوا جس پر کابو پڑا اسے اس وقت اپنے ہمراہوں نے ان سے جنگ کی مان کے چوں ہوا اور اس کو قیدی بنایا، اسی سال "معظم" اپنے بھائی "اشرف" سے پاس اپنے بھائی "کامل" پر شفقت چاہنے کے لئے کیا، اس کے دل میں اس کے لئے "حق" تھا جس کو اس نے قسم کر دیا، وہاں وہاں دیکھ کر اس طرف ان فرنگیوں کے خلاف "کامل" کی ہرگز نہ چلے گئے، انہوں نے "دیبا" کی سرحدوں کو لے لیا تو وہاں ۱۱۳۷ھ سے اپنی حکومت "مختار" کر رہے تھے۔

اس نے کسی وقت انہیں بیت المقدس اور بلاد وصال کے چھتے علاقے "مناجم" میں لے جاکے تھے، "دیبا" کے چھوڑنے کے بدلے اپنے کی پادشاهی کی مٹی جس سے وہ ہندو رہے اور یہاں انہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہندو فرمایا کہ ان کا سامنا ہندو جنگ پڑ گیا، ان کے پاس کشتیاں تھیں جن میں سامان خوراک تھا تو بحر حق میں نے انہیں اپنے قہر میں لے لیا اور "دیبا" کی زمینوں کی طرف ہر جانب سے پانی کھول دیا تو اس حالت میں انہیں اپنے پار سے پانی فیصلہ کرنے کی نہ ہو سکی، دوسرے طرف سے مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر کے ان کا جنگ جہاز میں گمراہ کر لیا تو وہاں مسلمانوں نے پانی کو ان کے پیشروان کے پاس آئے اس وقت اس کے پاس اس کے دونوں بھائی "معظم" کی ہمدردی اترتی تھی، وہ جہازوں کے سامنے آئے تھے یہ اجتماع کا ان تمام صلہ کی ہوئی تھی جس کا "کامل" خود لافہ تعالیٰ کی کے چہرے کو دیکھ کر کہے کہ اے اللہ دیکھا تو فرنگیوں کے ہوشیاروں کی تہمتوں میں اس نے سامنے دست بستہ کھڑی تھی اس نے بہت بڑا ہتھیار چھڑا جس پر مونی کا ٹوکہ دیا، سب بیٹھے اس وقت "نارنگ" "شاعر" اور یہ شعر کہے

مہارہائی کی بات ہے کہ "معد" نے ہمیشہ آہام دیا ہے اور رحمن تعالیٰ نے خدا کے ساتھ دعوہ چھڑا دیا ہے، اور العالین نے حق تکمیل انعام ہر بیوی کی عزت سے لڑا ہے، اے اے اے کا چہرہ تر شروٹی کے بعد کھل اٹھا، اور شرک کا چہرہ عکس سے سیاہ ہو گیا ہے، جب بڑے ہندو نے اپنی سرکش پادشاهی کے ساتھ سرکشی کی، مگر کشتیوں کو کھار گویا، یہاں اس (یعنی کامل) نے اس دین کی دے کے واسطے ایسے قلعے کو کھار کیا، جس کا ارادہ سیف مسلح کی طرح ہے، ان سے صرف ہلاک ہونے والے، خاک آلود مسلمانوں نے نجات پائی، یہاں اس کے قصوں نے کھینچ کر ان میں متید دیکھے، کائنات کی زبان سے شرق و مغرب میں بلند ہو کر مرنے کی کرہی علیہ السلام کے پرستار، یعنی علیہ السلام اور ان کی جماعت اور حضرت ولی علیہ السلام تمام کے تمام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہیں۔

شیخ ابو شامہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس نے یہ شعر کہتے وقت "معظم" یعنی اشرف موسیٰ نور کامل محمد کی طرف اشارہ کیا، اور یہ سن اتفاق کی بات تھی، یہ اس سال کے جب کہ ۱۱۹۸ء میں کابل کا وہ فرنگی حکمران دیکھ کر علاقوں کی طرف لوٹ گئے، اور "معظم" کی طرف "اشرف" اور "کامل" نے اپنے بھائی "معظم" سے صلہ کر لی۔

اسی سال "مکہ معظمہ" نے "عقل کا مدد قضا" "کمال الدین معری" کے سپرد کیا جو اس سے لقمہ بیت المال کے دیکھتے تھے، بڑے فاضل و چمن فاضل تھے، "مادہ" میں لکھتا ہے کہ فرغت کے بعد متادہات کے لئے جیتے تھے، وہاں ہر سال ان کے پاس تمام مراکز کو گواہ حاضر ہوتے، حتیٰ کہ لوگوں کے لئے ایک سی گھڑی میں ان کی درخواستوں کا اندراج آسان ہو جاتا تھا، تعالیٰ اسے جزائے خیر دے!

اس سال فوت ہونے والے امور حضرات

یا قوت کا تب موسلی "امین الدین" بڑا "طریقہ ایام العباب" سے مشہور تھے، علامہ ابن اثیر فرماتے ہیں، ان کا زمانہ میں انہم جہ کوئی زمانہ ان کے بڑے فاضل ہیں، تمام لوگ ان کی تعریف پر متفق ہیں، بہت اچھے آدمی تھے، ان کے ہاں "عجب الدین" واسطی" نے ایک قصیدہ کہا ہے جس میں ان کی تعریف کی ہے۔

یا ایک جامع شخصیت ہے جو علوم کو سمجھنے والی ہے، اور یہ وہ تو فاضل کی ماں اپنے بیٹے کو گم پائی، اور اب اس صاحب قلم شخص ہے کہ جس کے فتوح سے ہی غیر غور و خیر، انہیں فاضل ہو کر اس کے سامنے برسرِ گن ہوئی ہیں، جب اس کے عقیدہ دانت و جہر میں کسی ہشت ہیں تو نیز سے اور انہیں شرمندہ ہو جاتی ہیں، اور کمال اور کتب اپنے آپ کی طرح ان ہلال ہے، جو کام مستحبات ہیں اس پر غور نہیں کرتا، مگر چند ہتھ ہے جس کو تو فضیلت

ابو طالب یحییٰ بن علی..... پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا والد کرنے والے ہیں جو بزرگ اور مالدار اور خوش صورت پر ہوا لے تھے، بعض اوقات حداد کے متعلق تھے، بعض خشک دکانوں پر آپ نے سنا ہے یہ ہیں۔

تیسرا واقعہ کے چار گنا خانہ دار مسجد کا اپنی برتن سے قتل کرنا، اسی طرح چنان کو برباد، پشتہ پر لے جانا، شہر قحط کے اس بیٹے سے لیا، آسان کام ہے۔ یہ حدیث علیہ السلام پر جو کسی دوسرے کا بابت خلاف ابو طالب یحییٰ بن علی نے ہیں۔

چہ انسان کی عمر کے پچاس سال مگر چالیس گنا دکان کی طرف مالک نہ ہو، حدیث رسولی کے حساب اس کے اس بیٹے کو کہتے ہیں کہ نے ہم سے ملک لیا ہے لہذا تو ہمیشہ اس پر قائم رہنا جب سلطان اسلام کے وقت اس کے چہرے کی چمک دیکھتے ہیں کہ ہے میں اس شخص پر قرآن جو ناکام ہونے والا ہے۔

انکا کان سے کچھ مال کا مطالبہ ہوا، جو آپ سے زمین پر انکو آپ نے "لہذا عمری" استعمال کر لی، چہ چہ ایسی دن آپ کی وفات ہوئی اور "وہ نہ ہمیشہ رہنے کیے گئے۔"

قلب اللہ میں عادل..... ہے "قوم معہ عدالت اپنی مائیں کا ہیں قتل کیا کہا اس سال کہ میں حلیہ کے ماہیت ہوئے۔"

شیخ نصر بن ابی الطریق^(۱)..... جو دن البصری کے دم سے مشہور ہیں، کوئی عرب نہ کے چہ کسی کہیں ستر نہیں کیا، اور مسرت نہیں کہیں کی طرف لے گئی، اسی سال وفات ہوئے، آپ نے مشرق کی ایک سعادت سے حدیث کا سراج کیا، اس سال مدینہ منورہ میں ایک شخص میرا صاحب میرا لکریہ بن محمد بن علی "بھائی" کو "تاج" کے بھائی نے وفات پائی، آپ نے یہ قریب کا نظروں کو کائنات میں بڑے بصیرت افروز تھے، وہ دفعہ شخص ہیں، جنہوں نے دوسری سچو "شیخ علم الدین بھائی" کے ہاتھ سے پڑھ لیا۔

آغاز ۶۲۰ھ

اس سال "اشرف مسکنین عادل" نے اپنے بھائی کا مالک مصر کے پاس سے اہل بیت آیا، جو اس سے اس کا بھائی "عظیم" کا وہ بھائی کران، انہوں نے اس کے خلاف ایک دوسرے کی دکان سے عدالت اس نے مدینہ میں دوسری عدالت کے آخری پہرہ اس سے علی چار، جس کا اس کے بھائی کو علم نہیں تھا، وہ اپنے ملک چلا گیا، وہ اپنے بھائی "شہاب قازی" کو وہاں لایا، جس سے "عظیم" کا وہ بھائی تھا، انہوں نے اس کے سر کو قوی کر دیا تھا، "عظیم" سے روٹی کے بارگاہ نے عدالت کی، انہوں نے اس کے لئے اشرف کی عدالت بھی کر دیکھی، جس پر "اشرف" نے اسے مراعات کا حکم لکھا، جس سے قوی نہیں کیا، انہوں سے ایک کے لئے فریضہ کا حکم کر لیا، اسی سال انہیں ملک مسعود، کم مکران کا مالک بن کر سے کہ مصر کی طرف گیا، جہاں اس سے "مسکن اللہ" نے دکانی کو کہیں سفارہ مردہ کے درمیان جنگ کی اور انہیں نے اسے شکست دی اور دھک دیا، جو وہ دکان کے ہاتھ کے مسئلہ کی بادشاہت میں، ہاتھ لگا کر دکان کی تخت تخت سورہ پیش کرتے ہیں، اس کے ہاتھ، چہ اور بھائی کا قاتل "مسکن بن اللہ" ان کا بھائی اور مدینہ میں نہ پیش ہو گیا۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

شیخ الاسلام موفق اللہ بن عبد اللہ بن احمد^(۲)..... ابن محمد بن قدامہ مفتی شیخ الاسلام "الحنفی فی اللہ" کے مستفید ابو محمد مدنی

(۱) التاج المکمل ۲۲۹، دول الاسلام ۱۹۳، قبل الروضین ۱۳۳، مجموعہ طرہ ۲۲۹، ۲۳۰

(۲) التاج المکمل ۲۳۱، ۲۳۲، دول الاسلام ۲۹۳، فتاویٰ القلوب ۸۸، ۹۶، ۱۰۸

امام عالم امام اہل اہل ان کے زمانے میں ہر زمان کے زمانے سے ایک عرصہ پہلے تک ان سے بڑھ کر قبہ شخص کوئی نہیں تھا۔ بعد ازاں میں ۵۵۱ھ کے عثمان میں پیدا ہوئے ۵۵۱ھ میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مدینہ آئے۔ وہاں قرآن مجید پڑھا اور بعد بے شرفیہ کا کئی دنوں سے سزا کیا۔ دو دفعہ اہل کاسطریا، ۵۶۱ھ میں اپنے چچا حافظ محمد بن علی کے ساتھ اردو سرحد ۵۶۴ھ میں آئے۔ ۵۶۴ھ میں راجہ کا ہندوئی میں مذہب امام کھ کے مطابق تخت پر بیٹھیں جس میں ماجور کے ہوتی دو، مناظر سے کہے کی فنون میں مہارت حاصل کی۔ جس کے ساتھ ساتھ مذہب و مہارت ہوتی تو جامع سیر، اخلاق، حکامات، حیاتیات، فنی، مذکورہ اکثر حکامات، نماز و روزے، قیام، ایچا، طریقہ اور سلفہ صالحین کی اعتبار بھی مدفعات بھی تھیں، آپ کے کئی اہل و عیال ہر مختلف تھے۔

امام ثانی، مراد اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت ماما مولانا و بیچوں کو پھر سے علم میں کوئی اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں، آپ اہل و عیال کے ساتھ مدینہ میں تھے تو ان کی اہمیت کروئے۔ جب شاہی دقات ہو گئی تو آپ اس مہر سے پرستش ہو گئے مگر آپ غائب ہوئے تو ابو سلیمان ابن حافظ محمد الرحمن بن حافظ عبداللہ بن علی آپ کی جانب سے تفریع حائے، مغرب و عشاء کے درمیان آپ اپنے خراب کے قریب داخل چھارے، جب عشاء پڑھ لیتے تو اپنے گھر میں جاتے۔ جو آپ اب الی الی، اسی الریاض میں واقع ہے، جو فقرہ سمجھ آتے انہیں بھی اپنے ساتھ لے لیتے جو آپ کے ساتھ کھانا کھاتے۔ آپ کا اصلی گھر اس کی کہ جس کو تو کسی رات عشاء کے بعد پہاڑ کی طرف چلے جاتے، ان کا قیام اس رات کسی شخص نے آپ کا کام لیا۔ ایک دن اس میں ایک کھانہ تھا جس میں ایتھی، شیخ نے اس سے کہا: کھانہ لے لو، ماما اب اس جینک دو، وہ شخص سمجھا شاید یہ کئی غریب کرنے کی چیز ہے چہ لہذا وہ اس نے لے لیا اور بعد پچھلے، یاد ان کی جو بہت ہی تیز ذہانت پر دلالت کرتی ہے اس طرح آپ نے فری سے اس سے کام لے لیا۔

آپ کی کئی ایک مشہور تصانیف ہیں، جن میں سے "المعنی فی شرح مختصر الفرقی دس جلدوں میں"، "الطی" دو جلدوں میں اور "الصحیح" حفظ کے لئے ہے، "الارضی" موصول لفظ "لہذا اس کے علاوہ دیگر تصانیف تھیں۔

آپ کی ولادت اس سال کے علی الفطر سے روز ہوئی، اس وقت آپ کی عمر اسی سال قمری ملانہ یہ فتح کا دن تھا آپ کے جنازے میں کئی لوگ حاضر ہوئے اور اپنی مشہور قبر میں دفن کئے گئے، آپ کے بارے میں بہت سے اچھے خواب دیکھے گئے اور مسلمانوں نے آپ کی ذکر و توصیف دونوں ادا کی، جب آپ زندہ تھے تو ان کی وفات ہو گئی اس میں سے صرف آپ کے بیٹے بیٹی نے دو بیٹے پھوڑے، اور دو بیٹی فوت ہو گئے، ان میں آپ کی نسل ختم ہو گئی۔

مظہر سیاحانہ الذریعہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ سقانی الدیوب کے خط سے نقل کیا ہے:

اس شخص کے زمانے پرست پندہ جس کے گھر تک پہنچنا تھے، روکنا کہ جو کہتا ہے کہ مجھے اس سے بکھو دست ہے اگر میں نے اس کا پتہ نہ لگاؤ تو وہ اسے روک دے گا، اسے چھوڑ دے اور اس کے پروردگار کا قصد نہ یہ انہیں چاہی ہو جائیں گی اور اگر کما لک نہ پائندہ کر رہے گا۔

شیخ سقانی الدیوب نے اپنے بارے میں یہ اشعار جاریہ اللہ تعالیٰ ان سے راوی ہو کیا ہوں کی سفیدی کے بعد بھی میں قہر کے ساتھ ان کو گھر میں رہوں گا، اگر ایسا میں نے کیا تو بے خوف ہوں گا، مجھے مزاجاً غیر مذکورہ کہتا ہے کہ میں بہت ہوں دو گئے سوت کی خورہ، اسے دے دیا کہتا ہے، میری عمر روزانہ بھٹی جا رہی ہے، اگر کیا ہوئی بھٹی کا بل روزہ نہ ہو سکتی ہے، گویا میں دیکھتا ہوں مرا جسم سخت پر ہے، کچھ لوگ نہ سوتی ہیں تو کچھ روزہ سے قلیل بھی ہے، جب میں سے میرے مشفق پر مجھ سے تامل ہے کہ وہ جلد دیکر چلے گئے ہیں اور ان کے آنسوؤں سے گرتے ہیں، انہوں نے مجھے ذہن کے کھلم کڑے میں پیمبر بنا دیا، اور بعد میں دیکھ کر کرام سے بہت دکھائی گئی، کامل میرا دست بھی کچھ پرستی والے کا ہوا، جو کچھ میرا ہر سال میں نے بھی مجھے غم کے حوالے کر دیا، تو اسے میرے پروردگار کی رحمت کے درمیرے سوتی ہیں جیسے میں نے کچھ جادو کیا، آپ کے ہاتھ لڑنے میں ان کی خدمت کی کتابوں، مجھے اس بہت سے کوئی تکلیف نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف جاسے، وہاں ہوں اور میرے سائل حوال میں کوئی ایسا نیک

۶۴۱۵۸

اسی سال پہلے دو دوستوں کے علاوہ چنگیز خان کی طرف سے ایک دستہ بھی پہنچا، وہ تو خود بھی تباہ ہو چکا تھا۔ وہیں کے پاس میں لوگوں کی تلاش کرتا رہا۔ کرونا، پھر انہوں نے "ساوا" کو مار کر کیا وہاں سے "قم" اور "کاسان" پہنچے۔ ان دونوں علاقوں کو صرف اس سرحد پر دو کوب کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے ان کے ساتھ جو بیابانے کر ڈر کر پاگل ویدھا سلوک کیا، پھر یہ "ہمنہ ان" کیلئے وہاں بھی لوگوں کی تلاش کی اور قیدی بنایا۔ اس کے بعد وہ خود روس کی قیدی بنی جانہ۔ تو وہاں جان گئے۔ انہیں شکست دی اور ان کے بہت سے لوگ قتل کر دیے۔ یہ لوگ وہاں سے "تھیرا" بھاگ گئے، پیچھے پیچھے دو کوب کی بات کرتے، وہاں انہوں نے "انکی بھلوان" کی طرف ملک کو ترک کر دیا۔ چاہے "تھیرا" کو "خوارزمیہ" کو تھام لے، پھر وہاں سے "تھیرا" کی انہی جیسے دوستوں کی مدد سے ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر کے ان کے سر ہاں کو بہت سے نکال کر اور وہاں کے ساتھ وہاں کو کرنا، اساد گاہ پر دستہ کشن بن کر چلے گئے۔ انہوں نے بھلوان کے ساتھ ہن سے دو گنا کر دیئے، لیکن اساتہ قلعہ نے ان سے دو گنا گھنٹی کی اور اس پر بڑی سیلہ کر دی۔ "اساتہ" کا نام یہ انہوں نے۔

اس سال "غیاث الدین" نے خود روزنامہ شفا" سے لاؤڈار میں پروفیسر محاسن کرلی، اس کے ساتھ میں گئے پاس اسٹیشن، وہ ان کی خدمت میں تھے۔ اسی سال "ملک اشرف" نے اپنے بھائی "شہاب الدین نازکی" سے شہر غلاؤ واپس کے لیے اس نے یہ شہر آرمینیا و میٹا لینا، چائی اور نیل اور کے شہروں کے ساتھ پور کیا تھا، اور اپنے بعد اسے علی حد بنایا تھا، لیکن جب "عظیم" نے غلاؤ کو اس کی مخالفت کی پہلی بیان کی، اور اس کے سامنے کو منتشر کیا تو "اشرف" نے جا کر اس کا "غلاؤ" میں محاصرہ کر لیا، اور پھر شہر اس کے پیروں کو اس کا یعنی "قازانی" قتلہ بند ہو گیا، پھر جب رات ہوئی تو وہ اپنے بھائی کے پاس آیا اور اس سے "حضرت کرے لکھ" "اشرف" نے اس کا ہڈ بول کر آیا اور کوئی مراد نہیں دی، بلکہ اسے یہاں تو رہنے پر ہی برقرار تھا، اسام کرلی اور "عظیم" دونوں شہاب نازکی کے ساتھ اشرف کی مخالفت پر متفق تھے۔

میں کے بعد "کافل" نے "معلم" کی طرف ڈانٹ سے ایک خط لکھا کہ اگر میں نے "اشرف" کے خلاف کسی کی مدد کی تو "کافل" اسے گرفتار کر کے اس کے علاقے جیلوں میں لے گا۔ اور جو حمل کا حاکم "جبرائیل" کو "اشرف" کے ساتھ توہانہ دلائل میں اس کی طرف سوار ہو کر پہنچے گا اور اس کی فوج کی کسی کے خلاف اس کا خاصہ سرور کرایا، کیونکہ میں نے اپنی فوجوں کو "اشرف" کی طرف بھیجا تھا جبکہ "اشرف" نے "خلافا" میں پہنچنے والا تھا اور بعد میں جب یہ تمام امور مشتبہ ہو گئے جیسا کہ ہم نے بیان کیا تو حاکم ارسل کو یہی ندامت ہوئی، اس طرح "معلم" کو مدبھتی میں۔

اسی سال ”عظیم“ نے اپنے بچے ”ناصر کاؤ“ کو کھارل نو اشرف کی مخالفت میں تحریک دینے کے لئے روانہ کیا اور شہرِ سیالکوٹ میں ایک ”مصلیٰ“ کو بننے ”اہل حق“ کہا جاتا تھا۔ ”جمال الدین خوارزم شاہ“ کی طرف سے جو اس نے اس سال دو ہجرتوں پر قبضہ کرنا تھا وہاں ”جمال الدین“ ہو گیا تھا کہ ”جمال الدین“ ”عظیم“ کے ساتھ ”اشرف“ کی مخالفت پر متفق ہو جائے تو جمال الدین نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ ”سیال“ کو مفت مسعود انیس ”شاہدین“ دیا مصر میں اپنے باپ ”کال“ کے پاس آیا اس کے پاس بہت سے فوجی اور یہ تھے ان میں سے دو ہزار تیس ہزار مشہور باجی، عہدار اور کئی کئی ملک، جزیرہ و غیرہ اس کا باپ ”کال“ اس کی ملاقات کے لئے نکلا اور انیس ”کال“ کو اپنے ”عظیم“ کے ساتھ سے شام بھیجے گا تھا اسی سال مصر میں ”دارالحدیث کالج“ کی تعمیر مکمل ہوئی، جس کی ”حقیقت“ ”المرآۃ الوطنیہ“ میں اس وقت لکھی گئی تھی ”سیال“ نے اس سے دارالحدیث بہت سے فوجی دے گئے تھے ان میں سے فائدہ اٹھایا جب حاصل تھا۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

احمد بن محمد... ان علی قادی رہے مصلیٰ۔ "سچ تو یہی الجوزی" کے تکرار کرنے والے کے والد یہ "جاسم" شیخ الفریق ابن الجوزی کی مجلس میں پابندی سے حاضر ہونے والی بی بی عزت کرتے تھے کیونکہ وہ ان سے محبوب تھیں بنتے تھے اور فرما رہے تھے کہ ان سے خوش ملی ہیں ایک مرتبہ شیخ نے ان سے کہا: "یار قریض! تم کو تو انہوں نے زندہ بے داس کے بعد وہ حاضر فرما رہے ہیں! اے تکرار کرتے تو ایک اور شیخ نے ان سے فرمایا:

"جلال الدین" نے اسکان سے پھر لیا، یہ بہت بڑی قحطی تھی، لیس لاکھ تھائی بی کا احسان ہے۔

اسی سال وہ عکا کی طرف "فک اشرف" کے نائب سے چھینے کے لئے گیا، لیکن اسکان کی فرستہ قتل کی وہاں گئے، شہر نے اس سے سخت جنگ کی، سو وہاں سے اسے اپنے نائب کی "کردی" میں قربانی کی طرف لے گیا، وہاں سے وہاں آئے، اسی طرح انہیں حمزہ کو اس کی طرف آکر وہاں سال "فک اشرف" نے اپنے بھائی "معظم" سے صلہ کر لی اور مدینہ کی طرف روانہ ہوا، "معظم" نے اس کے خلاف "جبال الدین" کی مدد کی، "اشرف" کے ساتھ اس کا بھائی "کمال" اور ان کے مصل بدو لہ بن لکھو تھے، پھر ان کے اپنے بھائی "معظم" کو اپنے اچھے مقبوضہ کر کے لے کر نکل کر رہے۔

اسی سال "عز بن مطاہ" اور "نمر بن" کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوئی اور ان کے درمیان کئی قتلے ہوئے، اسی سال "فک جلال الدین" نے ترکمانوں کے ساتھ سخت جنگ کی، یہ مسلمانوں کے سامنے لڑتے تھے، وہاں سال "عز بن مطاہ" نے شیخ جمال الدین بن الجوزی "بھاد" سے انہیں کے ساتھ مدینہ میں "فک معظم" کے پاس آئے، ان کے پاس تھا "فک معظم" سے ترک مداخلت تھا، "فک معظم" کی طرف سے "فک جلال" کی اولاد کے لئے تھیں، اور ان مصلوں کے پاس خود کا مضمون "جلال الدین بن خواجہ مرہشا" سے ترک مداخلت تھا، "فک معظم" نے جو مورس کا "دہ عظیم" سے جنگ اور لڑا، دینے کا یہ تھا کہ اس نے اس بات کو سراہا، "قاسمی" نے دین بن الجوزی "فک کمال" کے پاس روانہ ہوئے جو دیار مصر میں تھا، یہ ان کی شام مصر کی طرف پہلی آمد تھی، بارشاہوں سے انکس کافی تھانک و تحانات حاصل ہوئے، ان میں سے ایک ملک "مطل" میں بہت بہشتین دو سو ست فیروز تھے۔

اسی سال وہاں کوہ میں "فک معظم" نے قتل کر دیا، "فک معظم" کے سرکاری حکم سے یہ قتلہ کی کہ تو میں نے کے لئے مقرر ہوئے، اور پہلے ان کے پاس قاسمی اور ان کے مصلوں سے حاضر ہوئے۔

ضیاء خاں ^(۱) کی وفات اور اس کے بیٹے المستشر کی خلافت ... خلیفہ کی وفات کا حادثہ ان سال کی ۳۱۲ھ میں ہوا، جو شہر کے وقت چش آب، ہجری ۱۲۵۰ھ سے لوگوں کو اس کی وفات کا طعنا کے بعد ہوا، اس روز خطباء نے حسب معمول منبروں پر اس کے لئے وہ نہیں کہیں، اس کی موت خلافت ۱۲۵۰ھ میں تھی اور اس کی عمر ۵۵ سال، یہ کی عیسیٰ ملک سب سے زیادہ بہر سیرت و کردار و افعال انسان سب سے زیادہ وچے والا اور با انصورت اور فخری حکمران تھا، اگر اس کی موت خلافت طویل ہوتی تو امت کی بہت زیادہ اصلاح اس کے ہاتھوں ہوتی، لیکن عین قتالی نے اسے قریب کرنا پسند کیا تھا، اس نے بھی نہ پسند کیا، جو کچھ اس کے پاس تھا اسے بہت قیادہ اسکان اور دمشق سے دیا، اور ہمہ ذکر کر چکے ہیں کہ جو اس نے اپنی خلافت کے آخر میں اسامی قومیت کے پھرنے سے پہلے لکھا، اس نے انکس ساتھ کر کے لوگوں سے خراج میں تخفیف کرنے اور عاجزوں سے قرضوں کی ادائیگی میں، حکام اور قراء سے اسکان کرنے اور دینتوں میں، انھوں کو مقرر کرنے کے کام شروع کئے تھے، اس نے اپنے والدین اور حجت کو جو فائدہ انھوں کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"جان رکھو، ہوا و میل رہا اور ہم ہٹ کر نہ داخل اور ہم چٹا چٹا، بلکہ یہ اس نے ہے کہ قصیبی زمانہ کی کہوں کہ ہم کو نہ کہتا، اس سے جس کی باتیں ہم نے معاف کی ہیں کہ تم لوگوں نے جو شہروں میں قرانی دعا کی کہ گویا کہ اور حیرت قدرت جان کی اور کھلے، عجم کا اظہار پوشیدہ حق کی صورت میں، یہ ایک بہلی چلائی چال تھی، باغراض کو یہ نہ ہوا کہ نہ اسے نہ مکمل ناک کی اور مصلحت تھی، جس کا موقع نہ تھا، شرعاً اور فطرتاً کی شہروں کے بچوں اور چلوں سے یہ لڑا، قلعہ القلا سے ایک مصلی پر کھجا اور انھوں کے معتمد اور اہل سنت، فقیہ ہو، جو ہم اس کی حالت کو اپنی خواہشات کے تابع بنا دیں گے، اور اس کے حق کو اپنے باطل سے آہستہ کرنا چاہتے ہو، ان کے وہاں باتوں لے کر ان کے کہیں کے دشمن ہو، اور تمہاری مخالفت کرے گا، اور

تم اس کے مخالف ہو۔ اور اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے خوف کو اس سے، فقر کو مالدار سے اور باطل کو حق سے بدل دیا ہے اور
 جسیں ایسا بد مشاور پایا ہے جو غفلتوں سے اور گزر کرتا اور صرف اسرار کرنے والے کا سوا کچھ کرتا اور اگر باطنی راہ پر مانی کرنے والے
 سے انتقام لیتا ہے، جسیں عدل و انصاف کا حکم دیتا اور تم سے بھی اسی کا خواہاں ہے اپنی فرمانبرداری کی جسیں ترغیب و تاج و علم
 سے جسیں روکتا، جسے وہ خود بھی پسند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی توجہ سے جسیں روکتا ہے، اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا
 ہے اور اس کی اطاعت پر جسیں ابھارتا ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ عقائد کے رستوں پر چلے نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی
 مخلوق کا جن بنایا تو بہتر ہو گا کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ والسلام۔“

اس نے گھر میں مہرزادہ کاغذ کے ٹکڑے سے اپنے پیچھے لوگوں کی پروا داری اور ان کی عزتوں کی حفاظت کی خاطر نہیں سکھایا اس نے اولاد میں سے
 اور بڑے کا درجہ کیا اس کا ہڈیوں میں اس کا سب سے بڑا بیٹا "ابن جعفر منصور" تھا جس کے لئے اس کے بعد بیعت لی گئی تھی "مستصر باللہ" کا
 لقب دیا، "ابن جعفر بن منصور" نے حمل دیا بعد ازاں علاؤ الدین قہرستان میں دفن کیا گیا اس کے بعد "ارمق" کے قہرستان میں منتقل کر دیا گیا۔

المستصر باللہ عباسی کی خلافت..... امیر المومنین ابو جعفر منصور بن محمد بن عبد اللہ صمد ۹۲۳ھ اس سال کی ۱۳ ربیع الثانی بروز جمعہ
 دن اس کا پاپ فوت ہوا اس کے لئے خلافت کی بیعت لی گئی، انہوں نے اس کے لئے بیعت کا کیا تو قیام مل وقت میں سے تمام و خواص نے اس کی
 بیعت کی اور یہ جمعہ کا دن تھا اس وقت اس کی عمر ۳۵ سال ۵ ماہ ۵ دن تھی لوگوں میں سب سے خوبصورت گل اور خوش منظر شخص، وہ گویا شاعر کے اس
 قول کا مصداق ہے۔

ایسے لگتا ہے کہ عباسی کی پریشانی میں، شعری اس کے خدا میں اور چاند اس کے چہرے میں جزا ہوا ہے۔

اس کے عالی سب میں چندہ غلیظہ گزرتی رہی اس میں سے پانچ اس کے دو صیال سے اپنے گڑبہ میں جو باقر تب غلیظہ بنے ہیں اس نے
 اس سے خلافت کا یہ پاپا پیسے چھوٹے بیڑوں سے وراثت پاتے ہیں۔

یہ انکی بات ہے کہ جس سے پہلے کی غلیظہ کو بھروسہ نہیں آتی، اس نے لوگوں کے ساتھ صلوات کرنے کو اور ان سے احسان کرنے میں
 اپنے آپ "ظاہر" کے تصور میں ہر سلوک کیا اور ایک بڑا اور سناٹا مستصر یہ بتا دیں کہ اس کا نفع دنیا میں کوئی مدرسہ نہیں بنا دیا گیا، جس کا بیان اپنے مقام
 پر اللہ تعالیٰ آئے گا، اب سلطنت انکی عہد پر قائم ہے جن پر وہ اس کے باپ کے دور حکومت میں تھے، جس وقت آئندہ جسے آقا و متا پر
 "ابن مستصر باللہ" کے نام غلیظہ دیا گیا اور اس کے نام کے ذکر کے وقت سنا اور پڑھ کر کھائے گئے، اور یہ سنا کہ ان کا شعراء نے مدح اور مرثیہ
 کا نام بنایا اور انکی عظمتیں اور انصافات دیے گئے، ابو جعفر عباسی کی نو چھٹی کو عام موصل و از "غیاث باللہ بن ہاشم" المعروف بن الفخر کی جانب سے ایک
 قاصد آیا جس کے خط کا مضمون ہمارے کہانی اور قریب و دوروں پر بھی پہنچا ہوا ہے اس میں منقول تھا۔

میر "مستصر باللہ" پڑھ کر یہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے اس کو کہ جس کے ساتھ دو نام، ایک گھر کا سوار ہوتا، ایک خطہ
 وہ سوار ہو کر لگا، اور چا تک اس نے ایک بہت بلند چٹی مٹی میں کر اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو اسے کہا گیا کہ ان کی آواز ہے تو وہ سوار سے اتر پڑا اور
 گئے پاس میں چل پڑا، پھر اس نے حالت بظاہر کہہ جس کے لئے یہ دل لگا کرتا ہے کہ اسے شمع و شمع میں رخصت ہو، ان کے قریب رخصت، غلیظہ بن
 پھر اس کے لئے بدختر سے کو دست گردا جس میں گل کرو، جس کے لئے آقا اور ۳۳ شعبان کو عام کو کھانے کے لئے سوار ہو کر لگا، اور جب رمضان کی
 پہلی رات ہوئی تو اس نے بہت مقدار میں آج، بکریاں اور نخلات، عدا، خراج اور حاجتوں میں صدق کیے تاکہ ان کے لئے روزے میں مددگار ثابت
 ہو اور انکی کمزوری ہوئے جس طاعت سے اس نے رمضان کو ظاہر "کا" سے وارا علاؤ الدین قہرستان میں منتقل کیا گیا اور یہ سنا کہ ان کا
 "غلیظہ مستصر" نے غیہ کے روز بہت سے صدقات کی، انعامات فقہاء صوفیاء اور مساجد کے اماموں کے لئے، غنی باللہ بن ابن ابی زنی کے ہاتھ پیچھے۔

علامہ ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے کہ اس سال سخت زلزلہ آیا، ان کے علاقوں میں کی ہتیاں اور جھلے زمین میں ہو گئے، انہوں نے ایک بکری تاریخ
 کی جس کے گوشت کو کھانا پانی کی کسر پائے تمام حکم بکری لکھی تھی۔

اس سال وراثت پائے والے مشہور حضرات

الحکام مصریؒ..... یحییٰ بن جودان بن قیر، تاج الدین مصری، اسی وراثت کے مثنوی، القناعۃ اور چیف؟ شمس، طلب علم میں مشغول ہوئے، اور اس میں عبادت حاصل کر کے نچر مددگار بن گئے، امام شافعی کی کتاب اس کی تکمیل کی، بطور انصاف میں آپ کی ایک نوبت کتاب ہے، "غنی صنف" نامیے مثنوی نے غزالی کی کتاب کے بعد عرب کی تدبیر سنبھالی، "انکس" اور "مثنوی الدین بن عمر" نے اس میں مدد سے پڑھا دیا، آپ بائے فرض شمس سے مثنوی کے بیت انصاف کی وکالت سنبھالی اور عالم و مقل کی جانب سے ہادشاہوں اور صفہ کی طرف خدا آست کی، "غیر" مثنوی نے آت و آت کی بنیاد پر "مثنوی" مثنوی کے بعد مثنوی کا چیف شمس بناد، "و" عادل کیرد کی تدبیر بھی دے دی، "مثنوی" مثنوی اس کی بنیاد پر یہ تکمیل تک پہنچی ہوئی تھی، آپ پہلے قصہ پڑھا جس نے اہل دین کو دیا، اس ایمان شمس میں حاضر ہوئے جیسا کہ مذکور کرتے ہیں۔

آپ پہلے قصہ کا دلی ہے، جسے جو ربک کے قصہ کو مکمل کر دیا، اور قصہ کے بعد کادان چل، اور درجہ دہا کے مکمل میں آپ انجی طریک و کج بحال سے کام لیتے، آپ ہر روز جہاد رنگ کی مٹا بیٹھے اور "نوجوان" دلی میں قوم شہر کے گولہ آپ کے پاس حاضر ہوتے، جس نے کوئی قصہ سنا تو وہ حاضر ہو کر اپنے گواہوں کو بلا جہاد و آلم کے سامنے موقوف دیتے تھے سب کچھ بہت جلدی ہو جاتا۔

اور ہر روز مصر کے بعد ہر روز اہل دین پر کالی سر دلی میں بیٹھے، وہاں بیٹھے کرتے یہاں تک کہ مطرب، کی نماز پڑھتے، اور انجی کجھامیر ناچنے اور دلی حرج و مشہور ہوتا کہ، آپ مطرب کا بیت پڑھا، اذکار کرنے اور اذکار مشغول رہتے، اسے اور ہر مطرب نے کام کرنے والے تھے، آپ پر کی کہ جڑ سے کی کوئی نسبت نہیں ہے۔

"طہارۃ الشہر" فرماتے ہیں: آپ پر یہ مثنوی کی کہ آپ بعض روز جو بیت لہلال کی بہتری کا مشہور دیتے اور یہ کہ جنوں نے اپنے بیٹے "تاج عمر" کو اپنا نائب بنایا، اس کا طریقہ کار ایمان تھا، جہاد آپ کو کھان، ماساندلی اور بادعہ نہیں تھے۔

"طہارۃ الشہر" فرماتے ہیں: کہ ان کا بھائی تھا کہ دہرانی مثنوی میں شمس کی جگہ سے مثنوی نے آپ کے متعلق لکھا، جنہا میں آپ کے بعد "شمس الدین بن احمد بن علی" تھے، "تاج عمر" نے آپ کی وفات اس سال رجب عادل میں ہوئی، اس لیے کہ جو جامع سبھی بہت دور آپ رحمان کے قریب واقع ہوئی کے مکے، آپ کی قبر کو دلی کی محل در مسجد، یہ کی مشرقی جانب ہے، "مثنوی" مثنوی نے آپ کے بارے لکھا ہے۔

مصر کی نے اپنے کام میں کسی قدر مثنوی کی کہ اپنی قبر کھلائی میں عالی زادوں کو قبر دار نے کی تکلیف سے اور مردوں کو اپنی آگ سے دور رکھا اور راستہ دی ہے۔

بہت عمدہ والی و مثنوی..... البیان اور اہم جو "مثنوی دلی مثنوی" کے نام سے مشہور ہیں، جبکہ دپا کھان، اعلیٰ کردار اور ہر میرت علم سب سے جڑ کہ بہترین دلی تھا، اصل کے لحاظ سے مصل کے چہ، شام آئے، "نزع شام" میں شہنشاہی "اب" کے خادم میں تھے، "میر" بدو "میر" "نزع شام" کے بھائی نے انکس، "نزع شام" جہاد و مقل کا کوال تھا، ان کی میرت، مذکور اس کام میں مکمل راضی، "میر" خود یہاں یکس سال تک مقل کے کوال رہے، ان کے دور میں جڑ سے عیب و غریب ہو چکے، "ایسا صحابہ جاہ و مرتبہ خصوصاً جو لوگ شرفا کی اور ابوئے خود مقرر ہوا سے جو ان کی بہت زیادہ پرور ہو چکے تھے۔

انہ تان کے نام سے ایک واقعہ پیش آ، کہ ایک جوانا ہے کا چوڑا چوڑا جس کے کانوں میں دیا ہیں، ان کے پڑا سبوں میں سے کسی نے غلام کے اسے دھوئے سے نکل کر باہر اور اس کے کان میں گلاب پڑا، اور اس کی قبر حنا میں دھن نموی، تو انہوں نے اس کے خلاف شکایت درج کرانی مگر اس کا حل نے قرار نہیں کیا اور پہنچے کی والدہ اس بچے سے زائد مردوں لگے، اور او اپنے خاندان سے طلاق کا مطالبہ کیا چنانچہ اس

نے طارق دے دی وہ اسی قافلے کے پاس پہنچ گئی اور اس سے شادی کا اظہار کیا، اور اس بات کا اظہار کیا کہ وہ اسے پسند کرتی ہے سو اس نے شادی کر لی۔ وہ اس کے پاس چند عرصہ رہی، پھر کسی وقت اس نے اپنے اس بیٹے کے متعلق جس کی شکایت کی تھی پوچھا تو اس نے کہا ہاں میں نے ہی کی کیا ہے تو صورت دیکھ لی جس میں اس کی قبر پر لکھا جاتی ہو کہ کیا تم قبر پر لکھا جاتے ہو؟ چنانچہ وہ اسے شکاکاً (۱) کے قبرستان میں لے گیا، پھر اس نے قبر کو حویلی اور عورت نے اپنے بچے کو دیکھا، اور اس کی آنکھیں ڈبڈبائیں اس نے پہلے سے اپنے پاس چھری و پارکی تھی، جسے اسی دن کے انتظار میں تیار رکھا تھا تو اسی چھری سے اسے وار کر گئی کہ وہ جیسا اپنے بیٹے کے ساتھ ہی قبر میں دفن کر دیا قبرستان واسطے "معدنہ" کے پاس لے گئے، تو آپ نے اس سے پوچھا تو اس نے ماری بات بتادی، آپ نے اس کے کام کی تحریف کی، کیونکہ اس نے قصاص میں مارا تھا، اس کے ساتھ افسانہ کیا اور باخبر کیا۔

"سبط ابن الخوافی" نے ان سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں "باب الفرج" سے باہر آ رہا تھا، اچانک ایک آدمی پر ٹھہر پڑی جو حق کی سعادت میں ہے اور اس کے ہاتھ میں مہل ہے، اس نے اس کے متعلق علم پایا تو شراب خرمیں اسے گونے لگے، میں نے سنا یہوں نے کہا میں خود آتا کیا، کھیتیں کرتے کیا، بہت بدامانگ ہے، جب اسے بھی تو ڈانٹوں اس میں شراب تھی، "عادل" نے "شراب بخورے تو ہر کسی قسم کی شراب بہت حق لے جانے پر پابندی لگا رہی تھی، تو انھوں نے طرح طرح کے حیلے اور مکر فریب کے بہانے کاٹے، "عادل" نے فرمایا میں نے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ مہل میں کوئی چیز ہے تو انہوں نے فرمایا میں نے چلتے ہوئے اسے دیکھا کہ اس کی پٹلیوں کا کپڑا ہی میں تو میں بھوکا گیا کہ مہل میں کوئی دہلی چیز اٹھانے ہوئے ہے، ان کے اس قسم کے عجیب و غریب قصے ہیں۔

"معلم" نے اپنے دل میں کسی فحش کی وجہ سے انھیں معزول کر دیا اور قلعہ میں باقی سال تک محبوس رکھا، اس نے شہر میں ان کی منادی کر لی مگر کوئی بھی نہ آیا، کہ اس نے اس سے دہلی کا ان بھی لیا ہے، جب آپ فوت ہوئے تو آپ کو وہ دروازہ کھول کے پڑاؤں کے قبرستان میں بازاری جانب دفن کیا گیا، آپ کی قبر کے پاس ایک مسجد ہے جو آپ کے نام سے ہی معروف ہے۔

صالحیہ کے دروازے میں قلعہ کو وقف کرنے والے... علی الدین کا فوراً الحسامی، ابو حسام الدین محمد بن ابی الحسن کی طرف منہست ہے، مست انعام میں پیدا ہوئے، یہ وہ شخص ہیں، جو اپنے والد کے مست انعام کو شامیہ کی قبر کی ترمیم دیتے تھے، اور انہی نے قلعہ کو مسجد کے لئے دار تاقہ بنو صوفیہ کے لئے اس کی جانب نکالیا، یہ آپ کا گھر تھا، آپ نے فیذا کی لکڑیوں کا رخاٹے اور چھت کا سامان مختلف کیا، اور مقبرہ کے پاس شامیہ برائینی شرفی جانب "میں انکشت" کی طرف لوگوں کے لئے راستہ کھولا، لوگوں کے یہاں سے پھاڑ کی طرف کوئی راستہ نہ تھا، وہ مسجد صوفیہ کے پاس مقبرہ سے گزرتے تھے، آپ کی وفات، جب میں ہوئی، اور آپ نے دوسری ایک جانب دفن کیے گئے، انہوں نے "تقدی" کو فیروز سے حدیث کا نسخہ کیا۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

دشوق اور حطب میں رواج کو وقف کرنے والے... ابو القاسم بہ الدین محمد بن محمد "ابن رواد" کے نام سے معروف ہیں، ۵۲۰ھ تھے، بڑے والد اور صاحب مقدار تھے، اور دشوق کے معتمد تھے، جن میں اختیاری لے بے قد کے چھان کی داڑھی نہیں تھی، باب المظاہر میں دوسرا درجہ تحریر کیا، اور اسے شافعیہ کے لئے وقف کر دیا، اور اس کی گہرائی اور تہہ میں شیخ "نقی الدین بن ابی الصلاح شہر دوری" کے سپرد کی، اسی طرح ابن کا ایک اور دوسرے حطب میں تھا، خاندانہ خرمیں دشوق میں ہی دوسرے میں گوشہ نشین ہو گئے، آپ اس گھر میں رہائش پذیر تھے، جو دشوق کے ابن ان میں شرفی جانب میں تھا، بعد میں انہوں نے چارہا کہ جب وفات ہو جائے تو اسی میں دفن کیے جائیں لیکن ایسا نہ ہو سکا، بلکہ صوفیہ کے قبرستان میں دفن کیے گئے، ان کی وفات کے بعد "ابن ابی الدین عربی" عافی صوفی اور "نقی الدین خرمیں" غوی مصری قلم المصنفی امام شیعہ دہلوی نے ابن رواد کے لئے شہادت دی کہ انہوں نے عی "شیخ نقی الدین" کو اس دوسرے ایک کیا تھا تو اس کی وجہ سے کئی تفسیر پھوٹ پڑے، اور ان دونوں نے جو ارادہ کیا تھا اس کا انتظام نہ ہوا، "نقل" ۴۰۰ سال فوت ہوا، اور جو لوگ انہوں نے اختیار کی وہ بھی رایج نہ تھی۔

ابو محمد محمود بن محمود... البغدادی باغی... نسو سلی... ان کا اس میں باغی کے مرتے مشہور دوسرے بے بڑکے ۱۱۵۱ اس سے تھا۔
۱۱۵۱ کے مطابق گیس سے ہو گئے ان کا مشہور مدعیان بجان کے تھو اور اپنے شعر میں ان میں سے ان کا یہ ل ہے۔
جو گھس لکی و لک کا کوئی کرے جا سے شریعت کے نئے سے نکال دے تو پھر گیس کے ساتھ نہ ملنا، کیونکہ یہ اپنے تہذیب و مت ہے۔ آپ
کی وفات بمقام رسول ہی سال ۹۷۷ ہجری میں ہوئی آپ کی عمر اسی سال تھی۔

یا قوت جنسین یعقوب بن عبد اللہ کہا جاتا ہے... نجیب الدین متولی شیخ فانی الدین کھنوی آپ کے لئے وہ کتابیں جو ازاد یہ شریقی
کے کتب خانہ میں جامع و متشکی کی شکل میں تھیں وہ وقت کرا کی تھیں، ۱۱۵۲ ہجری میں تھیں، پھر ان کے بعد ان کے بیٹے پروفیسر ہو گئے، پھر بعد
کے بعد، پر یہ کتابیں ضائع ہو گئیں اور اکثر خود فراموش ہو گئیں۔ یا قوت... بلا سے صاحب تعلیمات و ادب، محمود اشعار والے تھے آپ کی وفات بغداد
میں وہ آپ کی نو پندی میں متولی اور امام ابو حنیفہ کے عہد کے پاس خیر زمان کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔

آغا ۹۲۳ھ

اس سال عام المیہ طمس کے کرنا، ان کے پاس دفعہ آگئے شہر میں تھیں کرمو ہر خواہی کو یہ فتح کا مکتبہ، ان کی قدیمی عبادت گاہ کی، مکہ
جائے بغیر میں عبادت گاہ، اس بات کی خبر "علاء الدین" کو ہوئی تو وہ فوراً چلے پڑا ان کی انجمن کاڑھنے لیکن نہ پڑ سکا، اس سال اس عہد فرماتے تھے
"علاء الدین بن خورشید زہد شاہ" کے تائید میں سے ایک بڑے گھر کو کل کر دیا تو یہ ان کی طرف دلائل و احادیث کے بہت سے اقوال کو دے دیے، ان کے
شہر کو اجاز دیا، لیکن وہ قیدی نہ لیا، اس سال لوٹ لیے رافضیوں انہیں ہلاک کرے، انہیں تباہی و کوئی کے پاس تھے تو مسلمانوں کے خلاف اس کے
سب سے بڑے مددگار تھے، اور ان کے لئے گھر دیا، وہ لوگوں کے لئے نقصان دہ تھے۔

اس سال "علاء الدین" اور ان کا رہیں کے بہت بڑے گروہ کے اور میان جنگ ہوئی اس نے انہیں قسمت دی اور انہیں باغی طرح قتل کیا، اور
مسلسل کی رودان کے قصاب میں، انہیں قتل کیا یہاں تک کہ "ربی" تک پہنچ گیا، پھر اسے اطلاع ملی کہ ایک گروہ اس کا زور دے کر آپ کو وہیں
پڑا کر دیا، نہ کہ فیکہ، نہ کہ شہر کے بلان کا جرحہ، اس کا ذکر ۱۱۵۵ء میں ہے، اس سال "ملک شرف الدین" کی فر میں اور باقیان شہر انجمن میں
کے کئی شہر میں پھرتے کر لیا، بہت سے اسوئل فیست میں لوگے، اور اپنے ساتھ "علاء الدین" کی بیوی، جو "طغرل" کی بیوی تھی لے گئے، یہاں سے
بھٹک کر نہ دست دہی تھی، انہوں نے سے "شہر" نکالا، میں تھوڑے، آئندہ سال ان کی خبروں کا ذکر کیا جاوے گا۔

اس سال انہیں کے دہشت "ابوز" کا قصہ بھی مانتے تھے "مسلم" کے پاس ان سے علی شہر کے مطالعے کو خط لے کر آیا، جنہیں اس کے
بی بی سلطان ملک، صبر صبر دینے کے لئے کیا تھا، "مسلم" نے انہیں سخت جواب دیا، اور وہ قصہ سے کہا اپنے مالک کو کہہ دے، صبر سے پاس دیکھا
تو اسے بہت ہندہ ملے۔

اس سال "اشرف" نے اپنے بھائی "شہاب الدین" کو فنی "کواکب" سے اور ان میں ہمارے کر کے کرمو ہر خواہی افلاک سے حج کے لئے
تیار کیا، اس کے ساتھ ۵۵۰ انت تھے بہت بڑے ایک قلعہ تھا، وہ عراق کی جانب سے روٹت ہوا، اسے میں اس کے پاس حلیف کی طرف سے پایا
آئے۔ اور انی مانتے تھے وہیں ہوا جس سے حج کے لئے کیا تھا۔

اس سال بغداد میں "عجمیہ" میں ابو عبد اللہ محمد بن علی باغی، اپنے جنس مقرر ہوئے، اور انہیں شاہی جڑا اعلا کیا گیا، جیسا کہ حکام بغداد
تھا یہ جیسے کہ ان تھوڑے سال بلا، جو وہیں سخت گئی ہوئی، گوشت کی قلت ہو گئی یہاں تک کہ "علاء الدین" نے بیان کیا ہے کہ وہ اس شہر میں ہر
کے موسم میں اس میں صرف ایک گھر بنانا کیا گیا، اور وہ فرماتے ہیں کہ اس میں کی ان، وہاں جو بڑے اور عرب میں ۱۱۵۵ء سخت ہوا، ان کی ہوئی، اس
سے بچوں میں گئے فرماتے ہیں کہ یہاں کی بات گئی کہ اس جیسی پیش پیش تھی، نہ صرف خوب و عراق پر ہے کہ ہا، ہوا اسے گھر کھانے میں یہ کیے ہوئے۔

اس قیدی پر تعجب ہے جس کی عادت ہے کہ آواز اٹھیں پر اپنی جان و مال سے فدا ہوتا ہے۔
نیز ان کے اشعار ہیں:

حکومت کرنے والوں نے تیری محبت میں حکومت کی حد کر دی، کاش ہے تیری کی حدت ہم حشر جہنمی، انجمن دلوں میں ہے ہم
 ہر ہے کا کوئی علم نہیں، انہیں نے قصہ کیا کہ وہ مجھ جیسا تم چاہے تو کوئی کرتے، محبت کی مٹاسی اور عذاب پہنسا کرتا اور
 عاشق کو ہمیشہ حکومت کی جاتی ہے اور وہ مہرور ہے۔

ابوالقاسم عبد الرحمن بن محمد اسی نامہ بن محمد بن الطیب جو سائنس کے نام سے مشہور ہیں، حکامیہ میں دوہری کر کے دانے ہیں، جھکیے میں دانے دیات، پتہ بے فرقان اور حساب میں معرفت رکھتے تھے، لفظیہ ”کی شریانیہ“ نامی ”علامہ ابن افسہانی“ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو انصم محمد بن القاسم بن حیدر اللہ انگریزی... شاہی المسکت فقیر، ابو القاسم بن انصاف بن یاس فقیر جو عہدہ راجہ نظامیہ میں
ہو چلی کی اور کئی اور عہدہ رس میں درج و براہ بردار ہوئے۔ ان کا تعلق صرف درج و عہدہ قرآن کی شب و روز پابندی، بڑے دہشہ کی خدمت
والے تھے مذہب و خلاف میں پہلج حاصل کی، آپ طلاق شریعہ کے مسئلہ میں ایک طلاق کا کوئی دیتے تھے جس کی وجہ سے قاضی القندہ کا مقام
عبداللہ بن حسین (دعائی) مان سے تھا جو کہ آپ نے ان سے مان نہیں کی تھا، اگر آپ کا تحریر ہے کہ "اس طرف نکاح" یا "یادہ" میں کیا منہ ہوا
کے بعد بعد از اسے گئے تو پھر سے اپنی مشغولیاں میں کس لگ گئے، قاضی القندہ کا تحریر میں عبداللہ بن یاس نے ان کے لئے لکھا،
چنانچہ ان کی مشغولیاں میں یعنی کوئی وغیرہ میں مصروف ہو گئے اور وہی وجہات حاصل ہو گئی تھیں، آپ اسی سال فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ، یہی
علامہ ابن عباسی نے ذکر کیا ہے۔

آغاز ۶۴۵ھ

اس سال "حوالہ المدینہ" چھپا رہا تھا جس میں بہت سی باتیں تھیں جن میں اسے کئی بار شکست ہوئی، پھر ان تمام حالات نے بعد اس کے انہیں ہوشِ حیات عظیم شکست دی، ان کے کئی لوگوں کو اس وقت ہی جہنم بھیج دیا گیا جس کی شدت اور شور سے باہر یہ ان کا تار و پوس نے بے اختیار جان سے جاتی تھیں، ان لوگوں کی طرف بانی کی تو بے گنجیروں نے حوالہ المدینہ کی کوئی نگاہ نہیں دی وہ کہہ رہے تھے یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں، چلے گئے، پڑے گئے، دریا بہا گئے۔ لیکن مقررہ وقت کو جاری رہا جب سے وہ چیز دیکھی کہ جس کی تحقیر نہ رہے۔ ہوئی۔

اس سہ ماہی معلقہ سے فرنگیوں کی ایک جماعت کبیرہ والی ایہ لوگ "حکام موصوفہ" تھے، ہذا "مسیحی" پر پلہ پول کے لئے مسلمانوں نے احتجاج سے بھجھن کیا، اسے پور کرنا، اس سے ان کی شان و شوکت بڑھ گئی۔

جزیرہ قبرص کا باشندہ "انٹیروہ" آیا پھر چلا اور "عکرا" پر بڑا کیا۔ مسلمان اس کے شہرت فرزند ہو گئے اور ائمہ قہالی ہی قابل استغاثت ذات ہے۔ ملک کاشی محمدی عادل، حاکم مصر سولہ سو کریت المقدس شریف گیا اور اس میں داخل ہوا پھر بائیس روز وہاں قضا صدر اوقاف میں مقیم اپنے چچے کے گیا، اس نے اپنے چچا اثر لہ کو کھانا کھلا اور اس سے فوٹو کا فیک دست طلب کیا اور اپنے چھائی کاشی کا کیچہ پر میرانی اور اس سے بازار کے کھانا کھاتو کاشی سے اسے جواب دیا، میں تو بیت المقدس کی حفاظت کرو اسے ان فرنگیوں سے بچانے کے لئے آئے ہوں انوں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں راجہ قہالی سے۔ جاتے کے کسرا اپنے چھائی کا کیچہ کا کھانا کھانے اور اس پر جو کہ تم ملحق کیچہ لکھتے ہو تو تم فریسی اس کی حفاظت کر دے گی میں واپس نہ۔ چلو۔

اس پر اشرف مدد اٹھ اٹھ کر خوف ہوا کہ اگر کامل کوٹ گیا تو فرنگیوں کی گمبھیں بیت المقدس کے پار سے میں بھی ہوجا میں ہی اللہ شرف ایسا بھائی کامل کے پاس گیا اور اسے اپنی سچ کھائی پر بلایا اور وہاں پہنچے تو وہاں قیام کر لیا، اللہ تعالیٰ فیضِ جزا سے وہاں قیام کرنے کے لئے بھیجے تو فرنگیوں نے انھوں سے جانتے تھے، ادا شدہ کہ اس ان کے ملک کی ایک جڑ عت سے ہوئی، جیسے اس کا بھائی اشرف اور ان دونوں کا بھائی شہاب خاں فیض

یونکہ وہ ایمان میں جلال اللہ بن سے موجود ہوئے اس کے ساتھ میں بڑا قوی تھے تو جناب اللہ بن ان کے سامنے ایک گھڑی ہی ٹھہرنا کا اور نہ صبر کر سکتے تھے پاؤں پیچھے ہٹا کر کھستکھ کے ہر گھمگھماتہ انہوں نے اس کا پیچھا کیا، غرض کہ شہر تک وہ اس کے تعاقب میں رہے۔

اشرف شہر غلاطیا میں آگیا تو اسے پھول بہت گر پایا اس نے اس کی مرست کی، پھر اس سے جلال اللہ بن نے صلح کر لی وہ اپنے ملک کے بیادار میں رہا، اسی وقت اس کی وفات کرے۔

اس سال اشرف نے طویل مہاجر کے بعد ملک مجدہم شاد سے ظفر بہت کی حوالہ لے لی، پھر اپنے بھائی صالح اسامیل کو دمشق کا قلعہ بنایا، اشرف کی طرف روانہ ہوا کیونکہ طلال اللہ بن نے غلاطیہ کے شہروں پر قبضہ کرنا تھا، اور وہاں کے بہت سے باشندوں کو مار ڈالا، ان کے اسامیل لوٹ لیے تھے، اشرف اسے چلا، اور اس نے قسطنطنیہ کی طرف ہجرت کی، اشرف نے سے ہی بڑی ہمت دی، غور ازب کے کئی لوگ ہلاک ہوئے، شہر میں عسکر خورزمیہ کے مقابلہ میں اشرف کی کامیابی کی خوشی پر خوش غزنی کے میں بنائے گئے، کیونکہ وہ جس شہر میں بھی داخل ہوتے وہاں جوہر اسے قتل کرتے ان کے اسامیل لوٹ لینے غور خاندانی نے انہیں قتل کر دیے۔

اشرف نے جنگ سے پہلے خوب عسکر حضور بھیج دیا، اس کی آپ اس سے کہہ رہے تھے، اے مولیٰ! تجھے دن پر صبح ہوگی، جب وہ انہیں قتل کر دیتے، سے فارغ ہوا، اشرف غلاطیہ کی طرف لوٹا تو وہاں بڑا غزالی اور رندا، اور چنگھال کی مرست و صلاح کی، اس سال اور انھیں علی شام میں سے نبرد سے پیچھے ہٹ کر، اسی طرح اس سے قتل بھی ہو گیا، اس سال فرنگیوں نے جریرہ "سورت" میں فتح کیا، وہاں کے بہت سے لوگ قتل کر دیے، اور اس کو گرفتار کر کے سمرقند کے پاس لائے، مسلمانوں نے ان کا استقبال کیا، اور بعد ازاں قلعہ فرنگیوں کی جانب سے پیش آئے ان کی خبر دی۔

اس سال فوت ہونے والے مشہور حضرات

زمین الامراء شیخ الحدیث (۱) ابو البرکات لغیا، ابن بن محمد بن الحسن بن محمد اللہ بن بن علی الامراء، بن مساکر، مشقی شافعی، اپنے چچا کو اور اہل قاصد و فیرہ سے مل کر کیا، اسی عمر بانی مساجد میں مشہور ہیں، (۸۰) سے تین سال بڑا، غزالی، آخر عمر میں ابو کو لے گئے، آپ کو ایک باگیا میں تھا کہ جاس شہر اور دلا، حدیث اشرف بن مساکر کے لئے لایا جاتا، ان کو اس نے کافی عرصہ صبر سے انتظار کیا، جب لان کی دولت ہوئی تو لوگ ان کے جنازے میں حاضر ہوئے، انہیں اپنے بھائی شیخ محمد بن بن مساکر کے پاس صوفیہ کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اشیخ حرم مارونی آپ جنگ، یکھن و عزت کو پسند کرنے والے تھے، مجالس میں کے غزالی کو سنے میں مجرم تھے، جسے غزالیہ کہا جاتا ہے، ۸۰۰ اور وہ اپنی کے ام سے معروف ہے، یہ لڑا سے لڑا، بعد پیرامری، زبانی شیخ ابو نصر مقدس کہا جاتا ہے، وہ روایت شیخ شہب اللہ بن ابو شامہ نے بیان کی ہے، آپ کے جلال سے میں کمال مرست کی، تندرستی، اس میں نے ان کو ہمیں دفن ہونے سے منع کر لی، اپنے فعل کو کہہ کر وہ اپنے احسان و انصاف سے انہیں حائل فرما کر۔

آغا ۶۲۸ھ

اس سال کے آغاز میں ملک اشرف بڑے عسکر بن حاکم کی اصلاح و مہم میں متحمل تھا، انھیں جلال الدین خوارزمی نے چلا کیا تھا، اس سال تاہری جریرہ اور بار کر میں تھے، تو انہوں نے داکیا، انیس ہزار چار شرح کیا، قتل و قمارت کی اور مسجودات کو توڑ کر، عسکر خاندانی ان پر لعنت کرے، اس سال جاس و مشقی سے لڑا، کہ حرم کے ام کو قتل کر دیا، جاس کی قتل کر دیا، اور اس میں ہزار چھ نکاح ہوا، اس سال شیخ محمد بن

کبھی نکس آیا تھا اسے قافلہ داروں نے دوستی مانگ کر بدرفتار کر دیا تھا۔ یہ اس کے لئے بڑے شرف کا مقام تھا، جس پر دنیا کے بادشاہوں نے رشک کیا۔ انہوں نے پوچھا کہ انہیں ہجرت کی اجازت دی جائے تاکہ انہیں بھی وہ شرف حاصل ہو جائے لیکن دوسروں کی حفاظت کی وجہ سے ایسا نہ کر سکے اور وہ عزت و عظمت سے اپنے ملک واپس آ گئے۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

یحییٰ بن معطی بن عبد النور... یحییٰ جو حنفیہ وغیرہ کی اور سنیہ کوئی کتابوں کے مصنف ہیں، یحییٰ بن عبد بن لقب رکھتے تھے، کئی دیگر علماء سے علم حاصل کیا، پھر مصر کا سفر کیا، اور کچھ عرصہ میں اس سال کے دار الفجر کی نوچڑی کو فوت ہوئے، آپ کی غار بنارہ میں شیخ شہاب الدین ابو شامہ بھی قتل ہوئے جو اس سال مصر آئے ہوئے تھے، ان کا بیان ہے کہ ملک کامل بھی ان کے جنازے میں حاضر ہوا تھا، انہیں قرقنوں میں شارع شام بھی میں آ رہے تھے، یہاں دفن کیا گیا۔

الذوالخیر الطیب (۱۱)۔ مہذب الدین عبد الرحیم بن علی بن حامد ابو الذوالخیر کے نام سے مشہور ہیں، مطلق میں علماء کے شیخ ہیں، انہوں نے ربیع الثانی میں واقع اپنا گھر جو الذوالخیر کے قریب ہے دمشق کے انبارہ کوہہ کے لئے وقف کر دیا، ان کی وفات اس سال کے صفر میں ہوئی اور قاسم کے مرنے کو اس میں دفن کیے گئے، ان کی قبر پر ایک گنبد ہے جو ان کے پیر کی شرفی جانب پہنا میں لگے ستونوں پر قائم ہے، آپ چھ برس یحییٰ بن علی میں پیدا ہوئے، جن میں سے ایکہ ربیع الثانی کی چارویں آبی آپ کی پیدائش ۵۵۵ھ میں ہوئی، عمر ۶۳ سال پائی۔

علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ اس سال القاضی ابو القاسم بن عبد المہموت ہوئے، شیخ قیامی تھے، عبادت اور ریاست میں بڑا اچھا، کرتے، ان لوگوں میں سے تھے جو اپنے ہم پر عمل کرتے تھے، ان کے زمانے میں اگر کوئی شخص یہ کہتا کہ ان سے بڑا عبادت گزار کوئی نہیں تو وہ جی کہتا، سو اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور انہیں بھی ایسی کرے، کیونکہ یہ عبادت کے شیوخ کی جماعت میں سے ہیں، ہم نے اس سے حدیث کا ۱۲۰ باب لیا، ان کی روایت دو بار اور ان کے علماء سے مستفید ہوئے۔

ابو القاسم بن عبد المجید بن ابی الحسن... علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ اس سال کے ۱۲ ربیع الاول کو ہمارے دوست ابو القاسم فوت ہوئے، آپ اور آپ کے گھر والے اسی سال طلبہ آئے، آپ بڑے صاحبِ مروت آدمی تھے، حمود و اخلاق کے مالک، بزرگوار طبع، بڑی سیادت و سرداری والے، کھانا کھانا بڑا پسند فرماتے، اور صبر سے بڑا عزم رکھتے، وہ شخص تھا جو ان کا کھانا کھا ۱۲۳ اور آپ کے ہاتھ کو بوسہ دے دیتے، میرا اس سے ہشاس پشاس ملنے، انہیں راحت دے دے، چنانچہ ان کی حاجت برآئی کے بغیر نہ بیٹھے، اللہ تعالیٰ اپنی وسیع رحمت سے ان پر رحم فرمائے!

یہ ہے ابن الاثیر کا ذکر ایک بے کمال فی الواقع کتاب جو حافظہ علامہ ابن الاثیر نے ابن الحسن بن محمد بن ہاشم بن ہاشم کی تہ میں لکھی ہوئی تحریکات ہے۔
ابو اسحاق ابراہیم بن عبد المکریم... ابن ابی اسحاق ابن کریم المصطفیٰ بن خیر اللہ کی بہت بڑے فضل کی شرف کی حامل تھے، عام ہر حال میں ان کے کلمات و افشاء کے حمد سے چرچا ہے، پھر اسے استغنیٰ اور زیادہ بات فاضل اور شاعر تھے، ان نے شعروں کا بہت حصہ یہاں نقل کیا ہے۔

ابن تیمیہ اور ابی حنیفہ... ابن تیمیہ کی مرضی یہ تھی کہ وہ اور کچھ محدثین کے لئے میں لکھی ہوئی تھیں کہ ان کا جو جس تک ہو سکے اس سے نرم گفتار کرنا، اور اس سے اس کا فائدہ نہ لیجئے، مگر یہ نہیں ہوا، مگر یہی وہی ہے جو اس نے اپنے عقائد اور افشاء کے لئے لکھے تھے، ان کے سامنے کر دیا، اس لئے کہ

وقت قریب ہے ہر اتوار اللہ تعالیٰ کی دین میں کوٹاہی نہ کرنا اور لمبی امید تھپے دھکانا ہے۔

ابو بشار محمود بن روافی، ابن علی الحنفی القزلبی اربل، ہاں ملک مظفر الدین کی طرف سے اس کے نگران مقرر ہوئے ہو، یہ شیخ اور افاضت علیہ السلام کے شعراء میں سے ایک بڑے قول ہے۔ وہ تیسرے کہہ کر غلطی نظر آتی ہے اور شاعرانہ حق ہے جسے اس نے فراموش کر دیا۔ علیہ السلام نے اس کو ایک افسانہ اور تیسری ہی سے اس کی چٹکوں پر کچھ نہیں، شارب وہی ہے جسے اس کے وقت سنی کریم، جہاد وہی ہے جسے اس کی آنکھیں پر شہید رکھیں۔ وہ قذافی اسرار حسن ہے، بلکہ کون ہے جو اس سے مجھے اور اس کے جنوں میں اضافہ ہو۔

ابن معنی اٹھویں گنجی : ان کے حالات پچیس سال کے ذیل میں علامہ ابو شامہ نے ذکر کئے ہیں، انہوں نے یہ حالات انہی طرح ضبط کیے ہیں کہ گو کہ وہ مصر میں ان کے جنازے میں شریک تھے، ایک علامہ ابن مہاسی نے ان کا ذکر وہی سال میں کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: کہا انھیں اللہ رحمہ عام مصر کے اس مرتبہ حاصل تھا، اور یہ انہوں نے قرأتِ سورہ میں ایک قطعہ اشعار میں کیا ہے، نیز قصہ سورہ کے الفاظ میں کیے، جو بری کی صحاح کو بھی اشعار میں جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا۔

43-267

اس سال العدل محمد الہی اور افتا محمد بن العسکری نے بغداد کی خلافت اور حاکمین کی کتابت سنبھالی اسے قیمتی شاہی جوڑا پہنایا گیا، ویدیا
 کا نکل بنقرہ اور سوونیا کی محبت میں دو چاند ایک عرصہ سامنے سے سید طہت و راہور جب اس کام کے لئے آئے جلائے کیا تو فوراً قتل کر لیا اور دودیا
 پنی ازبہ دار بنت کے ساتھ اس کی طرف حوہ ہوئی، غلاموں اور ترکوں نے اس کی خدمت کی، اس نے منکبرین کا لیا اس پر بہار جس پر اس کے بعض
 شاگردوں نے ایک طویل قصیدے میں اسے شہزادش کی طور پر چکھاتے حاصل ہو اس پر آہنگی ظاہر کی، غلاما مران سبھا ہی نے اس پر جو قصیدے کو
 ہزار غنیمت فرما کر پڑھائے۔

اس سال انھیں بھی اللہ کی ہوسٹ بن فتح علی شاہ بن ام القریح کا صدوں کے گروہ میں شامل ہو کر طلیقی طرف سے ماکہ مصر کا بھی سفر ہجے، جن کے پاس ایک شاندار خاندان تھا جس میں بادشاہی کا فرمانبردار بھی بادشاہ کی حمد و مہم کا کام لیتے تھے۔ وہ عمر الدین بن احمد بن ناندے سے خیر کیا تھا۔ اس کو بھی ملاقات دینا ہوا۔ اس نے انھیں تھکا کر لے کر کابل چلا گیا۔ وہاں کے حاکم نے اس کے بارے میں پوچھا، جسے اس نے طویل حصار سے کے بعد فتح کیا تھا۔ اور اس کی بادشاہت میں چار سو بہت سرور تھا، اس سال حاجیوں کے لئے بغداد میں دارالکفایہ بنایا گیا جس میں حج سے واپسی پر یہ لوگ ٹھہرتے، اس پر کئی اخراجات پہنچے اور محتلف جاری کیے گئے، اس سال مستحکم ہو چکا۔ امیر سیف الدین ابوالفتح اس کے اقبال اور اطمینان سے مستحکم کی رعیت میں شہر درخشاں اور اس کے اطراف مہمان ہوئے۔ لیکن ان کا کام مکمل ہو گیا۔ ان کو تبریزی بن علی بن یار ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد ان علاقوں کی بادشاہت کے لئے نوبت نہیں تھی۔ جب یہ یار واپس پہنچی تو وہاں کے باشندوں کے انھیں اندھا لے سے دارالکفایہ میں لے گئے، اور وہاں کے لوگ بہت خوش ہوئے۔ اس نے سترہ حوالہ کو زبردستی فتح کر لیا۔ اس کی خوشخبری بغداد پہنچی جس کے نتیجے میں بغداد میں وصول پہنچے گئے، اور وہاں کے لوگ بہت خوش ہوئے۔ اس نے اقبال نگار کے لئے مکتبہ لکھا، جس میں صاحب مکتبہ تیبہ دی، جس میں اس نے انھیں کارکنی لکھا، اور شہر نے جہاں یہ فتح ہوئی اس کی مدح دہائی کی بارہوی طرح اس کے کائنات کی بھی طرف کی اس بارے میں سب سے اعلیٰ جو خدا کی نے کی ہے وہ اس:

اے ستر و شمال کے رہنے والے! فرسعادت بخش گئی، تجھے اس میں فتح اور طغ کی اسکی اسی مہار کھادی ہو جیسے تو اس میں اور پر

یعنی کے عظیم الشان

اس کی مراد ورنہ جسے اللہ تعالیٰ نے تعلیمی دہائی طرح پہلے سال دے رہا تھا کیا تھا اس سال کے رمضان کی ابتداء میں منہل میں دارالحدیث کے طالبانِ شریعت کی تفریق کا آغاز ہوا اس سے پہلے یہ تفریق کا نام نہ تھا اور یہاں ایک مقام تھا جسے کہیں کہیں اس کے بدلے دارالحدیث کے غیر ہوا۔

علامہ سید ذہن الجوزی نے ذکر کیا کہ اس قابل نصف شعبان کی شب، دارالمدینہ اشرفیہ کا جو قلمرو مشرق سے چھ ویں حصہ سے افغانوں نے آباد کیا اس میں شیخ فخر الدین بن احمد حنابلہ نے جدیہ شریف کا اعلاء کرکھا اور اشرف نے اس پر کئی اوقات وقت کیے، وہاں ہر حضور ﷺ کا فعل مبارک، احیاء فرماتے ہیں کہ اس سال اشرف نے زہر بدی کو صحیح بخاری حنابلہ میں (ابن کثیر) لکھا ہوں، اسی طرح انہوں نے صاحبیہ کے دارالمدینہ میں بھی اسے حدیث سنائی۔

اس سال کا ملنے "آہ آواز" لکھا "کے قلم کو فتح کیا اس کے حاکم سے پاس پانچ سو آواز کو حق بہت کے لئے پاس جس پر اشراف نے اسے تخت سزا دی "اسی سال حاکم مارو بنی ہو اور مارو کے کے لشکر کے ایک دوسرے کارخان کیا مائیں جسے قتل کیا حکومت مارو اور وہ جو کیا جو ۳۳۰۰۰ روپے سے بھی مسلمانوں کے ساتھ نہیں کیا تھا۔

اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات

ابوالقاسم علی بن الشیخ ابی الفرج بن الجوزیؒ: شیخ اور نقاش طبع انسان تھے، قرآن و حدیث کو کتب میں جمع کیا، اور اسے جمع

وزیر مصلحتی المدین بن بن شکر۔۔۔ اس سال وزیر مصلحتی المدین بن شکر کی وفات کا تذکرہ سید ابن الجوزی نے کیا ہے اور ان کی علم اور اعلیٰ علم کی محبت پر تعریف کی ہے اور یہ ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام انہوں نے اے اصحاب رکھا اور ان سے عادل و فاضل ہو گیا تھا۔ مدنی نے کہا اور انھیں ان کی وفات اور عزت و مدارج و مجلس و مصلحتی مدین کے مشہور حدیث سے جس حدیث سے جوئے وادہ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ان کی اصل مصر کے قیہ کا بن تھی جسے وادہ کہنا چاہتا تھا۔

حکمت ناصر الدین محمود..... اسی عزالہ بن مسعود بن نور الدین بن اسد سلجوقی شادان قلعہ الدین میں ۱۱۱۱ھ میں الف الدین بن زکی بن قسطنطین خانہ موصل میں کی پیدائش ۹۱۳ھ میں ہوئی۔ نور الدین بن لوٹو نے اسے "مردود" یعنی خیرہ یا یتیم، یہاں تک کہ اس نے اس کی قدرت پر قدرت حاصل کر لی اور اس کی شان، شوکت بڑھائی، پھر "جہلہ دین" نے اس پر پانچویں عالمہ گروی جمی کی وجہ سے اس کے پاس کوئی ٹوٹی عمر گھر بلوغت تک نہ پہنچ سکی، اس نے کوئی اور اچھی چیزیں بیچیں پچھڑی تھی، کھانا پیتا بھی اس رنگ کر دیا۔

جب اس کا نام "مظاہر اللہ" ہی تو میری "حاکم ازل" فوت ہوا تو اس وقت بھی اسے حیران کن گھاٹ پہنچے سے روکا، جہاں تک کہ موت بچا کر رہا۔

قاضی شرف الدین اسماعیل بن ابراہیم۔ حنفی کے متبع تھے ان کی ذرا کتب و تصانیف ہیں اور چھ ماہی شمس الدین بن اطمین کی تصانیف کے علاوہ بحالی ہیں اور مولانا زکی اور ابن الحرمہ علی کے صاحب ہوتے تھے "قواعد خانقاہی" میں اور اس آیتہ و پس ان کی طوالت تھی۔ جب "محقق" نے ان کی طرف پیام بھیجا کہ غوثیہ دختر موراد کے پانی کی صلت کا قانون دین تو وہ اس سے انک گئے اور پایا کہ اس بارہ میں موراد جب امام محمد بن یحییٰ بن اسمٰعیل دینا نہ چاہتا تھا اسے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روایت ثناء ہے اور یہ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے اور اس کی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی کبھی کبھی "محقق" کو ان پر بڑا غصہ آیا اور اس نے انہیں تو دین سے معزول کر کے ان کے شاگرد ابوالحسن بن ابراہیم کو یہ صمد و صاحب دہا بنائے مگر یہی نتیجہ ہوئے اور اسی حالت میں وفات ہوئی۔

علاء الدین خرماتے ہیں کہ اس سال بادشاہوں کی ایک جماعت فوت ہوئی جن میں سے "الغیر بن العزیز بن عادل" "الحزب بن عثمان بن عادل" اور "مظفر الدین" عاکم اہل قحار۔

ابن الاثیر اسد الغلابہ اور الکامل کے مصنف۔ وہ امام حجاز مرزا الدین ابو الحسن علی بن عبد اکرم بن عبد الوہاب فیہما فی الجوزی الموصلی ہیں جو ان کے نام سے معروف ہیں۔ مصنف کتاب اسد الغلابہ اور کتاب الکامل فی احوال اہل بیت میں انتقادات کی بنیادی ہے۔ ان کے تصانیف کی ابتدا آٹھ ذی قعدہ ۶۸۸ھ تک ہے جو مصل کے بادشاہوں کے پاس بطور تحفہ پیش کی گئی تھی۔ ان میں سے کئی کے ذریعہ بھی رہے جیسے ان کا بیان پہلے گزر چکا ہے۔ اور ماضی میں آخری عراقی مکرزیا، وفات تک کی عزت و عظمت سے رہے یہاں تک کہ اس سال شعبان میں فوت ہوئے اس وقت عمر کا ۷۷ سال تھی اور حجاز تھیں۔

بہر حال آپ کے بھائی ابو سعید اہل مبارک تھے وہ جامع الاصول کتاب وطبرہ کے مصنف ہیں انھیں وفات کے بعد ہی وزیر ضیاء الدین ابو اسد عمر نے ہیں جو ملک افضل علی بن ناصر کا بیٹا تھا جس کا حکم و مشورہ اور جہاد میں اس کے ذریعہ تھے۔ یہاں تک پہلے گزر چکا ہے کہ ابو اسد اس شخص کی طرف منسوب تھا جسے عبد المعز بن بکر کہا جاتا ہے جو یہ عقیدہ فیصلے سے تھا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہی عربی طرف منسوب ہے یعنی عراقی اور کمال ہیں جو عمر بن ابی کے بیٹے ہیں۔

ابن المستوفی الارملی بہارک ہیں احمد بن مبارک بن محبوب بن محمد بن عبد العزیز بن عبد الوہاب کا بیٹا تھے۔ ان کی تعلیم میں امام تھے جیسے حدیث، فہم، اسکا اور جلال، ادب اور حساب وغیرہ۔ آپ کی کئی تصنیفات اور آپ کے بہت سے تلامذہ ہیں، واقعی جس الدین بن عثمان نے الوفا میں ان کے حالات پر سے عمر اور تحصیل سے لکھے ہیں۔

آٹھ ۶۳۱ھ

اس سال بغداد میں دوسرے مستنصر کی قبر حمل ہوئی ۱۰ ماہ اس سے پہلے اس جیسے اور رقیب جو اتحاد اہل اربعہ کے لئے اسے وقف کیا تھا۔ امام ابو جریس نے یہ جہاد سے ۶۷۰ قریب جہاد پرانی کرنے والے، ہر مذہب کے لئے ایک مدرس اور شیخ الکریم، بغدادی اور سننے والے ایک عرب اور اس نے مسلمانوں کو طرح پر لکھنے میں مشغول ہوتے۔ قبروں کے لئے ایک کتبہ اور سب کے لئے دیکھوں کے واسطے ایک باغی میں میں گوشت، مٹو اور دیگر خوراک جو ہر ایک کے لئے کافی ہو کر جب پانچ روزہ کی ہجرت کا دن ہو تو اس میں اسحاق کا آثار جو اس میں غلط ہمسفر ہانہ بڑا ت خود اور اس کے اہل حکومت میں سے امام ابو اسد، قاضی فقہاء، صوفیاء اور شعراء وغیرہ فرض ابن جس سے کوئی باقی نہ بچا، ایک بہت بڑے ستر خوان کا بندہ دست کیا گیا جس پر حاضرین نے کھانا کھا یا اور وہاں سے بغداد کی چھاؤں تک اور کوام و خوش کے کمران میں منتقل کیا گیا، وہاں کے تمام دربارین اور حاضرین کو شخصیں مقامات کی گنجائش اور تمام اہل حکومت اور فقہاء اور جہاد کی کرنے والوں کو یہ جو کادوں تھا، شعراء نے طبع کی تحریف میں بحرین اور ویرانہ شام اور شام کی گنجائش، امام ابن ابی اسد نے اپنی تاریخ میں اسے بطور وسط اور کافی ثانی امام میں ذکر کیا ہے۔

کتاب پانچویں چھانے کے لئے امام امی الدین ابو عبد اللہ بن عثمان، اور ذوقی کے لئے امام حامد شہداء ابن ابو حفص عمر بن محمد فرغانی اور حجاب کے لئے امام علامہ علی الدین بن یوسف بن شیخ ابو الفرج ابن الجوزی مقرر ہوئے لیکن اس دن ان کی جہاد کے بعد عبد الرحمن نے چھانے میں آیا تو کچھ کا معدول کے کئی انھیں ہار شاہوں کے پاس گئے ہوئے تھے۔ ابو اسد کے لئے بھی اس دن شیخ سائر عالم ابن ابی الحسن السعفی النعمانی نے چھانے میں آیا وہاں تک کہ ان کی جگہ دوسرے شیخ متعین ہوئے اور کہوں کا آثار بکثرت خانہ وقف کیا گیا۔ جب کی شمس کی گھٹتی ہوئی، تو یہ کادوں کے لئے دیکھئے اور وقف شدہ کتا ہیں جو وہ جس اور اس دوسری شیر کے حوالی سید الدین ابو طالب محمد بن محمد تھے جو بعد میں دوسرے نے اس وقت وہ دارالکتاب کے ساتھ چھانے میں ان کا دوسرا لکھیں اور وہ رقیب الدین کو صلح صلا کی ۶۸۳ھ واقعہ کو شاہیہ کے مدرس معزول کر دیئے گئے اور ان کی جگہ قاضی القضاۃ ابو العالی عبد الرحمن بن قیصل مقرر ہوئے۔ ساتھ انھیں قضاء کے امام سے بھی دیئے گئے جو ان کے پاس تھے۔ یہ سب امور جو الدین ابن عثمان کی وفات کے بعد چھانے پائے ۱۰ ایک مرسد تک قاضی اور نظامیہ وغیرہ اس میں دوسری بھی دیئے تھے۔ پھر مستنصر نے انھیں معزول کر دیا۔

بجاء نہ پانے لے گئی وہاں کے اور غریب و پے علم لوگ اور کاروباری اہل حالت میں چھ ماہ محنت کر کے وہ بجاء نہ پانے کو فتح میں حاضر ہوئے اور محنت کر کے یہاں تک کہ ست چوٹی ہو گئی اس سے لوگوں نے بہت اہم حاصل کیا۔

و بعد ازیں سید محمد صادق کو واپس آنے میں اس کا بیوا کا مرستہ کر کے بعد میں فرنگیوں نے قلعہ تعالیٰ ان پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا یہ ان سے متعلق میں یاد رہا مال ملک باہر افراس سے اسے چھ ماہ تک اس نے اس سے مدد مان سے نہیں لیا اور واپس نہ آیا یہاں تک کہ ان کو قیدی کر لیا گیا۔

اس کی وفات اس سال کی ۲۲ ربیع الثانی ہوئی اور قلعہ میں دفن کیا گیا تا آنکہ اس کی وہ قبر جو پانچ فی ثانی وچا کے پاس کھڑکیوں والی تھی مٹی ہو گئی جس سے اس کی قبر کا کھد کھد ہو گیا۔ اس کے بعد اس کی وفات اس سال کی ۱۲ ربیع الثانی ہو گئی۔

اس نے اس وقت میں سے اور اپنے بھائی شرف و جلال و جلال سے بھلائے ہاتھ بپ وہ پانچ ماہ کا مسرور ہو گئے ہوئے تھے۔ اس میں ہی حاجت پوری کرنے والے اکثر مقبضات میں میری حاجت روائی کرنے والے تھے جو میری قید اور توقف کے وقت میں ملے۔ اس کے بعد اس نے میری طرف سے ہم دلی اور غریب سے یہ ہاتھ بھائی مقرب میں ملے ہوا تو اسے ہندوستانی کو اور اس سے یہ کہے ہوئے تھے کہ اس کی زبان پر اس کے کلام اور اس کی ماہ و قدرت میں صحت کر کے کا قوت پرور قیامت لے لے عید ان میں حکایت کرے گا۔

اس نے بعد کے واقعات اس نے اپنے بیٹے مال کو اور اسی چھ ماہ کا دل جہد کیا اور اپنے بیٹے صاحب "ابوبکر" کو جو نہ مطلقاً کامران اس کا فرمان بھی جاری کر دیا۔ اس نے اقل تو وہاں کے امراء نے ملک ناصر و افغانوں کے مظہر اور ملک مظہر بن یونس بن محمود بن ملک عامل کے۔ میں نے اتفاق کیا تھا اور ان میں شیخ کا جو کچھ کوئی طرف تھا اور دوسروں کا دوسری طرف وہ "اور اسات" میں بھی ہوا تھا جو ان کی اور اس کے دوست ہو گئی دوسری طرف کا "شیر" سے نکل جائے تو وہ اور اسات سے سہرہ ہو گئے اس کے پیچھے پیچھے تھے اس کی اہلیت و طاقت میں کوئی شک نہ تھا۔

و بعد ازیں اس کی طرف چار اہل غلامی کے پاس سے نذرانہ اس نے اپنے گھوڑے کے سر و ہاتھ الٹنے کی طرف موزاںوں کے پیچھے کر کے لے کر نکلتا تھا۔ اس سے پہلے کہ اس کے پاس قابو میں اس کے اہل شرفی امراء نے اس کے گھوڑے کی نگاہ میں اس کی آگے سے اپنے گھوڑے اس سے "ابوبکر" کے نکل میں کر دئی اور اس کے پیچھے ہوئے تھے اور غلاموں کی طرف سے ہوا اور اسے قلعہ بنا کر اس میں ہو گئی۔

جواب : ہاں وہ اس نے شاہی گاڑی میں سواری کی اس طرح کیا اور اس کو چھ ماہ تک اس کے مظہر سلطان الجوزی فرماتے ہیں کہ اس نے چار روزہ اور پانچ اٹھ مصلحتیں تعمیر کیں اور ان میں کوئی ایک کو ملک و دیکھا۔ مصلحت میں اس کی حکومت قائم ہو گئی مصری اور شاہی امراء اس کے پاس سے ہو گئے ناصر و افغانوں سے نذرانہ دلائی طرف دلائے ہوئے اس پر قبضہ کر لیا اور اس کے مقابلہ میں شہر اور مصری فوجوں کے ساتھ لے کر نکلا اور شرف سے کہہ کر اس سے ہوا و کتابت کھلا دلائی اور اس کی طرف سے سات سو سو لوگوں کے ساتھ ہوا۔ اس کی آگے اس نے اس کا رخ کیا اس وقت وہ چھ ماہ میں رہا کہ اس کے ہوتے تھا اور ناصر و سلطان میں شہر میں اس کے خوف سے ہزار ہوں لوگوں نے اس کے سامان اور قلعہ پر قبضہ کر کے اس کی جہت سے ان کے خود مصلحت حاصل ہوئی اس کی بدولت ناصر اپنی خیر میں ہلاک کیا ناصر کو اس کی طرف ملایا تھا تو اس کو اس کے ہاتھ بھائی کے ساتھ اور اس کے ہاتھ بھائی کے ساتھ۔

اس سال شہر اس سے ملک سلطان محمد بن ابوبکر بن کامل کا حکم تھا اور وہاں کے دوسرے ملاقوں نے اس کے خلاف بغاوت کی اس پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا وہ اس سے غمزدہ ہو کر انہوں نے اس کے اموال و اسباب لوٹ لئے ستارہ چاکر چھوٹی تو اس کا حکم حاصل ہوا۔ اس نے اس کا رخ کیا تو اس کے پاس سے کہہ کر اس کے ملاقوں کے حضور پیش کر گئے لیکن وہاں کے پاس اس (ناصر) کے غیر طاقتور ملاقوں کے

عرب نے ایف قبیلے کے بڑے طاقت چھڑایا تو ابو عمرو و حاکم زحلی کی مدد سے رہا، مگر توحیدی مدت بعد فرجیوں کی طرف تھک گیا مگر وہ بھی وہاں آباد نہ ہو سکا، اس لیے حضرت امی قید رکھا، بلا فراہمہ میں رہ کر جیسا کہ لکھا ہے۔

اس سال صالح بن عیوب نے مصر میں داروں کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جو رہا، ایک تھوڑا عرصہ بیت المال سے زیادہ خرچ کیا، تین سے زیادہ مساجد بنوائیں، ایک ہزار مسجد رکھ دیتے گئے، اس کے بعد ترکوں نے اٹھ دس ہزار ہجری خراب کیا جیسا کہ سن کا ذکر آگے آئے گا۔

اس سال ملک منصور بن ابی انعم بن الملک الجہد حاکم مصر خود لوہوں کے ساتھ مل کر جنگ کے لئے لکھنؤ کی روانہ ہوئے، خود مصر سے ملے، پہلے انھیں ہجرت ملی، پھر جس کی کردہ اہل کادک سب دیکھ کر ان اپنے شوہر کی طرف واپس چلے گئے مگر شہاب الدین غازی کو کم پتا تو قین نے خوار و مر سے سب کچھ لے کر لیا، انھیں اپنے شوہر میں جھگڑا کیا کہ وہ اس کی بیعت بن جائیں۔

علامہ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ اسی سال شیخ عزالدین کی رہائش مصر کی طرف آمد ہوئی، اس کے حاکم نے ان کا اکرام و اعزاز کیا اور انھیں خاص شرف دے دیا، مگر قے کے بعد قہار کا غلبہ اور مصر کا قاضی القضاۃ بنایا، مگر مصریوں نے خود اپنے آپ کو اور بن عزالدین کو اپنے گھر سے باہر نہ جانے دیا۔

علامہ ابوشامہ فرماتے ہیں کہ اس سال جس بن ابی انعم کو بیعت دینے کے بعد جب کوفت ہوئے تو کال بن لاس ایف نصف شعبان میں لوہوں سے اپنے وطن میں اپنے شوہر کے قاضی بن گئے۔

القصص بن ابی انعم ابن کاہن ابو یوسف ابو انعم بن احمد بن محمد بن منصور بن علی، اپنے تھے خودی مولیٰ، ابنی جز سے معروض ہیں، طبرہریت میں مشغول ہوئے، مشغول "سینا" کے عمل و فرعی اور حساب کو نہ دیا، بلکہ انھیں الحاصل علی اللغۃ وغیرہ کتابیں لکھی، یاد میں مشافہہ مصنف تھے، ان کے کئی نوادہ امات اور نوادہ پاشی ہیں، انھیں شہادت ملی کہ، وقت وہ جب کوہی ۵۵ سال عمر ملی، درمناضت تھی۔

کمال بن یونس^(۱) ان کا نام یونس بن یونس بن محمد بن سعد بن کمال، القسبی اور القسوی، مولیٰ میں شامہ کے شیخ، وہی سن کی داروں کے مدین، مولیٰ فروغ و مہولہ، متعلق اور حکمت میں صرفت، تادمی، طلب مختلف شہروں میں سے ان کے پاس سفر کرتے آتے، ۸۸۰ سال عمر ملی، ان کے گھر و شاہداد ہیں، ان میں سے چند وہ ہیں جن میں "دروازہ" کو مولیٰ کی طرف کیا ہے۔

اگر وہ شاہداد علیہ سے مال سے حریز کرے تو دنیا کی مملکت تمہاری اہل سے قاضی شرف ہوگی، زمانے کے کوہی اور تیرا حکم نافذ ہے، تیری کوشش و قیادت و دور تیرا حکم ہی برائے نافذ رہے۔
ان کی پیدائش ۵۵۵ھ میں اور وفات اس سال کے نصف شعبان میں ہوئی، درمناضت تھی۔

اس سال و مشق میں فوت ہونے والے حضرات

عبد الواحد صوفی مگر جائے میری کم کے حر سال صاحب اور پادری رہے اپنی وفات سے چند دن پہلے سلطان ہوئے مگر پھر ان سے سب سے پہلے متفقہ میں مقیم ہوئے، پھر ہی ایام ہوئے، تھوڑا کچھ اپنی بیوی صاحب کے عالم میں فوت ہوئے، صوفی کے قبرستان میں مدفون ہوئے، ان کے جنازہ میں پادری بھیج کر، جوئی و جنت و کی انا بھی لکھنا تھا وہی درمناضت تھی۔

ابو الفضل احمد بن اسفندیار ابن الموفق بن ابی علی الموفق بن ابی علی، مولیٰ اور جواہر خانہ کے شیخ، علامہ ابن سہاق فرماتے ہیں کہ یہ بڑے خود دوست، خوش اخلاق، ابی الفت کے چکر، انتہائی متواضع، حکم، شہادہ و گفتگو کرنے والے، متعلق اور محمد و حضرت کے جانی، بہترین اہل کرنے

دی اور خورزی دیکھ کر اسے اور اسحق کا ہمسرو کر لیا اور صالح، اسماعیل بھی جھٹک سے آگیا۔ انھیں اسٹیشن پر بڑی بگلی ہوئی، اہل مویشی خیم ہو گئے اور غریب بہت زیادہ بڑھ گیا، یہاں تک کہ ایک لڑکی کی قیمت ۱۶۰۰ روپے کا ڈھیر ۹۰۰ روپے اور ایک اونٹنی کی مقدار ہوتی ہے اور ہم کی بگلی، اور گوشت کا ایک ٹکڑا سات روپے کا مالک اور چاند ۱۲ روپے کے بدلہ فروخت ہو گیا، بھیاں اور بچے ہم مارا اور گدگد کرنا بھائی نہیں ہوگے راستوں میں سرے سے گئے، انھیں غسل دینے کی طاقت نہ تھی اور نہ جھیر و جھنڈا، مٹکین اور قبر کا بندہ دست ہوسکا، لوگ اپنے سر دھو کر کنوئیں میں ڈالتے، یہاں تک کہ چار صبر پر ہمارا ہو گیا، اور لوگ سخت غما ہو گئے، ہاتھ دھو کر جانچا۔

انہیں اہل شیعہ علی الدین ان صلاح فوت ہوئے بعد اس وقت کے ساتھ دارالحجہ سے شیعہ اللہ سے شیعہ انیس باب المرتضیٰ سے بڑی مشکل سے ساتھ لیا گیا اور صوفی قبرستان میں دفن کیا گیا، علامہ سید ابن الجوزی نے فرمایا ان سب باتوں کے بارے میں وہ شیعہ کے جام بیچے اور مکمل عام فتنہ اور کاذب اور کرم ہوتا، لیکن اپنی جگہ پر اسی طرح آئے، شیعہ شباب اللہ بن ابوشامہ نے ذکر کیا کہ اسی سال شیعہ بہت بڑھ گئے اور خورزی اس میں سے وہ ایک گئے کہ اس میں کہتے تھے ہمدرد و مہمونی پر مانگتے تھے پھر فلس میں سے یہاں خریدے اور بیچ کر کھاتے، جیسے وہاں دی فرماتے ہیں کہ میں نے ان چیزوں کا مشاہدہ کیا ہے کہ ان میں وہ بھٹکی اور خورزی کی بڑھوتی کی تفصیل ذکر کی، پھر اس سال کے آخر میں یہ اٹھائی کے موقع پر یہ سب کچھ ختم ہوا، اللہ شہد۔

جب صالح ایوب کو یہ خبر ملی کہ خورزی اس کے خلاف ہو گئے اور اس کے چچا صالح و اسماعیل سے انہوں نے صلہ کر کے تو اس نے ملک مفرد اور عجم میں اسے اللہ بن ابی شیر کو حکم مٹھس کر لیا اور اس سے اعدا کا مطالبہ کیا اور اسے نائب و مشفق معین الدین ابن شیح کی جانب قوی ہو گئی، لیکن وہ اس سال کے درمیان میں فوت ہو گیا، یہاں تک کہ وفات میں آئے کہ جب منصور عام مٹھس صالح کو اسماعیل کی روٹی دکھاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو اس نے صلیبیوں، ترکمانوں اور یہودیوں کو لوگوں سے لشکر جمع کرنے کا آغاز کیا ہے، یہ کہ مشفق کو خورزی سے بڑھ کر اسے اور جو صابرو انہوں نے وہاں کر کے کھائے ختم کر سکے، جب اس کی اطلاع خورزی رسید ہوئی تو وہ اس کی بدعت سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا مشفق باجمہ سے نہیں جاتے کہ اس سال کے شیعہ کے زائد ایک، ایک ہے اور خورزی مشفق چلے گئے، ہمدرد اور نے اپنے لشکر صالح اسماعیل کے پاس خورزی کے ساتھ بھیجا اور مشفق کا لشکر لے کر یہ لوگ صالح اسماعیل سے مل گئے اور پھر پھر مشفق پر خواندہ سب سے جا ملے یہ بڑے اجتماع کا دن تھا اس میں مونا خورزی تھل تھلے نیرازان کا دستہ دکھاتا تھا، خان، برائیاں کا ہر تیرا ہر پالایا تھا ان کی حالت غریبی اور دوا دھر دھر تھی۔

منصور عام مٹھس جھٹک لشکر کے پرچہ کو صالح ایوب سے لے کر اپنی دسترس میں لے لیا، اور مشفق آکر بہستان سامہ میں صالح ایوب کی خدمت کے لئے ٹھہرا پھر اس کے ولی میں اس پر قبضہ کرنے کا خیال پیدا ہوا تو اتفاقاً یہ یاد ہوا اور آئندہ سال فوت ہو گیا، اسے جس شخص کا کیا اس کے وعدے کے بعد اس کی مدت حکومت اس سال تھی اور اس کا پرچہ ملک اشرف اس کے بعد بادشاہ بنایا جس نے اس سال حکومت کی پھر اس سے حکومت لے لی گئی جیسا کہ آگے آئے گا۔

اور جھٹک اور صبری کو صالح ایوب کے نائب بنے۔ یہ دونوں میں سے صالح اسماعیل کے چچا کو ملی علاقہ باقی رہا جس میں چار تیرا ہر سالہ انداس کی اولاد اس کے پاس تھی، یہ تیرا ہر تیرا ہر مال بیکر سب چھوٹا ہے۔ یہ تیرا ہر اس کی اولاد پر تیرا ہر دیار مصر پر قبضہ کر دی گئی اور وہاں سے چاراء ملک، اس میں تیرا ہر ابن القاضی غازی، عام مٹھس سے چچہ طلب کی اس نے تیرا ہر اور اکرام و احترام کیا، اس کا ایک کوٹھن لکھنے سے اپنے استاد زور سے ناصر کو کہا اس وقت وہ چچا کوٹھن فرما رہا تھا کہ تیرا ہر کوٹھن کا تمام کام کیا اور اسے صلیبیوں نے اس سے ملاوٹ کرنا جس کی لہذا تو نے ان کا کرام کیا ان سے حسن سلوک سے خوش کیا، ان سے رشوت سرائی قائم کیا اور انھیں صلیبیوں نے اس سے ملاوٹ کرنا جس کی لہذا تو صالح ایوب نے خود اللہ بن ابی شیر کی بدعت میں ایک لشکر ان کی طرف روانہ کیا تو اس لشکر نے انھیں شکست دی اور وہاں کے شیعہ سے جلا وطن کر دیا، ہمدرد کو کرک کرک کا ہمسرو کر کے اس کی سخت لہانت کی۔

تک صالح عجم الدین ایوب، ہمدرد سے آبا و اجداد ایک بڑی دشمنی کا زری میں بڑھ کر مشفق میں داخل ہوا وہاں کے لوگوں سے احسان کیا اور لشکر اہل عجمین پر صدقہ کر کے جھٹک، صبری اور ہمدرد چچا ہمدرد اس کے حکم مرالدین ابن ابیہر سے لے کر ہمدرد اس کا خوش دینی پھر وہاں سے

لیا تو اس کا عوض عطا کیا اور دمشق میں مقیم ہو گیا پھر اس کی یہ وجہ جرنی کی گئی کہ وہ صالح اسامیہ سے خط و کتابت رکھتا تھا تو اس پر پابندی لگا دی گئی اور اس کے اسوال و ذخائر پر نگرانی کے لئے مجھے و مہر چار ہوا اور کچھ عطا چلا گیا اس نے کہا یہ مرا آخری وقت ہے، پھر اس نے بات کی تھی کہ فوت ہو گیا، پھر میں باب انصر میں دفن ہوا پھر اسے اس کی قبر میں جو ارفقہ کے اوپر ہے منتقل کر دیا گیا اعلام سلاطین و شہداء نے اس کی تاریخ وفات ۶۹۷ھ لکھی ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

شہاب غازی ابن عادل... حاکم صیقاہ تہمت اور غلام و غیرہ۔ یہ بنی ایوب میں سے عقل مند اور فاضل و دیندار شخص تھا جو اشعار پر صفا تھا وہ یہ ہے:
 یہ بات بڑی قہر ہے، یہ کہ تو دنیا میں زمین پر بیٹھا ہے حالانکہ تیرا باپ ہے۔ میری یہ حال اس کشتی کی طرح ہے جو کسی قوم کے لئے کربل رہی ہے،
 جبکہ لوگ بیٹھے ہوں۔

آغاز ۶۹۶ھ

اس سال سلطان صالح بن محمد الدین اور یار مصریہ سے دمشق آیا اور حمص کے لئے لشکر کشی اور مصلحتوں کو تیار کیا اس لئے کہ ہمیں کے حاکم ملک اشرف بن سہبائی بن منصور بن اسد الدین نے حاکم حلب ناصر یوسف بن ایزید سے صلح یا شریک تیار کر لیا تھا جب صلحوں کو مامور کے آنے کی خبر ہوئی تو یہ بھی ایک بڑی تعداد میں ان سے حمص کی ممانعت کے لئے باہر نکل آئے اتفاق سے شیخ محمد بن ابی ہادی اسی علاقہ کے مدرس کا صدقوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے انہوں نے دونوں گروہوں میں صلح کرادی اور دونوں کو اپنے اپنے گواہی کی طرف لوٹا دیا، اللہ تعالیٰ ہی کی سب تعریفیں ہیں۔
 اس سال ایک ترکی نو جوان نظام نے اپنے آکا کے بچے کو قتل کر دیا جب اس نے اس سے پہلی کارا دہ کر تو اس نے ممانعت کی اس غلام کو نہیں لگا کر سولی چڑھایا گیا، یہ بہت خیر بود و جان تھا لوگوں کو اس کی مہتر بنی برائیسوں ہوا اس کے بارے میں قصائد کہے، ان میں سے شہاب الدین ابو شامہ نے اپنی کتاب ذیل میں بھی اس کے بارے میں اشعار کہے اور طوالت کے ساتھ اس کا قصہ بیان کیا ہے۔

اس سال دمشق کے آئے کے روز میں پراہر دی طرز کا ہوا ایک بل کر چار، یہ قصہ ہم حکیم کے قریب تھا جس کی وجہ سے بہت سے گھر اور دکانیں اندھ کھڑ ہو گئیں، یہ بل دن کے وقت کر تھا اور انور کی رات ۲۵ ربیع ثانی میں منات آگ بھڑک اٹھی تو جو کچھ اس میں تھا سب جل گیا اس کی چیز چھپاں گزری کی تھیں لوگوں کی اس میں دھجی کھسکائیں راکھ ہو گئیں، اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اس نے جامع مسجد کو محفوظ رکھا، کچھ دنوں بعد سلطان دمشق آیا تو اس نے اسے دوبارہ اس حالت پر جانے کا حکم دیا (میں ان کے پاس گیا ہوں کہ پھر یہ دنار ۴۰ھ کے بعد مکمل طور پر کر کر جل گیا تھا اور پھر دوبارہ اسے پہلے سے اچھی عمارت میں تعمیر کیا گیا، واللہ اعلم) اس وقت میرا وہ بیٹا شارق فی دمشق میں پائی تھا میرا کہ حدیث شریف کا مفہم کہ اس پر بیشی علیہ السلام کا نزول ہو گا میرا کہ اس کا بیان اپنی جگہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا۔

پھر سلطان صالح ایوب شاہی چار پائی پر چار روپہ دیا مصریہ کی طرف واپس آیا اس کی طبیعت انتہائی پر حمل اور سازشیں اس کی بنیادی نے اسے اپنے بھائی عادل بن ابی کامل جو دار مصریہ کا اپنے باپ کے بعد حاکم تھا اس کے قتل کے لئے کام سے غافل کر دیا، اس نے اس وقت قید کر لیا جب اس نے مصر پر قبضہ کر لیا تھا، جب اس سال کا شوال کا مہینہ آیا تو اس نے اسے چھائی دے کر حکم دیا تو حمص الدولہ کی خبر کے پاس اسے چھائی دی گئی تو اس نے اس کے بعد ۸۰ سال کے نصف شعبان تک ہی انتہائی برے حال میں مر پائی اس کی عمارت بڑھ گئی تو قتل ہونے پر غصہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے عی ہیں جو جنتی کا مالک اور پادشاہ ہے۔

اس سال دار مصریہ کے قاضی القضاۃ افضل الدین خوشی کی وفات ہوئی، یہ حکیم اور متعلق میں ماہر تھے اس کے ہار جو اپنے احکام میں عمدہ کردار کے مالک تھے شیخ ابو شامہ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ان کی تعریف کی ہے۔

اسے سونے والا چھپا دیا جو دم کا دوا سے دور ہوئے اور ان کا بچہ نہ کیا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار کہیں زمین کو ان کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے لیکن ذات مردوں کو زندہ کرنے والی ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔

ابو القاسم النضر اللہ بن حبیب اللہ بن محمد اللہ بن الحسن بن یحییٰ بن ساعد الغضائری الکافی البصری قرطبی مفسر اور
 اہل کتب کے بڑے باوجود کے خصوصی آدمیوں میں سے تھے۔ انہوں نے اسی کے ساتھ ۱۲۳ھ میں بغداد کا سفر کیا، وہ یہاں اور پچھپ سٹھقر کر کے والے
 تھے۔ ان کے اشعار میں سے ہے: **اغترنے جب میری سرحدوں کا میری نہایت کے لاش اٹھا کیا اور مجھے قرب کی بجائے بھد۔** میں بدیہ اور میری
 بہ دیہی وصال کی ۵۰ ہوت نکھر کی چاہ کی رفت کی جانی سے ہجر اتر تم سے نہیں رکھ سکتا تو نے میری آنکھوں کو جابلے نجات توں نے زندگی کی آسائش
 نیندا اور حکمت میں پائی۔

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

اس سال شیخ غلام الدین بابہ دہلی، خلیفہ کے قاصد، حاکم مسرور، حاکم قزاقستان، شکر علی دہلوی اور انہوں نے جوہاں میں صلح کرائی، ان میں جنگ بہت تیز ہو گئی اور سرے پر وہ بھی، مصری فوج نے فتح لگائی۔ یہ سہ ماہی، ذکر کیا، اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اگر وہ شاہیوں کے خلاف ان کی مدد کریں گے تو انہیں بیت المقدس دے دیا جائے گا، اور کئی مہینے چھوٹ بڑے ہو چکے تھے ان میں صلح کرا دی، اور شاہی افسرانے کے کئی بادشاہوں کی ایک جماعت کو دیار مصر سے حجاز ایمان لے کر صلا، و ساما کی اولاد اشراف کی بیٹی، پوروس کے علاؤ الدین حاکم تھیں، وغیرہ کی اولاد تھی۔ (اور خدا تعالیٰ اسے کامیاب و اجماع و صلح فرمائے)۔

اس سوال کے ذیل میں جیسا کہ علامہ بن عباسی نے ذکر کیا ہے کہ بغداد میں ایک شخص تھا جس کے سر پر ایک دھلی چالہ تھا، وہ پھل اور خیار اور
 خربزہ کی تودہ کو کھڑے ہو کر دینے لگا تو لوگوں کو اس کا یاد آگیا ہوا کیونکہ وہ خیر اور اچا چالہ تھا اور اس کا ملک بھی اس کے ساتھ تھا۔ وہاں موجود
 لوگوں میں سے کسی نے ایک بار وہاں اس کے دروازے پر گئی تو اس میں خود سدا نکلا، ہر گز کھینچا نہ دیا اور اسے شامت سے جاننا ہوں اور وہاں پہلے
 سال جو دروازہ ہرے ہاتھ سے کھل کر کھینچا نہیں تھا اسے وہ تو مجھ سے کسی نے اسے گا دی اور اسے اس شخص نے کہا: جتنی سے تبت کسی ہے اس
 کی کیا طاقت ہے؟ کہا: اس کا اتنا خزانہ ہے اس کے پاس ۳۳ دروازے تھے، جب لوگوں نے ان کا کارن کیا تو وہ اسے ہی لکھے بھانڈے میں اس نے
 بتایا تھا تو اس آدمی نے ۳۳ دروازے کھل کر دیکھے وہ اس نے انھیں جیسا بیچنے کی غرض سے دیا تھا جب سدا اس کے ہاتھ سے گرے تو وہ لوگوں کو اس
 پر حیرت و تعجب ہوا۔

علامہ ابن سہال فرماتے ہیں کہ اسی سے متعلق جتنا یاد ہو، خود کو منظر میں نہیں آتا، وہ کہ ایک شخص نے ماہ ذی قعدہ سے قہقہے کرنے کے لئے اپنے کپڑے اتار کر عمارت پر بندھے، ایک دن وہ جوتا مارا، گاؤں میں بچاں کا شکار تھا، وہ بچے گاؤں کے ساتھ کھڑا، قہقہے سے غافل ہو کر کسی نے کپڑے چھینا، وہ دن نہ بھر بھول گیا، وہ وہاں سے گھر آیا، لیکن وہ بچہ گاؤں میں کھائی طرح رہا، اور اس کے پاس قہقہہ مارا، اس نے کہا: اے گاؤں کے لوگو! میں نے اپنے کپڑے بچے کے ہاتھ سے چھینے ہوئے دیکھے، وہ بچہ کہہ رہا ہے کہ تمہاری عمارت

ایسا تھا۔ اسی ۱۰۰۰ ہجری ۱۰۰۰ پھلا اور شیشے ٹوسٹ کچے کو دو کھڑے ہو کر رہنے کا لوگ اس کے بارگاہ میں ہو گئے اور اس پر ہنس کر کہنے لگے اس نے
 جی ٹھکر کے دور الہ کہا۔ اس کو روکی کی جماعت اپنے اچھے دوستوں کے ساتھ ایک بار دیکھ کر حیران رہ گئے۔ یہاں سے چلے گئے ان کی پرواہ
 نہ تھی ان شیشے کی ٹوکوں کے لئے نہیں۔

اس کا پکا حتمی فیصلہ اس وقت تک نہیں ہو سکا ہے کہ کچھ بری ساری صحیح برائی تھی، مگر جس سے حاکم نفس نے اسے کچھ کرنا چاہا وہ بازو بخوشی ہے اور اسے اپنے بازو سے اتارنا حاضرین کماں پر ہے۔ فیجب ہوا۔ اظہار المصواب۔

آغا ۶۵۲ھ

علامہ سیوطی الجوزی نے اپنی کتاب مراۃ البیہ میں فرمایا کہ اس سال مکہ مکرمہ سے پہنچ کر آٹھ فرسوخ ہوئیں کہ اہل مدین کی زمین میں ایکے ایک کسی پیرائے سے ملے جسے ہاس کے لکھ کے مسند بنکھ دیتے ہوئے نکھائی دیتے ہیں یہ قوامت کا معاملہ اور دن میں اس کا بہت زیادہ ہواں بلند ہوتا نظر آتا ہے تو انہوں کو اس بارے میں کوئی شک نہ ہوا کہ یہ وہی آگ ہے جس کے متعلق منسور علی نے فرمایا کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگی اور اس گناہوں سے تائب ہونے اور عظیم افسوس اپنے ہاتھ بھینچنے، عوامی اور عداوت و خیرات کرنے لگے۔

اسی سال قادیان اقطالی نجد سے آیا، مسلمانوں کے ہاں لوٹے، کچھ کو قید کیا اس کے ساتھ مسند ہی منسور بن کی ایک جماعت تھی جنہوں نے بکارت، سرکشی اور تشدد کا بازو گرم کر رکھا قادیان ملک معز ایک ترکمانی اور اس کی بیوی شجرۃ الدردلی طرف کچھ جہان نہ دیتے معز نے اپنی بیوی سے مشاورت کی کہ وہ اقطالی کو قتل کرنا چاہتا ہے تو اس نے اجازت دے دی ہاس نے اس کے خلاف مہم کا قیام کر دیا تا کہ آخر معز بن قادیان منسور سے قتل کر دیا جس طرح مسلمانوں کو اس سے اجازت لی۔

اس سال شیخ عزالدین بن عبدالاسلام نے درسد صالح اربع میں جو دہانوں کے باشندے تھے وہی اور اسی سال شادوم کی بیوی انتہائی زہرہ و زہنت اور شاد اور قیام میں دمشق کے عالم تھامس بن عزیز بن خاویز بن تھامس کی بیوی آئی اس کی وجہ سے دمشق میں کئی برس تک شعلیں اٹھیں۔

عبدالحمید بن عیسیٰ شیخ طلس الدین خسرو شاہی، مشہور حکیم، ہمدان لوگوں میں سے ہیں جو امام فخر الدین رازی کے پاس اصول و فہم دیکھنے میں مصروف رہے، ابھر شام آئے تو ملک ہمدان کا حکم کے ہو کر رو گئے، اس کے پاس سے امرتہ پایا، علامہ ابو شامہ فرماتے ہیں کہ یہ شیخ بادعبہ و عظمیٰ متفکر، عالم، راج اور فاضل و صریح شخص تھے، علامہ سیوطی الجوزی نے فرمایا کہ وہ تو متواضع و زہد، ان کے پاس فحش کے کام ہوتے، ان کے متعلق یہ نہیں ماقول ہے کہ کسی کو بھی اکیف پہنچائی ہو، علامہ سیوطی الجوزی نے فرمایا، ہے، دمشق میں فوت ہوئے اور قادیان میں ملک منسور کی قبر نے اور اس سے پریشان ہوئے۔

شیخ مجد الدین بن تیمیہ مصنف الاحکام ۴۰۱ھ اسلام بنی عبد اللہ بن ابی القاسم بکھر بن محمد بن علی بن حبیب الحارثی الحنبلی، شیخ حنفی الدین ابن حنیبلہ کے ۵۹۰ھ کے ارگردے عرصہ میں پیدا ہوئے، انہیں میں اپنے بچپن میں شہید ہو گئے، ان کے پاس فقہ شافعی کی شیوخ سے تاریخ حدیث کیا، ان کی شیروں کا سفر کیا، حدیث و فقہ میں کمال حاصل کیا، تدریس و افتاء کا کام کیا اور طریقہ بچپن، حدیث و فقہ کے درجہ ان میں انتقال فرمایا۔

شیخ کمال الدین بن طلحہ (۱) جو دمشق میں رہتی کے بعد خطیب مقرر ہوئے، وہاں سے معزول ہو کر حجاز میں مصنفین کے فاضلی بن گئے، ابھر حلب پہنچے، جہاں اسی سال وفات ہوئی، علامہ ابو شامہ فرماتے ہیں کہ عالم فاضل شخص تھے ان سے ذہم بڑے کا طالب کیا گیا تو وہ اس سے باز رہے، چنانچہ شیخ حنفی اور حنفی تھے۔

سید بن طایف (۲) دمشق میں مازنا ابن مساکر سے تاریخ کے ذریعہ روایت کرنے والے آخری شخص ہیں۔

ناصر فرج بن عبد اللہ الحنبلی..... حدیث کا کثرت سے تاریخ کرتے، مسند، البحرین، اصناف، اور تاریخ حدیث کے پانچ نسخہ شیخ

(۱) اعلام النبلاء ۳/۳۴، ذیل الروضین ۱۸۸، خلاصۃ الطبع ۵/۲۲۱، طبقات الشافعیہ ۸/۶۴، البحر ۵/۲۱۴، حین الروایع

۲۰۷۸، البحر ۵/۳۳، الطوایف بالوفیات ۳/۱۷۹

(۲) لکھنؤ اکادمی الکمال ۳۰۵، ذیل الروضین ۱۸۸، خلاصۃ الطبع ۵/۲۶۰، البحر ۵/۲۱۴، حین الروایع ۲۰۷۸

البحر ۵/۳۳

باندہ ہونے لگا، جو طبعی بدالی کی طرح تھا، آسمان پر جا کر ٹھہر گیا اور مغرب کی جانب چلے گئے۔ ان کا چلنے کا پھر اس طرح ہوا کہ آگ ظاہر ہوئی جس کی
 ٹپکنیں جھپکیاں آسمان کی طرف چڑھ رہی تھیں، گویا کہ غلطی سے براہِ یز سے لگی ہوئی ہو کر مسجد نبوی اور مسجد شریف کی طرف چلا گئے۔ پھر سے کا احوال
 کر لیا انہوں نے اپنے سر کھول کر گناہوں کا اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی کی اور نبی علیہ السلام کے حضور چھوٹی ہوئی ہو کر جانبِ اور غلطی سے
 مسجد میں پہنچ گئے اور اُن کے چلنے سے اُن کے غلطی کے حضور دعا کی، آگ کی سرخی نے پورے آسمان کو
 احاطہ کیا، لوگ صرف چاند کی سی روشنی میں رہ گئے، آسمان کوشت کے لئے تھوڑے کی طرح ہو گیا، لوگوں کو ظنا سے عذاب کا یقین ہو گیا۔

لوگوں نے یہ بات نہ سنی تھی، وہی بات کہنے سے لوگوں کو ہمدرد کرنے کی حالت میں گزاردی، بلکہ گناہوں سے ہاتھ کھینچے، گناہوں کی معافی مانگتے۔
 تو پھر ان میں زلزلہ آیا، آگ اپنی جگہ میں ٹھہری، اس کی زیادتی اور بھڑک ٹھہر گئی، اُنہیں اور قاضی امیر مدینہ کے پاس سے وعدہ نصرت کرنے سے
 لئے گئے، ان سے ٹھیک قسم کر لیا، اپنے تمام نظام اور کاروبار چھوڑ کر اپنے گناہوں کے زبردستی قسب کئے، میں اور امیر مدینہ کو اس میں باوجود آگ ہلچل حالت پر
 ہی مشغول رہے، وہاں ہی میں اور ایک بڑا پہاڑ کھائی دیتی اور چڑائی میں پورا ٹھہری، اس سے چند جگہ جوتان کی طرف چڑھ جاتا اور پھر اسی میں
 ٹکرتے۔ بڑے پہاڑ کی طرح اس سے آگ نکلنے لگی، بدالی کی کڑک کی طرح ان جھروں کو پھینکتی، کچھوں اسی حالت پر رہی اس کے بعد وہاں اُنہیں کی
 طرف سخت دے دیے، انہیں وہاں دوسری جگہ کی طرف نکل گئے، بالآخر اس کا سیلاب بحرِ اوقیانوس سے جا ملا، پھر اس کے ساتھ حرکت کرتے رہے یہاں
 تک کہ وہ کے بعض میدان سے گزر چکے گئے۔

پھر وہ آگ شہر کی پڑی اور ٹھہری، اس کے بعد پھر سے اپنے آگے اور پیچھے پھرتے گئے، جتنی کہ اس نے وہ پہاڑ بنائے اس کی زبان کی دھواں تک
 دھواں پہاڑوں سے باہر نکلتا، اور پھر یہ آگ اور اس کی چمک دھکی تک یہ دھواں پہلے سے زیادہ بھڑک رہی ہے، یہاں رات کے آخری حصہ سے
 لے کر جاگت تک سخت آواز غالی دیتی ہے اس کے بڑے قسب میں ٹھہرے، سامنے اس کی شہر کا محل طور پر ٹھیک بیان کرنا، کبھی کافی ہے۔
 سورج اور چاند دھکی تک آواز دھکی نکلتے ہیں، یہ غلطی کیا اور آگ ایک مہینہ ہو گیا کہ وہ اپنی جگہ پر ہی ہے نہ آگے نہ پیچھے جاتی، اس کے متعلق کچھ
 لوگوں نے افواہ کئے ہیں ان میں سے ایک افواہ یہ ہے:

اسے تکلیف دہانے والے آوارہ گناہوں سے اور گنہ گرا، بے شک اس پر اور دوسری مصیبت نے گھیر لیا ہے، اہم یہ ہے کہ حضور ان
 مصیبتوں کی حکایت کرتے ہیں جن کی ہم طاقت نہیں رکھتے، حالانکہ ایمان کے تقاریر میں مانیتے اور بے خوفت میاں کو ڈر دیتے ہیں، بھلا اس کے
 سامنے جتنے میاں کیا جرات، کچھ سخت ہیں اور ڈر لے سکتے ہیں، ان دنوں کو ہلاتے، یہ وہ دونوں گئی اسے دیکھتے سے سورج کی آنکھوں کو دھکیں، آگ کا
 ہندو جس کے اوپر پہاڑوں کی آشتیاں جو زمین میں ٹھہر گئے ہیں، گویا اس کے اوپر پہاڑ چڑھ رہے ہیں اور اس پر سوجھن خواہمورتی کی وجہ سے کچھ دھکی
 ہیں، اور غلطی کی طرح اپنے شراروں کو دھکیں، ہاں میں پھینکتی ہے، وہ گویا سلاخیں اور بادشہ ہے جس کا عذاب و پرناں بھول دیا گیا ہے، وہ جیسے تھوڑے سے
 خوف کے چٹاؤں کے دل پست جا میں اور بھڑکی شہر کی طرح، آشتیاں کینپاتی ہیں، اس کی وجہ سے آسمان میں گہر دھواں چھایا گیا، جس کے باعث
 سورج سیاہ ہوا، گویا اس کی پشت نے جگہ میں بھی نارنگی ڈال دی، اور چوں سورج دات پوری کرنے کے بعد اور دیکھ رہی مسافرین اور زمین اس کیفیت
 کو اپنی زبانوں سے جان کر رہی ہیں، جو اس کے پانی کو قوت طغی لافتی ہے اس کی پشت نے بڑوں کا احوال کر لیا، خرب ہے کہ کدورت اسے زمین
 سے ملے اس نشانی میں کتنا خوب ہے، جو رسول اللہ ﷺ کے کلمات میں ہے، میں نہیں سمجھتا کہ کبھی ہے۔

خیر سے خطیر اس قسم اگر چہ ہمارے گناہ بڑھ گئے اور سیاہی بڑھ گیا، ہر فخر اور جہالت سے ہوئی اہل اور گنہ گرا، بھول دے، غفل فرما،
 گناہوں کو مٹا دے، صاف فرما، اور صحت گرم کر دے۔

یونس علیہ السلام کی قوم جب ایمان لے آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب کو ہٹا لیا، اور پوری قوم کو نعمتوں سے نوازا اور ہم اس مصطفیٰ علیہ السلام کی
 امت ہیں اور ہمیں ان کی طرف سے آپ کے قابلِ امیہ طور پر گزری، دماغی ہے، اگر یہ رسول (حضرت محمد ﷺ) سے تو اللہ تعالیٰ کے راستہ کی
 طرف کوئی دشمنی نہ ہے نہ جانی تو درگزر اور رسول اللہ ﷺ کو بھیجے، جب تک کہ دماغی منبر کو بکھتری نہ ہو۔

میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ اس آگ کے متعلق جو حدیث آئی ہے وہ سمجھیں میں یہ حدیث امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، انہوں نے

ہوئے اور جو کچھ دیکھتے تھے ان کو خوب کرتے مگر یہ بدنامی میں نہ گئے، ایسے میرزا الدین ایک منظم کے گھر کے استاد کے قہر کی بجائے غریب جوان کو کھٹ کرنے والے ہیں جو کھٹ میں ہیں پہلے کھلے اور ان کو دیکھنے کے نام سے معروف تھا۔

اسی طرح سیدان اور دہری نے قہر میں یہاں کے پاس کھیلنے کے قریب سے دوسرا بازار دہریہ جو اس کے باغیچہ میں ہے پر واکر کیا یہی ان کو کھڑا اور اسی میں اس سنان کی اور دہریہ کو سنان کی بات افلاک پائی، ان کے جنازے میں شہر کے بادشاہ ناصر بن سلطانی بطرح اور جولان سے کھڑا ہونے کے لئے تھے حاضر ہوئے۔

علامہ ابو حامد شہاب الدین نے ان کے فضل کی دیکھ کر ان سے مرید بن گئے کچھ عطا فرمائی، انھیں آواز پہرے کی اور ان کی توفیق نہ بدعت کی تعریف کی ہے لیکن انھوں نے کہا کہ میں ان کی وفات کی رات بیمار تھا میں نے نیکو کی حالت میں بیٹائی۔ پہلے انھیں بری حالت میں دیکھا اور پھر سے ملاوٹی تو کون سے نئی حالت میں دیکھا تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے غایت کا سوال کیا۔

یاد رکھو کہ جب سے میں نے جنازہ میں نہ آ سکا، نہ کا بہت بڑا بازار تو سلطان نور محمد اس میں حاضر ہوئے اور وہیں دیکھا کہ وہ علم حاصل تھے، باب شمس کے، شمس اور انھوں نے جوار چنے اور ان کی کھیر کرتے، دریا زبانی پہنچنے والی بندگی سے منع کر کے اسی میں مشغول رہتے۔ تعریف و تحسین میں معروف رہتے، اہل علم و فضل سے محبت کرتے، جو دہریہ سے جدا رہتے، شاد اور حکومت کے اہل مجد اور ان کی زیارت کے لئے آتے، اجنبی لینے دینے میں انھیں نہ کسی شہر تہذیب پائی، وسیع اور میں مرتبے پہاڑ کی سوان۔ سرحد میں بادشاہوں اور خواجہ کے پاس حاصل کیے ان کے فضل کی تحسین دہریہ کی ہوئی، ہمارا حکم میں ان کی آواز بہت اچھی تھی اور ساتھ شانی و رضی اللہ عنہ

ماخوذ اس کے روز کھانہ کا حکم طلب کے زمانہ میں ان سے سوال کیا گیا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کریں وہ نہ پر چڑھے اور ان کی دیر خاموشی میں بٹھ رہے، پھر اپنے چہرے پر دہریہ مال دیکھ کر تیزی سے مدانے لگے ہمدرد ہوئے یہ واضح رہے

فرانی ہے کہ اس شخص کے لئے جس کے خلاف اسی کے سے مقابلوں اور دہریہ لوگوں کو کھٹ کرنے کے لئے بھجوا دیا ہے، قیامت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضور دہریہ ہے اور ان کی تحسین و رضی اللہ عنہ سے آواز ہو گئی، پھر وہ نہر سے دواتے ہوئے آئے اور اسی حالت میں صاحب کی طرف چلے گئے۔

مادستان صاحب کو کھٹ کرنے والے۔۔۔ امیر کبیر سیف الدین ابو الحسن پور، بن ابی انور بن ابی اسحاق القمیری، انکروی، قہر یہ کتب سے یاد ہے اور یہ لوگ قہر یہ کے رہتے تھے، یہاں سے بہت کھڑے ہوتے تھے، بادشاہوں کا حوالہ دیتے ہیں ان کی سب سے بڑی نیکی اس کا اس مادستان کو کھٹ کرتا ہے جو کاسکان کے مکان کو میں واقع ہے ان کی وفات مدفن دکان کو کی کہ جس کوئی، جو لوگوں مادستان کے ساتھ سے یہ دہریہ مادستان صاحب ثروت چھٹ گئے۔

کبیر الدین بن یعقوب بن الملک الحادول ابی عمر بن ابیوب۔۔۔ اپنے والد کے ہم عصر تھے، قہرستان میں دفن ہوئے۔

امیر مظفر الدین ابراہیم۔۔۔ حاکم سرحد مرزا الدین ابی، منظم کے گھر کے استاد مسیحین و ابی اور جلالیہ خلیفہ کے لئے وقف کرنے واسطے کے فرزند اپنے والد کے قبرستان میں درخت کے آریب گھڑے کے نیچے دفن ہوئے۔

شیخ شمس الدین عبد الرحمن بن لویج۔۔۔ القندی مقلد انشائی اپنے شیخ علی الدین ابی انصاری کے بعد داعیہ کے مدرسہ میں وفات کے قبرستان میں دفن ہوئے، ان کا جنازہ بہت بڑا تھا۔

خدا اور شہادے فرما، اس سال، ایک عرصہ میں ہو گیا، جس کی وجہ سے وہ گھٹت ہو گئے، اس سال ذی الدین ابو حامد بن علی میں ویرانی کرنے والے اور عبداللہ بن ابی اسحاق جرایب دیکھتے تھے میرزا الدین میرزا بن ابی طالب بن عبد اللہ انصاری ابی الحسین جو قاضی بنی الدین بن الحارثی کے تھے، یہ ہیں ارجم اللہ تعالیٰ رحمہم، انھیں ثروت ہوئے۔

الوقت پر بھی جس میں کہ اس میں کوئی عورت داخل نہ ہو، بادشاہ نے کہا، کہ ہاں کوئی بچی بھی داخل نہ ہوگا، اس پر واقف نے کہا، اے تارا۔ آقا بادشاہ! ہمارے آپ ہمیں دو لاکھوں سے نہیں مارتا، جب اس نے یہ حکایت ذکر کی تو اس پر وہ مسکرائے گا۔ یہی پہلے درس ہیں پھر ان کے بیٹے کمال الدین ان کے بعد ہوئے اس کی گمرانی پر وہ بیعت الدین بن سوریہ کو مقرر کیا پھر یہ عہدہ ان کی اولاد میں ابھی تک قائم ہے کسی وقت قاضی عسکری بن ساری بھی اس کے گمران رہے۔ پھر ان سے انجمن لیا گیا، جبکہ ان کی گمرانی ثابت رہی۔

بادشاہ نے اس مدرسہ پر بہت اچھے رہنے والے لکھنؤ وقفہ کے دور میں محمد و مہدی کتب کا ذخیرہ منتقل کیا اس سال جب بغداد و اس کے اقارب و اہل زندقہ بغداد کے قاضی القضاۃ بلا دیئے گئے وہاں سے اور ان مقیم رہے پھر اس سال قاضی العسکری ابتداء میں فوت ہوئے، خلیفہ یہ میں آئے۔

اس سال قاضی العسکری میں بادشاہ کی وفات کے بعد کچھ دنوں میں تاریک دور میں اپنے بادشاہ بلاؤ خان بن قلی بن چنگیز خان کا کرہاں بن کر آئے ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنتیں ہوں، ان کی بغاوت پر فتح اور وہاں کے مسلمانوں پر ان کی رست و راہی تہ و نہاد و سال کی ابتداء میں ہوئی جیسا کہ اس کا بیان و تحصیل آئے گی، واللہ اعلم بالصواب۔

اس سال وفات پانے والے نامور حضرات ایک تو بادشاہی جو بارہا یہ کو وقت کرنے والے میں جو دمشق میں ہے جیسا کہ اس کا بیان پہلے گذر گیا ہے۔

شیخ تقی الدین عبد الرحمن بن ابی القاسم (۱) ... ولید بنی اس میں اور علی الاول کو فوت پائی اور وہیں دفن ہوئے، شیخ فاضل علم عہد میں مشغول تھے اس کا تاریخ کتابت اور اس کا نسخہ کرتے، ہاں فرسی مشغل میں فوت ہوئے سہ سال کی عمر پائی۔

میں (ابن کشیر) کہتا ہوں کہ ان کی اکثر کتب اور معجم جو ان کے خط سے لکھی ہوئی ہیں، ہمارے ہاں کے قاضی کتب خانہ میں وقف ہیں، انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ! کیا میں اچھا آدمی نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں تم بڑے اچھے آدمی ہو، مرد صالحہ تعالیٰ۔

شیخ شرف الدین ... محمد بن ابی الفضل المرعی، شیخ فاضل، پختہ عالم، بحث میں محقق کثرت سے حج سکے، دکان کے ہاں انہیں یہ امر حیرت ماحصل تھا، کئی کتب جمع کیں ان کی اکثر مسکونت حجاز میں تھی، جہاں اترتے تو وہاں کے روسا مان کی عظمت کرتے، اپنے کاموں میں مبادتہ، تھے، ان کی وفات بعد میں مریش اور دارم کے درمیان اس سال کے نصف اول میں ہوئی۔ مرد صالحہ تعالیٰ۔

المجد الشاعر الامیر سیف الدین ... علی بن مرین قول و عشق میں دلعن کو مضبوط کرنے والا، بڑے ہمال شاعر تھے ان کی عبارت بھی ہیں انہیں موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور ان سے حال پر پوچھا تو انہوں نے کہا:

میں قبروں کی مٹی اور ان کی گلی کی طرف منتقل کیا گیا، مجھ پر کچھ دنوں کا خوف ہے کہ وہ ان کی مج سے کتاب لے گئے گی تو میں نے انہیں میرا بیان کا قصد کیا اور لغتوں سے سلاہ نے مجھے اس امر پر شک کی وجہ سے پائی پایا جس کا موت کی حالت میں اچھا چھان گمان ہو کہ اللہ تعالیٰ عاصف فرما دیں گے تو عاصف کرنا ہی زیادہ مناسب ہے۔

بشارتہ بن عبد اللہ ... اصلاً از مدین کے ہیں، عبد الدین کا صاحب فضل الدولہ عظمیٰ کے غلام کنڈی وغیرہ سے شاعر کیا، اپنے اچھا لکھت تھا ان کے آقا نے اوقات کی گمرانی انہیں سوچ دی اور اسے اپنی اولاد میں شامل کر لیا اور قریب تک انجمن کا انتظام کرتے رہے، ان کی وفات اس سال کے نصف رمضان میں ہوئی۔

قاضی تاج الدین ... ابو عبد اللہ محمد بن قاضی القضاۃ جمال الدین امیری اپنے والد کے صاحب رہے اور شامیہ میں درسی دہان کے

نہیں تھے۔ وہ بھی یہ اور کہانی دہرائی کہ اسی کی امداد پر ہندو اور مسلمانوں نے مل کر ایک فوج کو جمع کیا اور اس نے کئی کئی اوقات ہندوستان میں فوجیں بھیجیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

یہ باتیں سب کچھ کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

فصل

یہ باتیں سب کچھ کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

فصل

یہ باتیں سب کچھ کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

یہ باتیں سب کچھ کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

یہ باتیں سب کچھ کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔ یہ سب باتیں کچھ بڑے بڑے فوجی سربراہوں نے کہیں کہیں کہی ہیں۔

دوست، شریاب اور اس بارے میں غلامت کرنے والے کو نکالی دیا ہے۔

وزیر بن العتقی و انفسی محمد بن احمد بن محمد بن علی بن ابی طالب، وزیر عویذ الدین ابو طالب ابن العتقی، مستصم کا بغدادی وزیر، مستصم کے زمانہ میں ایک مدت تک استاذ دارالخلافہ کی خدمت پر لگایا، پھر یہ مستصم کا امیر و وزیر بن گیا جس نے اپنے آپ کو خلیفہ اور مسلمانوں کی برائی میں جتنا کر دیا وہ جو یکے یہ ادب و انکسار میں فاضل تھا، یہ طبیعت و انفسی تھا جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو سارا کلمہ رکھتا تھا، مستصم کے زمانے میں اسے دوسرے مرتبہ مستصم حاصل ہوا جو دوسرے ذرا دیر کو حاصل نہ ہو سکا۔

پھر اس نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کفار یعنی ملائکہ خان کی مدد کی یہاں تک کہ اس نے اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ وہ کثرت کیے جس کا ذکر پہلے کر چکا ہے اس کے بعد اسے تاجاریوں کے پاس ذلت و اہانت حاصل ہوئی جن کی اس نے مدد بھی کی، چونکہ خلیفہ کا یہ وہ اس سے دور ہو گیا اور تاجاریں رسول کی جگہ پر نکلا، آخرت کا غلاب تخت ہو جاتی رہے، وہاں سے تاجاریوں کے زمانہ میں ایک دفعہ یا ایک نو بار ہوا جس پر نشان لگا ہوا تھا ایک شخص اپنے گھوڑے پر بیٹھا اسے ہانک رہا تھا کسی شخص میں ایک عورت نے اسے دیکھا وہ اس سے پاس کھڑی ہو کر کہنے لگی، اسے ان کی کیا نواہاں بھی تھا کہ اسے ساتھ یہ معاملہ کرتے تھے؟

اس کی بدست کوئی کی طرف اس کے دل پر لگی تو وہ اپنے گھر سب سے جدا ہو کر بیٹھ گیا اور اسی محل میں قہر بہت تھی کہ دولت میں اتنی سال بعد دینی الثانی کے آغاز میں مر گیا، اس نے اپنی آنکھوں سے تاجاریوں کی جانب سے مسلمانوں کی اہانت و تمسخر اور کافروں سے مٹی جٹے جان ٹھکنے کا جاسکنا اس کے بعد اس کا ضیعت کو کاؤز جہاں بھرا تھا خانی نے اسے ان باتوں کی طرف جلد کر دیا تو غلامت میں۔

کسی شاعر نے اس طرح اس کی جھوکی ہے کہ کہ

اسے اسلام کے کفر سے مستصم پر نازل ہوئے اہلی مصیبت پر نوحہ کرو اور انہوں کے ساتھ غم کرو، وزارت کا منبر پہنچ ان فرات کے پاس تھا اب ان عقلی کوئل کیا ہے۔

محمد بن عبدالصمد بن عبداللہ بن حیدر محمد بن ابوالفضل بن عبداللہ بن علی بن ابی طالب، مستصم کے نائب، اپنے اہل بیت کے قاتل تھا، دشمنان کے ادا عبداللہ بن علی بن ابی طالب بن حیدر، ماہوں نے ۵۹۰ھ میں زبانی کاہر سے قتل کیا، قتل اللہ علیہ السلام و خیرا۔

المعلم شرح مسلم کے مصنف القزطی احمد بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن ابوالحسن النخعی القزطی المالکی، مہم جو، محدث اور اسکندریہ سے مدرس آئے، ۵۷۸ھ میں پیدا ہوئے، اکثر مشائخ سے حدیث کا سماع کیا، صحیحین کا تفسیر کر کے لکھا، مسلم کی مہم جوئی میں شریعت کی جرح میں جو وہاں مایوس ہو گئے ہیں۔

الکمال اسحاق بن احمد بن عثمان شافعی کے شیخ شیخ نووی، خیر و علماء نے ان سے استفادہ کیا ہے، درویش میں مدرس تھے اس سال امی بعد میں وفات پائی۔

العماد واداد بن محمد بن یحییٰ بن محمد بن کامل ابو العالی ابو سلیمان زبیدی، مقدی، فہم و شفیق، بیت الآوار کے خطیب، جامع موسیٰ ہیں، علامہ ابن عبد السلام نے بعد چو سال خطابت کی اور غزالیہ میں اس کا مہم جویت لایا، وہاں اس نے اور وہیں وفات پائی۔

علی بن محمد بن الحسن بن عبداللہ بن ابوالحسن بن یحییٰ ہمدانی، فہم و شفیق، پہلے مالک یہ نام مستصم کے اہل بیت تھے پھر جب اچانک اس نے ان کی گرفت سے اسے خلافت حاصل ہوئی تو اس نے انہیں بلند مقام و جان کی عظمت کی، یوں انہیں اس کے پاس وجاہت حاصل ہو گئی اور معادمت کی ہانک ڈور ان کے ہاتھ میں آ گئی، پھر بعد میں انہیں دارالخلافہ میں یوں داخل کیا گیا جس طرح کھلی دروازہ کی جاتی ہے۔

جا کر یہ دیکھ کر، سلطان نے مسلسل ان سے ملا تیار ہو کر ان کی راجہ کی کردی اور ان کے غاصقوں پر غلبہ پا کر۔

۱۶۔ اردشیر نے سلطان ملک کو مصر صدارت اللہ بن ابی بکر بن محمد بن ظاہر بخاری بن ناصر صلاح الدین جو حلب میں ایک عرب بن تھا، بخاریت المدنی کی تقریر کا پرہیز کر رہا تھا، یہ تقریر کس مصر کے بعد، کجلی میں حکم سلطان ظاہر بن ابی بکر بن محمد بن ناصر بخاری، جب انھیں یہ خبر پہنچی کہ تاجروں کے بادشاہوں کے اسے قتل کر دیا ہے، تو انھوں نے ایک مدت سے اس کے بعد میں تھا، جب ملا کا اس بات کی خبر ہوئی کہ اس کی فرمائش میں جلاوت میں شکست کا سبکی ہے، تو اسے اپنے سر سے لٹو اور اس کے کہانے سے مصر کی فوج کو پھانسیا دیا، تاکہ وہ آئے اور غصوں سے جنگ کر کے انھیں شکست دے دی، اس کے بعد اس کے قتل کا حکم دیا گیا، تاکہ اسے جلاوت میں لے کر اس کی خدمت کی فوجی کو مصر لے آئے، دشمن سے لڑنے کے واسطے، کائنات چلی آئی، یہ تو اس نے معاف کر دیا تھا، لیکن، وہ اپنے مقام سے گر چکا تھا، جبکہ اس کی خدمت میں عزت مند تھا، اس نے اس سے امداد کیا تھا، کہ جب وہ مصر کا بادشاہ بنے گا تو اسے شرم میں مبتلا کر دے گا۔

لیکن جب اس میں جس کی جنگ کا واقعہ پیش آیا، اور اس میں ہار کو اسے سامنے اپنے کاغذ پر بیورو کے ساتھ دے کر لے کر اور غصہ کیا، ہوا اور اس سے کہنے لگا کہ، میں نے میں تمہارے سر میں تھا، وہ اب کے گمراہ ہیں، اور نہ مصر میں تہہ سے ساقیوں نے تمہارے لوگوں کو قتل کیا ہے اس کے بعد اس کے قتل کا حکم دیا، اور اس نے اس کے قتل کی تکلیف کر لی، ہے کہ اس سے اسے تہہ سے لے کر اور اس میں معافی مانگ دیا، تاکہ وہ اپنا تھا، اس نے معافی نہ کیا، بلکہ لڑ دیا، اور اس کے بھائی کی کڑی اس کے سے بھائی ظاہر کے قتل کیا اور اس کے کوئی فرزند نہیں، اور اس کے والد بن کی ہار کو چھوڑ دیا، اور اس نے چھوٹے ان کا خوب میں سے خوبصورت ترین تھے۔

۱۷۔ ابن تودہ تاجروں کی تہہ میں کی خدمت دیا گیا تھا، اور والد مصر چلا کر خود وہیں کے لوگوں سے بھی خوبصورت تھا، اس کی بیوی ام ولد تہہ میں تھے، چند تھوڑے (چھوٹے) گناہ تھے، جس سے کما کر اسے اپنے استاذ کی وفات کے بعد شادی کر لی، کہا جاتا ہے کہ جب ملا کو اسے تہہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو قصور دیکھ دیا، یہ تو انھوں نے، تاکہ اس میں سے اور اس کے سر دیوں سے جزا لے لے، مگر ناصر خان چاروں کے سر تھے، ہندو باغی بھر رہا تھا، تھوڑے دن کے بعد تہہ پر دست پائی جانے سے مرکز ہاں کا ایک ایک منہ لے کر دیا، اس کا ارادہ تھا، تھوڑے۔

۱۸۔ ۱۰۵۸ھ کی ۱۵ ذی قعدہ، اس کی پیدائش حلب میں ۱۰۵۴ھ کو ہوئی تھی، جب اس کا والد ۱۰۵۸ھ میں فوت ہوا تو اس کی حلب میں بیعت کی گئی، اس کی عمر ۵ سال تھی، اور ملک کا تختہ اس کے باپ کے غاصقوں کی ایک طاقت نے سنبھال رکھا، سب کا ہاں کی وادی میں متعلقان بیت اعداد ہاں کی بکریں، جب اسے اور مشورہ سے ۱۰۵۸ھ میں جب ۱۰۶۰ھ میں اس کی وفات ہو گئی تو، مصر متعلق بادشاہوں میں، ایک سیرت، وہاں سے اچھا مسک کر، اور ان کا ہندو یہ واقعہ، ان پر بہت فخری کرنا، خصوصاً جب دمشق، جملہ، حران، اور جزیرہ کے ایک بلا سے تھے، اور اس کے اصناف کا بادشاہ بن گیا۔

۱۹۔ ان کا جو : ہے کہ اس کا درخشاں روز نہ کر لی کی ۱۰۶۰ھ میں وہیں سے مصر کی طرف، اور غصوں اور مختلف قسم کے پرہیزوں پر مشتمل ہو، اس میں پہلے در در کا ہی جزو گوشت کے سوا، مگر بہت سے انعام کے کھانے ہوئے، درخشاں روزانہ کا معیہ شہداء کا ۱۰۶۰ھ ہزار کا ۱۰۵۸ھ اور اس کے دونوں ہاتھوں سے اس کا موہنا نہ تھا، لیکن اس سے پہلے کچھ نہیں کھایا گیا، اور وہ قہر کے جہاز سے پریشانی سے تھک رہا تھا، یہاں تک کہ کئی گھنٹوں واسے، مگر وہیں سے کچھ نہیں لے لیتے، لکھنؤ کو لے جاتے، اس کی بیوی کو اپنے لیے، جس چیز کی خرید پر انھیں شغف اور بہت سے چیزیں خرید کر جاتے تھے، کوئی بھی ایک نہ تھا، اور اس سے اور چیز خرید لیتا، جس پر قدرت سے خریدار در کے بعد حاصل ہوتی تھی اور شاید کہ وہ اس کی بدست نہ تھی، نہ دکھائی دے سکتے تھے، یہ چیزیں اس کے زمانہ حکومت میں، تمام اور درختہ میں تھیں، اور خود ایک شے اور عریضہ طبع اور نا خوبصورت اور بے توان اپنے نسبت سے بڑی اور صاف شہر تھا۔

۲۰۔ غلبہ الدین نے اپنی کتاب التذکرہ میں اس کے عہد اور ہجر بن احمد کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے، اور دمشق میں قتل ہوا اور وہیں دفن ہوا، اس نے یہ غرض ہے، خود اس کو یہ خبر کر لیا، اس میں اپنے لئے ایک ٹکڑا خبر کر لیا، جس میں دفن ہوئے تھے، اس نے ناصر پر اپنی میں خبر کو منسوب کیا اور کجی کے لحاظ سے اس کو میں جانتا، فرم کے سامنے تمام غلطیوں سے، جب اور خوبصورت ترین القادسیہ میں اسے بہت مدت بعد بخاری طرح

تصور یہ تھا کہ جسے باب القراءات کے نام پر تفسیر کر لیا یہ سب سے خوبصورت دور ہے ایک بہت بڑے اسرارے زنجیری کے بالتحاق غلو، جہاں کھانا مکمل کیا گیا اس سے لے کر وہ دعویٰ مغربی جانب تھا جہاں آئی مکمل لکھان کا مکمل ہے۔

اس سال وفات پانے والے پانچ مورخات

[illegible]

نیز اس سال مہاراجا کی بن عیدتہ بن اور کمر بن شکستہ والا بن اور محمد رفیع جھٹ مقرر ہوا۔ اوقات پانی بہت خشک تھا۔ اس سال بھی اور بہت پانی کی وجہ سے فصل اسیب تھی۔ عالم موصل پر قبضہ کرنے والے انیسویں بادشاہ نے جو اس وقت عالم تھوڑا ہی عالم تیار کر کے اپن بھی ان کو کافی مریج حاصل تھا، مہاراجا کی بیوی سب ۲۲ فریقہ لائی کی کو فاطمہ پانی، عروہ سال سے راجہ بھی کا شہر ہے۔

ہوئے تے کا نہیں کھینچا کر کے نہیں آکا، یا کہ دوست کی غیر ضروری کا زمانہ، جب وہ مجھ سے ان کے ہمراہ زندگی کی خوشی کا سوال کرنے لگا، پہلے میرے لئے زندگی کی تلاش کر لیا، ان کی خوشی کا سوال کرے۔

محمد بن احمد بن عسکری سلمیٰ دمشقی: ذہن کے لحاظ سے، اپنی کے عادل اور عموں کی شخصیت محمد بن احمد کی وہاں چاہیے تو وہ وقت کی بہترین شخصیتوں میں سے ایک ہوئے اور عظیم میں مذکور ہوئے۔

علم الدین اور انسانی ترقی کے لیے علم ہی اور فی الواقع ہی علمی ترقی، مثلاً ایک مختصر شرح کی اور مختصر کی کوئی جگہ اور جہز
تقریباً پندرہ سو سال کی شرح کے مستحق سے علم اور اس کے بعض مسائل کا اختصار کیا، بہت قوت والے خوبصورت شکل اور جگہ جیسا کہ حالت
اور اس میں اور خوبصورتی والے تھے، ان کی وجہ سے بھی عام کیا ہے۔

شیخ ابو عمر: یوزری۔ صالوہ میں ٹالھادئے گئی وہاں ان کے کان مر رہے تھے۔ کیا شجاعت تھی جو بہتر بہادر اور امجدو گوارا ان سے نہ کرالے۔

شیخ الاسلام شیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی ولادت شمس الدین ابن تیمیہ نے فرمایا کہ اس سال ہمارے شیخ تقی الدین ابن تیمیہ پیدا ہوئے۔

[illegible]

علامہ اشعار نے فرمودہ کہ ان کے والد امیر حسام الدین نے ملک اشرف کے اس لشکر میں وفات پائی جو بغداد اشرف میں تھا وہ امیر غلام الدین علی احمد بن محمد بن یحییٰ بن (ابن خضر) کہتے ہیں کہ ان کا بیٹا امیر غلام الدین اس شہر یعنی دمشق کا ایک مہرمنہ والی زادہ خوش سیرت تھا ساتھ ہی وہ شہر میں سب سے ستموں کی طرح مصلوب ہے، چنانچہ کیا کیا تباہی کے وہ اپنے اہل انکسار کو دیکھ کر کہ آپ وہیں رہا کرتے ہیں وہاں ولایت کا کام کر کے تھوڑی سی عرصہ رہے، ان دنوں وفات سے دو سو صدیوں پہلے ان کا آقا صاحب زمان سے یہاں آئے تھے یہاں وقت میں بھجوا تھا، ان کے یہاں ایک قرآن مجید تھا ساتھ ساتھ اللہ۔

آغاز ۶۶۳ھ

اس سال کے آغاز پر قلیقہ حاکم ناصر الدین مجاہد سلطان غازی بن عثمان کا نائب امیر جمال الدین قوشلیق اور وہاں کے قاضی علاء الدین غاکان تھے سال کی ابتدا میں قمر بن کے مابین واقعہ سرخاویہ پیش ہوا جس میں شافعی کی تہذیب کے لئے قاضی قلی بن محمد بن امین بن نور الدین اور قلیقہ کی تہذیب کے لئے محمد بن عبد الرحمن بن جمال الدین بن عمر بن احمد بن وہاں کے شافعی ٹیٹ کے بعد سے لے کر شافعی احمد بن عبد الرحمن بن خلف الملقا دوسرا بھی مقرر ہوئے۔

اسی حال غازی نے قدس میں ایک سرائے تعمیر کرایا جس میں مہمانوں کے لئے کھانے اور ان کے جوئے وغیرہ پر خرچ کرنے کے لئے اوقاف مقرر کئے اور ایک جنگی اور محرومی ڈھانچا۔

اس سال بزرگ خان کے قاصد ملک غازی کے پاس آئے ان کے ساتھ اشرف بن شہاب غازی بن عادل تھا ان کے پاس ہاتھوں میں لے کر لوٹا تھے جس میں اسامہ اور مسلمانوں کے لئے بلا کا اور اس کے بیجا کاروں پر آئے والی مصیبت پر خوشی و انجیز تھا اور اس سال کے بعد الدین بن محمد بن حسانی کی وفات کے بعد جمادی الثانی میں شیخ شہاب الدین ابو شامہ عبد الرحمن بن اسماعیل مقدسی نے مراد بن ابی شامہ بن امین کے پاس قاضی ابن عکبان اور قاضی ابن اوراد اور حضرت کی ایک جماعت حاضر ہوئی اپنی کتاب المہجۃ کا خطبہ کر کے ایک حدیث میں حسن و حسنہ کے لئے کی۔ اور اس کے بہت سے اچھے فرائد بیان کئے اور کہا جاتا ہے کہ آپ نے مراد بن ابی شامہ کی اور ان کی چیز کو بڑھا اور آپ جیسا آئی اس پر فراموش کرنا اور علم۔ اس سال خیر طوسی، بلا کا کی طرف سے بغداد آئے اس نے اوقات اور شہر کے نظام کو دیکھا اور تمام مدائن کے لئے بہت ہی اچھی سے لیکن اور انہیں مراد بن شہاب بن امین، مراد کاہ متعلق کر دیا اور اسطرح اور مصر کی طرف لے گیا۔

اس سال ملک اشرف بنی ابن ملک منصور بن اعظم بن ملک خندہ احمد الدین بن خیر کو وہاں ناصر الدین محمد بن احمد الدین بن شہاب کی وفات ہوئی اور کچھ بعد دیگرے کا بڑا بعد کا وہاں وقت مصر کے بادشاہ چلتا آئے ہیں، اور کریم اصفیٰ غصص تھا اور دمشق کے بڑے مالداروں میں سے تھا جو ممالک پیچھے اپنے سواری، خواہشات و حاجات کی تکمیل کو بخیر و اور محبوب عورتوں سے بہت اسود کی حاصل کرنے والے تھے، مگر یہ سب سلسلہ ایسا اچھا ہو گیا کہ وہ قاضی نہیں پڑا اور غلاب تھا یا غلام بنے والا سا تھا۔

اس کا زمانہ و مناسبت اس سال میں اور عارفی ہو گئی، اس کی وفات ہوئی تو بہت سے شخصیں بدام اور مال کثیر کے ذخیرے کے لئے اس کی مملکت مملکت تمام یہ کی طرف منتقل ہو گئی اور اس کے ساتھ اس سال امیر حسام الدین جو کندر ملک کا نائب فوج تھا اس سال بہ ترقی قوم کو غصص میں غلبت ہوئی اور ان کا کمانڈر ریڈر وادھ دھانی کی انجلی قدم و کثافت سے قتل ہوا۔

اس سال شہد مظاہر کے قتل سے فوج ہوئے اور وہ غصص اور ملک اشرف دھانی بن عادل سے سحر کرنے آیا تھا اور مشہور تاج حجازی نصر بن دھر فوت ہوا وہاں مسجد میں نماز کا پابند تھا وہ بڑا آسودہ حال اور صاحب خیر تھا۔

خطیب علاء الدین بن حسرتانی، عبدالمکریم بن جمال، عبدالمصطفیٰ بن محمد حسرتانی، دمشق کے خطیب تھے اور حکومت اشرف میں اپنے دور کے ساتھ ابن ممدان کے بعد فیصلوں میں تہذیب تھے یہاں تک کہ وہ اور اٹھاپہ میں ۶۹ ہجری الاوی میں وفات پائی، جانشین میں نماز جنازہ پڑھائی گئی اور اپنے والد کے پاس قاضیوں میں ان دنوں سے ان کا بہت بڑا اثر تھا اور ۸۵ سال بھی ان کے بعد ان کا بیٹا محمد الدین انخواب اور خطابت کا متولی بنا، اور دارالحدیث کی کثرت کا عبدالمصطفیٰ شہاب الدین ابو شامہ سے مستفلا۔

محمد الدین بن محمد بن احمد بن محمد، ابن ابوالحسن بن حسین بن سراق، حافظ حدیث و تصانیف شافعی اور کبر معری، عالم و فاضل، پندرہ ایک۔ یہ تہذیب ملک میں قائم ہے، مگر مصر کے ارادے سے دمشق سے گزرا، زکی الدین ابو مظہر منذری کے بعد مالک کے دارالحدیث کے متولی بنے اور ۸۵

دفعہ ۱۱ کے مطابق ان کا بہت اچھا سماں تھا: ہفت روزہ سال سے متجاوز نہیں۔

شیخ صاحب رحمہ اللہ بن منصور بن یحییٰ شیخ ابنی القاسم قبادری اسکندری آپ اپنے جن میں عظیم تھے اور وہیں سے مزارِ اوقات کرتے، اسی تہذیب کا لہر لے کر آئے، بارہ میر تقی میر، بہت سخی تھے ان کا پہل لوگوں کو کھلائے، ۶۰ شعبان میں اسکندریہ میں وفات پائی۔ عمر ۷۵ سال تھی، سخی کا قسم دیتے، زور دہی سے سنا کرتے تھے، گھر میں ان کا نظریہ سے باز رکھنے وہاں کی بات سننے اور نہ ہنسی جب سے ہاتھ لڑکھ جب اپنی زیادت کے لئے آئے تو اپنے گھر کے طائفے سے بات کرتے نوک لانی کی اس بات پر راضی تھے۔

ان کے متعلق ایک عجیب و غریب بات نقل کی جاتی ہے کہ انہوں نے اپنا جانور کوس کے ہاتھ پر بٹھا کر کچھ دن بعد دو خریدار آیا اور کہنے لگا میرے ۱۵۰۰ جو جانور میں نے آپ سے خریدے تھا میرے پاس تو کچھ بھی نہیں بچا ہوا۔ بیچنے سے اس کی طرف دیکھا اور پوچھا تمہارے پاس کئی کے کیا اسباب ہیں؟ اس نے کہا میں دالی کا دم کا قصہ عرض کرتا ہوں جس سے کہا ادا کرنا چاہو تو مجھے نہیں کھاتا ہے، مگر میں داخل ہونے اور باہر سے داخل کر دینے اس کے پاس بہت درازم ہے جو کھل کر مل سکتے ہیں ان میں بچیاں نہیں، موری بھی، انڈو کھوں سے ملو اور بہت نکاح سے پروردہم تمہیں درم کے بدلہ میں خریدے اور بیچنے سے اپنا جانور بھی خرید لو۔ وہ پہلی تو اساتذہ کا بیٹا تھا جو ۵۰ درم کے مری خریدتا تھا انہیں ۱۰۰ اجڑ کر میں فروخت کر دیا۔

طاعناں شاعر نے فرمایا کہ اس صاحبِ ہوش کو بھی اللہ نے عبادتِ خدا سے محروم کر دیا ہے۔ ہر فرقہ وارانہ فرقہ میں ہوتا ہے۔ جو دوسرے کو یہ کہہ کر قریب ہے۔ میں انکا کلمہ لکھ کر ہوں کہ یہ ان کا وہی ہے نہ شافعیہ کے لئے درجہ دیا گیا ہے میری مثال اللہ کی آفریں تھی نے ہدف کر ہے مجھ کو بھی کہ جاتا ہے ہدفِ قاتلِ قاتل فرماتے۔

[illegible]

ابو شامہ نے قرآن کے معنی پر مہر کا تھکا جو میں نے بھی اسے شہرہ خاکی و قحط کی خبر آئی، ۱۸۰ ہجری کے محرم میں ہزار مومنین نے وہاں سے پل اٹھایا۔ یہاں تک کہ وہاں سے ایک ہزار تک جا کر لوگوں میں ہمارے بھی ایسے بڑے تھے جن میں ہمارے چار تھے۔ یہاں تک کہ وہاں سے ایک ہزار تک جا کر لوگوں میں ہمارے بھی ایسے بڑے تھے جن میں ہمارے چار تھے۔ یہاں تک کہ وہاں سے ایک ہزار تک جا کر لوگوں میں ہمارے بھی ایسے بڑے تھے جن میں ہمارے چار تھے۔

اس سہل و شگوار جانے والے زمین و آسمانی کو طبع کیا ان کا ہم طبعان بن عام غرضی بنی ہے جو زمین و آسمانی سے سرور و ہر بلا کو اپنے ان سے کہا میرے ہاں یہ وہی خیریت ثابت ہوئی ہے، جبکہ ہماری ملائکہ کے ساتھ مشفق و فیروہ جلاوت شرعاً آئے تو اس طرح پروردگار خود ان شخصوں کے خلاف درود کی انہیں تکفیل پہنچائی اور ان کی پوشیدہ احوال کا تعین یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس پر مسلط کر دیا اور طرح طرح کے عقابوں میں مبتلا ہوا، ہم اس طرح ظالموں کا ایک دوسرے پر مسلط کرنے والے ہیں (الایہ)، جو ظالم کی بددعا سے کسی کو بھی اور مسلط ہو جانے کا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ظالم سے بددعا ظالم ظالم دھتلا دیتے ہے، مگر سب ظالموں سے انتقام لے گا، ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے انتقام سے مراد عقاب اور اس کے بددعا کی شر و سنگبری سے حفاظت کا احاطہ کرتے ہیں۔

0447361

اسی سال سلطان کا جوہر نے ایک بہت بڑی تقریرات کی جانب دہلیا جو وہیں ان کے دستانہ تاریخ کو پڑانے کے لئے تیار کیا۔ جب یہاں سے ٹکڑوں کی خبریں پہنچیں تو دیکھا کہ وہ جانب اچھی اور صوبہ پر امن تھا اس حال وہاں فساد و خوف کی کثرت سے کوئی بندہ جتنا تھکاوٹ و پرہیزگاری کا شکار ہو گیا۔

وقت پائی نہ تھی۔ اس سال الفیضی تھے ان کے صاحب پر یہ کہ ان سے محبت کرتے تھے خود ان کی امتیوں میں شیعہ کے بیوت سے لوگ ان کے مرید تھے جو تہجد تھے ان سے ذرا بیک وقت چائے باخو سے جاتے لوگ چار انگلیاں نکھتے تھے وہ قبروں سے اترتے تھے۔

قاضی بدر الدین گروی شہزادی جو مصر میں لگی بد قاضی بنے قادیرو میں فوت ہوئے اور شہزادہ فرید الدین اطراف کے قادیروں اور فیصلہ کرنے والوں سے شہادت پتے میں مشہور تھے کہ وہ لکھی اور یہ قاضی تھے ان سے ان کے قادیروں سے ملاں کا مطالبہ کیا گیا۔

آگست ۶۹۳ھ

اس سال نے آگست پر سینہ کارم ہوئی اور سلطان ملک شاہ اور مصر کے چاقاشی تھے اس سال الفیضی میں برہمہ صاحب کے پادشاہی کے بعد پندرہ سال مصر میں رہا تھا تھے شہزادے نے یہ سب فقرہ لکھا تھا اور شہزادے کے چیف شمس الدین عثمان تھے جنہوں نے شمس عبداللہ بن محمد بن عثمان کے شمس الدین محمد الرحمن بن قیصر کو مملوہ کے شہزادہ اسلام بن زواہی ۷۰۰ھ کی بجائے باہر بنے عثمان پر لا کر لکھی گئی یہاں تک کہ انہوں نے قوی اور جبر استعمال کیا اور پھر از گروی اس طرح لوگوں کی حکام پر کچھ لوگوں میں گئے اور فریاد کیا کہ اس کاٹی ہے جتنا تجھ کی اس قدرت قبول کی یہ بیان کیا انہیں بتے ان سے پہلے کے انہیں پر جو لوگوں نے مصر میں پہلے سال یا مہینہ پہلے ذکر کیا ہے اور اس کا اپنے ذکر پر پہلے کے اس سال وہ اب انہو کے شرقی ۷۰۰ھ کے موش کی قمارت میں لکھی اس کے لئے شہزادہ ان کہہ اور پادشاہ کے چمن سے نکال دیتے ہیں طرف پائی آج تھا۔

اس سال شاہ عبداللہ الفیضی سے ملے تھے مملوہ کے امیر اس کا مصلوہ اور میں قمر اور یہاں تک کہ اس کے قریب لکھی گئی وہاں کے باشندے اس سے ہم سے اتر گئے اس نے ۱۸ شوال بروز بدوش کو اپنی دسترس میں لے لیا مملوہ کے لوگوں کی زبانوں کی اور ان کی تالیف ملک صلاح الدین جو سلف دینا ابوب نے بھی اسے شمالی ہی میں ۷۰۰ھ میں لکھا تھا۔

فرنگیوں نے اسے پھر وہاں سے لے کر اس سال ظہر نے ان کے ہاتھ سے ہر دینی لے لیا، ائمہ سلطان شاہ اپنے الی میں ان سے بہت سختی رکھا تھا جب وہ ان کی طرف روانہ ہوا تو انہوں نے ان کا مطالبہ کیا اس نے سخت شامی پر میر سیف الدین از گروی تفریق کو بٹھایا ان کے قاصد آئے اور اسے بتا کر پہلے گئے اور پتہ چاہتے تھے کہ اس نے چاہا انہیں ان کی جہ سے لے کر وہاں سے اس کے قتل پر رضامند ہے اور جبکہ قوافل ہوا کر رہی ہے جب مملوہ کے پادشاہ نے مملوہ کے قتل کے کہوں نے مسلمانوں سے ساتھ ہوئے پادشاہ کے ساتھ گئے شہزادہ قلی نے اسے ان پر قہر دینی تو سلطان نے اول سے لے کر آخر تک سب قتل کرنے کا حکم دیا اور ان کی قبر پر پیر پیر (۱۱) شہزادے کے قتل کی مملوہ کے لئے ۱۲ شہزادے کے پھر اس نے دایم ۶۰۰ میں فرنگیوں کے شہزادوں میں فوجی دستہ بھیجا جو اس مسلمان بہت سے قتلوں پر چھانکے جو قتل کیا، قتل تھے۔

ابا یحیٰ جزائری کے قریب پہلے ۶۰۰ میں قتل ہوئے تھے اور بہت سی چیزیں خیریت میں حاصل ہیں۔

اس سال خلیفہ مستقیم بنی مستنصر کو قیام تھا سے ۶۰۰ھ کے قریب قیام کا نام لیا اور اسے دارالامہ پر عزیز بن کے مقابل میں ۷۰۰ھ میں ہر دین سے پاس قیام تھا جب کہ خان سے انہیں قاتل سے دینی قیام رہا یا پھر دمشق آگیا اور یہ سلطان بنے مملوہ کیا تو وہاں قیدی مسلمانوں نے اسے قتل کیا ان کی قید کا سبب یہ کہ سختی فرما دیا کہ ان کے ساتھ ساتھ تاروں کی طرف دھاوا کر دیا کہ اس نے ان کے ہاتھ کو چاہئے کہ اسے جہان سے دور ہو کر سختی فرما دیا کہ ان سے سخت جنگ چھڑائی اور بہت سے قتل کئے ان کی قبروں اور قبروں مسلمانوں کے بدلہ میں قید کیا، اہل حقانی سے اچھا بدلو ہے۔

پھر سلطان نے ایک ذریعہ سے شہزادے کی طرف دارالامہ کی جو چیزیں میں گھس چکا تھا وہ دینی میں فروغ کر رہا اس کے بادشاہ نے انگریزوں کو اس کے بدلے دینی قتل کیا، لوگوں کو لوگ پادشاہوں کو قتل کیا یا مسلمانوں کا اس سے بدلہ لیا لیکن کچھ تاروں سے بدلے میں یہ مسلمانوں کے لئے

کئی تھوڑا سا ایسا قیام کر کے وہ انکار کر دیا تھا کہ جب اس میں اتنی طاقت نہ ہوگی کہ اس کی میں جبر سے تو وہی سے مبرا چلا کر اسے میرا اس
لیا ملک ٹھیکہ کر دیا۔ لیکن مجھ سے یہ سارے ہونے کے حال میں کہ، پھر اس کی غیبت کے ساتھ سے کہہ کر ہمیں اصل ہوا، شہر چھوڑ گیا۔ ان لوگوں نے اس
نے لے کر ان کے پاس چلائی اس نے اسے اور، ماضیت دے کر بہت خوش ہوئے۔

پھر اس حالت میں کہ وہ اپنے عقیدہ و افواج کے لیے فوجیں بھیجے اور ان کو اپنی قوموں کی خدمت میں بھیجے۔

۱۲ مئی ۱۸۸۱ء کو ملتان پر آئے جامع اراکرمیں جمعہ ۱۲ جمادی الثانی میں جمعہ میں آئے۔ اس وقت تک یہودیوں کی وجہ سے یہاں مسیحیوں کی حالت خراب تھی۔ ان کے لئے اس میں جو نقصان تھا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے یہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ ان کے لئے اس میں جو نقصان تھا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے یہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ ان کے لئے اس میں جو نقصان تھا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے یہاں کوئی مسجد نہ تھی۔

[illegible]

والله اعلم بما كنتم في الخمر من بعد التذكير ان الامر مني برفق عاذق الصالحين (اولئك حبيب الله الا

ان حزب الله هو المفلحون :-

ان ساری باتوں اور مشقوں میں جیکب نے اپنی جوت کہ خفاں کے ساتھ ساتھ ہر وقت دیکھ رہا تھا کہ وہ کب تک یہاں رہے گا۔

[illegible]

سلطان پر کہ خان دین توی میں چنگیز خان و بیاناؤ خان کا بیچ کر امدادی تھی اور سلطان کو بھی یہاں سے محبت اور غماز میں سب سے بڑی تھی یہ کہ اس نے ہلاک ہوئی اس کے پاس سے لے کر تھوکر کر دیا تھا وہ خان کو بھیج کر اس کا مقصد اور اس کے قصہ میں اس کا اور اس کے لئے یہ چیزیں فرما کر اس کے بعد اس کے ساتھ اس کے مرنے والے بیٹا کو اور اس کے بیٹا کو دین توی میں چنگیز خان ہے اس کے مرنے والے بیٹے کا بیٹا تھا۔ وہ لکھو۔

[illegible]

آغاز ۶۹۷ھ

اس سال کے آغاز میں حاکم مہاشی غلیظہ اور طاقوں کا بادشاہ ملک ظاہر تھا۔ وہ ہندی الہ آباد کی دولت اور سلطان دینا مصریہ سے کامرانی فوجیں لے کر نکلا۔ وہ ایک یاقا شہر میں اترا اور اسے زبردستی لے لیا۔ وہاں کے باشندوں نے اس کا قتل بطریق عادی کر دیا تو اس نے انہیں وہاں سے دھکی کر طرف جلا وطن کر دیا۔ پھر وہ قلعہ کو قریب کر دیا اور جب میں وہاں سے حصن شقیف کا رخ کیا اور اسے جس کسی دایکے سے یہ خط لے لیا جو عکاہاؤں کی طرف سے شقیف والوں کو سلطان کے ان پر قتل آوری کی خبر دینا چاہتے تھے اور انہیں قلعہ بند ہونے کا حکم دے رہے تھے اور خبر کی ان جنگوں کو جلد درست کرنے کا کہہ رہے تھے وہاں سے پھر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ سلطان بھیڑ گیا کہ شہر پر کیسے قبضہ کرے اور یہ پہچان گیا کہ کون کونسا کیسے کیا جاتا ہے اس نے فوراً ایک فرنگی کو طلب کیا کہ وہ اس کے بدلہ ان کی زبان میں اہل شقیف کو کھانا جواب دیکھے۔ بادشاہ کو دوسرے اور وزیر کو بادشاہ سے دارائے اور ان کے درمیان چوبند پیدا کر کے یہ طاقان کے پاس پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور قوت سے ان میں دشمنی ڈال دی۔ سلطان نے انہیں ان کا محاصرہ کیا ان کی طرف پہنچتے ہی پھر بھیجے انہوں نے ۶۹۷ھ جب قلعہ عکاہاؤں کو دیا اس نے انہیں صوری جانب نکال دیا۔ مالی غنیمت و فلاح دیکھ کر بادشاہ نے پھر لشکر میں سے جو لوگ چست و چالاک تھے انہوں نے طرہائیں اور اس کے مسوئوں پر ہل دیا۔ قتل و مارت اور آہ و گداز کے مویہ منصور و انہیں جو یہ مجرود قلعہ اگر ادا پر اترا وہاں کے فرنگی اپنی نوکری کے مطابق اس کے پاس بٹھالے اس نے لینے سے انکار کر دیا اس نے کہا تم میرے لشکر کا ایک سپاہی قتل کر دیا میں اس کی موت ایک ناکھور بنا رہا ہوں وہاں سے میں کہیں اترا وہاں سے تمام مجرور فاسیہ مجرور دوسری منزل روانہ ہو گئی کہ مدت کو چلا اور لشکر سے پہلے پہنچ گیا۔ مٹی انھیں اسے لیس ہو کر نکلا کہ یہ کھمصرہ کر لیا۔

سلطان ملک ظاہر کے ہاتھوں اٹاکہ کی فتح یہ بہت بڑا اور کثیر الخیر شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی نصیبوں کے وہ پہلی فتح اور اسے چھ اور اس کے ۱۳۹ ستون ہیں اس کے ۱۰۴۳ اکثر ہے چنانچہ سلطان یہاں رمضان میں پہنچا تو وہاں کے لوگ اس کے پاس امان طلب کرنے کے لئے نکلے آئے انہوں نے اس کے کچھ لشکر کا اپنے اوپر لازم کیا۔ تو سلطان نے جو اس سے استکار کر دیا اور انہیں رسولہ کا نام دیا جس کو باہر اس کے محاصرہ کا عزم صہم کر لیا اللہ تعالیٰ کی طاقت اور قوت اور مدد و نصرت سے اس نے یہ شہر ۶۹۷ رمضان بوقت کے دن فتح کر لیا وہاں سے بہت سالانہ غنیمت لیا اور بہت سالانہ مال و ہوا بہت سے علمی مسلمان قیدی پائے یہ سب کا مہیا دہاں میں ہوئے اس شہر کا اور طرہائیں کا کام جب آثار نے طلب پر قبضہ کیا اور لوگ بھاگ گئے یہ مسلمانوں کے لئے سخت اذیت کا باعث تھے اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے ذریعہ بدلہ لیا فقہ اسلامی نصرت اور صلیب مٹانے اور قتل کرنے کے لئے کفر کیا، اللہ اللہ اللہ، ڈاک کے ذریعہ یہ خبر پہنچ گئی جس کا جواب قلعہ منصور کے غلیظوں نے دیا۔ جب طرہائیں والوں کو سلطان کے ارادے کا علم ہوا تو انہوں نے یہ پیغام بھیجا کہ وہ اس پر قبضہ کرنے کے لئے کسی کا بھیج کر میں تو اس نے اپنے گھڑ سوارانہ اپنے آسماندار فاروقی کو ۶۹۷ رمضان کو بھیجا اس نے اس پر قبضہ کر لیا اور انہوں نے بہت سے قلعوں پر مدخل حاصل کر لی، سلطان کا سیلاب ڈاکہ مران دیا۔

دو سال انتہائی کرب و غم سے ہم رمضان و محرم میں داخل ہوا اس کی خاطر شہر خراب و گیا اور اسلام کی کفار مرگشوں کے مقابلے میں یہ دیکھ کر فوجی پر حملہ جہاں گئے لیکن اس نے بہت ہی ادا دینی میں مبتلاں اور باغات شامل تھیں پر قبضہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیا جو وہاں کے بادشاہوں کے پاس بھی اس کا گمان تھا کہ اگر چہ اس نے ان پر قبضہ کر لیا تھا پھر ان سے یہ نہیں چھڑا لیں بعض غنی فقہاء اسے اسے یہ بات بھی دیا تھا کہ وہ کفار مسلمانوں کی کوئی چیز لے نہیں تو وہ اس کے مالک ہو جاتے ہیں پھر جب دوبارہ وہ دینیں و انہیں لی جائیں تو پہلے ان کی طرف نہیں ہونا لی جائیں گی اور یہ شہر بہت مستعد ہے اس کے متعلق فقہاء، و دول چہ جن میں اسے تمام مجبور کر کے کہ انکس ان کے انگلیوں کی طرف توجہ کیا جائے گا حضور علیہ السلام کی حدیث عقابہ جو آپ کی اونٹنی تھی کی حدیث است انکس آپ نے مفسدہ دہاؤں سے لی تھی جبکہ اسے شتر کہیں لے لے لیا تھا انہوں نے اس بھی مثالوں کو کام لیا فقہ کے خلاف دیکھ جایا ہے۔

اور بعض علماء نے کہا ہے کہ مسلمانوں کا مال جب کفار کے قبضہ میں آجائے مجرود مسلمان ہو جائے تو وہ انہی کے ہاتھ میں برقرار رہے گا

انہار حافی نے تقریر کے بعد کہا کہ اہل اسلام میں غلط فہمیاں پھیلنے لگی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کے خلاف جتنی ضرورت ہے، اسے وہ اپنی تقریر میں اس قدر واضح طور پر بیان کر رہے ہیں کہ ان کی غلط فہمیاں بالکل دور ہو جائیں گی۔ ان کے خیال میں ان غلط فہمیوں کے خلاف جتنی ضرورت ہے، اسے وہ اپنی تقریر میں اس قدر واضح طور پر بیان کر رہے ہیں کہ ان کی غلط فہمیاں بالکل دور ہو جائیں گی۔

ذاتی ہو گئی تھوڑے عرصے کو پہلے تو اسے قس میں شریاب گرا دیا کہ ظلم یہ دیکھ کر اور انکو خود بخود نے وہ شریاب پیا۔ ان دنوں قس کی مشکل دہی اور اس کے چھان کو ساقط کر دیا۔ صرف "قاہرہ" میں اس کے بہت سی "معدی" بنوا دی گئیں۔ پھر اس قسم کی تشکیک تمام آکاٹھ میں کر دی گئی۔ اسی سال خلیفہ نے "الکرک" کے قصبہ میں "المرج بن الطیغ" اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا کیونکہ انہوں نے اس کی سلطنت کے خلاف غم کا کمر دیا تھا۔

اس سال فوت ہوئے والے مشہور حضرات

المملک تقی الدین عباس ... المملک تقی نے یہ دعویٰ ہی مملک احوال کی کہیں ایوب بن شادی تھا "العدال" کی جہاں سے
 تفریق ہے "ابن القندی" اور "مصرستانی" سے یہ حدیث کی بھی، مملک کے نزدیک بڑے محترم تھے جہاں سے جوایع میں کوئی کس سے کام نہ لے
 کہش نہیں کرتا تھے، خوش اخلاق اور خوش مجلس تھے، نہ کی کلمت سے انکا جہاں ہاں نہیں آتی تھی، ہمدرد جوایع جہاں کا تھوڑا کورس الہی خان
 سے واقف تھے باقی ملوک کا یہاں سے ان کے ان کو میں نے سہرے سے جوایع میں سے۔

قاضی القضاۃ شرف الدین ابو حفص : شرف الدین ابو حفص وزیر مہدو خدایں صابری بن مینو منجی المانی ۵۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔
 محمد بن ابراہیم صاحب کتاب اور مدرسہ "صاحبزادہ" میں مفتی رہے۔ "قانونہ" کا تفسیر ۱۶۳ھ میں جبکہ ہر سلسلہ کا ایک قاضی مقرر کیا گیا تو انہیں
 بھی عطا کی جیٹش کی گئی، پہلے قاضی سے انکار کیا لیکن بہت اصرار کے بعد قضا کی اجازت دینے کی شرط پر یہ مہدو جوان کیلئے ابراہیم بن محمد بن معروف
 تھے۔ قاضی ابو الدین بن محمد نے ان کو خیر دے کر ان سے راجعت کی ہے وہی لوگوں کی ۴۵۲ھ میں کواٹوں میں

انقوشا شیخ الدین مرشد المظفری الہوی ... یہ درازو پہلوئی کی اور ہندوؤں کے والے تھے اس درازو کی بنی کی کائنات نہیں کر۔
قد۔ مکی خان "الملک لہار" کا بھی تھا "حماۃ" میں دو تہ پالی دو ہیں ایک حد سے کے قریب۔ بچے تو بہت سن میں دفن ہوئے۔

[illegible]

تھے ۶۰۶ھ میں "امری" انہیں پھاڑے، "امری" میں مقیم ہو کر اقامت پزیر ہوئے اور وہیں مقیم رہے حتیٰ کہ جمادی الثانی ۶۰۷ھ میں ان کی وفات ہوئے۔ متبرک وصالہ میں دفن کئے گئے۔ نوادہ بنت میں مہارت چاندہ تھے، شاعری میں ان کو یہ طوطی حاصل تھا ان کا ایک مشہور دہان اور مودہ اشعار ہیں ان کے اشعار میں سے ان کے یہ قول بھی ہیں۔

برزخہ دوست کی طرف ہر جا پہلا، اس کی عمر کی۔ تیزی سے مقیم ہو رہی ہے عقلی کے مگر کوہ پر باد گہر ہے جاہر جس کو ہر باد کرت ہے اس کی تعمیر کر رہا ہے۔ قہر ہے کہ وہ مٹی میں خرق ہونے والا ہے پھر اسے کس طرح اس کی خوشی ہو اس کا کھیل غافل بناتا ہے۔ ہر روز اس میں انفس بڑھتا جا رہا ہے اگر اس کی عمر زیادہ ہو تو اس کے بڑھنا اور بڑھ جیسے پڑھتے ہیں۔ اور حقوق زمانہ کے معاملہ میں ایسا سفر کرتے ہیں کہ وہ اس کے کونے کی کوئی امید نہیں۔ چنانچہ اپنے ساتھ توڑے ہوئے اور توتلی بہتری توڑے ہوئے۔ قہر کا حصہ اس میں سے اس کی عقل ہے، قہر کو توڑے ہوئے جو ان کی جوتلی اور بلا چاہے کو سچائی کے ساتھ بھی نہیں گنہگار ہے، بار بار جالی انسان عکس کی خواہشات سے لذت حاصل کرتا ہے تو اس کی مصیبتیں اس کے سامنے شہد بن جاتی ہیں۔ یہ بہت حد تک نظم ہے اس میں تقریباً ۱۵ اشعار ہیں، انھیں قطب الدین نے اس کے بہت مودہ اشعار نقل کئے ہیں۔

ابن اسرائیل الخمری۔ نجم بن سواد بن اسرائیل بن خضر بن اسرائیل بن حسن بن علی بن محمد بن حسین بن محمد بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی الحقیقہ پروردگار نے ۱۲۰۷ھ ۶۰۳ھ وچھوڑے، ۶۱۸ھ میں السری الخمری کی صحبت میں رہے، اس سے نقل شیخ شہاب سرور دہلی سے خرقہ خلافت حاصل کی مٹی، ان کا کہنا تھا کہ شیخ نے انھیں شیخ شہاب بن علی بن اسرائیل کا دعویٰ ہے کہ اس کے خاندان والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شام آکر دمشق میں مقیم ہوئے، ان سے لایب، صناعت شعر میں فاضل اور نظم میں ماہر تھے، لیکن ان کے کلام میں الگ باتیں ہیں جس سے ان عربی ماہرین الفاضل اور ان کے شیخ الخمری کی طرح متول اور اتحاد کے عقیدہ کی طرف اشارہ ملتا ہے، اللہ تعالیٰ ہی حقیقت حال کا زیادہ جانتے والا ہے، ایک شہر کی رات ۱۲۰۷ھ ۶۰۳ھ میں ان کو اس سال ۷۷ برس کی عمر میں دمشق میں فوت ہوئے، شیخ، سلطان کے مقبرہ میں قہر کے اندر اس کے نوادہ بن گئے، شیخ، سلطان شیخ علی السمری سے شیخ تھے جن سے ذہن اسرائیل کے شیخ الخمری کی چارہ کو فارغ تحصیل ہوئے تھے، ابن اسرائیل کے

تبعہ۔

کسی مہارت کرنے والے سے شدت خلق سے میری مہارت کی تو کیا اس گل والی کے دامن کوہ والا زمانہ لوٹے والا ہے اور کیا اس کی مٹی میں مہارت میں بند ہوئی ایک ایسے شخص کے لئے جس نے ہر ایک بات کو سمجھنے کے ساتھ بھلا دیا ہے؟ اسے مدحی کے میرے دونوں دوستوں ۱۱۰۰ ستوں اس کی باتوں کو دہرہ کی کل اس کی صحبت کا تذکرہ اور شرب دونوں میرے لئے ایک پیچھے ہیں، دو عالم اعلا دہلی اور شیریں محاسن ہے اس کی صحبت کی محققین میرے لئے شیریں ہیں، مادہ کامل پر قہر ہے کہ اس نے اس کی اور میری نہیں اور میری اور میری پر قہر ہے کہ اس نے ہر گھٹے میں نہیں ڈالے۔

اور یہ بھی ان کے اشعار ہیں۔

اسے میرے دوست نے جو ہے جو ہے وہ افکار سے سمجھ میں تیرے والے مسامحہ اس کے ایک کے میرے اور میرے میرے کیونکہ میرے کام کامیابی ہی ہے۔ نشاط سے نہایت مت ہو گیا تھا یا متو میر میں ہی لانے ہیں۔ صفائی کے وقت کوئی ہی نگاہر ہوتی ہے اور کہ دوست کے وقت صفائی پیدا ہوتی ہے۔ چہ نہ نہ ایک مرتب کی اور کچھ ہے تو اقل زمانہ کو تو بھی کہتے ہے چنانچہ جب وہ ایک صفائی کو توڑا تو بھلا تو بھلا کی تھوڑی ہے۔

نئی ترکیب صفائی۔ اس میں ان کا ایک طویل قصیدہ ہے جسے شیخ کمال الدین بن الزکریا لوربان کے مصاحب نے شیخ احمد ملاصف سے سنا ہے اور شیخ قطب الدین ابن ابی نجی نے اس کے بہت سے اشعار نقل کئے ہیں، ان میں سے قصیدہ الیہ بھی ہے جس کا اولیٰں ہے۔

جیسے میں پڑھتا ہوں اس کے علی الاعلان میرے وہ سے گاؤں کی یاد میرے سلامت کروں اور مسامحہ اس کی ناک مٹی میں ملاتی۔ ہر مہارت اور دورت کا وہی اور اس سے شوق، اس میں تھوڑے سے طویل ملاقات کی۔ چنانچہ خوب ہے وہ حسن میں نے اپنے حال میری آنکھوں کو چھین دے۔

ایک اور یہ خوب ہے وہ غصہ کہ جس نے اس میں ہر آلہ کو جتنے میں رکھی۔ کہ خوب سے میرے خواہوں کی سعادت کہ اس نے مجھے اس کے اوصاف کی
تو کرتی رہی اور میری امیدوں کا حصول اور میرے مقصد کی کامیابی بھی کیا خوب ہیں۔ میرا جو روشن ہو گیا جب اس نے خوش قسمتی سے میرے وقت
میں لگی۔ اور وہ اہل اہل وادوں کے عشق کی وجہ سے پاک بھیجے گئے چست تھیں۔

پھر وہ اہل غزال اپنے کے بعد فرمایا

جب اس کی نگاہ پر شام پر مجھ پر ظاہر ہوئی اور ہر مجلس میں مجھ سے اشاروں میں گفتگو کی۔ تو میں نے حریفہ بلندی کی خاطر بحال کے اجراء پتے
اور صحرے ہوئے اسرار کا مطالعہ کیا۔ شروع میں تو اس سے میری سعادت آزاد ہوئی اور مجھ پر اس شخص کا عار و مفید کو کیسے حق کو تسلیم ہے۔ چنانچہ میرے دل
سے ہر شبہ و شک ایک شام پہ لاداس کے ہر موسم کا ایک معمول طرز ہے۔

پھر فرمایا بحال کے مقابلہ میں اصل میں ملول کے بعد کا اعتقاد کے بغیر تمام اوصاف بحال کے ساتھ آتے جلتا ہوں، ہر خوبصورت، پار یک
نہاں اور چھوڑا رنگ اندام میں اسے دیکھتا ہوں، ہر اس چاند میں اسے دیکھتا ہوں جو زم اور چاند کا شاخ آگ کے باغوں کی رات میں چلتا ہے۔ ہر
پار یک ہر دن سے سعادت کرتے وقت اور غصہ کی شراب کی طرح کھاب و کان پڑتے وقت، سوچوں، باتوں، خوشیوں اور راز و رات میں جو ہر بھی ہوئی نگاہ
دائیں کی ٹران میں پڑتے ہیں، آنسوؤں کے جڑوں میں جوتے جاتے میری آنکھوں کو بھرتے ہیں، شراب میں دیران میں اسنے میں لائے
میں اور گانے والے کو نثری آواز کی بھیج میں، درختوں، انہروں، پھولوں اور تری میں، ہر باغ اور چر منسوبہ میں۔ خوشیوں اور باغ میں اس کی چھت کے
نیچے جب سورج کی روشنی اس کی تازگیوں کو بھرتی ہے۔ طالب کی روانی کی صفائی میں حکایت بیان کرتے وقت جیسے سورج کی پہلی کی طرح
ترجیحی ہو۔ بعد وہ جب میں شخصوں میں اور غصہ میں ہے اہل فرقہ کے ہر مقدم پر غالب آجکی بہت سے چھلوں کے اقسام سے ہر غصہ، مجلس میں
نہاں سے اعتقاد کے وقت پر جو عید ہر چہ یہ جڑوں کے اظہار کے لئے لاکھوں کے اظہار کے وقت اس کی قد، کے منکر تھے نظر آتے ہیں اور
میں میں شری کو اس کی پسند اور ایچ سے جڑوں کے پہلوؤں کے میلان میں دامن اس کے مظاہر بحال نظر آتے ہیں۔

مظاہر طلوع... اور اس کے مظاہر نظر آتے ہیں انہی ہمہ مخموزوں میں جو ہر میدان میں جذبہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تھے ہیں، سورج میں
جب اور شری کی فتح کے پاس اپنے کوئے برت میں ہوتا ہے اور چاند کی کا آئینہ دکھائی دیتا ہے، پڑھو میں نے چاند میں جب وہ شب تمام میں اچھی کاہر
ہوتا ہے اور کان اس سے حریفی میں کی طرح چمکا چکا ہوتا ہے۔ اور ستاروں میں جنہوں نے اپنی تاریکی کو اس کی گردیاں سے گویا ہر چہ کے فرش پر چھری
ہوئی دھنکیں ہیں۔ ہارٹ میں جس نے زمیں کو چھلنے کے بعد ہر آپ گرایا اس کی چھل کا رخ لہجہ کے بعد تھام کی طرف ہے۔ آسمانی نگاہ میں جو اپنے
بالوں میں ہشت دانتوں یا مانتی ہوئی کو اس کی طرح ظاہر ہوتی ہے، خطاب کے نقش و نگار کے اس میں سرعت جواب میں اور ہمہ ماخوشا ط میں۔

معنوی مظاہر... اس کے مظاہر نظر آتے ہیں اشاروں کی دقت میں، جن کی تفہیم کرنے والے ہیہ، دشا مکی ہیہ اگر وہ دت سراج کو بہت
خوب لگتی ہے اور اس کے بعد عید اصل کی دامن میں اور دے گئے ہونے اور ہکاتے ہوئے شخص کے باطن کے ہر امن ہونے میں، عاشق کے جنوں
پر معنوی کی ہر بانی میں، بہت سے وقت کے الفاظ کی طاقت میں اس کے مظاہر نظر آتے ہیں، ان کی طاقت کی چھلوں میں اس پر سید و سرور کے
جہاں دت اور اس کے مظاہر کو دیکھتا ہوں، عارفین کے فہم، سعادت حال اور جامع طریقہ کے بیٹے کے وقت کی حرکات میں اور کتاب اللہ کی ان
آیات کے لطف میں امن و امن کو اس عید کے بعد خوشخبری کی عید سے مل جاتی ہے۔

مظاہر جمالیہ... اسی طرح اوصاف جمالی بھی ظاہر ہیں، امن میں میں بغیر کسی تردد کے اس کا مشاہدہ کرتا ہوں، قاضی عیسیٰ کی سخاوت اور
ہندی میں نہایت طاقتور، دشاہ کی طاقت میں بھی اس کا مشاہدہ کرتا ہوں، انصاف آگ آگ کی حالت عیسیٰ کی کوئی بہت ناک و سرور اور سرور کی حالت
میں خراب ہے، میرے میں شکستہاں سے شکستہ ہے اور بدخلق ماضی کے مطلق کی فتح میں سردی اور گرمی میں جنوں کے لئے ہے، خوشیوں اور
پہ اور صحت سے تکلیف دینے میں بھی اس کا جلال نظر آتا ہے اور نفس کے اپنا شرم مجھ پر غالب کرنے کے بعد عید اور عالم کو اپنا علم اپنا نظریہ آنے کے روز

قاضی القضاۃ ابن خلکان حسن الدین ابو العباس محمد بن محمد بن ابی بکر بن خلکان الدار علی الشافعی ازہرہ شافعیہ و سادات علماء اور ائمہ و سادات میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے تمام مذاہب میں قاضی القضاۃ کے منصب کی تجویز کی۔ چنانچہ قضاۃ: جن کے ارے سے بہت حد تک مشغول قاضی بن گئے، اب اس منصب قضاہ میں کے اور ابن الصانع کے درمیان بھی بن چکا تھا، مگر یہ قاضی بننے کو دو معرکہ ہوئے۔ پہلی یہ معرکہ جو کہ قاضی بننے والے خلکان نے متعدد مدارس میں دوسری دکان سے لے کر اسے مدارس میں بھی بن چکا تھا، مگر آخر میں ان کے پاس صرف مدرسہ مینیرہ و کیا تھا اور ان کے بیٹے کمال الدین دوی کے پاس الخویہ تھا، اسی مدرسہ نجیب میں بہرہ و جہت ۴۹ھ میں جب کوہن کے آخری پیر میں انہوں نے وفات پائی، اس کے پس عمر پائی دوسرے دن قاضیوں کے دکان میں دوی لگے تھے، نہایت محمود و خوبصورت لکھیں نکلتے تھے، ان کی مجلس بڑی پر خلعت ہوتی تھی، انھوں نے ایک مفید و نفع و نایات الامعان کے نام سے لکھی ہے جو نہایت معلوم و فہم و فصیح ہے۔

آغاز ۶۸۲ھ

اس سال بروز جمعہ و جب کو الملک المنصور بڑی شان و شوکت کے ساتھ دمشق آیا تو اسے اجتماع کاون تھا، اسی سال محی الدین ابن الحوسنی کی وفات ہوئی۔ چنانچہ دمشق کی خلافت شیخ عبد الکافی بن عبد الملک بن عبد الکافی کے سپرد کی گئی اور انھوں نے ۶۸۱ھ میں جب جمعہ کے دن خلیفہ بن چا داسی راہزادہ سے محکم قاضی ابو الدین ابن الصانع کو قلعہ میں کر لیا، کیا تھا، محکم قاضی کے نائب ابی العسری نے ایک مقدمہ لکھا کہ ابن الاسکان کی جانب سے ان کے پاس آٹھ ہزار درہم بطور امانت رکھے ہوئے ہیں، اس معاملے کو اٹھانے والا طلب سے آئے والا صالح الدین بن اسکار داری نامی ایک شخص تھا، ان کے بعد قضاہ جہا الدین بن یوسف بن محی الدین بن ابی بکر کے حوالے کی گئی وہ ۶۸۳ھ میں جب کو فیصلے کے لئے بیٹھے، اور لوگوں کو ابن الصانع کی طاقت سے بھی منع کیا گیا، مگر ایک مرتبہ سرکاری دوازیہ گیا کہ ان سے پاس صانع، یا مائل بن احمد الدین کی ۵۰ ہزار درہم کی قیمت کی درخواست بھی ہوئی ہے، اس معاملے کے لئے ان دنوں ان کی دوازیہ بن ہوئی اور وہ دوسرے لوگ کھڑے ہوئے، اور ایک تیسرے فیصلے کے متعلق بھی گفتگو کی گئی، چنانچہ ایک شخص متعلقہ کی گئی جس میں بڑی کٹنگی کی گئی، اور ان کے خلاف جھگڑا کیا، پتا چلی کہ جس ۵۰ ہزار درہم کو دیا گیا۔ لیکن ان کے حق میں جب سلطنت میں مال دین اور امر کی ایک جماعت کھڑی ہوئی، اور ان کے متعلق سلطان سے گفتگو کی، سلطان نے انھیں دے سلطان نے انھیں دے کر دیا اور وہ اپنے گھر کو چلے گئے، جو کہ بروز شنبہ ۳۰ شعبان کو انھیں مبارکباد دینے آئے چنانچہ وہ اصرار دیا کہ وہ اب وہاں سے دوبارہ شہر میں اپنے مکان میں قلعہ میں آئے، اور عام طور پر اپنے گھر کے سامنے ایسی مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔

درب میں جمال الدین بن مصری دمشق کے منصب بنے شعبان میں خلیفہ جمال الدین بن عبد الکافی الخوارزمی میں خلیفہ الحرسینی کی جہد مدرسہ بنے اور ابن الطائی سے والدہ علیہ کے کرکمال الدین بن بنجار نو دیا گیا جو کہ بہت المال کے مکمل تھے، مگر حسن الدین الدار علی نے الخوارزمی کی تدبیریں ابن عبد الکافی سے لے لی، اور آخر شعبان میں قضاہ کی نیابت ابن الرکی سے شرف الدین محمد بن محمد بن ختمہ المذہبی سے لے لی، جو کہ امام فاضل دارملاء معصین میں سے تھے، جب ان کے بھائی حسن الدین محمد بن محمد بن شہل میں وفات ہوئی تو ان کے امیر ابی کے مدرسے نے اور والد ابی العسری کی تدبیریں ان سے لے لی گئی، مگر اس میں قاضی نجم الدین ابی احمد بن مصری انھوں نے ذی القعدہ میں درس دیا، اور شرف الدین سے اس وجہ بھی لے کر نائب قضاہ نجم الدین ابی ہادی کی کو دیا گیا، بعد قضاہ کی اس سب پر رحم فرمائے۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

صدر کبیر والد ابو الفضل محمد بن قاضی حسن الدین ابی نصر محمد بن عبد اللہ بن شریز کی کتابت میں طریقہ منسوب نے باقی ہیں۔
عبد بن کاہن یا تھا، دمشق کے نامور حضرات میں سے تھے، اس سال سفر میں انتقال فرمایا۔

نہی کے بعد بدلتے ہوئے ہو کر مسرور ہوئے اور کہا: جب خاضی، جمال الدین بن سلیمان، حاجن، تھوڑے عرصے میں دوا شروع کیا۔
 اچھے سے تھوڑے عرصے میں۔

॥ वासुदेवाय ॥

اور آخر میں ایک لکھو و فوجوں کے ساتھ دمشق آیا تو اس کا کام کر لیا ایک لکھو فوجیں لکھو ملائیں کی خدمت میں حاضر ہوا، سلطان نے اسے قتل کر دیا۔ اس کا استقبال کیا اور اسے بادشاہوں کی خلعت پہنائی، دیگر مصری اور شاہی فوجوں کو اسے گھر لے کر روانہ ہو کر، جب کہ اگر کسی میں سب زوال کیا اور بد قصد اور مفرق کوادھ تعالیٰ نے اسے شہر پر بھیج کر طاعون لایا، دمشق میں اس کی خوشخبری پہنچی تو شاہ نے بچے، شیر و گھالیا کر اور لوگ بہت خوش ہوئے کہ یہ قدم مسلمانوں کے لئے بہت ضرور رہا، اور اس کا بادشاہ بھی اس سے کوئی اسے رنج نہیں کر سکا تھا، نہ سلطان صلاح اللہ بن احمد اس ملک تھا پر یہ کہ عین احمد قد ار ای اور اس کے پاس ہندوستان اور عرب کے قلعے بھی تھے، وہ نے یہ سہوہ کے کنارے ایک نہایت محبوبہ قلعہ کے پاس ایک چھوٹا سا شہر آباد کیا جس کوئی حیران کن شہر نہ سمجھیں گا کوئی چتر سلطان نے طرزی اس کے سامنے کہ وہ شہر بنام بھیج تو اس نے ایک لکھو کا قریب حاصل کرنے کی خاطر اسے سندھ میں گرنے چاہا مگر مسلمانوں نے فوجوں کے پاس سلطان قیصر کی ایک بڑی جماعت کو اس سے نکال دیا۔ اللہ اعلم، پھر سلطان دمشق واکرے گا، اور اس نے مصری فوجوں کو لے کر کہہ رہا تھا وہ لوگ۔

جہادی الآخر کے آخری ایام میں مصلحوں کا بیڑا الملک الناصر محمد بن قلاوون پر جماد، اسی میں ہی الملک بنی العین کو کواجیح کی شکارت سے معزول کر کے عزلم بنی محمد بن العین کی الزام کو مسترد کیا گیا اور ان کا نکاح اس کے قریب شریعت کی جگہ ولادت سنبلیلی اور ان کی توبہ کو مصر طلب کرنے کے بعد امالی الملک کو پیش کیا گیا تاہم سبب الملک بنی محمد بن قلاوون سے معزول کر کے عزلم بنی العین کو کواجیح کو معزول کیا گیا۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

شیخ عزالدین محمد بن علی بن ابراہیم بن شعلو مغربی انتقال فرمایا۔ چار غلام اور مشہور تھے۔ مالک نظامی کی سیرت پر کتب کتبسی بتاریخ کے ساتھ خصوصی شغف تھا۔

عہدہ قدارہ ... امیر کھیرعلہ جانہ بن ابی کھیم المہدی قدارہ بن محمد بنی الملقب لفظ ہر صوص کے استاد ہیں، پیادہ اسروا میں سے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے سو لفظ ان خوش فہم سے ملائے ماضی کا محمد بن یزید نے قدارہ قدارہ سے مطالبہ کر کے اس کے ملک کو کھنڈ کرکے اس سے لے لیا اور وہ کامات دہا بیت کے رہے اس سے اپنے ساتھ لایا چاہتا تھا کہ اپنے ساتھ اس کو لوگوں سے آگے بڑھ جائے۔

شیخ شرف الدین ابو عبد اللہ..... محمد بن حسن بن اسماعیل النعمانی، صاحب: جدید اور نام نہان کا جزوہ اول اور دوم، ص ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸،

ابن عامر المقرئ..... یہی ہیں جن کی طرف یہ لوگ کبیر مشہوب سے جو عام شیخ صالح استری غفرلہ کی علامہ تھے محمد بن حارث بن ابی نجر البصری و کھلمی ہے، شیخ موفق الدین بنی قدامہ و غیرہ سے مدد چاہتے تھے۔ یہ شیخ شہر کی دولت کو یہ لوگ کامل کرتے ہوئے جب اسی سے فارغ ہوتے تو انہیں ملازم رکھتے اور جو کچھ ان کے ہاتھ لگتا وہی شیخ عبد اللہ ملازم کی کے مندر سے کے قریب دین کے لئے لے جاتے۔

قاضی ثناء اللہ سن۔۔۔ داؤد بن یحییٰ ابن کامل القرظی، تصویفی، کھلم، نقب میں الحزمہ کے رہبر تھے، قضاء میں محمد الحداد بن عبد الصمد

کئی فی اور عالم و جانی زین الدین بن خلف کے سامنے اس کی مطابقت ثابت کر کے فتح کو سرے سے ہی باطل قرار دیا اور سامری سے جس برس کی بیاداری قیمت دولا کر دو سو روپے کا مطالبہ کیا اور اس سے اترتہ کا ایک سو روپے لے لیا جس کی مکمل قیمت ۸۰ ہزار نفی تھی، چنانچہ اسے علاقوں کی سرحدی کے مردم و کرم پر قہر دیا کہ چھوڑ دیا، پھر اس لڑکی کا رشتہ ثابت کر کے مذکورہ سے اپنی من مانی قیمت سے خرید لئے، پھر انھوں نے اور دو لاکھ و مشیوں کو ایک ایک کر کے بلایا جائے کیونکہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ دشمنوں نے بھوکا رکھا ہے کہ جو شخص شام میں علم کرے گا وہ کامیاب نہیں ہوگا اور جو مصر میں علم کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور اس کی مدت حکومت طویل ہوگی، چنانچہ وہ انہیں فرعونوں اور علم کی زمین مصر کا جو چاہے ان کے ساتھ ساتھ کرے۔

اس سال وفات پانے والے مشہور حضرات

شیخ قطب الدین..... امام علامہ قطب الدین ابوبکر محمد بن شیخ امام ابوالمہاسن احمد بن علی بن محمد بن حسن بن عبداللہ بن ابیالمہاسن ابی العباس المہاسری نے وفات پائی، ان کا انتقال ۱۱۶۲ھ میں ہوا ہے۔ بعد ازاں ۱۱۶۳ھ میں چھ ماہوں کے بعد جاکر حدیث اور دیگر علوم حاصل سے مسلک شافعی پر تلمیذ بن گئے تھے، لہذا کثرت میں طویل مدت تک قیام کیا، پھر مصر آکر دارالحدیث کے شیخ بنائے گئے، خوش فہم و لوگوں کے محبوب تھے، ۱۱۸۱ھ قمر میں وفات پائی، القراءۃ الکبریٰ میں دُرّ بن کئے گئے، ان کے حمد و اشعار میں ان میں سے ایک اچھا قلمدان ابی الجوزی سے نقل کیا ہے۔

حماد الدین..... محمد بن عباس الدیمیری ماہر طبیب اور حاذق شاعر تھے، کافہ ذرا، ان کی خدمت کی مفر کے سینے میں ۸۰ برس کی عمر میں وفات ہوئے۔

قاضی القضاۃ برہان الدین..... حضرت بن حسین بن علی البسجاری مصر میں کئی بار قاضی بنائے گئے، وزیر بھی بنے تھے، ہادق اور صاحب ان کے بعد قاضی بن جتلا نے قضا سنبھالی۔

شرف الدین سلیمان..... بن عثمان مشہور شاعر تھے، ان کا ایک ہاں بھی ہے، مصر میں وفات پائی۔

شیخ صالح عز الدین..... عبدالعزیز بن عبدالعظیم بن الفضل الحزازی ۵۹۴ھ میں بنے، ان کے کئی لوگوں سے علم حاصل کیا، پھر مصری کو وطن بنایا، قاضی ۱۱۴۳ھ میں جب کوہ میں وفات پائی ۹۸۴ھ میں جب حاکم عالم الدین البرزلی مصر گئے تو وہاں ان سے حدیث سنی، اور ان سے یہ حکایت نقل کی کہ وہ بغداد میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے تو ایک کنویراں کے پیچھے لگا، رات کے وقت اس نے آکر قبر کو دیوار میں ایک نو جوان تھا جسے سستی کی بیماری لاحق ہو گئی تھی، جسے ہی اس نے قبر کو دیوار کو وہ نو جوان اٹھ کر بیٹھ گیا اور یہ گفتگو ہوئی کہ اگر مر گیا تو جو ان قبر سے نکلا اور گفتگو ہوگا اس میں دُرّ بن کر دیا۔

ایک اور حکایت بیان کی کہ میں ایک نقیب میں تھا اور میرے سامنے گندم کا ایک صبر چڑھا تھا، ایک بھڑکیس سے اُٹھی اور ایک دانے کے کچھ لٹی، پھر آ کر دوسرے دانے لے گئے، پھر آ کر ایک اور دانے لے گئے، جب چوتھی مرتبہ آئی تو میں اس کے پیچھے گیا تو کیا دیکھا ہوں کہ وہاں دانتوں سے درمیان ایک انگلی چڑھا ہے، یہ دانہ اس کے منہ میں ال رہی ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے شیخ عبدالکافی نے یہ حکایت سنائی کہ میں ایک مرتبہ ایک جنازہ میں شریک ہوا تو دیکھا کہ ایک سیاہ قلم امام سے ساتھ ہے لیکن جب لوگوں نے نماز جنازہ پڑھی تو وہ نماز میں شریک نہیں ہوا، جب امام اس کی تفسیر کے لئے حاضر ہوئے تو اس نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس کا گھٹا ہوں۔ یہ نہ کہ اس میت کی قبر میں چلا گیا، میں نے وہاں نظر دوڑا تو مجھے بخیر بھی نظر نہیں آیا۔

04A9267

اس سال الملک لکھنؤ ملتا ہوا دکن کی وفات ہوئی۔ جلیفزا الی کم علیہا سی تھا مصر کا نائب سامانہ بنی طر تھائی اور نائب شام سامانہ بنی طر تھائی تھا۔ شام میں صفحہ شہنشاہی الدین بن یحییٰ الشافعی، حسام الدین، نجم الدین بن شیخ اکل اور بدال الدین بن ابی ولوی المارکلی تھے۔ اسی دور میں شمس الدین بن سکر الخاگور یا مصر بنی دین کے لئے اپنی آگے جب وہاں سے تو سلطان نے اس کا بہت ذکر کیا کہ اسے تفریق سے اور صحت دلائی اور اپنے اسواہ پلہ نے کاغذوں یا لیسہ یا اور تھوڑے تھوڑے وقتوں کے متعلق ٹھٹھکو کے عہد کے ساتھ خود کی منصبی کا عہد و عہد کا عہد اس سے اس کا عہد و عہد کو بھیج کر دیا۔ لیکن اس سے دھرم و مراد اور درگاہ اور اپنے متعلقین کے ساتھ خود کی کے ساتھ پیش آتا تھا کہ یہ دنیا کے ساتھ چند دنوں کی دل کی ہے۔ جہاں دلی اور آخر میں بیت المال کے دلیل اور دھر غرض شمس جمال الدین الشافعی کے حالات کی جستجو کے بارے میں خط آیا پتہ ہوئی تو ظاہر ہوا کہ اس نے لاکھ و غیرہ کے دھواں لکھائے ہیں۔ چنانچہ عہد دہلی میں اسے بند کر کے وہ اسواہ اس سے عہد لکھے گئے اور اس پر نہایت سختی کی گئی۔ سیف الدین ابوالاساس شامیہ بنی اپنے ساتھ لکھے عہد دہلی کی جہاں لکھائے کے لئے اس کے بارے میں ایک قصیدہ لکھا اس نے وہ جو اس کے پاس گیا اس کے ساتھ شمر کا اظہار کیا اور وہاں وہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ ڈال دیا گیا پھر اسے مصر بلائے جانے کا بیجا نام آیا تو انہیں کو اس کے جانے سے خوف ہوا۔ جس کی وجہ سے وہ دوسرا دوسرا دہلی میں گزرنے میں چند دنوں کا دوسرا ہوا ہے۔ چنانچہ قاضیوں اور گواہوں کو لڑا کر لکھا گیا پھر قاضیوں کے بعد نماز جمعہ کے متعلق بعد نماز چارہ بجے بھی گئی اور عقاربصرہ میں اس کے والد کے پاس اسے دفن کیا گیا۔ دو لاکھوں لہو نکلا کہ اسے ساتھ ساتھ احمہ اور سیدہ اور دوسرا

وہا کے حاضر رہے تھے۔ انھیں بتانے کا مقصد یہ تھا کہ اگر اسی طرح کی طرف سہارا دیا جائے تو کچھ دیر میں ہی یہی نظریاں عملی بن جائیں گی۔ جن کا مقصد میں میرے ہوا مشاعرہ اور وہاں کی نظریاں اس کام کے لئے مناسب سمجھی تھیں۔ پہلے ان خیالات کو سمجھانا چاہی اور پھر بہت کثرت سے یہ ہوا اور بدعتی لوگوں سے کام لیا گیا کہ ان کی نظریاں صحیح ہیں اگر حکومت اور مذہب سے مدد ملے گی۔ اناتہ ذالیہ راجھوں۔

الملک المصور قلاوون کی وفات اور الملک الاشرف کی جانشینی..... لوگ ہی فکر و لوت کھسوت و غمزدہ میں گئے ہوئے تھے کہ قاصدوں نے آکر خبر دی کہ ۱۳۶۵ھ کی قدور و روز بخت قاہرہ کے پابریہ گاہ میں الملک المصور کا انتقال ہوا ہے اور وہیں سے راتوں رات قلعے کی طرف لے جا گئے ہیں۔ دلی مہم ہونے کی بناء پر اس کے بعد ان کا بیٹا الملک اشرف علیہ تخت نشین ہوا تھا مگر امراء نے اس کے لئے طلب کیا تھا مگر اس پر اصرار کیا گیا اور شامی شان کے ساتھ سوار ہوا اور اپنی فوج پیہلے اس کے آگے تھی۔ بقدر اہل کے لڑکر کسوق النیل میں واقع میدان اسو کی طرف گیا اور وہاں حکومت و افتخار اور دروہا سے غلظتیں چاکیں ہوئی تھیں۔ جب یہ خبریں پہنچیں تو شامی امراء نے بھی طلب کیا تھا مگر شام میں اپنے والد کے نائب مسلمانہ کی طرح تھا کی کو گرفتار کر کے اس سے جہاں لیا اور اس دلی میں سے فوجیں فرجی کیا۔

الامام سرکی کو کوششوں سے ایسا ہی چاہا۔ جمال الدین بن عبد کافانی کے بارے میں احمد بن حنبل کی اصل میں کوہ مشعل کا خطیب بنایا گیا اور ناصر الدین بن ابی القاسم کی تہذیب و سیرۃ الدین بن ابی القاسم کو اہل جامع کا ناظر مقرر کیا گیا۔ اسی سال حیدرآباد کے حاکم کا کھڑا جل گیا، ہوا چل کر اس کی قبر موجودگی میں آگ بھڑک اٹھی اور کوئی اس میں بجھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ خطیب نے ہوا کو مگر تھوڑا سا سمیٹ چل گیا۔

شوال میں تہذیب و اصلاح میں ابن القہوی کے بعد قاضی امام عبد بن القہوی نے درس دیا، اسی سال الملک المصمودی وفات سے پہلے کے ایک فرمان کی بناء پر عرفہ عبد بن حسین بن احمد بن شیخ ابی مراد بن حاکم کے بیٹے محمد عبد بن شیخ الملک کی جگہ خاندان کے قاضی بنے۔ محمد

[illegible]

میں، معاذ کی کرائی تھی اور بغداد کے دروازے، چار پہاڑی کے لئے بنائی ہوئی زنجیریں، حلقی قلعہ اور منصور کے لئے کام کر کے جرمہ صبا کی مہا اگرچہ منصور کا اصل شہنشاہ ہے جسے بعض لوگوں کو کچھ غارتگی تھی۔

اسی جانب شام الضحیٰ کی نئے ستاروں کی کئی کئی صورتیں بڑا اعلیٰ دستہ پہنچتے ہوئے تھیں یا انہیں کے ذریعہ جو تھیں اور ان کے کتاب کو دیکھوں پر پڑا ہے کہ تمام خصوصیات کو اذکار کیا گیا ہے کہ اس پر جو موضوعات نام کا کوئی نگار اور دیکھو شہسبانی اعلان کیا گیا کہ یہاں کو حشر کے بعد گھر سے بچنے کے لیے کوئی اچھوت نہیں ہے، پھر یہ کہ وہیت کے بعد صرف یہ تخریج بقول کا تھا،

ابن النضر کے ماہر الفلاس السعید کے بتائے ہوئے تمام کواچھوڑ دیا اور عقل میں اس سے زیادہ خوبصورت علم نہیں تھا۔ وہ ان کے پیچھے جسے کہتے تھے ممت سے بدستیا کیا اس کے اور نمبر کے درمیان ٹھوس کسی جگہ وہ بھی لگی تھی اس میں خود اس نے کام کیا اور امرائے
 • • • • •

ایساں جن اللہ بن آتش کا فرم مخصوصی سمیت دیکھو اور اس میر کو گھوڑا شکر و زکریا دیا گیا بلکہ پیر محمد بن علی بغدادی نے اس کی کوئی کجی نہ حالت میں مصر لے جا گیا۔

فیض شہاب الدین محمود نے بیچ بکا کے بارے میں ایک قصیدہ لکھا جس کے کچھ اشعار یہ ہیں:

الحمد للہ جسکیوں کی حکومت کو دار ہوا اور مصلحتی عربی لکھنا اور ترکوں کی وجہ سے قاپ ہوا، ایک اور چیز یہ جس کے خلاف دے
یا ترکہ اور دیکھا طب کرشم قاس کی طب سے ضرور شرما تھے، مگر کے بعد جنگ س کی بنیادی مسعود میں ہو چکی ہیں ترکوں کو
خفگی کی کوئی حاجت نہیں، اس کے رہا ہونے کے بعد مگر کے لئے عزم و شرف سے مسعود و نباتات اور عذابی کی چیز نہیں بیکہ تھی،
جنگوں نے اسے بہت سے نتیجے بکڑائے جن کے سول سے پنجہ پڑے ہو گئے جلا وطن اور مے نہیں ہوئے تھے اسے ہم
مگر تونے تو اس کے اسقامات اور کمالات میں لکھے گئے واقعات کوڑا سوش کر دیا، ہر سے مصلحتی تو زبان میں ہی ضرور دیکھ چکی
پانی سے تو کسی شاعر ادیب کے لئے یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے، حضرت محمد کے پرستاروں کو تو نے خضبات کا کیا جب انکو پانہ
کی خاطر لیا نہ کیا، اتنی اس ذرا تھی سے اللہ تعالیٰ راہیں ہو گیا، حضرت محمد جو کہ ہادی و دیگر ہے نے سلطان الارشاد کی
بھئی ہوئی نیکیوں پر پانہ دلی تو اس طرح سے اس کا انھیں لکھتی ہوئی اس کی خوشی سے چھلکا، جب بھی پردوں کے بعد
شراب اور ہوا اور زمین کی حال چلا کر جس سے مصلحتی میں نے پانہ کی طرح یہ بھی مسعود سے باور غرض جب میں۔

یہ بہت لمبی تصدیق ہے ایمہہ بلدیہ واری اور دوسرے شعراء کے قلم کے حقائق بہت سے اشعار ہیں جب انہیں جانکارس آئے تو انہوں نے غلطی نہ کی کہ جب سلطان مسعود انہیں لوٹ آیا تو اپنے دو زبانہ خطوط کو اپنے قلم میں بطور ضمیمہ دے دیے اور دوسری بھی ان کو دے دی جس پر خود مسعود نے خود حقیقی کے بیٹے الملک کے خزانے سے قریب قریب دے دیے تھے اس سے اس زمانہ کا حال معلوم ہوتا ہے کہ

[illegible][illegible]

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

شہادت آوارہ خون بنی اجنہ۔ انہی شہار اور خورج تھا اپنے علی الامین ملا کو قتل کیا تو مغلوں کی لگاؤ میں سر ہلے ہوا اس سال زہری ہوئی
 شراب پی کر فوت ہوا مغلوں نے اس کی آہستہ بہر پر لٹائی کہ کداس کا وزیر سعد اللہ ابن اسلمی بیرونی تھا چنانچہ عراقی وغیرہ میں بیحد کے بہت سے
 لوگوں کو قتل کیا اور ان کا بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا پھر مغلوں میں آپس میں اختلاف ہو کر کس کو سلطان بنانا چاہئے ایک گروہ کئی کی طرف مائل ہوا
 اور ان کو تخت پر بٹھایا یہ کہ مدت دو ماہ کا گیا تھا ہے کہ ایک سال تک یہ باجیک ایک قول اس سے بھی کہ مدت کا کیا گیا ہے بہر حال اسے قتل کر کے بیروگو
 بادشاہ بنایا اور ان کے اذات کے خیر الشک ظاہر کر کوئی جب وہ کا کھامرہ کئے ہوئے تھا وہ اسی خبر سے بہت خوش ہوا اور مغلوں کی مدت زشاعی ۸
 سال تک مدعی عراق کے پھر حرمین نے اسے دہل دیا بھی سیاست دان کے طور پر فہمی کیا ہے۔

شیخ فخر الدین ابن الخیار۔ ابو الحسن علی بن احمد بن عبدالواحد القدسی الحسینی، مابین الحجاز کے نام سے معروف تھے، قابل مہدی
 سیاح و سفر مخلص تھے، ۷۶۵ھ کے آقا زین العابدین پر چلائے، بہت سے علوم میں مصل کے اپنے علی کے ساتھ سفر کیا، مذہب و اصلاح مکتبی
 اور دعوت گزار تھے، طوالت عمر کی وجہ سے روایات کثیرہ میں غزوات و تحریروں کی ان کی بہت سی تصنیفات تھیں، کثیر علقت اور غیر ان سے
 مدینہ کا سیاح کیا، حدیث کا شغف رکھتے رہے قی کر روزے ہو کر حرکت کے مکی قابل تھیں، یہ انہوں نے محمد و اشعار بھی کہے ہیں، جو کہ یہ
 قول ہیں:

مجھ پر ساہ سال گذرے قی کر میں پرانے جو کر مہتر کا کاروان چکا میرا کج بخت کہ ہو چکا ہے بس دعوات اسلام حدیث سے
 دل پہلا تھیں، اگر یہ کام کیا اٹھایا۔ یہ ہوا اس پر آجہ چہ نہ ہو بھی رہا ہی۔

یہ بھی ان کے اشعار ہیں۔

اے اللہ اسی حمد سے عاجز کیا اور مجھ کو نماز پڑھنے کا دیر سے سانس ہی چھٹی کر رہا ہوں اور جس مسجد میں اُنک نمازوں کے
 لئے حاضر ہوتے ہیں اس میں فرض نماز کو ذکر کرنے کا دیر بھی نہ رہے، میری اس حالت سے اور اہل ضلالت میری کوتاہیوں
 سے گزار کر کے بھیجے کہ سے نجات دے۔

اور شیخ فرید الدین عجمی کا یہ قول بھی اس دنیا سے رحلت فرما گئے، رحمت لوگ جہاز سے میں شریک ہوئے، پاکستان کے ان میں
 اپنے والد شیخ فخر الدین ابن احمد بن عبدالواحد کے پہلو میں دفن کئے گئے۔

شیخ تاج الدین الطبرانی۔ عبدالرحمن بن سید بن فہیم الدین ابن محمد ابو انہی اپنے زمانے میں شہید کے شیخ تھے اپنے ہم معرو
 سے بہت سے گئے، دو شیخ بر حبان مدینہ کے والد ہیں، ۷۳۸ھ میں قتل ہوئے اور ۷۵۵ھ میں ان کا خود شہید کی گئی حد سے ہوا ہے، مقتدر مارا گئے پھر
 کے جو باقی اسوی میں ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی نماز پڑھانے کے لئے حاجی القضاۃ شہید الدین ابن الطوی آگے بڑھے، پھر باقی حجاز کے پاس
 شہزاد الدین ابن محمد نے دو روزہ نماز پڑھا اور پھر اس کا سر پہنچا جس پر اپنے والد کے پاس دفن کئے گئے، یہ پڑھوں قتلوں کا قصہ ملاحظہ علی علیہ،
 حدیث کام، حسن تعریف، بلند احمی اور فاضل شخص کا حامل انسان تھے۔

لا قیہ بنی کی کتاب ہے، جو قصیدہ کے اسباب پر عرب کی گئی ہے، جس میں وہاب بنصب تک پہنچے تھے، یہ کتاب ان کے کچھ انفس ہوئے، بہت
 امت ہوئے، پھر کی گھرائی اور ان کے ساتھ کچھ کی دلیل ہے لوگوں نے اس سے بہت شغ کیا ہے، اسے کا پڑھنے کا بھی شیخ کی عمر بن فو کی نے شیخ
 چن لیوں نے علامہ ابن الجوزی کی اس موضوع کا اختصار کیا ہے، جن کے گناہ پہنچے کھو ہوئے، میرے پاس اس موضوع سے حدیث کثیرہ کا شمار کیا،
 شیخ علی پڑھنے کے لئے اس اس حدیث کے، اس شریک لائے، مابین الحسینی اور ابن ابی اسلمی، اس حدیث سے، حدیث سن، ابن ابی اسلمی، اس حدیث سے، حدیث
 میں کر کے بہت استفادہ کیا، ان کے شمار کا حالہ علامہ ابن بلزعل نے ان کی بعض روایات کو اس پر دیکھ کر کیا، جسے پڑھنے کے لوگوں نے

یہ اور اس میں بھی بجز اس ظاہر ہو نہیں سکتا کہ وہ پورے چاک ہو گئے تو انہوں نے تیرے حکم کے واسطے کیا کیا وہاں بھی لیکن تو نے ان کی امید بڑی جیس کی کیونکہ ان کے قصد میں تو یہ کار کا انتہاء و سطون نے ان سے تیرے اعراض کو بھانجے کے وقت پہنچ گئے کیا بلکہ خوش ہو گئے تھو تو نے اس غلط فہمی کو ختم کر دیا اور تیری ترشہ سس جی یوں ہی دشمن کو ڈر کھائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ وہ ایک مضبوط و جہنم کیا ہے تو نے کی حالت میں بھی رہا توں اور دشمن کو ہلاک کر رہا ہے اسے ہارزت ہارٹھا تو نے ایک ایسی جنگ میں کامیابی حاصل کی جس سے تجھے فتح و شہرت اور اجر حاصل ہوئے۔ تجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کا قرب مبارک ہے کہ اس کے دین کی نصرت و تیری سلطنت کی برکت سے مسلسل ہو رہی ہے۔ تجھے تم غزیری ہو کہ تیرے ملک علیہ السلام اور اس کے ملک خوش کیا اگر چنانچہ سے غلو اور غرناخ ہونے ہوں کہ تو جہاں جا ہے سڑ کر کیونکہ پوری زمین تیری قریب و دور ہے اور تمام شہر مصر کی مانند ہے۔ دنیا میں تو دائم و ایفہ و تاک تھے سے جاہت زکوہ و سہا و مزبور و زکوہ و شہر زما نے پھر کرے۔

اب نصیب سے جس سے بہت سی چیزیں میں نے حذف کر دی ہیں اس سال زمین الدین المرص کی وفات کے بعد دمشق کی خطابت شیخ عزالدین احمد القادری نے ادا کی تو والدی کی انہوں نے خطبہ پڑھو تو گوں کو نماز استقامت پر حاتی لیکن دانش نہ ہوئی پھر چند روز کے بعد مسجد قدیم میں خطبہ پڑھا۔ پڑ حاتی پھر بھی دانش نہ ہوئی اس کے بعد تو کوں سے بغیر استقامت کے گریہ زاری شروع کیا تو پھر چاکے دانش شروع ہو میں اسی اور ان اتحادی کو معزول کر کے اس کی جگہ خلیفہ مولا خلیفہ مصطفیٰ الدین ابو العالی محمد بن محمد بن محمد بن عبد الصمد بن مسن العجمی اپنی کنوئی کو خلیفہ مقرر کر کے دمشق بلا دیا کیا وہاں سے تو کوں سے ہو کر خطبہ و القادری کو اس سے بہت دبی ہوا چنانچہ وہ سلطان کے پاس آواہ کہنے لگا کہ شاہ دار سے آپ کی لاسی میں مجھے معزول کیا ہے لیکن سلطان کو اس کی معزولی کا علم تھا اس نے یہ غدر پیش کیا کہ تجھے تیرے ضعف و دین کی وجہ سے ہٹایا گیا ہے تو وہ کہنے لگا کہ میں نصف شب میں سو رہا تھیں سوچا کہ اللہ احد کے ساتھ یہ ہوا ہو لیکن اس کی جگہ بہت قبول نہ ہوئی اور انھوں نے کسی پر فرار نہ کیا کیا یہ القادری کے عدم ظاہر ہو کر علت عمل اور بات کی دلیل ہے۔ سلطان اس کو معزول کرنے میں غلطی نہیں تھا۔

انہی دنوں میں سلطان نے امیر سطر الاطر و خیر و نوکرانے کی تمنا کی تو وہ اور امیر حماد الدین ابی ایمن السیوطی اولیٰ الامر ہو گئے دمشق میں سلطان کر آیا کیا کہ جو انہیں گرفتار کر کے اسے مجھ سے ایک ہزار دینار دے جائے گا میں اسے ہر جو انہیں پھینکے گا اس کو بھائی دی جا بیگی۔ سلطان اور اس کے اتحادی ممالک ان کی ہواش میں بھی گڑے ہوئے۔ خلیفہ نے لوگوں کو میدان المعصر میں نماز پڑ حاتی اور فوج کی اکثر تفری و اتحاد کے بارہ پارہ ہونے کے سبب لوگ بہت دشمن اور غشش کی کیفیت میں مبتلا تھے۔

اور مثال کو عربوں نے سطر الاطر کو گرفتار کر کے سلطان کی پاس پہنچا دیا اور سلطان نے اسے قید کر کے مصر روانہ کر دیا۔ اسی روز الحجازی کے چاہ محمد بن ابیہ انہی کو وہاب و مشفق مقرر کیا گیا اور الحجازی معزول کے دوسرے روز دم سے انہیں پہنچے اور القادری نے اسے طاقت کر کے کہا کہ مجھے خطابت سے معزول کر دیا گیا اور الحجازی نے کہا کہ تجھے بھی غارت سے معزول کیا گیا ہے القادری نے یہ بات طاقت قربانی

”عسیٰ و منکم ان یھلک عدوکم و یتخلفکم فی الارض فبظفر کھف یلعنوں“

زاد یک ہے کہ سب تہا اہل ملک کو دے تہا دے دشمن کو اور غلیظ کر دے تم کو ملک میں پھر تجھے تم کیسے کام کرتے ہو۔

(از تاریخ بغداد ج ۱ ص ۱۸۷)

جب ابن سلیم کو یہ بات پہنچی تو وہ بہت غصہ ہوا وہ اقصیٰ یاس کے لئے متعین کر دیا تھا لیکن اسے بھی چھوڑ دیا۔ ایشوال و سلطان مصر کی طرف روانہ ہو کر شامی شان کے ساتھ اس میں داخل ہوا اور خلیفہ مصر کے ان طلب کی غیارت کے بدو قریب سطر کو مصر میں مقرر کر دیا۔ اسی سال امیر سیف الدین غسانی الاطر نے سلطان کے فرمان کے مطابق الملک المعظم بنی الحواہل کے اختیار کر دے موقوف قیسا و یہ اقلین کو بیت المال کی رقم سے خرید لیا۔ سلطان کے نزدیک یہ امر صحیح نہ تھے اور اس عت میں وہ بھی ہزاروں بھی وہاں غشش کر دیا گیا سلطان علم الدین ابو العزیز زاری سے غصہ سے انہیں کے بعد بہت خوش ہوا۔ دمشق طلب کر کے خلافت دی اور اپنے ساتھ قہر و بے جا کر مقرر کر دیا۔ اور سولوں کی گھرائی کا عہدہ زبردستی ان کے ہاتھ لیا۔

آغاز ۶۹۳ھ

ابتداء سال ہی الملک الاشرف کا قتل ہوا اور اس کو سحر مہ ۱۱۰۱ھ کے لئے نکلا اور ۱۲ محرم کو وہ اسکندریہ کے قریب ارض راجہ میں قہاجیہ بن اورغ سے الملک ہوا اور اس کے ایک کرد نے جو ان کے قتل پر متفق ہو چکے تھے ان پر حملہ کر دیا۔ سب سے پہلے قتل کرنے والا اس کا نائب بیدر تھا اور باقی کام لاجپن مخصوص رہی ہے پورا کردیا۔ رمضان تک اس کی موت پر شیعہ و رکعہ کا اور وجہ کے دن اس کی موت کا اعلان کیا گیا۔ اس کے قتل میں جہاں الدین جہری اور شمس الدین قریسہر ملصومہ بھی شریک تھے۔ الملک الاشرف کے قتل کے بعد امراء نے بیدر کو سلطان بنانے پر اتفاق کیا اور اس کو الملک القادر یا الملک الادعہ کا لقب دیا لیکن یہ سلطنت اسے اس ذاتی اور وہ کھٹکا کے ظلم سے دوسرے ہی دن قتل کر دیا گیا۔ اس کے قتل کے بعد زین الدین قلیقا اور ملیم الدین خیر الشاہی نے اس (الاشرف) کے بھائی محمد الملک ابن مصر بن قلاوون کو جب کسی وقت اس کی عمر تھوڑی ہی تھی اور چند ماہ کی بادشاہ بنانے پر اتفاق کر لیا اور ۱۲ محرم کو اسے تخت سلطنت پر بٹھایا اور پادشاه اور پادشاهوں کے ساتھ اس کے ساتھ اس کی ساری سلطنت کے ساتھ اس کے لئے کھانا لکھن بھر اسکندریہ پہنچایا تھا۔ اس وقت خبر لگی جب وہ مصیبت اس کو گھیر چکی تھی اور عذاب پر طرف سے نہ کھلے کہ اقا کیونکر وہ بڑے بلا امراء کے ساتھ بھی بیٹھوں صبر نہ کر سکتا تھا چنانچہ سازشوں نے اسے بلانے اور ان میں سے اتفاق کیا اس کی سزا پر مشورہ ہوا اور اسے زین الدین بنامی اور اس کو اس پر تسلط بنایا۔ اسے مسلسل ایت دیتے رہے۔ حتیٰ کہ مراد ان کی تاب نہ لاکر وہ مصر کو وہاں سے بھاگ گیا اور اس سے قبل اس نے تمام اس سوال پر ہاتھ صاف لگے یا چکے تھے پھر الملک الاشرف کے جسد خاکی کو کراں کے مقبرے میں دفن کر دیا گیا۔ لوگ اس کے بچوں کو دینا سے بہت متکین ہوئے اور اس کے قتل کو بڑا معاملہ سمجھا گیا کیونکہ وہ طاقتور و شجاع، بلند مرتبہ اور خوبصورت تھا اور جنگ عراق اور وہاں کے طاقتور کو تاراج کرنے سے دامن لینے کا عزم کر چکا تھا اس کی تیاری بھی کئی اور مشروں میں اس کا اعلان کر دیا۔ اپنے تین سالہ دور حکومت میں اس نے حکم اور تمام ماملی علاقوں کو فتح کیا تھا اور ہاں فرنگیوں کے لئے کوئی نشان اور بھر بھی نہیں چھوڑا اور وہ دم بھرتا بھی اس نے فتح کیے تھے۔

جب انصاری بن قلاوون کی بیعت دمشق آئی تو منیر لہا پاس کا لقب پڑھا گیا چنانچہ اس سے حالات پر سکون ہو گئے۔ امیر قلیقا کو اس کا نائب بنوا اتفاق پر مشورہ معظم مقرر کیا گیا۔ لوگ اس سے خوش ہوئے اور ماحضین سر کر دئے اور اس نے اپنے لہا اب کھٹکا کا کوئی نہ متعلق نہ رہا لیکن اس کے پادشاه اور امراء کے اطمینان ملک کی خاطر ان سے مشورہ کیا کرتا تھا۔

ان سلطوں کے قتل کے بعد مصر میں جہاں الدین بن شامہ کو قضاہ سے معزول کر کے زین الدین کو پادشاه بنایا گیا اور ابن شامہ مصر میں کلابات اور شعی کے ساتھ بدستور رہے۔ اپنے ہمصر میں صاحب تاج الدین بن دنا کو وزارت سونپی گئی۔ ۱۱۰۱ھ مصر چھوڑنے کی حکم کو کمال الدین عبدالرحمن بن القا شعی فی الدین بن ابی الزکی کو خطاب تھا یہ کام کا نام مقرر کیا گیا۔ خلیفہ کے بعد اس نے لہا چڑھی۔ اب لہا ملاحضین میں واقع مکتب میں شہداء الدین بن برحان الدین بن الاسکندری کو کام مقرر کیا گیا۔ الشریف زین الدین بن مسیح بن محمد بن دنا کو جامع کا نگران بنایا گیا اور جہاں الدین کی ماریت کو اس کی پرانی جگہ پر لاکر قضاہ پر اطمینان کو کافی کر دیا گیا۔ شعی کے نائبوں نے انھیں دہاں سے بے رنج کر دیا تھا۔ شعی کی خطرات سے قلاوون شرف الدین ابن احمد بن جمال الدین ابن احمد بن محمد بن احمد المندقی کے سوال کی گئی یہ کام مصر فی الدین ابن احمد کی کو معزول کر کے قضاہ بنانے کے بعد ۱۱۰۲ھ اب بڑے جہاں الدین المندقی نے قضاہ پر ان کی یہ اہلیت خطابت و بدستور تاج الدین بن احمد کے مشورہ سے عمل میں آئی تھی کیونکہ المندقی فصیح و بلیغ اور عالم و باہر تھے۔

اور شرف جب میں قضاہ امراء کو امیر بن احمد بن قلیقا اور الملک ابن مصر محمد بن قلاوون کے لئے عطف دلایا۔ قلاوون قہاجیوں اور مصلحوں کی طرف اس بیعت کو مانگتا گیا۔

مساف نصرانی کا واقعہ: بعض اہل سوج اس سے قہاجیہ حضرت نے اس کے خلاف گواہی دی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے تان میں کشتی کی جب مساف نے امیر اس میں بھی اٹھ کر دوسرا دن احمد بن ابی کے ہاں پناہ لی تھی، چنانچہ شعی فی الدین بن جہاں الدین اور زین الدین الفارسی۔

عکس افروز کیا گئیں۔

الصاحب الوزير فخر الدين اسحاق ابراہیم بن القاسم بن احمد بن محمد الجہانی المعمری کے نقوشین کے لیکر، الکلم مشہور وزراء کے لیکر
تھے ۱۱۲۵ھ میں پڑا وہ نے محدث روایت کی ہے، ماہنامہ ادبی الفکر میں قلم جو مکتبہ سے ہوئے۔

الملک الحنفی غیاث الدین بن محمد... الملک السعید صمصام الدین بن الملک الامیر میرزا شاهرخ السعید بن السعید بن فرخ شاهرخ شینوار بن
ابوب. فاضل اور بافقال تھے۔ محدث تھے اور شیخ بخاری و ترمذی و تہامی کی روایت کی، سلطان اور فقراء سے بہت محبت کرتے تھے، ۹۰۰ شہان پرورد موجود تھے
۹۰۰ شہان و فقراء میں سے باوریا نے ۱۵۵۰ میں مقتول کر کے ایک دفن ہوئے۔

قاضی القضاۃ شہاب الدین بن الخوکی۔ امام عبد اللہ محمد بن قاضی القضاۃ قس الدین ابو العباس احمد بن علی بن سدادہ بن جعفر بن
یسی بن محمد الشافعی، اصل میں غزنی تھے، علم زبیر حاصل کرتے، بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں، ان تصنیفات میں سے ایک کتاب ہے اس میں
شہادتوں پر بیان کرتے ہیں، مجموعہ حدیث میں ایک نظم نظم بکلیہ اکتفا وغیرہ اس میں تصنیف کیں، احادیث پر غزنی میں حدیث اور اہل حدیث سے
بہت حدیث کرتے تھے انہوں نے چوتھے ہونے کی حالت میں اہل حدیث میں دوسرا، ابو جعفر القاضی بن قضاوان کے پر غزنی اس سے بعد حدیث کی قضاء
ان کے عہد میں، غزنی کی حدیث پر مقرر ہوئے پھر اکلند کی طرف لوٹے، پھر کابردہ کی قضاء پر مقرر ہوئے اس کے بعد بغداد میں اور انصار اور غزنی
تو وہیں صیحت شام کی قضاء ان کے عہد میں ہوئی، زمانے کے صلوا اور علماء و اعلام میں سے تھے، غزنی، پاکستان، اہل حال اور علم حدیث اور علماء
سے محبت کرنے والے تھے، ان کے شاغف حافظہ الحسنی نے ان کی چالیس مختلف الاسناد حدیث کی تحریک کی ہے، نقلی حدیث میں، بن ابی الاسود بن الاسود بن
بن خروف صحابی کی تزیین ہے ان کی ایک شیعہ کی تحریک کی ہے جو ۳۶۰ شیوخ پر مشتمل ہے، ابوزہری نے فرمایا کہ ان کی تقریر یا تمہیں سوادہ صریحہ ہیں
جو اس کتاب میں مذکور نہیں ہوئے۔

۲۵۔ سلطان برہنہ کی ۶ برس کی عمر میں فوت ہوئے، نماز جنازہ پڑھی گئی اور روز قاسم کے اہل خانہ کے ساتھ اپنے والد کے مقبرے میں دفن کئے گئے۔ (رحمۃ اللہ تعالیٰ)

امیر علاء الدین اللہی۔ امیر کبیر علاء الدین بن ایہ کہیں ہیں عبد اللہ اللہی النبی اللہی، اللہ کے نافر اور موجود و حوت سے معاملہ کے بانی ہیں۔ اس سے ہے، جب تیار ہوا ہے تو اللہ اس شریف میں ملیم ہو گئے اور اس کی کھپائی باجیر برقی اور یہ ہزاروں کے سپرد ہوئے۔ پامسب ہے من کے فرماؤں کی ولی مخالفت نہیں کر سکتا تھا انہوں نے یہ مسجد نبوی ﷺ کے قریب موقوف کیا تھا جس سے لوگوں نے موقوفہ وغیرہ سمجھتے تھے تا کہ وہ الفیاض اور اس سے ٹوکوں نہ پڑی۔ عالمی دینی۔ اور اللہ اس میں نہایت سے مراد اور تارک کی بنیاد والی معاملات خود ہی انہیں مہیہ تھے، جی کی عزت کے مالک تھے متوال میں فوت ہوئے۔

[illegible]

کے قاضی بن کر تقرر کیا گئے، ۱۵۸۸ھ میں جس کے روز چھٹی پر والدین بن عطاء نے امام اور خطیب کی حیثیت سے خطبہ دیا اور شرف الدین القندی کے عوض عراب چاہے جس شہر کی غنائی ہو مانی اور اس کے دن خطبہ جمعہ ان لوگوں نے ان کی قرأت اور خطبے کو پڑھا کہ یہ جہدہ انھیں عطاء میرہ کے علاوہ ملا تھا۔

ہر ایک شہل میں جس سے مختلف شاہی خراشیں آئے باوجود ان خراشوں کی قدر میں خطیب القندی کے جلد میں مصری کے ہمارے کر سنی کے متعلق عطاء اور قربان حد سراسیمہ کی قدر میں غم الدین بن مصری کی جیکہ امام الدین قزوینی کے سپرد کرنے کے متعلق عطاء اور عکابر یہ ممانہ کی تہہ میں امن مصری کے بجائے اس کے جمالی چال الدین کو اپنی کئی تھی۔

مجدد المصعب کے پاس جس حکام کی بنیاد دین الدین کوئی نے اپنی حق اس کی تعمیر شوال میں مکمل ہوئی اور بہترین محاسن میں سے ایک ہے۔ شرف الدین قندی کی جیکہ عطاء الدین بن عطاء اور دوسروں کے کہ داد اللہ بیت کے شیخ بنی گئے، اس سال الملک العادل کو لکھا کے بیچ الملک العلاء اس نے شیخ کہا، اگر میں اور دیگر بھجوں پر بہت سے حد سے کئے عرفی کے دن ۹ روز کی الجوب میں دقت میں اعلان کیا گیا کہ کوئی آدمی کسی کمزور یا پھر یہ سواد نہ ہو کہ کوئی مسلمان کسی آدمی کو اس حکم کی خلاف ورزی کرے ہوا پائے تو وہ اس کا سامان و سوار کی اس مسلمان کو دیا جائے گا۔

اس سال کے اواخر پر آئندہ سال مصری علاقوں میں شدید فتنہ بڑا بہت سے آدمی ہلاک ہو گئے صرف دی النور کے کہیں میں بزار کے قریب لوگ مر گئے، دی سلیمان قانہ بن ابن ارفون بن جہان بن قلی بن جلیج خان تاجریں کہہ دیا، بن کر امیر قزوین و مدینہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان ہو کر اپنے اسلام لانے کا اعلان کیا، اس وجہ سے تاجریوں کی اکثریت مسلمان ہو گئی اس نے اپنے قول اسلام کے دن سزا دیا، دی اور سبیلان انھوں میں ہانت دیں، محمود اس کا نام رکھا گیا، بعد اور خطبہ میں شریک ہوا، بہت سے کرجوں کو ہوا پکوا اور جیسا تاجریں پر جزیہ عائد کیا، بغداد اور دوسرے بکلی علاقوں میں بہت سے عطا لکھو روک دیا۔

اس سال فوت ہونے والے مشہور حضرات

شیخ ابو البرکات الجسسی..... شیخ صالح ذہاب، ماجد ابو البرکات بن عمر بن الحسن بن علی کے بہت سے احوال اور مناقبات معروف ہیں، اہل مدینہ اور دیگر شہروں کے لوگ کا اس میں عین حیران کن نہایت کے لئے آئے تھے، مگر کسی اور خود شیخ آئے تھے ان کا کہہ اور نہایت کی جاتی تھی، اور کے شہر میں ہی ان کی خانقاہ تھی، سرحد شام و شیعانی سے یہی تھے، شیخ جمال کے شاگرد تھے اور شیخ جمال کہہ صاحبین بہر طریقہ شیخ کے شیخ تھے، اور شیخ ابو البرکات ۸۰ برس کی عمر کو پہنچے تھے، و اعوام کو سن میں آجے مگر میں ہی اذکار فرمایا۔

اس شیخ کے لوگ ان کے چاند سے شریعت کے لئے اکلے بعض شریک ہو سکے، مگر کہہ کے پہنچے سے پہلے ہی جنازہ ہو گیا تو انھوں نے قبر پر نماز جنازہ پڑھی اپنی خانقاہ میں جن کے گئے شہداء تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

اس سال بغداد اور حجاز الاملا میں خبر آئی صاف بن احمد بن ابی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کرنے والے لکھائی کو چاہی تھی کل کر دیا گیا، یعنی کہ لوگ بہت غریب ہوئے۔

شیخ صالح جمال الدین..... صالح، حاد، زام، و سورج، بقرہ صلی اللہ علیہ وسلم جمال الدین بن ابی القاسم جہدہ صمد بن الخرمانی بن قاضی القضاۃ، خطیب خطبہ و ملائکہ بن جہدہ مگر کہیں جمال الدین بن جہدہ صمد، حدیثی ملامت اور غزالی کی تدوین میں ممانہ اللہ کے کتاب ہے، مگر صمد اور دبا کہ کہہ کر کے عبادت میں لگ گئے، لوگ ان کے حسن نہایت اچھا متفقہ دیکھتے تھے ان کے ہاتھوں کو سدا ہے کہ وہ ان سے دعا کی درخواست کرتے تھے، و دین سے عطاء اور علی، و اور شیخ الاقرام و اس کو دسرا، چہ اہل کے نزدیک ان کے گئے۔

شیخ محبت الدین الطرمی، اہل الکلی الشافعی..... متعدد شیوخ سے حدیث ملی، بہت سے فخر میں تصنیفات لکھیں، ان میں سے کتاب

ای کی حالت خدمت پر نہ تھے۔ بچے کچھ عرصہ مروی ستر رہے کیا، مگر اعلیٰ مالی اور مکاتبات کشور کے۔ مکے تھے ایک روز غزا پر جانے سبھ اس
 بڑے کے کراد میں گئے اور پھر قریب سے پہلے جانیں طرف رخ کر کے فرمایا جاؤ جس نے کہہ لوئی نہیں لگا مگر دوبارہ اس جہد میں کہ باہر کی کوئی
 نہیں لگا، تو فرمایا اسے مکان اعلیٰ اور جس نے کہے، آج تو میں سے ایک شخص لگا اور جس نے کہے آیا اور جس نے کہے جس پر کہ حضرت عبد کی۔ یہ شخص
 ایک آدمی تھا جس نے تابا کر دھارہ خند میں کوئی صورت نظر آئے بغیر مجھے استہ ہوا تھا، میں نے کہا کہ اس سے قبل واجب نہیں ہوتا مگر سبب
 سے کہے کہ یہ ہوا کہ ان کو نہ کہ کا صاحب کوئی اور شخص ہے نہیں سبب میرا ہوا تھا تو میں جان پائیں کہ مراد ہوا۔

الغادر، انھوں نے انھوں سے دوام میں ایک، مگر دمشق نے اور کی حالت جانے دمشق میں غلبہ ہے سے مگر سنی الدین محمد بنی غلبہ
 معزوں کے مکے، یہ بات اس سے قبل کہ وہ پہلے سے اور سبب لکھ، اور بالکل پٹ لکھ ہر دین میں پر حالت ہے تھے لیکن یہ سبب کچھ مجھ سے کہنے میں تشریف
 لے گئے اور وہیں دوا لکھ، کہ آقا میں پیرا شہر کی کس کو دینا سے دست فرمائی، ان کی وفات کے بعد ان میں سے بڑے جماع کا اس تھا دمشق اور ستر
 خاتون میں ان کی غزا پر دشمنی تھی یہ وقت میں سلسلہ سرور ہے سے فرقہ عمل کیا ہوا پٹ لکھ، مابین زالی نے ان سے کچھ کہی اور ہم میں خند کی، اس
 خند کی ابن علیہ سند شامی، سند محمد بن علیہ بلکہ علی کی مسمیٰ سند سند داری اور نکاحی القرائن بنی حیدر و غیرہ مابین بنی حمیر۔

الحسن الحنفی... احمد بن عبد اللہ بن حسن، مثلی، مسلک شافعی کی فقہ حاصل، ان میں بھی باہر کی رفتاری اور دین میں کام کی وجہ میں بھی
 فاضل تھے۔ دوسرے لوگوں سے جب میں حماد کی وجہ سے غزا ہوا، یہ کے غزائے مکے، غلبہ کے حضور سے معافی پر جان کر رفتاری کے سر میں
 کی حماد کی مالک شافعی میں شافعی کے دوسرے تھا کہ دیکھ اس میں دوسرے دہلیا کرے تھے ہذا بن، ان کو کچھ اور کچھ مابین تھے۔

ملک ال شرف کی صاحبزادی انسیت خاتون... ملک ال شرف مرکز بنی ہلال کی صاحبزادی اور الصالح امین بن ہلال کے
 بیٹے صاحبزادی چلی تھیں، یہی خاتون ہیں جن کی خلافت منصور غلازل کے، نے میں ثابت کر کے اس۔ حرم فرید میرا تھا اور نہ کی وجہ سے
 دارین الدین ابو جری سے الزام نہ لیا۔

اصد جہاں الدین... بہت ہی مل گیا مگر فی صاحبزادی میں بنی ہلال کے بھائی میں، کچھ وقت دمشق کے قصب بنے، اس
 کو میں اسے بھائی سے شہر سے شہر دئی، کچھ گھبران کے جاز سے میں کافی کچھ تھا، ہاں اس صاحبزادے سے مراد تھے تھے میں بیٹے جس میں مدین تھا،
 طارہ مدین علی، اور جدا ہی میں پھنڈ گئے۔

آغاز ۱۶۵ھ

سال کے آغاز پر علیہ تخت ما کہ ہوا ابو العباس محمد علی بن قسطنطین، سلطان الملک النور بن زین الدین کتبنا تھا مصر میں اس کا نائب محمد سام
 الدین، امین سلطنت ابو الدین اس کا وزیر الدین، میں علی بن قسطنطین شرم مصر گزشتہ سال میں مذکور تھے، نائب شرم مصر ابو زین الدین کوئی ہوا جس کا وزیر
 قسطنطین بنی ہلالوں کا مگر ان علی ناصر قصب ہوا اور قسطنطین ابن جہد تھے محمد بن شرف الدین ابن قسطنطین کی ایک کچھ قسطنطین کی نگہداشت کا مجدد،
 خاتون ابن بن ہلال کے حوالہ کیا گیا۔

اس سال کے آغاز میں مصری ملقبوں میں قسطنطین عروج پر تھے سوسے تھوڑی قدر دے کے کٹر لوگ ان کو مکے ایک گڑھ کھنکھاس میں
 لوگوں نے کھنکھاس میں پڑنے کو کہا، تاہم، شہر ملی جھنڈا، جان سے ہاتھ کر دی تھیں اور اشیاء خوار و کوار میں اشیاء ملک میں جس میں ہوا وہاں سے سوت گئی
 اپنے کام میں لگی ہوئی تھی، چنانچہ بار مصر یہ بیٹے میں ایک کچھ نہیں بڑا سے قریب لوگ سے شہر میں گئی کہانی آئی، پتا چڑھیک
 ہوری کی قیمت دوا، ہر وقت کچھ کچی، ہاتھیں دوسرے میں جبہ تار ہوں کو کتبنا کی سلطنت کی خبر ملی، حضور کی تار ہوں کی عداوت شام آئی نے کشید
 یہ دوا، دست قصب کے ساتھ کھنکھاس کیا، اور وہاں میر قسطنطین المعمری، کہ ساتھ مصر ہے، کچھ دوا وہاں سے قسطنطین کو دئی کی جا سکتی کہ شہر نے نے بغیر

قراباگئے۔ ۸۰ برس سے تجاوز فرمائی۔ اگر وہی میں اپنے ایک مقبرے میں بروز شنبہ ۶۹۹ھ کے پہلے دفن کئے گئے ان کے جنازے میں تاب سُلطنت اور قاضی صاحبان شریک ہوئے۔

قاضی القضاۃ قاضی الدین العلامی۔ قاضی الدین ابو القاسم محمد بن محمد بن قاضی القضاۃ ۵۵۲ھ میں ابو محمد عبد الوہاب بن القاضی الامام ابو القاسم ملک بن عبد العلامی القاضی، عہد اولی میں فوت ہوئے اور القضاۃ میں اپنے مقبرے میں دفن کئے گئے۔

آغاز ۶۹۹ھ

خلیفہ سلطان، جب مصر، شام اور قضاۃ کی مقررات تھے جواس سے قبل مذکور ہوئے سلطان الملک العادل کو بیجا تاج ب مصر لایا گیا۔ مراء کے کمرہ جس کے مضامات میں حکمران ملک، باقہا جبکہ تاج شاہ مصر سیف الدین عمر ابو العادل، دمشق میں تھا۔

۴۴ مرموز چہار شنبہ سلطان کو بیجا دمشق میں داخل مقصودہ میں جس کی نماز ادا کی اور عہد ملک السلام کی طرف منسوب قبر کی زیارت کی اور وہاں نماز پڑھی، اور انہوں کی درخواستیں اپنے ہاتھ سے وصول کیں، اور بیٹے کے روزگار العادل میں چند کرخو اس نے اور اس کے وزیر عمر الدین القلیبی نے ان درخواستیں یا اختلاف کئے، باقی جیسے میں شہاب الدین بن علی الدین بن علی الدین اپنے والد کے دولہا میں لفظ پیر و انجلیا یہ میں حاضر ہوا، لوگ اس کے پاس آئے سلطان نے ہر روز چہار شنبہ اور بعد میں ہر جمعہ کی نماز ادا کی اور جس کی خراج مقصودہ میں عوامی، اسی دن عفاۃ الدین کی زیارت کے لئے اور یہ چارے وہاں دعا کی اور کچھ مال صدقہ کیا، وزیر القلیبی ایک شہزادی رات میں مخرج کو مشاء کے بعد جامع میں آیا، اور اکا لہر کی کھڑکی کے پاس بیٹھا، خراج مقصودہ کے ان کے سامنے کھڑا ہوئی، اور اس نے جامع کی اندر فریادیں کر کے کاعلم و دینا چہ فریاد کی تکمیل کی کئی دو مہینے کی بھی حالت رہی پھر فریاد کی اور اپنی حالت ہو گئی۔

اسی روز صبح قاضی محمد بن علی بن الحریزی نے وہیں القاسم کے عوض ان کے بھائی اسی معاملے میں اتفاق کی وجہ سے اطمینان میں دوسرا یہ لوگوں کا ایک کر دہی حاضر دس ہوا سلطان نے اور اسے بھی مقصودہ میں چہ عفاۃ الدین القلیبی اس کے مراد تھا لیکن وہ ایک بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا، عہد مرموز کو سلطان نے الملک کمال بن القاسم بن الملک السعید بن ناصر بن کمال بن العادل کو علیحدہ اور شورش پیشہ کا علم دیا اور قضاۃ میں داخل ہوا اس کے بعد اسے جس کے لئے ذمہ لیا بھانے گئے۔

پھر ۴۴ مرموز شنبہ کی صبح کو بھیس نے کر دمشق سے روانہ ہوا اس کے بعد وزیران ہوا اور اکلہ بیٹ کے پاس سے گذر کر انہوں کی زیارت کی شیخ الدین العلامی القاضی نے اس سے ملاقات اور باصرہ کی تدریس کے متعلق اس سے گفتگو کی تاکہ اس نے شاید یہ راہ کی تدریس ترک کر دی تھی، مگر قاضی کمال الدین الشرنوبی کو اس پر اعتراض کیا اس نے بتایا کہ مذہب نے شیخ کو نوینی متاع میں سے کچھ دیا جسے اس نے قبول کیا، اسی اثر نبوی کے خادم المصنوع خطاب کو بھی کچھ سے زیادہ سادہ تھا، قاضی نے قورخصت کرنے کے لئے نفع اور داری روزانہ بھی ہادی ہوئی لوگوں نے راحت پائی اور بادشہ نے فوج کے ہائی مائدہ میل تکمیل کو مقرر کیا، قاضی تو وزیر کے انوار سے اس حال میں لوٹے کہ انہیں خزانہ کی گنجواہت کا مہم دہونا کہا تھا، اور شہاب الدین بن علی الدین کو اس سے معزول کیا گیا تھا، وزیر چہار شنبہ مرموز کی آخری تاریخ کو شیخ ناصر الدین نے باصرہ جو اب میں قاضی بدو اللہ بن علی بن عبد اللہ بن شہاب الدین دیا۔

اسی روز کو کچھ فوج کے سرداران جنگ درہم اتفاق اور تشریف پھیل جانے کے متعلق آپس میں باتیں کرنے لگے، قضاۃ کا شہر کی طرف اٹلا، اور انوار نے کر دیا کہ وہ اسے صاحب شہاب الدین الشرنوبی کا جانب سے قلعہ میں داخل ہوا، اور اس نے حالات کا تبادلہ کرنے کی تیار کی، لشکر کا ایک دستہ حالات کا جائزہ لینے باب البصر پر سوار ہوا، اور اسے وقت سلطان الملک العادل کو بیجا اپنے باقی کچھ ملا سوں کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوا، قاضی نے عہدہ اس سے پاس منع ہوئے اس سے اپنی عہدہ مرموز الدین نفی تو کیا، مگر مرموز وزیران کو مرموز وزیران کو مخالف دیا، اور قاضی نے بھی حلف اٹھایا، سب کو غلطی دی اور مرموز الدین الدین نے، لیکن انہوں نے اس کے عوام کی طرف فریادیں اور بھیجی کا حکم دیا، انھوں نے یہ ان قلعہ میں مقیم ہو کر گزارا۔

اس سے وہاں اختلاف ہوا اور ہر طرف فتنہ مچا کر کسی پر اور اقصاء کا جب یہ کہ امیر اسلام الدین الامین نے چاندی و سونے پر امر دیا ایک
 ہفتہ وہاں سے اختلاف و عداوت مچا کر انہیں پر سے صوبہ برحقہ میں لے آئے انہیں سے لے کر امت کے اعدائے کو صوبہ دیا تھا کہ خزانہ اپنے ساتھ مصر
 سے چھوٹا مقصد یہ تھا کہ اگر ملک اعدائے ان سے بچ کر وفاق ہوئے تو یہاں سے ایک کولی چیز نہ لے جس سے وہ تہمت حاصل نہ کرے۔ یہ بار
 خزانہ کی خفیہ سازش کے لئے کارآمد ہو گیا اور جب لاہور و غیرہ کو ہمت میں لے کر وہاں کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کی جاس اور قوت کے اور قوت کو
 اس سے خزانہ کو دینی پر قوت میں نہ لے کر وہاں کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے لئے جو قوت کو دینا چاہتا تھا وہاں کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے لئے
 اس سے بعض ملک چھین کر دینا چاہتا تھا۔ یہ ملک غیر دولت خاں کے پاس آئے اور شہاب الدین نے اس کی خدمت سے اسے خود بخود ہی دیا۔
 ابن الشریک نے شہادت میں اس کی خبر میں نہیں لے لی اور اس کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے
 ہی نہیں تھے۔ بہت سے رئیس و کچھوڑوں کے متعلق فراموش ہو گئے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد
 اور ہم سے فراموش ہو گئے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد

الملک المصنوع والامین السلطان ارسلہ کی سلطنت اور خزانہ اور قوت کے ساتھ شاہی شان و عظمت کے ساتھ مصر میں داخل ہوا۔
 اس امر نے اس کے ساتھ اقصاء کر کے اس کی بہت سی اوساے سلطان بدایا۔ ۵۵۸ھ صفر بروز جمعہ سورج طلعت پر جلوس لگایا۔ امیر مصر شریک نے
 شہادت دینے کے لئے حاضر ہوا۔ اس کی خبر میں نہیں لے لی اور اس کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے
 اور متعدد دیر و شبوں میں بھی غرضیں مٹائی گئی اسی دوران امراء و مشرک کا ایک گروہ اس کے پاس گیا یہ گروہ امیر سیف الدین کی بہن کی
 برحق میں اکثر شہر سے پہلے قلعہ کے میدان میں اترے اور اعدائے ان کی مخالفت اور امیر امیر سیف الدین صاحب مصر کی اطاعت پر آمیزداری کا اقرار کیا۔
 مرنے پہلے بعد کچھ سارا اس کی جہیز جو حق اور باقی اس کی اطاعت میں آئی تھیں اور اعدائے ان کی حالت بہت ہی مزید ہو گئی۔ جب اس نے ایک
 موطاف ہاتھ سے نکل چکا ہے تو امراء میں سے چند آتی لکھنے کا کہیں اور دو ایک ہی چیز ہیں۔ میں اس کا فرما کر اور اور مطلع ہوں وہ قلعے کے پاس جا
 جاتا ہے جس میں چند چاہوں گا کہ اس سے مراستہ کرے کہ کچھ کہہ کر کیا کہتا ہے۔ میں ایک آٹھ لے کر خیر دی کہ خود اور اعدائے ان کی گرفتاری کا حکم
 دیا گیا ہے۔ چنانچہ لوگ حریفہ و قندہ و فرامہ، حرم حرمی کا کہنے لگے۔ قلعے کے دروازے سے باہر تھے شہر کے بھی کامیاب اور اس سے باہر انصاری علی بن
 نے اس سے لے کر ان کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد

بعضی شہر و رات کے اٹھنے اور امیر امیر سیف الدین کی سلطنت کا اعلان کیا گیا اور وہ صوبہ دیا۔ یہ شہادت دینے کے لئے بہت سی تھیں۔
 میں ایک شہر کی رات کے اٹھنے اور امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد

فل السطو مائک الملک لونی الملک من لشاء وشرع الملک من لشاء وضر من لشاء

وخلل من لشاء (سورہ بقرہ ۲۵۷)

تو کہ اسے اللہ چاہی ہے، ملک اس کا چاہتا ہے، شاہی حکا کرتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے، شاہی حکا کرتا ہے۔
 جس کو چاہتا ہے، رات دینا چاہتا ہے، جس کو چاہتا ہے، شاہی حکا کرتا ہے۔

یہ شہادت دینے کا شہر صوبہ دینا اور امیر امیر سیف الدین کی سلطنت کا اعلان کیا گیا اور وہ صوبہ دیا۔ یہ شہادت دینے کے لئے بہت سی تھیں۔
 میں ایک شہر کی رات کے اٹھنے اور امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد
 ہو گئے اس نے اس سے لے کر ان کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد
 سمجھا اور اس میں اس کا بھائی شہاب الدین کی خبر میں نہیں لے لی اور اس کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد
 وہاں ہو گئے یہ کہ ایک سلطان و صفر بروز جمعہ شہر کو ہمت میں لے کر وہاں کے اعدائے امیر امیر سیف الدین کے سلطان قلی نے لکھے اور وہ لوگوں کے سامنے نہ آئے۔ اسی کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کی ایک تہیاد
 سکھاتا ہے کہ اس سے مصر میں امیر سیف الدین کی سلطنت کا اعلان کیا گیا اور وہ صوبہ دیا۔ یہ شہادت دینے کے لئے بہت سی تھیں۔

ایک گمراہی اس کے بعض اہل خانہ و ماسرا کی ایک جماعت کو گرفتار کیا، اسی سال دمشق میں ہونے کی بہت قوت ہوئی تھی کہ دربار نے نوکریاں بعض
تہوں کے انسان کے گھنٹے تک نہیں پہنچا سکے۔ وہی سزا ایک چلو ہریالی بھی تھی۔ بہت قوت ہو رہی تھی کہ ایک بھی پانی نہیں پہنچا تھا جس کی وجہ سے
شہر میں برف کی بہت بہت بڑھ گئی لیکن وہ برف کے بل میں اچھالی حرکت کے ساتھ پانی موجود تھا۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

شیخ حسن بن شعیب النعمانی روح الامیں کی قبر پر صدر ہند فوت ہوئے ۷۰۰ سالوں میں سے تھے بلکہ ان کے حسن اخلاق اور جود
معاشرت کی وجہ سے ان سے بہت سبب دل رکھتے تھے ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔

صدر کبیر شہاب الدین روح الامیں کی قبر پر صدر ہند فوت ہوئے ۷۰۰ سالوں میں سے تھے بلکہ ان کے حسن اخلاق اور جود
معاشرت کی وجہ سے ان سے بہت سبب دل رکھتے تھے ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔

شیخ شمس الدین الہامی بحریہ نام نہور القاری ۱۱۰۰ھ کی اسکے نام سے مشہور تھے۔ حاصل خود حکام و مطلق اور غصہ کے وسیعہ و درشل
سبب کے بل کر خداوندی سے تھے۔

۱۰۰۰ھ میں مسوکی فتح الشیوخ بنائے گئے۔ اس سے قبل مغربیہ کے دور میں رہے تھے جس کے ان امور و مشاغل ہوئے۔ وقت کے ان امور و
صوبہ میں شیخ محمد کے چلوں میں دین کے گئے ان کے جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی اور جنازہ کے ساتھ چلے گئے ان میں قاضی الام
الدین اختر بنی بھی تھے خلفاء مسیحیہ میں ان کی عزت کا انفرادہ ہوا۔ جس سے علماء اور عام کی نظر میں قابل تعظیم تھے۔

صدر بن قسطنطین المصروعی انھیں بنی امیہ میں جب بن حنیفہ بن عبد اللہ بن عطاء المصروعی اولی و دوسرے درج کا اہل و کراما طلب کے تھیں بھی
بنائے گئے وفات سے کچل مہر گئے وہاں سے طلب کے قاضی القضاۃ کے عہدے کا چارج لے کر روانہ ہوئے۔ انھیں سے گزرتے وقت دارمضان
میں اظہار فرمایا کہ میں مر رہی ہوں (جی) کہ کہتے ان پر وہ صحت ہے تو اس کے اندر ۱۰۰۰ شخصیں جہان ہوتی ہیں ایک دوسرے اور کی اولی امیر۔

شہاب الدین المقدسی شہاب الدین احمد بن عبد الرحمن بن عبد المصمم بن حنیفہ المقدسی السعیدی احمد بن کاہن کا اہل و کراما طلب کے تھیں بھی
قزاقی کی خبر میں جس سے ان کی میں کو یہ طوفانی حاصل تھا۔ اس بار سے میں ان کی ایک تصنیف ہے لیکن اس میں وہ قاضی و کراما نہیں جو ان
کے بارے میں متقول ہے۔

۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے ۷۰۰ سالوں میں فوت ہوئے ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے ۷۰۰ سالوں میں فوت ہوئے ۶۱۰ھ میں پیدا ہوئے ۷۰۰ سالوں میں فوت ہوئے

بھار اللہ قسم شد

تاریخ ابن کثیر صدر ہند

سلطان فوج کے چند آدمیوں کے ساتھ "مہلبک" اور "البراق" کی طرف لوٹ گیا، دمشق کے دروازے بند تھے تو مشہور قہار دمشق کی گرفتاری شدہ تھی۔ جنگ حالت تھی لیکن نشانہ لگائی تو یہ تھی شہر کے سامنے معزات وغیرہ کی ایک جماعت سمفرہ رہی ہوگی محتاطی امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ہالہ کے قاضی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، تاج الدین شہر دہلی والی "بڑا مہلبک" صوابی، مدینہ کا والی جمال الدین بن عباس، انکوال شہر دہلی کے علاوہ دوسرے بہت لوگ تجارت اور عوام میں سے بھی ہوا کرتے تھے، ملک بخیر کی حفاظت کے باقی رہا اس میں کوئی حاکم ہوا نہ نائب القلعہ کے ساتھ۔

۲۰ ربیع الاول کی شب کی رات قیدیوں نے "باب البغیر" کی بیل کو زور پکڑ کر رات کے ساتھ وہاں سے نکلے اور غریب مشرق ہو گئے دوسرے کے گھمبک تھے، جس پر چون کو قدرت ہوئی اسے لوٹ لیا ہوا "باب الجلیہ" کی طرف آئے وہاں "الہاب البرانی" کے تالے تو زور شہر کے بری طاقتوں کی طرف نکل گئے پھر جہاں چلا گیا وہ گئے اور کوئی ان کو لوٹانے کی ہمت نہیں کر سکا۔ "الخروفت" نے شہر کے باہر فساد برپا کر کے براتیں کے دروازے توڑ دیے اور دروازوں کو کھڑکیوں کی بہت سی چیزیں لٹکھڑکیوں اور انھیں بہت کم قیمت میں بیچ دیے، یہاں یہ اور واقعات وہاں سلطان تاتار مصر کے بعد دمشق کا قصد کئے ہوئے تھا۔

شہر کے مشہور معزات اور شیخ علی الدین بن حمید حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ میں لکھتے ہوئے اور یہ فیصلہ ہوا کہ سب لوگ "قازان" کی طرف سلطان تاتار سے ملنے کے لئے جائیں اور اسے اہل دمشق کے لئے امان میں چھوڑ دو اور شیخ خروفت نے دروازوں کو بے لوث "مہلبک" کے مقام پر اس سے ملاقات ہوئی شیخ علی الدین نے اس سے عظیم صلحت سے بھر پور توفی اور شہر کے لشکریوں میں کامیابیوں کو بڑا نفع ہوا، اللہ اعلم۔

اسی رات سلطان "قازان" کی جانب سے داخل ہو کر "ابوہریرہ" میں آئے "باب قوا" کے علاوہ شہر کے تمام دروازے بند کر دیے گئے اور طلبہ نے جامع میں جمعہ کا خطبہ پڑھیں اس نے اپنے خطبہ میں کسی سلطان کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہ بعد امیر الماہل قاصدوں کی ایک جماعت ساتھ لے کر آیا اور "الفرق" کے پاس "استیغاثہ" میں آئے پھر امان کا فرمان دیا گیا اور اسے شہر میں تھمبا گیا یہ دروازے بند ہوئے انھوں نے جامع کو حفاظت کے جرم میں دہڑھایا اور کچھ سونا چاندی چھڑا دیا گیا۔

پھر امان کے اعلان کے دوسرے روز کوڑے، آتھیا اور عسکری کی جانب سے لوگوں کے پاس بچانے گئے سوال طلب کئے گئے، اور اسی وقت مدرسہ "تیمریہ" میں بان اشیاء کے اختلاف میں کے لئے اعلان بکھرایا گیا، دو مشہور کن سینے کی دوسری تاریخ کو سیف الدین بکھڑکیوں نے ذکر میدان میں چلا دیا اور تاجریوں کا لشکر بھی خرب آیا شہر کے باہر بڑا فساد ہوا لوگوں کا ایک گروہ متوکل ہوا شہر میں قہر سے بڑھ گئے، بکھڑکیوں نے نائب القلعہ کو پیغام بھیجا کہ قلعہ تاجریوں کے حوالے کر دے، جوش نے اس کا بہت سختی سے انکار کیا، بکھڑکیوں نے شہر کے بنی لوگوں کو اس کے پاس جمع کیا اور انھوں نے اس سے لشکری لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور قلعہ کے حوالے نہ کرنے کا حکم دلا کر لیا کیونکہ شیخ علی الدین بن حمید نے پیغام بھیج کر نائب القلعہ سے کہلوا کیا کہ اس میں ایک پھر کے علاوہ کچھ بھی نہ بچے پھر بھی اگر قسم سے ہو سکتا تو اس کے حوالے مت کر۔

اس فیصلے میں اہل شام کی عظیم صلحت تھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس قلعہ کی حفاظت فرمائی اور یہ وہ جگہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اہل شام کے لئے حوزہ جان بنایا جو ہندو دار ایمان و سنت رہی ہے حتیٰ کہ حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام بھی، چہ زہد، اجماع فرمائیں گے بکھڑکیوں نے دمشق میں داخل ہونے کے روز سلطان اور اس کا نائب "سلار" مصر میں داخل ہوئے جیسا کہ قلعہ میں اس مضمون کا خط آیا تھا اس کے لئے خوشی منائی گئی اور لوگوں کے خوشیوں کو دیکھتے ہوئے لیکن سلطان ان اشیاء کا قصد اہل تھا۔

سوائے ایک کیونکہ بچا جا سکا ہے جبکہ اس سے پہلے پہلڑوں کی بلندیاں ہیں اور ان سے پہلے موت ہے یا قتل، یہ وہ ہیں، سواری کوئی نہیں اٹھائی جاتی ہے اور اسے بے خطر ہے۔

۲۱ ربیع الاول اور شیخ الخروفت میں موجر و مظلوم کے حضور دمشق کے منبر پر قازان کے لئے خطبہ پڑھا گیا بلکہ اس کے بعد اس کے لئے دعا کی گئی اور شام بکھڑکیوں کی نجات کا فرمان منبر پر پڑھا گیا، ایمان شہر نے جاگڑا سے سہاگ ہادی اس نے آداب بجالائے حالانکہ وہ تاتاریوں کے ساتھ سخت مشکل میں تھا اور شیخ المشائخ محمود بن علی شہابی دوسرے عالمانہ و شہر بکھڑکیوں نے روز ہفتہ ۱۵ ربیع الاول قازان تاجریوں اور مسکن کے خطر میں "الصلح" "مسجد لاسند" "مسجد خاتون" اور اس میں "دار اللہ" "دار الشرف" کی کثرت، بار شہر کی گزشتہ اور "الغیر" میں "جامع الخوفا" جلدی تھی، یہ درگت

نصرتی میں کثرتِ ارباب اس نے کی تھی جو تاراج اس کے ساتھ تھے، اٹھ تھلی نصیر و مکمل ہزاروں کو دے، انہیں شہر کی بڑی تعداد کو قیدی بنایا گیا، اکثر لوگ "حلب" کے خانقاہ میں آئے ۵۴۵ھ میں نے انہیں گھر لیا لیکن خانقاہ کے ذکر کا شیخ اٹھنے سے ان سے حفاظت کر "اسکا کن" میں سوجھاپنا دل دے دیا، تاراج اس نے ہر گھر کی جگہ کو مٹوا دیا کیڑیوں کا دھان بکلا دیا اس سے علی گڑھ کو تیرہ کر لیا گیا ۵۴۵ھ تا ۵۴۶ھ ہجری۔

عمر جمادی الثانی کو تاراج ہوا لیکن اس کے بعد بھی اسے تاراج کیا گیا اور بہت سی گولہوں کو تیرہ کر دیا، اور کاغذی تصنیف تھی اور دین کو تصنیف کے پتھار تھی۔

کیا جانتے ہیں کہ انہوں نے اہل "صالحیہ" سے چار ہزار (چار) کے قریب لوگوں کو لے کر اور چار ہزار کے قریب کو سرحد "بامصریہ" "خانیہ" کے خانقاہوں کو "ابن المر دوی" کے مسجد سے بہت سی کتابیں لوٹ لی تھیں اور ان کو فروخت کیا چار ہفتہ لاٹکان سے نکھڑا ہوا تھا اور دقت ہیں، "المر دوی" انہوں کے ساتھ بھی رہی کام کیا اور اہل "صالحیہ" کے ساتھ تھا اور اسی طرح "دور" اور دوسرے گھروں میں کئی دعوت کرتے رہے لوگوں نے "چکر" اور "پار" کے جامع میں پناہ لی لیکن اسے بھی تاراج کر کے عرواں کو لے کر اور عرواں اور چلی کو تیرہ کر دیا گیا۔

شعبان میں اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ ہزار بیس ۵۴۵ھ تک کو لے کر کوٹک آباد کیا، صرف گئے اور دھان کے بعد واپس لانے اور اس سے ملاقات نہ ہوئی اور اس سے بعد نصیر اور شیر کوٹک کا شیر کھسروانی بن بیہوشی سے اسے پیٹ دیا اور کام پر سے کرے نہ لے کر اس کے ساتھ لے گئے وہ تاراج کیا کہ تاراج میں سے بہت سواں کو اب کچھ حاصل نہیں ہوا حال کہ وہ کچھ لے بغیر نہیں رو سکے، اور وہاں شہر میں مشہور ہو کہ تاراج دہشتی میں اہل جہاں جاتے ہیں یہاں کوٹک گھبرا گئے، ان پر شہر خوف ظاہری ہوا اور ان سے کھل جائے کہ اور کراہا لیکن کہاں صاف گئے نجات کی تمام اہل مسجد اور ہو گئی تھیں، شہر سے وہی ہزار گھڑوں سے لے گئے، اور اہل سوانی پر برہادر کے مناسب مالی تقسیم کر کے پورے شہر پر چلے مقرر کیا گئے۔ خوار خوار ہوا۔

تاراج میں نے پنجپنوں کی کادی کی شرارت کی، جہاں سے گھن سے غصہ پر نکلا وہی کی خاطر انہیں جو جمع ہوئی میں نصب کر دیا، جامع کے انداز سے بند کئے گئے اور تاراج کی پیشانی کو لکھوں کی کھنکھ کی خاموشی کے مشاہد میں جٹے گئے اور اس پاس کے ہزاروں کو دعوت کرنے گئے اور راجہ نے قلعے کے کھنکھ کو لکھوں کو لکھوں جیسے کردار اٹھتے تھا شرف سے دوسرا بن کر رہا، اور "ادب صادق" کو لکھا گیا تاکہ اوپر سے حکمرانی حفاظت نہ کی جائے لوگ خدشہ کی بھرائی گئے، بے یار گئے سے پتھر کی خاطر اپنے گھر کو اور دم بکلا رہے، راستوں پر بولی نظر کشا تاراج، جامع میں بہت شور مچا لوگ زبردستی جتے تھے، جٹے کے ساتھ مکمل اور دوسری صف بھی جڑی جھل سے پر ہوئی تھی، ہر کوئی کسی صف سے رہے اور کھانہ کو ان کو روپ دھار کر لیا اور جودی واپس کی کو پیش کرتا اور اسے یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید وہ ابھی گھر نہ آسکے لیکن شہر کو لکھتے تھے، ان کے کرتے لکھوں کے بدلے خوف اور ہراس، یہ بھگدڑ، آواز دانا لہذا انہوں۔ چاندھار کی منہلی، بڑا لیکن شادی اور سزا لیکن دن بھر لکھوں کے خلاف کام میں بھی ہوئی تھی حتیٰ کہ ان سے شہر کا کھنکھ ہو گا، اس سال میں سے بھگدڑ گئے، جیسے جامع وغیرہ ہر جامع کی حفاظت اور اس کے آؤ بی کی تخریب کا شکار ہوا، یا داریہ بھی کہ اس طرحوں سے یا یہ اس طرح کی کی جائے یہ فرمان تھا اور جمع کے بعد اس طرحی اور اہل کو جامع میں جمع کیا گیا۔

اسی دن سلطان کا تاراج اپنے نائب شام میں سے تھہ ہزار جنگجوؤں کے ساتھ چھوڑ کر باہر عراق کی طرف روانہ ہوا، اس کا کھلا آیا کہ "بہر" نے اپنے نائب کو ساتھ ہزار جنگجوؤں کے ساتھ شام میں جمع ہوا، اور سرحد میں اس کی طرف انہیں ہائی کا قزم عورت پاز مریہ میں داخل ہوا، ان کا رخ کرنا ارادہ ہے، حالانکہ قزم کے ایک جھڑک میں پہنچے تھے سے دھماکا دے تھے، بیٹھ لہو بن لیکن سلطان آواز ان کے نائب قتل شاہ کو اور اس پر کرنے کے نکل کر اس کے پیچھے چلا اور یہاں کھسروان کے جانے سے فوجی کے شہر نے خائے گئے کہ یہ قتل ہو گیا، فوجیں ہونا تھا، جراثیم لے لکھوں کے خروار کے بعد دوسرے قتلہ لوگوں کو جامع کی طرف بھیجا اور انہوں نے جا کہ وہاں منسوب پنجپنوں کی لکھوں تو ذکر کج سلامت قتلہ میں، ایک آگے اور چند ایسے لوگوں کو بھی قتلہ کی طرف ساتھ چلے گئے چھ ہزار تاراجوں کی پناہ لے رہے تھے ان میں سے ایک شریف تھی، علی شمس الدین تھیں تھیں محمد بن احمد بن ابوبکر مہر لکھوں کے حکمران تھے، پھر لیکن کھنکھ، لیکن آئے ہر سلطان کا کہ لوگوں کو خوش ہونا مافی کا کئی کھول لکھوں کل سلطان شام بیٹھ لکھوں لیکن سے حفاظت کی بنیادی کر، چنانچہ لوگ اپنے مکانات کی طرف نکلے ان کا مشہد کیا اور وہاں جو باقی اور پاکت ہوئی تھی اسے اچھے نوادہ ما شہر

بہت بڑا چھتے کے بعد فراہم شاعری سے کٹ گئے۔

[illegible]

اسی دوران فکین نے شہر میں مظان تہہ یا کار کوگ ایچی، بیٹیوں کی طرف تکل پ نہیں بلکہ اس نے امراتہ متروکہ کے ذریعہ کٹر ایک حصہ اس سے مناس
کے دوران پے پوٹا نہیں کر دئی گئیں، اس کی تیان بلندی ہوئی، بعد کے دور میں ہونے والی اکثر کھینچ کے دوران سے مراد خود میں کو تکل پیاں ہلی تھیں۔
فکین شہر میں لوگوں کے ساتھ سوز و بردار پہچانے کے آگے آگے تھے، "خرپہ بمعصوم" کی طرف تکل پو ایک بڑا گھڑ سواروں کو تیار کر کے بھیجا اور
ادبیت میں، دانشمندی کی چال چلنے لگا، اور اس کی تفری میں لورنڈا اصل پلنے حکام سے مدد کرنے کا وارث مر کے اس شہر کا مصداق بنی گیو۔ ترجمہ اسے
شہر کی چندوں "میریت سے تفریق کی فضا خالی ہو گئی ہے، اسے فائل سے تہہ اور آواز سے تکی فاقہ مراد میں جبر کرنا چاہیے تھیں مانی جا۔

بھراؤ شراب تو خوں اور دھڑکے لڑوں کا ٹھیکل مین کیا تو؟ "اے امانی مجھ کو؟" "جو کہ" "باب قرآن" سے باہر تھا شراب خانہ اور طائف خانہ بنائے چھوڑے سے سے بیرون دروازہ دھڑکے لڑے، جیسا وہ جیسے کسی نے اسے ہر جا کر کے سنے کے آثار تک کو مٹا دیا۔ اس نے خدا کو کے خوف وغیرہ سے بہت ملایا، اس کا کھانا "کاف" "غوار" "سودا میں جہاں۔" خود میں بنیاد افشا دھیمیا شہر کو کھاتے کر ہر جا دیکھیں، اس کے ساتھ ساتھ، یوں کی ایک ہی کی رعایت بھی تھی، انھوں نے کسی سستیوں کو جا کر لایا، لوگوں کو کھانے کے چھوٹے کھانے، "مولا لائی" کے لئے ڈھن سے بھی، دوسرا طرائق بھی کی کہ انھیں۔ ایک نہ صحت سے بھی کر کچھ، چار یوں کو کھانے کی اور انھیں خود، مسلمانوں کی ایک رعایت بھی تھی، اس اور ان کی بولی اور ہر چہوں کے کہ ان چاہا لیتے، یوں کے ایک کر دو کو کھانا انھیں نے شہر کے خلیفہ، دوسرے مشہور، حضرات کو کھانے، با کدہ، قلعے میں جا کر اس کے نائب سے صحت کے بارے میں گفتگو کر لی۔ چہ تیز و دیر، جمالی اور اختری ہر دو شخص اس کے پاس آئے، اس سے گفتگو کی اور جہاں جہاں کے ساتھ گفتگو ہوئی، لیکن نہ عجب نے انھیں اس سے بھی کوئی جواب نہیں دیا، اس نے: "اس معاملہ میں بہت اچھا سوچنا تھا، یہ سارے بڑی سوچاں کی انھیں اور اللہ تعالیٰ اس کے چرے سے کوئی فرق کرے۔"

مادر جب کہیں گئے تھا اور دوسرا کوہا کر کے "دولت محمود" یعنی قازان کی حکومت کی غیر خواہی کا مفاد لیا اور انھوں نے غیر خواہی کا صفحہ اٹھا اور اس کا تخت علی الدین بن محمد کو ہوا۔ یہ کہ جس کو کوئی طرف اٹھ کر ہوا اس سے سلطان اسروں کی زبان کے بارے میں بات چیت کی اور نسبت سے قید بول کر ان کے انھوں نے پھل لائے تھیں اور ان کے پاس قیام کرنے والے ہوئے، مجدد شخص کے دوسرا ایک برحق اس کے پاس گیا۔ جب وہ وہاں سے چلے "باب شرقی" کے پاس تھیں، یہ کہ کوہا کیا اس کے کپڑے اور چوڑیاں چھین کر اور وہ نسبت علی برحقی حالت میں واپس ہوئے۔ یہ کہ ان کو حشر توئی کسی کو لگن ان میں سے اس کو صوبہ سے اور قاضی اب گئے۔

[illegible]

طریقت، بہادری، فیروہ راہ کی شخصیات، صحابی مسلوک تمام کتابیں محدثین کے لئے وقف کر دیں۔

[illegible]

آغاز

اس سال کے آغاز پر پچھلے سال میں مذکور حکام تھے، امیر سیف الدین سالار شام میں تھے، نائب و مشن الاخرم تھے، اس سال کے شروع میں امیر قہلق کو سامعی علاقوں کی نیابت سے معزول کر کے امیر سیف الدین صاحب کو سونپے گئے، جس نے امیر الدین الاخرم کو صحری وزارت سے معزول کر دیا، امیر سیف الدین صاحب کو لغویہ کی نیابت دے دی گئی، اور اس کی جگہ قلعہ میں سیف الدین بہادر بلخاری کو رکھا گیا، وہ "نہایت" کے رہائشی تھے، نصف صفر میں شہنشاہ کے قاصد معروف بنہ مشعل کوئے قریب نائب مصلحت فوج اور کوسم نے ان کا استقبال کیا، نصف صفر میں علی الملویہ کی تدبیر میں شیخ ولی الدین مرقدی کی جگہ شیخ صدر الدین علی امیر لوی اچھی کے خاں نے کی، شیخ مرقدی نے بنی العبدور سلیمان کے بعد وہاں چھ بیعتوں کی کر جانے لگے تھے۔

پھر ان کی وفات ہوئی اور کھارصالحین میں سے تھے ہر دن سورتشیں پڑھتے تھے۔

[illegible]

بروز دوشنبہ ۱۳ شعبہ الاول کو مصر میں الفتح احمد بن ابی نعیم کو قتل کروایا گیا اس کے متعلق مذکورہ فیصلہ قاضی زین الدین بن کثوف المالکی نے دیا تھا کیونکہ اس کے بارے میں جانت ہو چکا تھا کہ اس نے شریعت کی تعلیم، آیات قرآنہ کے ساتھ استنباط اور بعض منجبات کے بعض کے معارف قرار دیے تھے جس کی حرکات کی ہیں اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ بعض محرمات مثلاً انکار ہادی نبویؐ پر بھی برقی اور شراب وغیرہ کو پانی یا سائے وغیرہ کے واسطے حلال اور حرام قرار دے کر کہتا تھا اس کے بارے میں جو فضیلت علم اور نظائری اعلیٰ اول کا مالک تھا اس کی چاشاک عمدہ تھی جب وہ لوگوں کو اس کے درمیان "دارالحدیث" کا کھلیپہ "کی کھڑکی کے پاس کھڑا کیا گیا تو اس نے قاضی تقی الدین بن زین الدین علیہ السلام سے مدد طلب کی اور کہا کہ آپ مجھ سے ہمارے میں کچھ جاننے ہیں؟ کہنے لگے تمہاری فضیلت کا معترف ہوں لیکن اب تمہارا واسطہ قاضی کے ہاتھ میں ہے، چنانچہ قاضی نے جواز کو اس کی گردن مارنے کا قصور ادا کر دیا اس نے اس کی گردن اڑادی پھر اس کے سر کو کھینچ کر اٹھا کر اٹھان کیا گیا کہ اس شخص کی جڑا ہے جس نے اللہ اور اس کی راہ میں شہید ہو کر مٹی کی گواہی دی۔

”فہم زانی“ نے اپنی جان میں کہا ہے کہ بلا رتبہ الاولیٰ کے وسط میں پلا جاتا ہے کہ قاضی کی حاجت سے کھڑا ہو کر ”حالا“ کے علاقے ”ہارن“ میں مختلف حیثیت کی صورت کی ڈالہ باری ہوئی ہے مثلاً اندوہوں، سہاویں، پنچہاؤں، پنچہاؤں، پنچہاؤں اور مردوں کی شکل کے کولہ کرے ہیں۔ ہارن کی مکروں میں موت کے جسے تھوڑے ہی بات، ہاں کے قاضی کے سامنے جی پاپے شہوت کو پہنچی تھی جس میں موت کو قاضی حاکم کے پاس منتقل کیا گیا، ہر روز شہیدہ اور رتبہ الاولیٰ کو ”فہم زانی“ کے دربار میں شعل طلی العالی کو اس کے دروازے پر پہنچ کر نون اللہ میں سرحد کی کے محل کے اعظم الہ کی بادشاہی میں

جہاں کی تھی، اس بارہ کے نصف میں "ان صریح الجویہ" کی تہذیب کے لئے کمال الدین ابن الشریک کی جد فاضل بد الدین بن سعد حاضر ہو گئے۔ لیونیک ایک مجلس میں ثابت ہوا کہ یہ دمشق میں شافعیہ کے تفسی کے لئے ہے چنانچہ ابن سعد نے اسے ابن الشریک سے بچھین لیا، بروز شنبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ کو اعداد و اعداد بن بن شرف الدین بن الحسن لکھنؤ کی دوسری بار چندوں کی اسارت کے بعد ۱۲۳۰ھ میں سے بچھڑنے لگے کہ تخریب لگائے وہ ایک مدت تک قید رہے پھر اصرار قبولی نے ان پر غلط فرمایا اور وہ ۱۲۳۰ھ میں قید سے رہا ہو کر اپنے وطن کے پاس واپس آئے اور تفرار ہوئے۔

۱۶ جمادی الاخریٰ کو قاہرہ سے آکر میر المومنین ابی کمال ہارون بن علی کی وفات کی خبر سنائی اور بتایا کہ ان کے بعد ان کے بیٹے ہارون بن سلیمان کا خلیفہ بنایا گیا ہے اور اس کا لقب "مصلحی باللہ" ہے اور ان کے چنانہ و میں تمام نوگوں نے پیدل شرکت کی ہے اور اسے تعزیت کے قریب ان کو دفن کر دیا گیا ہے اس کو خطافہ میں چالیس برس گزرتے تھے اور وہ ایک کے ساتھ ہی جس الدین ابن افریری اچھی کو تفسی بیانے کا عزم آیا، پہل خانے کا ناصر شرف الدین بن مضر کو بنایا گیا تھا، "الکافویہ الجویہ" پر دستور فاضل جلال الدین بن سہام الدین کے پاس نائب سلطنت کی اجازت سے رہا اور بعد کے روز ۱۲۳۰ھ جمادی الاخریٰ کو "جامع دمشق" میں خلیفہ مصلحی باللہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا اور اس کے والد کے لئے رزمی دعا کی تھی، "ان صریح" ابن الشریک کے بارہ سال کے کیا اور ابن سعد کو اس سے معزول کیا گیا چنانچہ انھوں نے بروز چہار شنبہ ۱۲۳۰ھ جمادی الاخریٰ کو وہاں دوسرا بحال کے عہد میں شام میں لڑی دل آیا اس نے کچھوں اور چھوٹوں کو پانچ سو روپوں کا عرصہ کی طرح صاف کر دیا اس سے قبل اس طرح کی مجلس نہیں ہوئی تھی، "ان صریح" کے یہودی کے لئے ایک مجلس منعقد کی گئی اور وہ سب سے یہودی کی طرح ان پر بارہ جزیہ لازم کی گئی، وہ انھوں نے ایک کتاب لکھا جس کے مصنف ان کا دعویٰ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ان سے جزیہ ساقط کرنے کے حقائق ہے، جب فقہاء اس سے باخبر ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہودی اور خود مانتہ کتاب ہے یہ گھوڑوں میں ایک ایک اٹھارہ ہے، جہاں اور مری کی فحش خطبات میں اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ دہرائے تھے ان سے تحقیق طلب کی اور انھیں ان کا بیعت اور خطا معزول کر دیا اور فرمایا کہ یہ نیکو عزت اور جہاد ہے۔

چنانچہ وہ جزیہ کی ادائیگی پر بارہ ہو گئے اور کوشش معاملات کی دیکھی سے خائف ہوئے۔ میں کہتا ہوں، کہ میں بھی اس کتاب پر واقف ہوں میں نے اس میں حضرت سعد بن سواد رضی اللہ عنہ کی گواہی "غیر" کے سال کی دیکھی حالانکہ وہ "غیر" کے واقعہ سے دو برس قبل وفات پائے تھے اور اس میں لکھا تھا، "کتاب علی ابن ابی طالب" یہ ایک خطی ہے کہ اس کا مصدق حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ طبرانی نے اسے اس وقت احمدی کے طریق سے ان تک بیان کی جاتی ہے اور میں نے اس میں ایک ایک جزیہ جمع کیا ہے اور اس میں "فاضل المارونی" کے ایام میں پیش آمدہ باتیں بھی ذکر کی ہیں اس زمانے میں ہمارے اصحاب کی بھی ایک کتاب ہے اور اسے "الوادی" میں صاحب "الاشمال" نے اپنی کتاب میں اور کئی دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے اور اس کے الفاظ کو بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اس عہد میں حاسدوں کے ایک گروہ نے شیخ علی الدین بن حمیہ پر الزام لگایا اور حکایت کی کہ وہ خود دوا قائم کرتے ہیں جسے حقیر کرتے ہیں، شیخ نے ان حاسدوں کے خلاف کلام کیا اور ان کا خطا کار ہونا ظاہر کیا پھر جا کے حالات پر سکون ہو گئے، ادنیٰ القصدہ میں دمشق کے قلعہ میں چند دن تک "جلادیں" کے بعض مقامات کو بزدل کر کے کی فوجی صفائی کی، اسی عہد میں ابن مضر کی جد حوالہ ابن مضر کو کسٹ خانوں کا نگران بن کر آیا، بروز شنبہ جمادی الاولیٰ کو یہودی کا قیدی چیرا عبدالعزیز بن محمد پانی الاود کے ساتھ "دار الادلہ" آکر مسلمان ہوا، جب اس سلطنت نے ان کا اکرام کیا اور غور کیا کہ وہ غفلت و ذہب بن کر کے سوار ہو اور اس کے پیچھے میل اور دھول بھارتوں کے گھر تک جائیں، اور رات اس نے ایک بڑی رحمت کی جس میں اس وقت دارالعلوم کو جو کیا گیا تھا اور یہودی ایک بڑی جماعت اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی اور مزید کے دن وہ سب مسلمانوں کے ساتھ بغیر کچھ نہ ہو گئے لوگوں نے ان کا بزدل و است اکرام کیا اور ذی الحجہ کو سلطان کا کار کے اپنی آرقہ میں دھرے اور غنیمتوں کے بعد قاہرہ چلے گئے، اس کے جانے کے روزوں بعد ہزاراں فوت ہو گئی اور اس کی موت کے روز بعد فوج "جلادیں" کا ایک حصہ فتح کر کے واپس آئی چنانچہ نائب سلطنت اور فوج ان کے استقبال کے لئے باہر آئے اور لوگ آسودگی کی خاطر غلہ اور فوج کی کامیابی اور تاد سے بہت خوش ہوئے۔

سے بچا کر جنت الفردوس میں داخل کرے۔

خطیب ضیاء الدین ہجو محمد الرحمن بن خلیف جمال الدین ابو القریح عبدالوہاب بن علی بن احمد بن عقیل المصطفیٰ وہ اور ان کے والد ساتھ برس تک ملک کے خلیفہ رہے۔ ۶۹۳ھ میں ان کی ولادت ہوئی بہت سے شعراء سے علم حاصل کیا اور قزوینی سے فخر و تہجد رکھا جسے انسان بھریں جاری اور جڑ سے جدا دل سے مفرد و شہد کی شب و صفا پائی اور باب طحا میں مدفون ہوئے۔

شیخ زین الدین الفاروقی ابو محمد اللہ بن مردان بن عبداللہ بن لہری بن حسن الفاروقی شافعی کے شیخ تھے۔ ۶۳۳ھ میں پیدا ہوئے حدیث کا کثرت سے سماع کیا مختلف علوم حاصل کئے اور متعدد اراک میں پڑھایا اور طویل مدت تک مفتی بھی رہے باہر سے ذکی القاب اور شہان آراہی تھے جہاں کو بذریعہ خوبی کے ساتھ سمجھتے تھے انہوں نے سی "کاغان" کے ہاتھوں دارالحدیث کی کتابی کے بعد اسے از سر نو تحریر کیا اور علامہ نوادی کے بعد تاجکین میں تک سے سمجھاتے رہے اور شہرہ البرہہ اور جامع الاسوی کی خطابت کو یاد رکھیں کے پاس رہی اپنی وفات سے قبل جس میں خطبہ باقرا اور وہاں سے دارالخطابت میں چلے گئے تھے اور وہیں بعد گندوز مصر کے بعد انتقال ہوا بعد کو کثرت کے وقت ان کا جنازہ ہوا ابن مصری نے باب خطابت کے پاس ان کی نماز جنازہ چڑھی سو فی انکس میں حنیفہ کے قاضی حبیب الدین بن الخیری نے کہا اور جامع الصالحیہ کے پاس حجاب کے قاضی فی الدین سلطان نے نماز جنازہ چڑھی اور شیخ ابو عمر کے مقبرے کے شمالی سمت اپنے خاندان کے مقبرے میں مدفون ہوئے ان کے بعد خطابت پر شیخ شرف الدین ابو الطیوار الدارالحدیث کی شہادت پر ابن الوکیل اور القاضی البرہہ پر ابن ابو یوسف کی شہادت اس سے قبل گزر چکی ہیں۔

امیر کبیر عمر الدین ایک ایک مدت تک دمشق کے نائب رہے وہاں سے سزا دل ہو کر صرف چلے گئے۔ پھر وہاں سے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل محرم کے گورنر بن کر گئے اور وہیں ۷۰۲ھ فریق لا غری کو انتقال ہوا۔ "ذکر ابن بن قوم" کے مغربی جانب داس کو میں اپنے مقبرے میں مدفون ہوئے ہنس کی مسجد میں واقع مقام مہدی النجاشی کی طرف منسوب ہے جسے انہوں نے اپنے اور گورنری میں تعمیر کیا تھا۔

وزیر فریح الدین ابو محمد اللہ بن محمد بن احمد بن خالد بن محمد بن نصر الدین مرقاقرنی النخعی بن احمد بن العیسیٰ بن ابی القیس انانی بن شیخ ادیب شاعر اور راوی زادہ کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ایک مدت تک دمشق کی وزارت ان کے پاس رہی پھر ایک عرصہ تک مصر میں دھکا کشہ کی حقیقت سے کام کرتے رہے بعد میں مدینہ اور سائر مدینہ پر خاص مقرر ہوئے تھے ان کی ایک تعریف ان اصحاب کے حالات میں ہے جن کی حدیثیں صحیحین (بخاری و مسلم) میں مروی ہیں اور وہ ۷۰۲ھ میں مدینہ میں ان کی کچھ عمارت بھی بن کر آئے ہیں یہ دونوں جملہ دمشق میں مدینہ مصر کے لئے وقف ہیں ان کی سنگت و محقق و منقوی اعتبار سے بھی تھی ہوتی تھی۔ حافظہ دیکھا میں نے ان سے عداوت لی ہیں ان کے شیوخ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ تاجرہ میں جوہر کے رواج لا غری کو وفات ہوئی۔ اصل میں تیسرا بیٹا سے تھے جو شام کا علاقہ ہے ان کے دادا اسوق الدین ابو البقاء خالد اور والد بن شہید کے زوجہ تھے۔

عماد الدین یا زید کا نائب تھے ان کی عمر و تعلیم شہد کتاب موجود ہے۔ سلطان الدین کے زمانہ میں ۵۸۸ھ میں ان کا انتقال ہوا ان کے والد محمد یعنی شیخ الدین کے تھے والد ابو علی بن عمر شرف "کے" میں فرنگیوں کے ہنسے سے قبل ۷۰۸ھ میں پیدا ہوئے جب ۷۰۵ھ میں اس پر فرنگیوں کا قبضہ ہوا تو اس کے اہل خانہ ہاں سے ہجرت کر کے حلب کو گئے مگر وہاں شیخ الدین خود ۷۰۶ھ سے شاعر بنے ان کا ایک مشہور بیان ہے طم نے کہا وہ علم صحیفہ وغیرہ میں بھی ان کو مدرس حاصل تھی۔

اس تاریخ کے مؤلف ابن کثیر کے والد کے حالات اسی سال والد صاحب فوت ہو گئے۔ ان کا نام خطیب شہاب الدین ابو حفص عربی بن کثیر بن غویہ بن کثیر بن غویہ بن عمر بن قسطلانی تھا بی بی حلتہ شرف نسب کی طرف منسوب ہیں اور لب بھی انکی کے ہاتھ میں ہے ان کے بعض اصحاب پر ہمارے شیخ المرقی کو قاضیت ہوئی تو ان کو بہت پسند آیا اور خوش ہوئے اور اسی وجہ سے ہر سب میں المرقی کہتے

تو نے تو بڑی شان والی مات گزری مگر میں اور سونے کے بعد دوسری کو کوئی مشقت نہیں کھاتا اور اوقات میں کی طرح میرے لئے کسی طرح کی ہمتی کر میں نے خیال کیا کہ یہ بات پیشانی ہی رہے گی ایک ہنگام میں شہر میں رہاں جی سے اپنی محبت اور ایسا بعد کہ اس کے اہل القبل کو بھی بیان نہیں کیا جاسکتا اس کا چہرہ دیکھو یہ کہ چہرہ اس کے جمال و شہوہ یاد دہان سے تیسواں نے عربین اور یہاں پھر بیٹے قذوف کو یا نہ سے نو بار دہا سہ اور اپنی چٹوں سے زندہ تیار کرتا رہا ہے اس کے دشمنوں نے کتاب میں کی نہیں کی سیدی اور اس کے دشمنوں کی چٹ میں میں نے اپنا میرا خود کیا ہے ہر قسم میں سے آگے نکلیا ہے سب افعال (اللہ تعالیٰ) انہما ہی کا ہے کہ وہ جیسے محمد کر، لیکن اور ملاقات کے وقت حرکت کر سکتے تھے میں قیدی بنائے گا کہ جیسے اپنی زبان اور ہاتھوں پر بھی قدرت نہ ہوگی اس کا کہہ دیا جاوے گا میں تو مجھ سے کرے گا وہ نہیں تھا کہ کہے گا کہ میں میں میں تھا ہے بہت سے کارندوں نے اس کے حسن میں غور کیا ہے تو اس کے جلال میں کہہ سے نگہ نہ کر سلطان ہو گئے۔ حضرت مصطفیٰ علیہ السلام صلیب پر حضرت مریم علیہ السلام کا نکاح کر دیا اور افضل غم کر کے محمد صلیب سے محبت کرنے لگے اسے حسن کا تعجب اس کے گدیر سے دل کے خلاف کیا چھکارتے کے لئے میں کیا چیز لدا کروں؟ میں تیرے مات کو آنے والے خیال پر حق کرے کہ ہاں مالا مالا میں تیری جتنی کے محل سے بھی راضی ہوئے والا نہیں تھا مجھے یہ خوشی نے لا کر دیا جو وہ سے چھوڑے اور وہ سے گزرا ہے جب بھی تو انار سے چھپے سے گزرا تو اسے طاعت اور راز کی کے آقا میں نے تیرے فضل سے چھپے گا کہ کر شاہ میری چٹوں کے آسواغ میں آئیں اور دل کو سکون آئے جو تیری جدائی سے اب تک چٹوں میں ہوا تو نے میرے فرائض کو کھلا خیال کیا ہے کہ تم اس فیصلے سے صاحب ہوئے اب بھی غلطی وادہ میں نہیں آتے تھیں نہ کہتے۔

ان بات کی تعداد ۲۴۱ ہے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے کیا شعر بتائے ہیں۔

آغاز ۷۰۳ھ

اس سال نے آغاز میں بھی ملیف سلطان حکام اور امراء ہی تھے جو پہلے مذکور ہوئے ہیں ہذا شہر ۲۳ رجب ۷۰۳ اول امیر ہوساں چاہیے منصور کی جاری کردہ خلاف اور دوسری جامع دلائل میں چھٹی ہوئی ۷۰۳ھ میں ہونے والے الزام سے جامع الامام تاجی سے دو جاہو تھا تو "جامع منصور" نے اس کو از سر نو تعمیر کر دیا تھا اور بعد کو مذہب اور بدکاروں مقرر کیا گیا۔ "سیدہ الدین الخوارت" کا "شیخ اللہ بن" کا شیخہ ابن ابوجہان توشیح القانونی و شیخ افادہ معلوم ہے کہ وہ کیا جمادی الاولیٰ میں امیر دکن اللہ بن ہوساں نے امیر سیف اللہ بن خنجر نے امیر "انگچوت" (شیخ حاجی) کو سنبلا اور انہوں و مشق میں بہت بڑے صاحب قرار پائے رجب میں شیخ تقی الدین ابن حبیبہ کے پاس ایک شیخ کو لایا گیا جو بداد و بیع و مریض گذری پر بنا کر تھا اسے کھلا دیا اور سلطان کہا جاتا تھا شیخ تقی الدین نے اس کو چاڑھنے کا حکم دیا تو انہوں نے ہر طرف سے ہجوم کر کے اسے چھاڑ دیا اس میں سے کچھ بھی نہیں رہے بعد اس کے لیے بے مال کا تے اور انہیں ترانے کا حکم دیا جو بہت طویل تھے اور اس کی موچیں صاف کرنے کا حکم دیا جو سنت کے خلاف اس کے من پر لکھ دی تھیں قس باتوں پیش اور دوسرے عمارت جو محل پر اثر انداز ہوتے ہیں اس سے تو یہ کہانی اس کے بعد شہر اور گناہ ابلائی کو لایا گیا اسے بھی عمارت اور کامیوں سے محل چول رکھے سے تو یہ کہانی اور اس کے خلاف ایک مکتوب لکھا کہ خواہوں کی تعمیرات اور غیر معلوم چیزوں کے مصلحتی وہاں کام نہیں کرے گا کسی مینے میں شیخ تقی الدین ابن حبیبہ مسجد الخاری کے وہاں نہر قلعہ کے قریب واقع چٹان جی جسے لوگ کہتے ہاتھ اس پر انہیں پناہ مانے تھے شیخ نے اپنے ساتھیوں کو اسے چٹان سے توڑنے کا حکم دیا۔

چنانچہ وہ چٹان تو زلزلہ کی اور ملاقاتی سے مسلمانوں کی اس چٹان سے ہمارے ملک سے خارج فرمائی اور مسلمانوں نے ایسے شر و ہندوا جس سے یہ اثر پہلے کا اثر تھا یہاں اس جیسے کام کرنے کی وجہ سے لوگ ان کے حاسہ اور دشمن بن گئے اس کے باوجود انہیں سزا دینے سے معاملے میں کسی حاسمت کرنے والے کی حاسمت کی پروا نہیں کی اور دشمن انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے زیادہ سے زیادہ انہیں قید کر کے ان کے دشمن اور دشمنوں میں

کسی بحث سے چپے ہتھوں کوئی ایک بات ان میں تصریحیں آئی جس سے ان پر صوبہ لگایا جاسکتا تھا۔ انہیں پکار کر "الامہ" میں قید کر دیا۔ میرا کہ
 القریب بچوں کیاب نے گائے تھائی ہی کی طرف لوگوں کو گھونپا اور وہی صاحب اپنے والد کے بعد جب میں تافسی القضاۃ خمد الدین بن عمر صری "امور سر
 ہند ویرا الکیر" میں بیٹھے ہوں تبہ حکومت کے بعد بوقت تعمیر کے لئے مسر کے کارخان کے بعد اس کی تاجی کی وجہ سے عدلیہ کی فیصلہ نہیں کرتے۔ قاضی
 ابن الدین ابو الفروہ کے نام ویت المال کی ہدایت کا فرمان آیا جنہوں نے اس سے ذکر و پھیلش کمال الدین بن ابن لکھائی کے ساتھ اس کی ہمدشت کا
 ہر دانہ پر ہوا۔ انہوں نے اسے قبول کر لیا۔ پھر انہیں مصلحت کی وجہ سے اپنی اور جو کہ ان میں کے ہر تھوہ ضرور ہوئے اس سے لگی یہ دونوں ہمدے ختم
 الدین بن ابو الفلیب کے پاس تھے جن کی وفات ہوئی۔ شہان میں ایک مرد نے بعد میں صاحب کرنے کی کوشش کی۔ وہ اس کے بارے میں علماء کے
 خطوط میں لے لے اور صاحب مصلحت سے اس کے بارے میں شکوک بھی کی۔ لیکن اس پر اتفاق نہ ہو سکا۔ پھر اس ایضاً میں کو طار و قیام اور نصف شہان کی
 نر و چم کی اور شہان کو مسر سے شیخ نکال دیا۔ الدین بن الشریکی "بیت المال کی وکالت کے لئے بیٹھے اور سات رمضان کو قلعہ قریب نر کے
 "الحاک الکملی" میں ابن عمری کے پاس سے فرہوئے سے شوال کو در مصر: مصر دین بن فخر کو کھول کر کے ان کی تاجید و ضبط کر لی۔ ان
 کے خلاف حکم لکھ کر انہیں مراد کی گئی جہاں تک کوئی قلعہ دہر جہاں تھیں ہو گئے اور وہ اندہ بن محمد بن محمد بن عطا کو وزارت کا قلمدان سونپا۔ اور انہیں
 مصلحت سے لے کر انہیں ۴۴۷ھ یا قلعہ کو قاضی القضاۃ بنانے کے لئے انہوں نے مصر میں بحال۔ الدین بن عبد الرحمن بن علیا جرجانی کے قتل کا فیصلہ
 ملایا۔ کچھ عدا جرجانی کی تعمیر کو حصص ایک مقدمہ اس کے خلاف حجت ہو چکا تھا۔ اس کے خلاف گواہی دیے جانے میں شیخ عبد الدین عمری انہوں
 اور انہیں بھی شامل تھے لیکن باجا جرجانی مشرقی طاقتوں کی طرف بھاگ گیا اور چند ماہ وہیں ٹھہرا۔ پھر مذکورہ حاکم کی موت کے بعد واپس آ گیا۔ میرا کہ
 القریب بچوں ہو گا۔

ای قلعہ میں نائب مصلحت قرار دیکھنے کے لئے کیا قادات کو جہاں میں کی ایک خدمت نے اس پر عمل کر دیا۔ عوام سے ان کی میں مسر اور
 ہو گئے اور ملے۔ عدلیہ میں سے نصف کوئی کر دینا۔ لیکن امیر سیف الدین ہمارا ترکہ اور بیاتوں کو حقیر خیال کر کے فراتے ہوئے کہاتے تھے۔ کسی نے انہیں
 نبڑا سے اور قتل کر دیا۔ یہ کہہ کر مراد میرے لئے دوران میں چھوڑ کر لے گیا۔ ایک کو گرفتار کر کے لے آیا۔ یہ بھی کسی نے امیر کو قتل کیا ہے۔ چنانچہ اسے
 قلعہ کے نیچے پھنسی دی گئی اور مقتول امیر کو "السعد" کے منبر سے لٹکا دیا گیا۔ ای قلعہ میں شیخ الدین بن القصب اور علیہ ایک جماعت
 نے "الفریہ اور القویہ کے دارالحکومت کے شیخ علاء الدین بن عطا کے ساتھ دو کہہ کوئی کے بارے میں بات کی۔ شیخ مصلحت کے خلاف ہیں۔ اران
 میں بہت سی الجھنیں ہیں۔ شیخ علاء الدین کو اس سے خطرہ محسوس ہوا تو وہ "الکلی" کے پاس گئے تو انہیں نے ان کا خون چسکا۔ اسے ساقیہ محمد اور پ
 پھر اور لکھا۔ میرا کہ جب یہ بات نائب المصلحت تک پہنچی تو اس نے طالبین کو سخت مست کیا اور انہیں کچھ بھیجا تو انہوں نے انہیں شہر سے لے کر اور نائب
 مصلحت نے فرمان چوری کر کے قلعہ کے دروازوں کو بند کر دیا۔ انہوں نے قلعہ کے قاعہ میں شیخ الدین بن عمر بن جریر نے اسے امیر کی ایک
 جماعت لے کر کھڑے۔ انہوں نے پھر دو کے پہاڑوں کی طرف تشریف لے گئے۔ ان کے ساتھ قصبہ الاشرف الدین الدین بن عبد الدین بھی تھا۔ وہاں جا کر
 بہت سے لوگوں کو قتل کر دیا۔ ان پر اسلامی قیضات لازم کر کے کو بیہ تصور واپس ہوئے۔

اس سال کے فوت شدہ معروف حضرات

شیخ تاج الدین ابن شمس الدین ابن انور فانی... حویل مدح یک مقام امیر مدہ میں امیر فراتے کے لئے کہ خیر کے سعادت وہی
 نصیب تھے "عطا" میں اپنے بیرونوں کے کسی مدفن ہوئے۔

الصدر نجم الدین ابن عمر... محمد بن الدین ابن القاسم بن عبد الصمد بن محمد بن حسن بن ابی الکتاب بن محمد بن ابو الفلیب بیت شہان
 کے وکیل اور خزانے کے مقرران رہے۔ ایک وقت میں صدر ستان النوری و الجہود کے بھی مقرران بن گئے۔ رہے تھے عزیمت کے مالک اور اچھے آدمی تھے
 مدہ کا صاحب کہہ سکتا ہے۔ ۱۵۰۰ھ میں لاغری سے شہید ہوئے۔ سات کو قاتل پائی اور اب بصرہ میں اپنے مقبرے میں مدفون ہے۔

آغاز ۷۰۵ھ

اس سال کے آغاز پر علیؓ کی اور سلطان الملک ناصر تھا اور دوسرے حکام ہی گزشتہ برس والے تھے غزواتی کہ تاجریوں کے ایک دست نے "طب کی فوج پر چھاپا، مگر حملہ کیا ہے اور بڑے بڑے لوگوں کو لے کر لپکا ہے اس کی وجہ سے طب میں بڑی آہ و زاری ہوئی ہے عہد کے آغاز پر ابن صغریٰ کی نجات میں قاضی القضاۃ امام المہدی بن ابی جلال اللہ بن قزوینی نے احکام جاری کئے کہ عہد کو باب السلطنت بقدر شای افواج کو لے کر لکھے جو اس سے کس شیخ ابن حبیبہ فوج کی ایک فوجی لے کر عہد کو ہی لکھے تھے اور دیگر افاضہ شیخ اور القضاۃ کے ملاحق کی طرف لکھے تھے چنانچہ نائب السلطنت "القاضی" قزوینی کے لئے شیخ کی روانگی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی راہ کی اور انہوں نے وہاں کے لوگوں اور ان کے فرقہ ضلالت کی ایک بڑی تعداد کو ہر یاد گردایا اور ان کی نظیر اور ان کی کوہندہ لایا پھر نائب السلطنت فوج اور شیخ کی معیت میں دمشق کو آ یا اس میں شیخ کی موجودگی کی وجہ سے بیکار حاصل ہوا اور اس لڑائی میں شیخ و دست اللہ سے محروم شہادت کے جو ہر اٹھائے تاجریوں ان کے دشمنوں کے دل میں سدائم سے بھر گئے جمادی الاولیٰ کے آغاز میں حوالہ بن ابی بشری جگر قاضی الامین المہدی بن ابی عمر بن قاضی و جید المہدی بن عمر و عظیم ابن الرضا فی مصری قاہرہ سے دمشق کے کنسل خانوں کا نام دین کر پڑا۔

شیخ تقی الدین ابن ربیعہ کے ساتھ احمد یہ فرقہ کے مجلس شلاش کے احوال..... بروز ہفتہ جمادی الاولیٰ کو فرقہ احمد یہ کی ایک بڑی جماعت نائب السلطنت کے پاس "القصر" واقع "میں حاضر ہوئی اور شیخ تقی الدین ابن ربیعہ بھی شریک لائے تاجریوں نے عہدہ کی موجودگی میں نائب سلطنت سے درخواست کی کہ شیخ تقی الدین ابن ربیعہ کی خدمت کا ان پر استعمال نہ کرے بلکہ انہیں اپنے حال پر چھوڑ دے شیخ نے انہیں جواب دیا کہ یہ ممکن نہیں ہے جو شخص پر لازم ہے کہ وہ قنا و قضاۃ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اگر کوئی اس کے خلاف کرے گا تو اس کے خلاف وہ ازاد اٹھاتا و جب ہے اور انہوں نے کچھ شیطانی افعال کھائے چاہے جنہیں وہ اپنی امانت میں کیا کرتے تھے شیخ نے فرمایا کہ یہ شیطانی باطل احوال ہیں اور ان میں سے اکثر بھولوں اور بھیتوں کی قبیل سے ہیں ان میں سے کوئی اگر آگاہ میں جانا چاہتا ہے تو حق پہلے حرام جا کر اپنے جسم کو بھی طرح دھو لے اور نشان اور کڑے سے اس کو کڑے پھر اگر وہ سچا ہے تو آگ میں داخل ہو جائے فرض کر رہی کہ کس قسم کے بعد اہل بدعت میں سے اگر کوئی آگ میں داخل ہو جائے تو اس کی جگہ اور کڑے سے بدست پر داخل نہیں ہونے لگے بدست و شیطانییت کے احوال ہیں اور خلاف شریعت ہیں اگرچہ ان کا حال سنت پر حال ہو پھر سنت سے دور گھس کے ہارے میں تیار کیا گیا خیالی ہے؟ اتنے میں اعلیٰ کا شیخ صالح آگے بڑھا کر کہنے لگا کہ ہمارے احوال قنا و تاجریوں کے دل مشفق ہوتے ہیں شریعت کے ہاں ہمیں حاضرین نے سرکل کو بننا یا کر دین پر اعتراضات کرنے شروع کر دیے پھر اس پر اتفاق ہوا کہ وہ اپنے لکھے سے لوہے کے طوق اتار دیں جو بھی قرآن و سنت سے فرائض کی کوشش کرے گا اس کی گردن باری جائے گی اور شیخ نے احمد یہ فرقہ کے طریق کی دشمنیت میں ایک تصنیف لکھی جس میں ان کے احوال ان کے مسلک فجائت اور قرآن کی رو سے مردود متبول اقوال کو بیان کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں سنت کو غالب کر کے بدعتیوں کی بدعت کی آگ کو بجھا دیا۔

اس سال کے شروع و پہلی میں جلال اللہ بن ابی سعید غزاہ بن خطاب اور بکاش الحمدانی کے ملوک سیف اللہ بن بکتر کو امداد کی طلعت اور عزت کا لباس دیا گیا اور سوار ہو گئے اور اجل الجرم و بکروں اور اربابان کے علاقے ان کے حوالے کئے گئے روز چھبیس ۳۷ جب کو لوگ استفادہ کے لئے "الحرفہ" سے میدان کی طرف لگے وہاں ایک منبر نصب کیا گیا "باب سلطنت قضاۃ و مل و بکتر و بکتر" وہاں بیٹھے یہ بیت اجماع قنا و عظیم و شیخ طب پڑھا گیا اور درش کے لئے دعا کی گئی لیکن اس روز درش نہیں ہوئی۔

شیخ الاسلام ابن ربیعہ کی پہلی مجلس..... بروز ہفتہ ۱۸ جب کو قضاۃ اور علماء ان میں سے شیخ تقی الدین ابن ربیعہ بھی تھے شیخ میں نائب سلطنت کے ہاں حاضر ہوئے اور شیخ تقی الدین کا مقید و واسطی پڑھا گیا اس کے بعض مقامات کے بارے میں بحث ہوئی اور چند جگہوں پر بحث کو

میں : عمر بن عبد السلام نے ابن عمر بن الخطاب سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

عمر بن الخطاب نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

ابن عمر بن الخطاب نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

ابن عمر بن الخطاب نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

ابن عمر بن الخطاب نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

ابن عمر بن الخطاب نے اس سے کہا کہ میں نے اپنے والد سے کہا کہ اگر اللہ کے فضل سے میں نے شرف الدین علی بن ابی طالب سے ملنے کا موقع ملا تو میں اس سے ملنے کے لیے حاضر ہوں گا۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

قاضی تاج الدین..... صاحب کتب عامہ میں علی الجہد علی الملک نامی مثنوی کا ایک اور نسخہ ہے۔ کہ جس میں مثنوی، دیوانہ مولیٰ، انوار اور خوش اخلاق اسات سے ۱۶۵ء میں قاضی نے فضائل اور صوم میں یکے کے ساتھ خوش شکل اور چھاپہ نظر شہادت محمد ربیع الاول میں ۹۷۰ھ میں علی محمد بن فوت ہوئے۔ دکن کا تیسرا میں دفین کے مکے ان کے بعد محمد امجد علی دہلوی کا قاضی کا نام ہے۔

شیخ فہیماء والدین کی طوئی۔ اچھے مزاج، خوب زبان چھڑتی تھیں، مگر کسی تھے لحاظ اور احتیاطی حاجب کے شادمانہ پیش رخ
 فصل اور ماہر تھے، سادہ سادگی کا راز تھا۔ ۱۹۶۷ء کی دہائی کے روز چھاپہ شہید جام سے نکلا کر نکلنے کے بعد انقلاب فرما گئے۔ ذہب لہر کے ہر جھلس کے
 دن کی کئی گز اونچے اونچے چھٹی تھیں۔ یہ سب سلطنتِ امرامور و سادہ کی ایک بی بی جماعت ان کے جنازہ میں شریک ہوئی، انھوں نے قیامتِ اٹھانے ہوئے ہر دستہ ان
 کے جسدِ باریک و نازک میں نہ لگنے سے روک دیا۔

شیخ جمال الدین الطحطاوی فتح جہان، اور بنی ابراہیم، بنی محمد، بنی سعد، ابو اسحاق، ابن السوفی کے نام سے معروف تھے، حوالہ بنی پیچ کے بڑوں کو گواہ ہے۔ علاء شرقیہ، یاقا، مغل، مستقیم تھے بہت سے تاج تھے، مراد بنی الادری، عرفات ہو گئے تھے۔

شیخ: بلکل سیف الدین اور مجھی..... لیکن سابق میں حلال بنی تو میں دوسرے طبقے کے شیخ تھے اور جب کو جامع میں ان کا جنازہ ہوا، جان سے بابت تو وہیں دفن ان کے گھر میں انھیں دفن کیا گیا کہ جو وہاں میں اصول کے حامی تھے، مشہور تھا، میں فتنے کے زمانے کے جنازہ میں دوسرا تھا اور اس میں ایک بڑی تعداد میں تھی حکومت اور وہاں حکومت کے نزدیک نہایت اہمیت تھے ان کا سرچرمت بڑا تھا ان کا سرچرمت جلاں سے صاف رہتا تھا ہے سوال اور شیخ اور وہ کہ چھوڑ کر فوت ہو گئے۔

امیر ذوق الدین الروادکی سلطان کے آخری مقرر ہوئے اور ان کے بعد ان کی جگہ علی گڑھ کے صاحبزادے نے لی۔

شیخ حامد خطیب و مشق نظم الدین..... شمس الدین محمد بن شیخ احمد بن محمد بن الحنفی الحنفی کے امام تھے شیخ خصوصاً خوش شعر اور
 بے حد جہت نہایت سکون اور وقار کے ساتھ رہتے تھے چاہیں بڑا کہ نکلا کہ امامت کی پھر بخیر کسی طلب و خواہش کے انکار تاکہ جامع دمشق
 کا خطیب مقرر کیا گیا نہاڑے جو وہ ایک ای خدمت پر مامور تھا۔ بڑی لوگی کے ساتھ یہ مدت انجام دی خوش آواز تھے عبادت و محبت کے
 ساتھ ساتھ موسیقی اُن کے لئے بھی خاص ماہر تھے حدیث کا بھی عمل کیا تھا۔ شمس بڑا دلچسپ اور دلچاں شخص تھا امامت کی عمر میں دار خطبہ کی امامت کے
 وقت پائے جامع دمشق میں ان کی نماز جنازہ ہوئی مسجد کواکب سے پھری ہوئی تھی پھر رات اکیل میں دوبارہ نماز جنازہ پڑھی گئی جس میں سب
 حاضر تھے۔ سرور و غلام سب شریف ہوئے کہ ان کے جنازہ کے ساتھ نہتے گئے تھے ہر دو ہفتے کے مساجد میں کے دو گئے تھے مگر ان کی رونمائی
 نہ ہو سکی۔

4445

[illegible]

آغاز ۷۸۵ھ

حکام وہی گزرت سال والے تھے فتح حق احمد بن قیل سے بچانے گئے تھے ہر گز بہت تعلیم اور شکر و غیرہ کے لئے ان سے رواج کرنے لگے لکھنوالہ کے قاضی امیر محمد بن خضر بن الملک لکھنوالہ کی مجلس میں اس سے رواج سے بچانے کے لئے فراموش رہا کچھ وہی کی بھڑی سال ۷۸۵ھ جب کہ اس کا قاضی ہو گیا اور بنیادی الاول کو اس کی مجلس کی عداوت اس کی مخالفت کے پیش رفت بنی الدین شریف بن جہان کو سونپی گیا پھر ابن الخلیفہ کی بی بی جگر جاس کا گھرانہ بھی دیکھ کر عجب کیا پھر محمد بن بن علانی کی جگہ محمد الدین بن دہلی کو متوجہ کرنے کی کج ہدایت سہمی گئی رمضان میں اس کی کونسلوں کی مخالفت سے العزیز ابن علی بن الدین بن دہلی معز بن ہر کو مصر میں گئے اسی سال بیت الدین کی وکالت سے مستغنی ہو گئے نادر استغنی پر ہزار چھ لاکھ امداد کر لیا پھر یہ عہدہ ان پر فوٹا کیا گیا لیکن اسے قتل نہیں کیا اور دوسرے عہدے نادران کے ساتھ بھگت بھی خلعت دی گئی لیکن اس سے پرہیز نہیں اور اگلے سال نے دعوام تک اس طرح اسے ہر گزئی صورت میں اس عہدے سے راضی نہ ہو سکا۔

اسی سال ۷۸۶ھ رمضان کو الملک الامیر محمد بن علاء الدین مصر سے حج کا امداد ظاہر کر کے لکھنوالہ کی ایک عداوت سے رخصت کرنے کے لئے رخصت ہوئی لیکن انہیں دیکھ کر ان کا الملک کے قریب پہنچ کر اس کی طرف عزوجل اس کے لئے ایک مجلس طلب کیا گیا جب وہ ملک کے دربار میں پہنچے وہ بدلتا ہوا گیا لیکن اس کے سامنے کے لوگ اس سے ملو نہ رہے خود اس کا گھوڑا استیلا کر لیا تو اس کے لئے وہ بھی سلامت دیا لیکن اس کے پیچھے جو لوگ تھے وہ سب گر گئے اور وہ بھی اس کے قریب تھان میں سے چادر گھٹے اور ان کے لئے کے بچے والی دانی میں گر گئے نائب شہر عباس الدین اوقش الخرم بہت شرمندہ ہوا یہ خیال کیا کہ شاید سلطان یہ کہے کہ اس نے اعدا کیا یا ہے اس نے اس پر مزید کر کے ایک خدمت کی تیاری کی تھی لیکن اس کا موقع ملنے نہ پایا تاکہ سلطان اس واقعے میں مامیوں کے دل میں ہونے اور ملک ہونے کی وجہ سے ان کی کج ہونے میں مستغنی رہا اس سے دماغ بیکر سلطان نے نائب کو سخت دے کر مصر جانے کی اجازت دے دی چنانچہ وہ مصر روانہ ہوا اور سلطان کیلئے الملک کے امور کے انتظام و انصرام میں مشغول ہو گئے اور اہل حق میں حاضر ہو کر ان کا حسن کو فروغ دینے لگے ان کی جلی بھی بھر سے پہنچ جلی پانی اور وہیں آمد کی حالت کو دیکھ کر عداوت سے اسے ناکام کیا۔

الملک الظفر دکن الدین بھرنی جانشین کی فی مملکت ... اس کی مملکت کا قیام دکن میں محمد بن علی کے شاہ کی وجہ سے ممکن ہوا تھا الملک ناصر نے ان کے ملک میں کامت کا عزم کر کے اسے اپنے مشفق بنایا اور حکومت سے اپنے مشفق پر مخلص ایک قندھار محمد بن کردیا یہ قندھار کے قندھار کے رہنے والے تھا کیا پھر شہر کے قندھار کے پاس لایا گیا اور یہاں پہنچا جو محل کو مصر کے بعد امیر سیف الدین سار کے محل میں محمد بن الدین بھرنی جانشین کی بیعت کی گئی اور اب مل و قندھار امراء و خیر و شریک بیعت تھے بالملک الظفر کا خطاب استایا گیا اور محمد بن سار کو قندھار کے طرف گیا وہ اس کے آگے گئے تھے قندھار میں جا کر تخت پر بٹا اور فرزند اور خوشیاں ہوئی تھیں اور قندھار کے لئے کھارہ قوت میں مجمل گئے شروع ذی قعدہ میں امیر خاندین الدینی نے دمشق میں پہنچ کر اترھا اسی میں ذی قعدہ مملکت کا مضمون امراء و خیر و شریک کے راجہ حاکمات کر کے مصر کے اہل مصر کی طرف اس کے قندھار کے ساتھ لایا کہ وہ خود حکومت سے ہر طرف ہو گیا ہے اور اہل حق کو یہ ہے تمام قندھار نے اسے بدلت کر لیا۔ اپنے پہلی قاضی الملک کر کے کہنے کا کہنا ہے القیادہ کوئی حکومت ترک نہیں کرے خود انہیں اس پر مجبور کیا گیا ہے چاہے اسے مصر ان کے اس کی جگہ کی اور مصر دیکھ لیا اور سلطان ملک مظفر کے لئے ان سے طلب کیا اور قندھار ان کے القیادہ پر حاکمات مصر کے گئے خوشیاں منائی گئیں خود کو بھی لایا۔

جب تک میں ملک امراء کا خط امراء کے سامنے رہا جو ہم تھا تو جب کہ اس نے کہا تھا کہ میں نے دس سال تک دکنوں کی محبت اختیار کی اور اب ترک کرنا ہے تھے کچھ لوگ قندھار میں سے تھے ان کے بغیر ان کے لئے کھارہ نہ تھا ہے جو ہے بھی بدلت کر لیا کہ اس نے دیکھ کر جانشین کے سابقہ عہد کے کو سیف الدین بن علی نے سنبھالا تھو کی جگہ سیف الدین بن علی میں سمر ہونے کو دیکھ کر اس کی جگہ ترک کے سامنے ذی قعدہ

زمین ہوئی، ہوا شدہ اس کی طرف اشارہ کیا کہ میں فی الحال اترنے کا ارادہ نہیں رکھتا وہاں سے وہ قلعہ الجلی کی طرف نکل گیا امرامہ اس کے آگے تھے بعد کے دن اس کے لئے خطبہ پڑ گیا۔

اس مئی کی ۲۵ تاریخ منہج کی فتح ہوئی، سال الدین آقوش افرام نائب دمشق سلطان کے پاس حکم بولا ہے کہ میں نے زمین بوس کی سلطان اس کی خاطر چند قلعہ چلائے گا اگر وہاں اور سب حالت نجات پر برقرار رہے گا حکم دیا لوگ افرام کی اطاعت شعری سے بہت خوش ہوئے اس طرح امیر سیف الدین قلی نائب حماہ اور امیر سیف الدین اسد مر نائب طرابلس بروز جمعہ ۲۳ شعبان کو پہنچے لوگ اس کے استقبال کے لئے اپنے اپنے ہوا شدہ ان سے بھی ملاقات کی جیسے افرام سے کی تھی۔

اس دن سلطان نے کتابہ کی قضا اور اسے اس کی علی بن سلیمان کو دینے کا حکم جاری کیا، لوگوں نے انہیں مبارکباد دی، سلطان کے پاس آئے اور انہیں سلام کیا اور جزیہ کی طرف پہنچے وہاں میں وہ پہلے گئے، مصر بمصر ہاں میدان میں قائم کیا گیا اور سلطان اور قضا حاضر ہوئے اسی طرح اکابر امراء اور اعلیٰ حکمت بھی پہنچے، ہوا میں کافی تعداد میں تھے، اسی دن سلطان کے پاس امیر قرطسک مسعودی نائب حلب پہنچا سلطان کا نامہ انصاف بروز جمعرات مصر کے وقت ملا، اس کے ساتھ قضا اور قراء تھے اسی طرح ۵ رمضان کا بعد میدان میں ہوا کیا گیا پھر سلطان بروز شنبہ دمشق سے ملا، اس کے ساتھ ابن مصری، بعد الدین خلیفہ کے قاضی، قطیب جلال الدین، شیخ کمال الدین، ابن زکائی، حمزہ دکان فوشی، رمزہ اور شامی چندی طرح جو مختلف علاقوں اور شہروں سے اس کے پاس اس کے نائبین اور امرامہ کے ساتھ جمع ہو گئی تھی، جب سلطان غزوہ کے قریب پہنچا تو بڑی شان بان سے شہر میں داخل ہوا، امیر سیف الدین بہار اور مصری امرامہ کی ایک جماعت نے اس کا استقبال کیا انہوں نے اسے خبر دی کہ ملک مظفر نے از خود حکومت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے مگر مصر سے پہلے سلطان کے پاس امرامہ آئے، رہے اور اسے یہ خبر دیتے، اس سے شاہیوں کے دل خوش ہوئے اور انہیں بڑی راست کی مجلس بنائے گئے اور مصری کی صورت میں پناہ دیا، اس کی آمد میں تاخیر ہوئی۔

اتفاق سے اس عہد کے موقع پر ایسا ہوا کہ نائب قطیب شیخ علی الدین جزی جو قلعہ کی تمام سے مشہور ہیں، علم برادران کے ساتھ حسب عادت عہدہ گئے اور شہر میں شیخ محمد الدین توی کی کو نائب مقرر کیا، جب عہدہ پہنچے تو کیا جیسے چہرہ کریدہ کے قطیب نے نماز شروع کر دی تھی ہے تو ان لوگوں نے عہدہ کے تخت میں بیٹھ کر ان کے گردان کے درمیان علی الدین مصطفیٰ نے نماز پڑھائی اور پھر قطیب یا اسی طرح انہیں حسان نے عہدہ میں یا اسی طرح اس دن دمیضی اور دمیضی ہوئے، انہوں نے علم کے مطابق ایسا اتفاق پیش نہیں آیا ہوگا۔

اس سال قلعہ الجلی میں سلطان کی آمد عید الفطر کے دن شام کے وقت ہوئی اور سلاار کے لئے شاک کی طرف سفر کرنے کا حکم صادر کیا، مصر پر امیر سیف الدین قلی مقرر ہو کر ان کو مقرر کیا جو صف کا نائب تھا اور شام میں امیر قرطسک مسعودی کو یہ احوال کا تھا ہے، اس کے دو دن بعد صاحب فخر الدین قلی کو ازبک مصر میں بہار الدین بن محمد بن احمد بن علی بن مظفر علی کی وفات کے بعد جو احوال شب تک کوفت ہوئے تھے، قاضی خزاہ الدین نائب الکک نے فوج کی کھربانی کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیا، مصر کے سربراہ اور دوا اور سامرا کا رہنے سے تھے، انہوں نے بعض اٹاویٹ بھی دانت کی ہے اس نے امیر جلال الدین آقوش افرام کو مصر کی نجات کی طرف بھیج دیا، امیر بن الدین کتفا خوب لکھ کر یہ کہ سرور دار استدار، یہ کے تہذیب الدین بن علی کی تہذیب مشق آئے حکومت کی حالت مختصر ہو گئی اور اسی میں ہر دست انقلاب آیا۔

شیخ علم الدین بن زالی فرماتے ہیں کہ سلطان جب عید الفطر کے روز مصر داخل ہوا تو شیخ علی الدین ابن جمد کو بتا دے اور ازاد کرام کے ساتھ طلب فرمایا چنانچہ اس نے احوال کے دوسرے دن اپنے پیچھے کے ایک یا دو دن بعد ان کی طرف پیام بھیجا، سو شیخ علی الدین احوال کو سلطان کے پاس حاضر ہوئے۔

مکتوبہ بہت بہت سے لوگ شیخ کو انوار کرنے پر آمادے ہوئے دن سلطان سے ملاقات ہوئی، اس نے ان کا کرام کیا اور مصری اور شامی قاضیوں کی بڑی مجلس میں ان کے ساتھ مجلس شریخ کے دوران کے درمیان مسلح کرائی، شیخ کا بہرہ میں اترے اور حجاز حسین کے پاس خیرے، عوام امرامہ اور فوجی حجاز سے قلعہ اور قضا آ کر ان سے سعادت طلب کرتے، اور جو کچھ آپ سے ہوا اسے پرندہ کرتے تو شیخ فرماتے کہ میں ہر اس مجلس کو ملا کر اور پناہ میں نے تکلیف پہنچائی۔

تھیں۔ اس سلسلہ میں وہ تین سو پچاس سال کے عرصہ میں لکھی گئیں۔ یہ واقعات اپنی خاصیت اور اسلوب نگارش کی وجہ سے ان کے
مجموعہ میں منفرد ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

الف: صاحب اثنین اللہ والہ — اسی سال ان صاحب نے ان کے انگریزی میں لکھے ہوئے تصانیف کو اردو میں ترجمہ کیا اور ان کے
مجموعہ میں شامل کیا۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

ب: شیخ کریم اللہ بن حسن الہی — اس نے اپنے تصانیف کے مجموعہ میں ان کے انگریزی میں لکھے ہوئے تصانیف کو اردو میں
ترجمہ کیا اور ان کے مجموعہ میں شامل کیا۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

ج: شیخ کریم اللہ بن حسن الہی — اس نے اپنے تصانیف کے مجموعہ میں ان کے انگریزی میں لکھے ہوئے تصانیف کو اردو میں
ترجمہ کیا اور ان کے مجموعہ میں شامل کیا۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

د: فقیر غلام بن حبیب اللہ علی — غرضی شامی نے ان کے انگریزی میں لکھے ہوئے تصانیف کو اردو میں ترجمہ کیا اور ان کے
مجموعہ میں شامل کیا۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

آغا زاد

ان کے نام سے آغا زاد نامی ایک شخص تھا جس کا تعلق ان کے گھر سے تھا۔ ان کے گھر سے آغا زاد نامی ایک شخص تھا جس کا تعلق ان کے گھر سے تھا۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔
ان کے یہ تصانیف ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔ ان میں سے کئی ایک ان کے لیے ایک نیا عالم ہیں۔

۵۷۵ھ تک جب افغانوں کی حکومت کی موجودگی میں پہنچا اس میں رحمت کے ساتھ اسماعیل نے کافر تھا اور اس کے برادر کو اس کے ساتھ لے کر گیا تھا۔
 بنی ہاشم کے دربار میں جو گئے تھے ان کی حالت سے سلطان کے لئے عجب کچھ ہو گیا اور فوج شامان ہوئے۔ ۱۹ جمادی الاولیٰ بروز جمعہ امیر
 سیف الدین براء نے اس وقت کی بیعت کی طاعت پہنائی کہ اس نے جو کثرت چاہی اور روز شریف اس کے لئے روانہ ہوا سی روز اقصیٰ درختہ بن
 زین علی اسماعیل و الفتح میں رہا جو کئی کئی کی اور شریف بن مہکان کا ایک کافر تھا اور وہ اس کے دونوں بعد مرالہ بن زین فلاحی
 سے سلطان کی وفات کا حکم ملا جو وہ اپنے ساتھ لے کر آیا اور ان کے ذراست سے معذور رہا تھا۔ یہ کفار دین سے تباہ تھے۔

اور جب میں ابن سہم سے اتفاق کی گئی کہ وہ دیکھ لیں کہ ابن مہکان کی جگہ سنبھال اور شعبان میں نائب خلافت میں بیٹھیں اور جو کچھ
 فیصلہ کے لئے وہ دن پڑا اور واقعہ میں نور بایا تو براء اور دیگر وہ اس کے لئے بہت زیادہ دیا جس میں کوئی دایہ اور سبب مرالہ بن زین فلاحی
 سے ان کے نائب سے ملاقات کی اور اسے طاعت پہنائی مگر اور اس نے اس سلطان کی وفات کا ایک کافر تھا جس میں اس کی عزت و احترام و کرام
 اور اسے برقرار رہنے کا مقصود تھا نیز خواص پر گھری تھے اور اس کی عزت و کرامت میں اس کے لئے بہت ہو اس پر پندہ کی کا اعتبار تھا جبکہ سلطان کو اس
 کا احترام اور خاص سے اس کی وفات کی۔ اس کے لئے اس کی اس پر اس میں نہ کرنے والا کریم الدین خواص شہابی کا گھرانہ اور امیر سیف الدین براء اور
 اور افغان شعبان میں ابن سہم کی لئے کوہوں اور بیرون اپنی طرف سے تدارک دیا اور اس سے لوگ بھی نہ گئے اور مافیہ ان کے ان کے سوا
 عثمان میں زین الدین تھا منصور کی وجہ سے عجب کا کہہ اور امیر جہالہ بن عمرو نے قریبی اہل خانہ کی جگہ کچھ عرس کی گھری اور براء سے وہاں
 کے بار پر غصہ نہ ہو اور لوگ کو اسے طاعت پہنائی گئی۔

اسی میں جہاد بخاری نے جب کفر و مشق دانک کے گھوڑے پر صبر کیا اور سیف الدین براء نے بہت سنبھال اور بخاری ابن کے آخری بہر
 پر ولی بیعت کے لئے واپس آیا اور اس کی طرف روانہ ہوا اور بخاری نے کہہ دیا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کا کچھ اور کر گیا تھا ہے جس
 میں سے ابن صاحب اور ابن ابیہر قس ہو گئے اور عید و حج کا موقع مسلم واپس آ گیا۔ شہابی میں کافر تھا اور امیر براء امیر جہالہ بن عمرو تھا جہاد اس کا
 بھائی تھا۔

۵۷۵ھ کے آخر میں بخاری نے امیر قراقرم کے ہمارے خوش قلب پہنچنے کے بعد راستہ تار واپس آ گیا سے اور یہ کہ وہ صحت یابی سے وفات پا
 اپنے آپ کو خوف کی وجہ سے اس سے بھاگا مگر اس کے ساتھ اس کے خواص کی ایک جماعت بھی اس تمام واقعہ کے بعد وہاں رہی ہے۔ چار چار
 آپا اہم ہونے والے اس کے ساتھ تھے۔

۵۷۵ھ کو امیر سیف الدین اور بنو ہاشم کے ہزار کی فوج میں الفتح پہنچا انہوں نے بعض اردوہاں کے علاقوں کا رخ کیا، لے ڈی انجور و فنی شمالی
 اور بنو شہابی کی وفات پر برقرار رہے وہ اس سے مسرت ہوئے اور ان کے پاس شامی فوج کی تعداد کی مگر مٹی محرمی، حرز کے دن ان کے طاعت پہنائی گئی
 اس میں امیر و مسرہ سے جس نے ہزار کی فوج میں پر سیف الدین بن علی امیر تھے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو پیچھے بلا کر ان کا رخ کیا اس میں سے نے آخر میں
 جب اب اس نے فوجی قہار سے ان کے لئے۔

اس نے اپنے فوجی لشکر کے ساتھ اپنے لئے اختلاف تھے وہ ناکہ وہ اپنے لئے ہوا تھا اور اہل خانہ کی موجودگی میں یہ عید و سنبھال اور ابن زلی اس سے بہ
 طرف نہ گئے اس میں امیر جہالہ بن عمرو بن علی بن ابی اسامہ کے ساتھ میں خلیفہ ان کا کہہ و سنبھال اور شرف العربی بن الفضل ان کا ساتھ سے
 میں رہے۔ ان کے مشق کی فوج بنی ہاشم و اپنے بھائی کی فوج بنی زید بن علی بن ابی الدین صدر مصلیٰ بخاری تھا مات پر برقرار رہے۔ ۱۰ جمادی الثانی۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

شیخ رحیم جہالہ بن محمد بن علی بن جہاد و اسماعیل ابن ابیہر بن محمد بن طرطران الانصاری، سعد بن معاویہ کی گئے فائدہ ان سے تھے
 حیدر بن کا حلقہ ہے سعد بن کا خانہ جامع میں جہاد سے حاصل کی پہلی کے قریب اپنے بستان میں واقع الاول میں وفات پائی اور اس کی قبر میں

نوختہ کی جگہ میں ان کے چلوامیہ آپ نے پھر چوں کی امداد ملی، صاحبِ غم لوگوں کو یوں نے پہنایا یہ لافتمی کہ جو کچھ تھی، وہ دانی سے بنائے گئے اور ان کو مری شے نہ پھر چوں کا حکم تھا۔

ہمارا اصرار ہے کہ انہیں جی بڑے کے مسئلہ کے لئے دست سزا دیا جائے۔ ان لوگوں میں سے ایک اور شخص کو اسے فریڈ ہسٹون کے نام سے پکارا۔
 ۱۹۵۵ء میں جج جیمس جاکوب کا حکم تھا۔

[illegible]

اکیس سال وفات پانے والے نامور حضرات

[illegible][illegible]

شیخ سید مقرر کی مجلس میں مقتدا کی جگہ ان غریب مرادوں اور اسلمہ اللہ علیہا ہیں اور انفعالی کے لقب سے مشہور ہیں آپ بہت عظیم
تھے اور لوگوں کو کلمات جدید پڑھاتے تھے اور ان کے طواوٹ اور آیتیں بھی آپ کو کلمہ سے بھی ذکر میں لگتی تھیں، اور آپ پر بیگز کا کلام سمجھتے نہ تھے۔
آپ کی اخلاص طبع کی وجہ سے اور ایمانی اور ان کی کھوبی اور امام کے ان بات سے ان سے نہ ان کو کلمہ میں یا طواوٹ غریب کے سامنے نہ ملتی تھیں نہ آپ کی عمر ۶۰
سال سے تجاوز نہ کی۔

واجہ کے قریب فتنہ نہ کیا، وہ ایک غمبخت اور باغی جوان تھا، اور اس کا کہنا ہے کہ اس نے غیب صفحہ بیان طوبیٰ منصور کی کفر قیادہ کے لیے کربلا کیا، اس کی ایک سیلہ ابن سلمان ہمدانی سے ملے۔

۱۶ ذی الحجہ ۷۷۵ء میں علی بن ابی طالب نے شریف الدین علی بن ابی طالب کے عباسی امیر ابی امدت منہجی ۱۲۰ راہبہ عداد اور ابن کثیر مصر سے میدان جنگ کے لئے روانہ کیا، تاکہ اس نے اسے تمام فتنے کیا اور اسے اس وقت تک مصر میں گراں و شکستہ نہ کرے۔ اور اس نے عبداللہ بن حسن بن اقصیٰ کی بجائے صاحب بہادری بن سنانی کو روانہ کیا، کیونکہ اس نے اسے سلطان کا مصر سے کراچی ساتھ ہو کر کاشی افواج صوبہ کی طرف پیش قدمی کر لی، اور یہ کہ سب فوجوں کا سردار، عظیم لشکر ہو گا جو شام کا غیب تھا اور مصر سے جو ہزار ہا کاشی امیر سیف الدین اختر ابو بکر کی قیادت میں آئے اور ان میں کثیر، عبداللہ بن وزیر، علی بن ابی طالب، اس سال اور غیرہ حضرات شامل تھے چنانچہ وہ غیب شام لشکر کے آگے غیب کے شہروں کی طرف بڑھے۔

اس سال وفات پانے والے نامور حضرات

سودی غائب علی ... اور ابی قریش و فون ہو کے تپ ہی کے سب سے طبع کی طرف تہ جاری ہوئی، جس پر عین اتھور و محرقی آج اور انہی صبر سے کے مالک تھے، علی شریف راستے والے، محمد اللہ تعالیٰ، آپ کی وفات شہان میں ہوئی۔

شیخ رشید ابو اللہ ادا اسماعیل ... ابن محمد قرطبی، ابن مسلم کے ہم سے مشہور تھے، جو بے فقہاء اور مفتیوں میں آپ کا شمار ہوتا تھا، آپ مختلف صوم کے نام سے مشہور تھے، اس کے علاوہ مختلف فواکھ اور انفرادی صلاحیتوں کے بھی، ایک تھے، آپ زہد اور سادگی الناس تھے، آپ نے طبع میں ایک سے تھک کر دیا، ہر اس کو اپنے پیش کی وجہ سے ترک کیا اور مصر جا کر رہنے لگا، آپ کو خوش کام منصب تھا، وہ پانچا گیا لیکن آپ نے انکار کر دیا، جب آپ ستر سال سے تجاوز ہو چکے تھے، آپ کی وفات ۵ رجب بدھ کی خبر میں ہوئی اور قرآن کی تک پڑھ دی گئی۔

شیخ سلیمان قرطبی ... یہ وہ خواص تھا جو ابی بن عبدہ و جگر بھٹن میں بیٹھتا تھا اور اس سے پہلے باب امیر سے طبعیت خاندان میں قیام پڑھتا تھا، وہ انجمنوں سے بچتا اور تزلزل پڑھتا اور بعض اہل لوگ اس کے ہاں سے ایسے وہ لوگوں کا سا تصور کرتے تھے جو ہر کام میں کامیاب رہتے، ہاں پانچ اور بچوں نے اس سے میں دیکھے ہیں اور اس کے حق و کار ہوئے ہیں، ان کے خیال میں وہ صاحب مختلف اور ایک آؤنی تھے، اسے خستہ بر لہاری والے ان باب الصبر کے قریب رہنے کیا گیا۔

شیخ صالحی، عابدہ و سکتہ ... امیر غیب طاہریت جو اس ابن ابی اللہ بن محمد بن عبدہ و یک وفات قہرہ سے باہر ہوئی، اور آپ کو بہت سے لوگوں نے دیکھا، آپ عالمہ فاضل تھیں، اور جمہور کام کا حکم دیا، جو سے کاموں سے روکی نہیں اور احمد میں جنوں اور مردوں کے بھائی چارہ سے فی حراں تھیں۔

ان کے حالات اور بدھوں کے اصولوں کا انکار کرتی تھیں، اور ایسے کام کر تھیں جن پر مباحی قانون اسے آپ فتح تھی، ابی بن تیمیہ کی مجلس میں حاضر تھیں، آپ ان سے اس کے علاوہ اور بہت سے فرائض حاصل کر تھیں، اور میں نے فتح تھی، ابی بن کو آپ کی شہادت کے اور آپ کے سرور فضیلت کی باتیں کرتے ہوئے سنا، اور آپ کے ہاں سے میں کہا جاتا تھا کہ آپ کو بہت سے یا کلمہ یعنی اوتھے اور شیخ آپ کے سوالات کی لڑنے اور اللہ سوال اور سمجھ اوری کی وجہ سے پہلے سے تیار ہی کرتے، اور آپ ہی تھیں جنہوں نے بہت سی عورتوں کو قرآن قسم کر لیا، ان میں میری مامی مائتہ بنت سیرت، قرآن، شیخ جمال اللہ بن حری بن جوی، اور آپ ہی نے اپنی بیٹی اور میری بیٹی، امیر غیب و پڑھایا، لیکن اللہ و اسمن رحمت و رحمت تھیں۔

قاضی محبت الدین جیسا کہ میں قاضی فقیدہ دکنی الدین میں نے دیکھا، اہل آپ نے آپ کے والد لے اپنے وقت میں نائب مقرر کیا اور حکم امر متذکرہ کے ساتھ کرادیا، آپ نے اہل بدھ میں سے بڑھاپا اور بچے باپ کے جہر سزا دی تھی۔ آپ کی وفات ۱۸۳۷ء بمطابق ۱۲۵۷ھ کو ہوئی۔ آپ کی مزار تھانہ محل کے کمرے پر تھی۔ آپ اپنے والد کے پچھلے مشرک قاضی مقام میں مدفون ہوئے۔

شیخ صاحب: . بہت اہم سنت ہے اور اس میں علی بن ابی طالبؑ کی طرف سے جو دعویٰ کیا گیا ہے وہ آپ کی اس سرسبز ممال سے تجاوز کرتا ہے۔
 اس کے بعد مولیٰ علیؑ نے مولیٰ آپؑ کو حوالہ دیا کہ اہانت سے بھی خارج ہو کر میرے حق میں آپ کے پاس سے بڑے بڑے لائق خدا خاضہ ہو کر رہا ہے۔

شیخ محمد امین سہیل بن علی بن محمد انجمن علم اسلامی کا جب داخل ہو ان ایسٹن کے ہم سے مشہور تھے یہ اپنے وقت کے
کتابت کے فن کے امام تھے خاص طور پر حواجہ و مشائخ میں آپ کی اس مہارت کو کتابت سے سمجھا دیا، مجھے بھی آپ نے کتابت سکھائی،
آپ خوش خلق تھے مابین گئے تھے آپ کی وفات از بقیعہ بروز جمعہ ۱۰ ذی القعدہ ۱۳۸۱ھ کو ہوئی، آپ صغیر حکیم عرب کے قمر خان میں مدفون ہوئے آپ کی قبر
۱۰ سال تک

[illegible][illegible][illegible][illegible]

۱۹۸۳ء ہجری ثانی مکتب کے رواداروں کی قیادت میں شریک کی یہ وہ لوگ تھے جنہیں سائے اللہ کے کوئی نہ جانتا تھا اور نہ وہ اس قسم کے جنازے میں پہلے کسی شریک ہوئے تھے۔ آپ کا باب الصلیب میں رکنی کر دی گیا۔

قاضی القضاۃ جلال الدین بعد از انکہ محمد بن عثمان بن علی بن جعفر زادہ جو ۶۸۷ھ سے، مالک کے قاضی تھے، آپ طرف سے مصر تشریف لائے اور وصول طریق مشغول ہوئے اور وہاں کے مشائخ سے علم حاصل کیا، انکی مجلس سے شیخ زہری بن عبد السلام بھی تھے۔ پھر آپ دمشق قاضی کی مقرر ہوئے۔ سنہ ۶۹۸ھ تک آپ کی پیدائش تقریباً ۶۳۹ھ میں ہوئی۔

آپ نے امام مالک کے کتبہ آپ کے شعار کو مضبوط کیا اور آپ کے کتبہ کے ساتھ مصاحبہ ادا اور آپ نے انصاری کی قیادت میں اور تھمیری کی اور صحیح مسلم اور سوطا امام مالک کو بھیجی، انکی مجلس سے امام مالک کے حوالے سے روایت کیا، جبکہ قاضی عیاض کی خطا نے بھی کتاب کو بھی روایت کیا، آپ کو وفات سے تیس دن پہلے چھ ہفتہ سے بیمار کیا گیا، آپ کی کھلائی میں ہر اکڑ آپ کا جی بوس کی حالت میں فوت ہوئے، آپ کی وفات ۹ جمادی الثانی بروز جمعرات عند مصاحب میں ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ مسجد کے بعد پڑھی گئی، امام باب الصلیب کے قبرستان میں دفن کئے گئے، مسجد بروج کے باہر سامنے لوگ آپ کے جنازے میں آئے اور آپ کی تعریف کی، آپ کی مرلام مالک کی طرح، اسان سے زیادہ بھی اور آپ اپنے مذہب کے مطابق عمارت کی طرح کو بھی نہ پہنچے۔

قاضی صدر الزمیں شرف الدین کا جن کے سرکردہ شرف الدین، ابو عبد الوہاب بن یونس مال الدین، فضل بن علی قرنی، حواف، سمری، آپ ۶۹۹ھ میں پیدا ہوئے اور حدیث کا شاہ کیا اور حدیث کی ہند آپ کا مرتبہ بلند اور مصر میں تعینات تھے۔ پھر آپ دمشق میں خیر کثابت کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ آپ کی وفات ۸۰۸ھ میں انصاری کی روایت اور کاسحون میں وفت ہوئے۔ آپ کی عمر ۹۰ سال کے قریب تھی اگر وفات کی آپ کے ہوش و حواس اور مصاحبہ کلام کر رہے تھے، آپ علماء کے بارے میں فرمایا تھا، انکے تھے خاص طور پر ابن حنیبلہ اور صفار کے بارے میں اور اسان اور آپ کے بھائی کے صاحب شہاب الدین محمد خیر کثابت کرتے تھے اور ملا الدین بن قاسم اور جلال الدین بن علی بن ابی ہاشم نے آپ کا مرتبہ بڑھا۔

فقیر امام عالم ناصر شرف الدین شرف الدین ابو عبد اللہ حسین بن امام کمال الدین بن علی بن اسحاق بن مسعود، مشائخ، مالک کی پیدائش ۷۷۱ھ میں ہوئی، آپ تعلیم و تعلم میں مشغول ہوئے اور ملت تاملی اور طبرستان سے ہر باب ہوئے، آپ نے جہاد میں اور خدا کی راہ میں دیا اور ظاہر میں اور بار و لائے گئے اور دلا انھیں میں فوتے دیکھے، آپ کے دل کے مالک، راستہ و شریف الصبی تھے، آپ اپنی قوم خراسان، خطہ، انصاریت و ملت اور منظر میں قابل تشریف تھے، آپ کی وفات ۸۳۲ھ رمضان کو ہوئی، اور بہت ہی عوام اور خرد چھوڑے آپ کی طرف سے آپ کی اہلیہ و زوجہ انکی بیٹی نے اور کیا انھیں کی طرف سے بیٹو، فرزندے اور ان کے ساتھ اسان کا عمارت کرے۔

صاحب انیس اہلوک بعد از انکہ ابو الخیر بن ابی امام الدین مالک کی پیدائش ۶۳۸ھ میں ہوئی، آپ ادب میں مشغول ہوئے اور اس میں مہارت تمام حاصل کی، وہ دانشاوی کے اساتذہ اس کے ذریعہ فنی کلمہ اور آپ کے لطیف اشعار میں سے یہ اشعار جنہیں شیخ طبر الدین نے اپنے ترجمہ میں بیان کئے ہیں:

اور شرب میرے محبوب کے گال سے کھانتا رہتی ہے، اور میرے آنسو سے چہ کو پاتے ہیں، ۱۱۰ میرے زور یک بھری

سوخت اور صبر سے مکی نہ دیا عزت ہے۔

اور آپ کا ایک قول، کب تک گئے الی کے بارے میں ہے:

وہ کیا ہے، چلی کر والی، ہجرین صبر و فاقہ، فاقہ سے حوصلہ نہ کرنے والی، جان بچھو والی، اس نے ٹھنگا لیا اور اس کا چہرہ تار و تار

سے چٹا کر دیا کہ وہ کوئی ہے جھگڑا، ہے بچہ بچوں پر چلی ہوئی ہے۔

ان کی طرف دیکھتے رہے اللہ کی قسم اور دشمن میں اس حالت میں پہنچنے کی اس کے ہم رکاب تین سو شہسوار تھے اور میں بھی ان کے ساتھ ہی تھا اور ساتھ دینے سے انکار کرتے انہوں نے بتایا کہ اس سے مل کر کہنے سے کوئی دستہ قاتل نہ کرے گا۔ یہ قدر دور اس بیہوش کام میں (ابن کثیر) نے اور دوسرے لوگوں نے بھی سنا ہے اور چپچپ بھی گزر چکا ہے۔

شیخ محمد بن قوام نے ۶۲۲ھ مصر اور شہر کی رات کو اصرار اور اصرار کے مغربی جانب اپنی معروف خانقاہ میں انتقال فرمایا ہیں بتاؤ چاہے کہ انہیں کوئی ایسا بیان کے جواز سے اسناؤں کے ایک جم غفیر نے شرکت کی تھی جماعت میں رات ہی ان بن حنیہ کی شریک تھے کیونکہ وہ ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ شیخ محمد حکومت وغیرہ سے کوئی تحوہ نہیں لیتے تھے نہ اپنی کے خلاف دے لئے انہیں کوئی وقت لینا پڑا کی باتیں یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمیں نہیں لگتی تھیں کیا تو ان کی زیارت کے لئے آتے، جو بے علم افضل کے مالک تھے، ہم صحیح اور معرفت جہر انہیں حاصل تھی، کج اعتقاد اور اعلیٰ دین اور ہمارے مسئلہ کے خاتمہ سے کھڑے کے ساتھ طاعت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے ایک ایک کلمہ بھی تعریف کی ہے جس میں اچھی خبریں ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ان کی قبر پر رحمت کی پھیلا کر دے۔

تقی الدین ابو محمد البلی اُسٹنبلی شیخ صالح ازب مار مارا عراقی، تقی الدین ابو محمد عبد اللہ بن شیخ احمد قاسم بن حسان ابی محمد مدنی عقیلی، شیخ محمد بن قاسم کے برائی تھے، ۶۳۵ھ میں پیدا ہوئے، حدیث، فاضل، دینی محبت میں رہے، نحو، بصورت، خوش اخلاق، کریم الخلق، اور پلچسپ مجلس، خوش گفتار، تھے ایک مدت تک قاضی شہر رہے، ان میں سے اور اسی الحورانی سے ہم حاصل کیا، وہ ان مالک اور ان کے بیٹے کے پاس رہ کر ان سے نحو میں مہارت حاصل کی، پچاس سال تک افسانہ محمود کی محبت میں رہے، وہ روز اور دن اسے تعلیمی پر ان کی تعریف و توصیف کرتے تھے، اور شیخ الاخر بنو کی رات فوت ہوئے، قاضی بن کے درمیان میں دین کے لئے، شیخ محمد الدین ابو محمد زانی نے ان کے حالات میں ان کے ہجو شعراء نقل کئے ہیں جنہیں سے کچھ یہ ہیں:

اسے میرے دل کے میدانوں میں رہنے والا اس کی ہر حرکت میں تمہارے لئے سکون ہے میرے بہن تمہارے متعلق باتوں کو
دہرا دہرا ہوتا تو وہ انہیں شہر میں ہو جاتی ہے حالانکہ اس گفتگو کی اور بھی حاجتیں ہیں، میں اپنے انہوں کی حواریں اس میں چاہے
ہوں اور دیکھیں اور انہوں کے کھینچا نہیں سمجھتا رہتے ہیں، میں تمہاری بات میں لئے معافی فرماتا ہوں اور تمہارے دوسرے
میں پر قافیا آسان ہو جاتا ہے، میں مالداروں میں آؤنگا سے تمہارے متعلق سوال کرتا ہوں اور تمہاری محبت کا راز ایک محفوظ راز
ہے، میں تمہیں صبح کی شرب کوئی کرتا ہوں کیونکہ اس میں تمہاری ادا کی خوبیاں واضح نظر آتی ہیں، میں تمہاری محبت میں کس
تذکرہ یافتہ ہوں، غریبگی میں مجھے کیا کیا مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔

قاضی القضاۃ زین الدین... مل بن قلوب بن محمد بن قاسم بن مسلم بن منعم بن خلف بن خنجر بن ابراہیم، ۶۳۲ھ میں پیدا ہوئے، حدیث، فاضل، اور دیگر علوم حاصل کئے، ۶۸۵ھ میں ابن قاضی کے بعد قاضی بنائے گئے اور ۷۱۵ھ یعنی اس سال تک قاضی رہے، صاحب مروت اور بزرگ، تھے فقہاء، لوگوں کو دانتے دانتے جانے والوں کے ساتھ مہم و سلوک کرتے تھے، ۱۱ ہجری ۱۱۰۰ھ خرفی چہار شنبہ کی رات میں باغی ملک بھاگے ہوئے مصر میں انہیں کے درمیان میں دین ہوئے ان کے بعد مصر میں تقی الدین ابو اختاری المالکی کو قاضی بنایا گیا۔

شیخ ابو نعیم بن ابی العلاء... خوش قلم و قاری تھے، ابن خلدون کے نام سے مشہور تھے، اوسے تھی اور ہمسار یہ کے مصافحات میں مقیم تھے خوش الحانی کی وجہ سے لوگ انہیں خوشوں میں دانتے تھے اور حوزہ میں ۱۴ ہجری ۱۱۰۰ھ خرفی ہجرت کے روز فوت ہوئے، قاضی بن کے درمیان میں دین ہوئے۔

شیخ امام ابو الولید الہیملی... شیخ امام ملائے ابو الولید محمد بن ابوالقاسم احمد بن محمد بن عبد اللہ بن ابو جعفر احمد بن خلف بن ہریم بن ابی موسیٰ بن ابی بن محمد قرطبی، قاضی، ۶۳۸ھ میں ایشیلیہ میں بیچے ہوئے قرطبی شہر میں ان کا گمراہ علم خطابت اور فاضل مشہور پڑھا، اہل قاضی جیسا کہ ان نے نہ پڑھنا یا تو ایشیلیہ منتقل ہو گئے ان کے سوال اور کتابیں پڑاؤ میں ان کا دلہا قاضی ابن ہریم ۶۴۰ھ زوال ادیان کے بعد اور والد صاحب کا

شیخ امام قطب الدین..... محمد بن عبدالعزیز بن عبدالقادر اسماعیلی مصری، اہل سنت کو فتنہ کیا، کتاب الجہیم تصنیف کی و در فضیہ میں اوس
 دیکھ مصر میں آج ب قاضی بنے، مشہور فتنہ، میں سے تھے بروز جمعہ ۱۱۵۵ ذی الحجہ کو برس کی عمر میں فوت ہوئے ان کے بعد قاہرہ کے نائب قاضی بنیا۔
 الدین المندانی المصلیہ کی قدریں کے لئے آیا اس کے بعد اوس میں ابن مہامد اور دسا ہو جو تھے، بادشاہ علم۔

آغاز ۶۲۳ھ

بروز یک شنبہ دہر میں اس برس کا آغاز ہوا، حکام دی گزشتہ برس والے تھے، سوائے دمشق کے دانی کے کہ وہ اسمرطا والد بن علی بن حسن
 مردانی تھے گزشتہ سال میں وہ اہل بیت تھے، اس سال کے صفر میں مدینہ منورہ کی اہل بیت صلاح الدین جو کنداری کی حکام شہاب الدین
 بن رقی کوئی گدی اڑا دی، اوائل سلطان قاضی کریم الدین ایک مرض سے شکریا ہوئے اسی خوشی میں قاہرہ کی قرین و آغاوش کی مٹی، قمیص جلائی
 گئیں، اور اردستان منصور کی لاصدق لینے کے لئے فخر اکوٹش کیا گیا لیکن کثرت اجام کی وجہ سے تعلق لاکھال کے آفریں ان میں سے بہت سے مر گئے۔
 قاضی جمال الدین اتر دی کے دمشق خلق ہو جانے کی وجہ سے ان کی جگہ قاہرہ کے درصور منصور پہ میں امام علامہ محدث نقی الدین اہل سنتی الشافعی، نے
 اوس دیا، امجدادی الاولیٰ بروز جمعہ ۱۱۵۵ میں مصری کی جگہ شیخ علامہ الدین القوتوی الشافعی، ان کے پاس حاضر ہوا اور والدین شہاب الدین بن
 قاضی القضاۃ شیخ الشیخ، الخوان کے قاضی، والدہ اولیٰ، الخوالیہ اور انان لہجہ کے مدرس بن کر فخریہ لائے تھے۔

القادر کے دن اوائل سلطان قاضی کریم الدین بن عبدالمکریم بن عبد اللہ بن عبد یح کو گرفتار کیا گیا وہ سلطان کے نزدیک ایسی منزلت و مکان
 حاصل کر چکا تھا کہ اس تک اس کے علاوہ جو سے اذہاد میں سے کوئی نہیں پہنچا تھا اس کے سوال و جواب کا اوس کو ضبط کر لیا گیا پہلے اس کو نائب سلطنت
 کے پاس رکھا گیا پھر اسے التفرق میں ان کے مقبرے میں رکھا گیا اس کے بعد بھی اموال و دیگر اشیا کی طرف جلا وطن کر دیا گیا اور القدس الشریف
 میں اہل بیت کے باطن میں رہنے کی اجازت دی گئی اور اس کے پیچھے کریم الدین صغیر کو قسطنطنیہ کے قرقار کیا گیا اس کے سوال ضبط کر کے اسے درج میں
 فیہ لکھا گیا، عوام اس سے خوش ہوئے اور ان دونوں کی گرفتاری کی وجہ سے سلطان کے لئے دماغ میں بھراسے صفت کی طرف نکال دیا گیا اور
 اقدس سے اس میں انکس عبداللہ کو کڑ کر مصر کی وزارت سونپی گئی اور اسے دہر و درہر و درہر پر غلبہ پہنچائی گئی، عوام اس سے خوش ہوئے اور اس کے
 لئے ضعیف روٹھ گئیں اور اصحاب جو راہ میں طریبال کو دمشق سے طلب کیا گیا وہ اموال انیس و ساٹھ گروہ ہوا پھر کریم الدین کبیر کے سوال بھی
 اس نے حاصل کر لئے اور عزت و انعام کے ساتھ دمشق و اوس کا دھکب لہ میں، ابن شیخ الاسلام کی معزولی کی وجہ سے ان کی جگہ شیخ الخوان کی نگاہات
 پر قاضی مسکن الدین بن الخیش، مقرر ہو کر آئے، انیس روز تک عہدہ دیا یہ میں اس پر پابندی لگائی گئی پھر انیس گھر جانے کی اجازت دے دی گئی۔

جمادی الاولیٰ میں کوشوں کی گھرائی سے طریقی کو معزول کر کے امیر ملتز کو گھران مقرر کیا گیا وہ جمادی الثانی کو ان تھمیل نے اتر دی کی جگہ نایب
 قضا، سنبلانی، اس سے چند روز قبل انیس جنوں کی نگاہات کا عہدہ دیا گیا تھا، شعبان میں طریقی کو دوبارہ گھران کو مل گیا، اور آخر اکتوبر کی نایب
 سے سے پتہ نہ ہوا، اعلیٰ دہات تک و درہر، درہن میں مشرق سے نایب کی ایک جماعت آئی جن میں الملک ابلاہن ملاؤکی صاحب، ادوی اور ان کی
 کن اور قازان اور قراندی چھو بھی تھے جن کی عزت و انعام نہ کر سکا انیس قراہی میں اس کا دیکھ، موسم بگ تھا انیس، ہائش اور رضا ویتا، بکر تر ہے
 اچھے گئے۔

۸ شوال بروز شنبہ حافظہ خلیفہ قطب الدین کی سربراہی میں روانہ ہوا، اقصا میں کے دانی تھے حافظہ کے قاضی قاضی القضاۃ شمس الدین بن
 مسلم اصبلی تھے ان کے ساتھ بگ کر گئے، ہاتوں میں جناب الدین الموی، جمال الدین البصری، یحییٰ بن الدین الدین اوقلی، جمال الدین اصبلی اور دوسرے
 اہمیت بھی شامل تھے ان دنوں سے میں تنکلی کی امدادی شرف الدین بن سعد الدین بن شیخ کو سونپی گئی تھی، یہ بگت تھا شہاب الدین بگت ہری نے
 ثانی مصر میں سے تہا ان میں قاضی القضاۃ قدادہ الدین بن جمادہ اس کا بیٹا عزادہ بن جمال الدین کا حب میں ایک اور شرف الدین افادنی، شہاب الدین
 افادنی اور علامہ الدین بن افادنی شامل تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شہاب الدین احمد بن محمد بن تغلقہ الذہلی، عزت اہل اسلام خیرہ فردوس کی بیوہ سے حضور تاج رحیم کہا جاتا ہے کہ معرکہ قازان کے سال اس کے ہاں کی زکوٰۃ ۵۵۵ ہجری کا دن نکلی، اسی سال ربیع الثانی میں فوت ہوئے۔ اہل حقان کے مکتبہ سے منقوہ کے پاس مرقع نامی چھپایا گیا ہے سو وارنہ کے پاس واقع قبرستان میں دفن کئے گئے۔ جہاز درست براعظمستان سے ان کی بڑی مجلس بھی تھیں۔

قاضی امام بریل الدین ... ایک کہ جس کا میں نے عہدہ القادری حلقہ کے قاضی تھے، شیخ آج علم بن خواجہ کے بڑے اصحاب میں سے تھے، قاضی الزرقانی نے اپنے کی غرض سے حلقہ سے فرائض اور دروس پڑھائے، یہ سب کے بھائی خواجہ تھے، ان کی رات کو انتقال فرمایا، کاسیوں میں ان کے گھر کی محراب پر سچائی جو براکتہ و خواب کی طرہ تھے۔

شیخ معتمد حسن بن مال الدین عمر بن الیاس بن الرشید غلگی جا رہے تھے ۹۰۶ھ میں پیدا ہوئے ۱۳۰۰ھ میں فی مہاجر ۱۲ جمادی الثانی ۷۱۱ھ فوت ہوئے، علماء میں فہمی کے لئے مرجعہ تھے۔

شیخ امام محدث مفتی الدین مفتی الدین ابوالمکارم محمد بن ابو بکر بن محمد الحنفی بن یحییٰ بن حسین الاموی السمرقانی ۶۶۱ھ میں ہونے والی ولادت ہوئی، اصناف کثیرہ میں، طلب علم کے لئے سفر کرتے رہے بہت دیر تک، انھوں نے انھار کی تصانیف پر حاشیہ لکھا اور اہل بیت پر بھی تحقیق کی، تفسیر میں لکھ کر اس کی خوش چینی کی، سن ۱۰۷۰ھ میں ان کا عقلی قوائین مکرم بن خراط سواد کے غریب حدیث سے تھا بھی اس میں، سے اتفاقہ اوچا تا قوسیت غائرا کر سے بھرا چا کہ کبھی مرض الحلق ہوا تھا، انہی حالت پر قرار ہی تھی کہ اس سال، جمادی الاخریٰ میں لمبری شفا ٹانے میں اٹھ کر آیا، باب الصغیر میں دفن کئے گئے۔

پاک و امن خاتون... خاتونِ بدستِ الٰہی، کاملِ عینِ الٰہی بنی اور کبریا بنی اب یہ بن شادی اپنے گھر میں فوت ہو گئی جو دار کا نور ہے نام سے معروف ہے قابلِ احترام و تہجد ہے۔ ساری زندگی غیر متزوج رہیں اس وقت بنی اب میں ان کا ہم عمر کوئی باقی نہیں تھا، وہ شعبانِ مجدد، جمہوریتِ فوت ہو گئی، امامِ صالح کے مقبرے میں مدفون ہو گئی۔

شیخ ضیال معمر علیہ رحمۃ اللہ ہیں۔ ... یہاں والدین ابو اللہ اسم بن شیخ برداد بن ابی الزنادب البکفر بن محمد بن عبد بن ابی القاسم بن ابی امام بن جابر
الاسم بن ابی الفضل بن عبد بن محمد بن حسن بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسیم بن مساکر شقی طیب معمر ۲۲۸ھ میں ان کی ولادت ہوئی، حاضر و ماضی
کثیر و عادیث حاصل کیں، شیخ علم الدین البرزالی نے ان کے ایک علمی کی تخریج کی ہے جسے ہم نے ان کی وفات کے سال ان سے سنا تھا، اسی
شرح صافہ صلاۃ الدین الحوالی نے ان کی سنہ حادیث کی تخریج کی ہے، محدث مفید ناصر الدین بن طغرل نے سات ہندوں میں ان کا
مشیح لکھا ہے جو پانچ سو شیعہ فرکیں کا اور احوالات والی عادیث پر مشتمل ہیں، زبان کے سامنے پڑھا گیا جسے حفاظ و شیوخ نے عامایہ زبانی نے فرمایا
کہ میں نے حدیث محمد سے اس ساتھ پڑھے ہیں، و طابہ برزالی فرماتے ہیں کہ وہ طب کا کام کرتے تھے جسے بخیر اجرت سے لے لوگوں کا علاج کرتے
بیت کی عادیث، روایات اور اشعار انجمن حفظ تھے، شعر و شاعری اور کتابت کے لحاظ سے ان کی بی وفات ہیں، میراثے پھوڑا کر اپنے مکرر کلام پر
تحریرات سے لے کر کوہ مشفق پر لایا، آخر میں بہت سے مساکر میں تفرق و افتاد کیا، حدیث خانے کے معاملہ میں بے حد ترقی، آخر میں اپنے والد
اللہ سے اس وقت گھبراہٹا، حافظ البرزالی اور ابی عمر نے ان کی بعض نیک خصلتوں کا ذکر کیا ہے، ۲۵ شعبان بروز جمعہ کے بعد انتقال فرمایا،
تسعين و ثلثین کے تھے۔

نے کا بیٹا عام آج جب انہیں اس بات کی اطلاع ملی تو وہ خود فیصلے کرنے سے روک گئے مصر والی کے بعد باغی روز تک العالیہ میں مقیم رہ کر ان کا بچہ منتقل ہو گئے وہاں پہنچے انہیں شیخ اور مدبرہ کو مدد سے کہہ دیں کی حیثیت سے رہے تا جب سلطنت نے دار سے شیخ امام زادہ برحقان اللہ بن مظلومی کو بلا کر انہیں قاضی بنانا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، تا جب سلطنت نے ہر طرح کا اصرار کیا لیکن شیخ بخیر رہے اور وہاں سے نکل کر پہلے گئے تو ان کے پیچھے ان کے در سے در سارہ کو بھیجا وہ نیلے بھانے کر کے ان کے پاس گئے لیکن اپنے عزم پر قائم رہ کر قضا کو قبول نہیں کیا، اللہ تعالیٰ انہیں اس امر سے کام لے کر خیر عطا فرمائے۔

بعد کے دن انہیں چوبیس دن آکر انہیں شام کی قضاء پر مقرر ہونے کی خبر دی اسی روز تکی اللہ بن سلیمان بن مراد بن نوید اللہ بن بن سعد بنی وقعات بنی بصر سے جامع کی خدمت دی گئی اور انہیں مراہل سے شامیہ کی اطلاع ملے کہ بدرالدین بن عطا کو دی گئی ۵۵۱ھ کی ۱۸ فروری جمہوریت کی رات عشاء کی وقت چاند گرہن ہوا، خطیب نے عشاء کو صرف میں چار سو تین سو قاری و قاریہ اور تقریباً ۱۰۰۰۰ مسلمانوں نے شرکت کی، اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی اور خطیب نے پھر اگلی صبح کو گھر کی نماز پڑھائی، اس کے بعد ان کے گھروں پر سوار ہو کر مصر پہنچے، وہاں سلطان سے انہیں عزت ملی اور چند دن کے بعد قاضی بنائے گئے پھر شام واپس ہوئے اور جب کو منتقل میں قاضی خطیب العالیہ اور القزویہ کے در میں کی حیثیت سے داخل ہوئے اور یہ تمام مباحث سنہ ۵۵۱ھ میں کیے تھے اس سے ان کی وہاں بمال اللہ بن بن اٹھلائی نے دس دیا، وہاں بیت المال بھی تھے قضا و قانون بھی انہوں نے لگی اور قاضی القضاۃ جمال اللہ بن قزوینی کے نام سے یاد کئے جاتے تھے۔

اسی سال "انکر دز" کے بادشاہ کی فریض سے آتے ہوئے ۵۵۲ھ جب کو قاضی ہوا، اور القزویہ میں ان کے ساتھ مطاہرہ و عزم میں نہیں ہوا، کنگ ملک لوگ تھے ان کے پاس کثیر مقدار میں موناہیں تھیں کنگ اس کی قیمت گر چھٹی تھی اور ایک عقاب لٹوانے کی قیمت ۵۰۰۰۰ موناہیں تھیں، ان کا نام الملک الاشرف موسیٰ بن ابوبکر تھا وہ جو جو ان اور خوبصورت آدمی تھے، ان کی ملکیت تین برسوں کی مسافت تک وسیع تھی، کہا جاتا ہے کہ ان کے ماتحت ۴۰۰ بادشاہ تھے اور ہر بادشاہ کے ماتحت خلق کثیرہ و قانون تھے جب وہ قضا اہل میں سلطان کو سلام کرنے کے لئے داخل ہوا تو اسے زمین کو بوسہ دینے کا حکم دیا گیا لیکن انہوں نے زمین کو بوسہ نہیں دیا، سلطان نے ان کا کراہم کیا، وہ بیٹھے لیکن اور بھی سلطان کے سامنے سے نکل کر پہلے گئے انہیں ایک سرنگ گھوڑا اور اٹھاس کے ڈنار کے ساتھ دیا گیا اور گھوڑے اور ڈنار آلات مناسب حال انہیں دے دیے گئے، اس نے بھی سلطان کو مختلف تحفے دیئے جن میں تقریباً چالیس ہزار دینار بھی تھے اور نائب کے لئے بھی ہزار دینار اور دیگر بھی تحفے روانہ کئے۔

شعبان اور رمضان کے مہینوں میں دریا سے نکل کا پانی چڑھا دیا اس سے نکل کے سواروں میں اتنا بلکہ نہیں ہوا تھا، ماڑھے تین ماہ تک پانی زمینوں پر بہا جس سے ہائوسوں کی فصلیں ڈوب گئیں لیکن اس سے جو فائدہ ہوا وہ اس کے نقصان سے زیادہ تھا بروز جمعرات ۱۸ شعبان کو قاضی جلال اللہ بن قزوینی نے وہاں قضا و مقررہ کئے اور ایک پوسٹ بن اور ایم بن بملنگی مساک تھے جو بعد میں مستقل قاضی بنے جیسے کہ آگے بیان ہوا کہ دوسرے محمد بن علی بن ابراہیم مصری تھے دونوں نے اس دن فیصلے کئے دوسرے روز ڈاکہ لگائی اس میں شیخ کمال اللہ بن بن اٹھلائی کو خطب کی قضاء سونپنے کا فرمان تھا تا جب سلطنت ملے انہیں بلا کر ان سے گفتگو کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تا جب نے ان سے دوبارہ گفتگو کی اور سلطان کو اطلاع دی، ۱۲ رمضان کو وہ کو خالد کرنے کا بیٹا عام آج چنانچہ وہ خطب جانے کی تیاری کرنے لگے وہ اس میں اس وقت قیام کرتے رہے حتیٰ کہ ۱۳ اشوال جمہوریت کی صبح کو وہاں ہو گئے۔

۲۶ اشوال بروز منگل خطب میں داخل ہوئے وہاں ان کا زبردست اکرام کیا گیا وہاں انہوں نے دس دینار اور ہزار کی حیثیت سے سزائے ظلم کی اشاعت کی ان کے کنوین اور خاندان سے ان لوگوں کو کثرت حاصل ہوا لیکن ان کے بلنے پانچ سو دینار اور خوبصورت مساق کے پہلے جانے کی وجہ سے اہل شام کو ۱۱ مہینوں ہوا، جس اللہ بن محمد کو بلا دے اپنے ایک طویل قید سے جس کی پائی یہ خوب شکر کہا ہے

تجھے نحو سے سے منتقم اس اس کے پاس کے سرخوڑا دس اور ہزار دس دیناروں کی اسوں کیا اور تیرے آنے سے شعبا یعنی خطب خوش ہوا۔

۱۲ رمضان کو امین الملک مصر کی وزارت سے معزول کئے گئے اور دار السلطان کے استاذ و سرعلا مالہ بن مغلطائی الجزائر کی وزارت دی گئی،

خطاب بانی خاں خطاب: امیر مرزا علی بن خطاب: بن محمد: بن دکنش امروانی کے نام سے مشہور تھے۔ بڑے دولت مند تھے تمام چوک اسحاق میں واقع تھا ان کا ایک مشہور مسافر خانہ مراے قنارہ بن اعلیٰ کے نام سے مشہور تھا جہاں بہت سارے مسافر ٹہرتے تھے ستر درجہ آخری کو دفعتاً نہ لے کر دو کاسیوں میں دین کا کیا گیا۔

دکن الدین بن خطاب بن الصاحب کمال الدین..... ابن خطاب اسی کے بیٹے تھے جو سراسر کے خاندان کے مندرجہ ذیل تھے جو ان کے
 شوہر بن کر ان کے مقام پر وفات ہوئے، بعض اور ان کے محرم کباب کے قریب میں دفن کئے گئے ہیں، ان کے بعد ان کے خاندان میں وفات پائی۔

بدو الدین ابو عبد اللہ... محمد بن کمال الدین احمد بن ابی اسحاق بن ابی الوضی اسد بن سنانہ بن سلیمان بن قلیان طوسی بنی امیر دینانی
 ۱۰۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ حدیث پر بھی خطی کتب بھی شریک اور علم کے درمیان کی جڑی آؤ گشت بھی۔ اچھا دولت مند تھے۔ جو شیخ اور خوش
 اخلاق تھے۔ ان میں کوئی کلمہ نہ تھی کسی میں کوئی کلمہ نہ تھی۔

[illegible]

5424267

[illegible]

میں ان کی ترجمانوں کو بھی دس کے لگ بھگ میں حاضر تھا اس دن جہاز سے نکلنا اور العباسی اہل بیت بھی موجود تھے دو اس کے پاس آئے اور اسے قہقہہ ہنسا دیا اس نے کھنسا ہوا جونا قہقہا لے کر اٹھ گیا پہلے یہاں اس کی ٹرانس ایلکٹریکل مشین پر مشغول تھوڑا دیر تھا اور پھر اس کا دل میں مشتاق بنے کہنے لگے کہ نظم کا اردو اور انگریزی دونوں میں اس کا جواب ملتا ہے میں شرقی اور درازی سے دوستی کرتے تھا ایک طرف ان کے اردو ان دوسری طرف اردو پر کام کیا دونوں زبانوں پر لازماً میں اس معاملہ میں ان پر مجبور تھا کئی کئی بار اس کا دل میں شیخ علاء الدین ہندوی معبد الہادینہ قومی شریفہ صاحبہ کے شیخ الاسلامیہ مقرر ہوئے انہوں نے اس کو حاضر کیا اور سوائے ان کے کسی اور طالب علم کی دماغی سے معذور ہوا اور طالب اس عہد سے پرکار ہوا اور در حال کمال کو مشتاق میں حضور اقصیٰ کے قہقہہ مشتاق میں قہقہہ ہو جانے کی وجہ سے معز کیا گیا اور ان کی فرمائش تھی کہ کوئی شمعان مصر کے قریب ہر روز شیخ عالم علی الدین علی ابن جبریل قلعہ

وہاں کے بند قیدی بھی گھڑے ہوئے، نائب البدیع کو یہ بات پہنچی اور اسے یقین ہو گیا کہ یہ قیدی خانے ہوں گے جس میں امر ابدیع تھے تو اس نے شہر میں غش و قال اور کڑب کڑی کی بھارت سے دی، پھر پیر سلطان کو پہنچی تو اس نے جلدی سے درپردہ غلامی کو روانہ کیا جس نے آکر باغیوں کو قتل کیا اور غلامی کا خیانت کیے، قاضی اور اس کے نائب کو مرادوی اور رئیس معزول کر دیا بہت سے کارہی کو چوں کی اور ان پر ہمارا جرم مانے جانے کے بخوشی کو معزول کیا لیکن پھر اسے ملا دیا گیا اس کے بعد بہا مالہ بن خرم و ثانی شافعی نے عہدہ قضاۃ سنبھالا جو بعد میں دمشق کے قاضی بنے، اسکندر یہ کے قاضیوں کو جن میں دہلی اور اس کے نائب تھے معزول کیا انھیں جزیوں پر پتہ کر دیا اور انہیں اسی کوئی مرید مرادوی۔

۵ شعبان بروز بوقت طلب کے قاضی القضاۃ دین زلمانی واک کی سواری پر دمشق پہنچے دمشق میں چاروں نمبر کر مکر مصر کا رخ کیا تاکہ قضاۃ شام کی قضاۃ عہدہ سلطان کی موجودگی میں سنبھال سکیں، اتفاق سے شام پر پہنچنے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔

حبل منہم وہیں منابستھوں کھٹا فعل بالکساحم من قبل انہم کانوا املی شکر منہ مرید (۵۳۲ھ)

۶ شعبان بروز جمعہ صدر الدین باگی نے شافعیوں کے عہدہ کے ساتھ قضاۃ دہلی کی قضاۃ کا عہدہ سنبھالا لوگ اس کے پاس حاضر ہوئے اس کے متعلق حکم نامہ دی کے مصر چلے جانے کے بعد پڑھا گیا نصف رمضان میں قاضی اٹھنے کے بعد ایس بی بی احمد بن عبد الواحد طروسی دمشق پہنچے جو قاضی القضاۃ صدر الدین باگی بصری کے نائب تھے تو اس کے بعد ان سے منصب کا حلف لیا گیا اور جامع میں ان کا عزم ہو پڑھا گیا انھیں خلعت دی گئی اور انھوں نے عدالت سنبھالی اور قاضی القضاۃ ایس بی بی احمد کو نائب بنایا اور اس عہدہ پر رہے ہوئے فورے میں اس کا بیان کی سیرت قابل قدر ہے۔

۷ رمضان میں فرنگی تاجروں کے ساتھ قیدیوں کی ایک جماعت آئی یہ لوگ دربار حوالہ گیر وہیں آئے انھوں نے قیدیوں کے گھر سے تقریباً ۹۰ ہزار درہم کے بدلہ قزاقی کا مطالبہ کیا اور جو اس بات کا سبب بنایا اس کے لئے بہت سے دعا میں ہوئیں، ۸ شوال شامی قاضی قزاق کی طرف لگا اس کا امیر سیف الدین باہان محمد بن تھا اور قاضی بد الدین محمد بن محمد قاضی حراں شوال میں علی شافعی کی قضاۃ کا عہدہ پر قائم رہا۔

۱۱ دین ابن قاضی القضاۃ دین خراسانی بن صالح دمشق پہنچا اس کے ساتھ خلعت بھی تھی تو انھوں نے اس کا تقبی سے انکار کیا اور اہل حکومت نے بہت اصرار کیا لیکن انھوں نے قبول نہیں کیا وہ بہت دن اس کا حراج متغیر ہو گیا اور وہ عہدہ سے ہجر گئے جب ان کا اسی پر اصرار ہوا تو غم سے سلطان سے مراجعت کی۔

۱۲ رجب و عیدہ کا مہینہ آیا تو علاء الدین علی بن اسماعیل قزاقی کو شام کا قاضی مقرر کرنے کی خبر مقبور ہو گئی تو دو مصر سے اس کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں قدس کی زیارت کی اور بروز جمعہ ۱۷ عیدہ و دمشق میں داخل ہوئے نائب سلطنت سے ملاقات کی خلعت پہنی، حاجیوں اور اہل حکومت کے ساتھ سوار ہو کر عادیہ پہنچے وہاں ان کی قضاۃ کا عہدہ پڑھا گیا اور حسب عادت انھوں نے فیصلے کئے لوگ ان سے بہت خوش ہوئے یونکہ وہ راستہ و شہر میں کلام فرم طبیعت والے اور بہت کرنے والے تھے ان کے بعد مصر میں شیخ الشیوخ کے عہدہ پر محمد الدین اقصیٰ صوفی شیخ بریا توں کا ذکر ہوئے۔

۱۳ ذی قعدہ بروز جمعہ قاضی علی الدین بن فضل اللہ نے خلعت پہنی، جو انھیں ابن شہاب محمد بن خدیجی کے عوض میں دی گئی اور ان کا بیٹا شرف الدین بکر طبرہب کی کتابت کے عہدہ پر قائم رہا ۱۴ ای سال دین زلمانی کی جگہ قاضی خراسانی بن بازاری طلب کے قاضی مقبرہ ہوئے، دینی الملو کے پہلے عشرے میں جامع اسوی کی شمالی دیواروں کی جنگ سر سے چٹائی کا کام ہوا، منگول یا قوا سے دیکھتے ہی بہت خوش ہوا اور اس کام کے مگران علی الدین بن حرا میں نے قعدہ دینی کی اور ہر قعدہ کے دن انھیں شہر میں تخت سیلاب آدھواں کے باشندے سے جہاز گھر سے ہوئے شہر میں خازن اور مصلح لائی جس کی انہوں سے اس جہاز سیلاب لکھ دیکھا تھا جس کی وجہ سے وہاں کی استیساں اور غارت گاہ ہو گئے، اوقات خدا والا یہ راہبوں۔

اس سال فوت ہونے والے نامور حضرات

امیر الممکنی۔ زکریا بن احمد بن محمد بن عبد الواحد بن خنصرتانی افغانی افغانی، ملا و مطلب کے امیر جو اس میں پیدا ہوئے، تاریخ اہل سنت

تقریباً تھی بلوگان کی زیارات کے قصد سے آئے تھے۔

قاضی غزالدین... عبدالموجود علی احمد مدظلہ العالی نے عربی میں مغربی فاضل کا درجہ حاصل کیا تھا، سلطان میں جنم ہونے کے واسطے میں انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اس میں ایک ہزار احکام مسطور کئے اور بہت سی مودہ لکھی تھیں جس کی قرآن میں ہزار سے زائد آیات کی کتاب "کتاب التہذیب" بھی ہے۔

شیخ کمال الدین بن زکائی۔ شام و غیرہ کے ملکوں میں شافعیہ کے متبع، مسلک شافعی کی تدریس، افتاء اور مناظرہ کی دیا سستہ و سرداری ان پر عظمیٰ ان کی بہت مائی ہے جو احوال شاہک ابن غریب کی بیست ہے واللہ اعلم انہما ۸ ثوال برادر ۶۶۹ھ میں پیدا ہوئے بہت سے شیخ سے حدیث کا سماع کیا شیخ ابن غریب کے پاس اور اصول نیچے کا شیخ بھاء الدین بن زکی اور شیخ بھاء الدین بن ملک وغیرہ نے اس مشغول رہے جس میں انہما حاصل کیا اور ان علوم کو حاصل کر کے اپنے اصل مسلک جم عمروں پر توفیق ملے اور اپنے تیز دھن کے ذریعہ تحصیل علم میں جس نے آپ کو گرامی میں پیدا رکھا اور آپ کی وہ عبادات جو عبادت پر تیز پستید ہوئیں آپ کی تعلیم جو چنگل اور پھولوں کی قبروں سے زیادہ چاہے نظر ہوئی ان تمام صفات کی وجہ سے جنت کا نشان مل گئے، و مطلق کنی کی حداس میں چڑھایا اور کنی مہدوں پر خازن ہوئے جیسے خزانہ کی گھرائی، ماریستان نوری، دایع ان، الملک المسعد، بیت المال کی وکالت کی گھرائی وغیرہ ان کے متلیہ خواہشی اور اچھے چلن طریقہ انفرادات اور اہل علم باؤنٹ منظر سے جس ان کا سب سے بڑا حاشیہ انام توہی کی کتاب ان کے اہتمام پر ہے اور ایک جلد میں ارد علی شاہن حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

[illegible]

ان کی وفات ۱۶ رمضان ۶۰۰ھ کی صبح کو شخص شہر میں ہوئی، وہاں سے انہیں قاضی داد پانچا اور قرائن میں امام شافعی کے مکتبہ کے پاس بھروسہ کی شب ان کے گھر انہ تعالیٰ ان کو عابدی رحمت میں چمپائے۔

جامع اموی کے مشہور الحاج علی المؤمن الحاج علی بن فرخ بن ابی الفضل ترمذی ان کے والد ہیں۔ اپنے مومن بھائی میں سبکی
ویدادیں اور لوگوں کے ہاں قبول عام جمعی آباد خوبصورت لکھنؤ جس پر سے شہسوار خدمت گزرا اور گرم نوازا دی تھی، کئی بار حج مکے لکھنؤ اور مصر وغیرہ
فیروز سے حدیث کا نسخہ کیا۔ قاضی فقہاء جو حدیث روایت و اوقات ہوئی دوسرے صدقہ جانا تو پڑھا گیا اب البصر میں نہیں آئے۔

شیخ فضل الرحمن جونیسی اور ذبیحہ میں ہی فتح لعلہ جیجی جونیسی کا انتقال ۱۹۷۱ء اور ان کے بھائی پروف کو ان کی جگہ خانقاہ میں غلام مبارک۔

اس سے ایک دن قبل قاضی مصلح علی جوہر ملک کے حاکم رہے شیخ قاضی القضاۃ علاء الدین القزولوی کے نائب کے طور پر دمشق کے حکم رہے۔ قاضی مصلح علی جوہر تخریف کردار کے مالک تھے مال ملک ان کے چلے جانے سے بربود ہوئے وہ قزولوی کے مفرج کی وجہ سے دمشق میں ان کی جگہ قاضی مقرر ہوئے تھے۔ مگر جب انھوں نے اس کے لئے قزو بھی دیا تو قاضی نے ہر مصلح علی بھی بدستور قاضی رہے۔ چنانچہ نائب قاضی علاء الدین نے تین نائب ہو گئے یعنی ابن شمس، الخراسانی اور المصلح علی۔

۲۲ سوال کو ان انجمنی قاضی کاہرہ دان ہوئے کہ وہ قاضی الخراسانی کا نائب املاک کی ریاست اور ایک ملک ان کی ریاست کو خیر بنام و سہ نکلیں۔ چنانچہ جب وہ قاہرہ پہنچے تو وہ ان انجمن کی طرف ان کے حوالہ کی گئی اور وہاں جمعیہ کی سے کام کرتے رہے اور قطب الدین ابن انجمن شیخ السامری دمشق میں حسب دستور فرما رہے تھے۔ سوال میں امین الملک کو مکتب مصر کی غلغلہ طحا کی آئی اور انھیں پکڑے اور ان کا حکم دیا گیا کہ ایک ماہ و دو دن اس عہدہ پر برقرار رہے اور پھر معزولی کر دیے گئے۔

شیخ الاسلام ابو العباس تقی الدین ابن احمد بن حبیب کی وفات . شیخ محمد بن رزائی دہلی ہند میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنی القعدہ بنی شب و اشباح الامام العزیز المصلح علی جوہر علیہ السلام علیہ الصلوٰۃ والسلام علیہ السلام شیخ الاسلام بن عبد اللہ بن ابو العباس احمد بن ابی شیبہ امام العلماء انجمنی نائب الدین ابن ابی النعمان عبد الملیم ابن شیخ الاسلام شیخ الاسلام ابو الفکات عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم محمد بن اخضر و مصلح کے قعدہ میں اس کمرہ میں وفات پائی جہاں آپ کو قید کر لیا تھا۔ آپ کی وفات کی خبر سن کر لوگوں کی تیش تعداد قلعہ میں پہنچ گئی چنانچہ لوگوں کو آپ کے پاس آنے کی اجازت دے دی گئی جنازہ کے موقع پر پہلے بہت سے لوگ آپ کے پاس پہنچ گئے اور ان کی عداوت کرنے لگے اور بہت سے لوگ آپ کا رعبہ کرنے آپ کو بوستہ کے کمرہ تک حاصل کرنے لگے۔ مگر لوگ وہاں سے واپس آئے اور عورتوں کے گروہ جنازہ کے پاس آئے لگے اور انہوں نے بھی اسی طرح کیا پھر وہ بھی واپس چلی گئیں اور جنازہ کے پاس صرف غسل دینے والوں کو رہنے دیا گیا۔

جب غسل دینے والا انھیں غسل سے پہلے ان کو باہر لایا گیا قلعہ اور جامع مسجد کے سامنے پر مصلح کثیر کا اجتماع تھا اور جامع مسجد باس کا بھی نکلا۔ باب البرہہ اور باب الساعات۔ باب المذاہب اور الفوائد و نکات لوگوں سے ہر چلے گئے۔ جنازہ دن کے چوتھے پہرہ اس کے قریب رہا پھر جامع مسجد میں رکھا گیا جسے فرج نے لوگوں کی ہجرت سے بچانے کے لئے پھیرے جس سے لگے کھڑا تھا اور آپ کی نماز جنازہ قلعہ میں درجی کی اور سب سے پہلے شیخ محمد بن قاسم آپ کی نماز جنازہ پر حسانہ کے لئے آئے پھر میرزا زعفر کے بعد جامع مسجد اموی میں آپ کی نماز جنازہ درجی کی لوگوں کی تعداد پہلے سے گروہ خدا سے بڑھ گئی ہوئی پھر مجمع اس قدر بڑھا کہ کھلم کھلا یہاں اور باہر لوگوں کے لئے ٹھگ ہو گئے پھر نماز جنازہ چڑھنے کے بعد لوگوں نے اپنے اپنے گھر لوہروں پر جنازہ اٹھا دیا اور قس کو لے کر باب البرہہ سے باہر نکلے پھر انجمنی سخت ہو گئی رونے اور طلب رحمت کی صدا اٹھ اٹھ اٹھ اٹھ اور ان کی طرف کی کھات کی آواز میں بلند ہوئے انھیں لوگ ان کی قس پہانے والے اور کپڑے پہنچنے لگے پھر انجمنی کی وجہ سے لوگوں کے پاس سے ان کے جوتے اٹھارے اور بال اور عاتے کر رہے تھے لیکن وہ جنازہ کو رکھنے کے اشتیاق میں ان کی طرف توجہ نہ دیتے تھے قس لوگوں کے سروں پر کھئی آئی ہوئی بھی پہنچے ہوئی لادھی دھکی جاتی یہاں تک کہ لوگ گد جا رہے۔ پھر انجمنی شدت کی وجہ سے لوگ جامع اموی کے قمار و دازوں سے باہر نکلے جہاں دازوں سے دازوں سے مقابلہ میں زیادہ ختم تھا پھر لوگ پھرتی زیادتی کی وجہ سے شہر کے تمام دازوں سے باہر نکلے لیکن سب سے زیادہ ختم چار دازوں سے نکلا یعنی باب الفرج، جس سے جنازہ نکلا۔ باب الفرج انیس۔ باب النصار۔ باب الملاحیہ سے اس وقت انجمن میں تو مولانا زیادہ دیکھا جاتا تھا اور چند ہو گئی لوگوں کی کثرت ہو گئی اور وہاں جنازہ رکھا گیا اور علامہ ابن حبیب کے بھائی زین الدین ابن عبد الرحمن نماز جنازہ دے گئے آگے پڑھے جب نماز جنازہ ادا ہو چکی تو جنازہ کو قبر مصوفی کی طرف لے جایا گیا اور انھیں اپنے بھائی شرف الدین عبد اللہ کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔

ان کی تدفین مصر سے کچھ پہلے ہوئی اس کی وجہ یہ تھی کہ باغیان اور دہات کے رہنے والے لوگ آکر آپ کی نماز جنازہ چڑھتے تھے لوگوں نے اپنی افغانی بند کھڑی ہوا آپ کے جنازہ سے میں شرکت سے مولانا لوگوں کے علاوہ کوئی بھی پہنچے نہ دیا جو مولانا کی وجہ سے پہنچے ہے۔

ہو رہا تھا اور ابن دور کھڑا تھا مجھ کو شک تھا کہ میں نے کسی کو قتل نہ کرنے میں مشغول ہو گئے اور میں اس ایک مسجد کی طرف چلا گیا ان لوگوں نے فتح کے قریب جانے ان لوگوں کے قتل کے لئے میں نے دوسرے سے فتح کی خبر نہ پائی۔ انہیں لوگوں میں اس سے فتح کی اطلاع ملی اور ان کو صلحیں اور ہتھیار دیے۔ فتح کے لئے ہم دیکھنا والے تھے جو میں نے جیسے یہ وہی قتل کرنے کے لئے سے فارغ ہوئے تھے۔ ان لوگوں سے مجھ کو اور لوگوں کے لئے دعا کرنے اور فتح کے لئے اختلاف سے دست طلب کرنے کی آوازیں بلند ہوئے تھیں مگر لوگ جتنا دے کر جامع مسجد کی طرف روانہ ہوئے وہ ہمارے کے سامنے سے ہوتے ہوئے اللہ کی تعظیم کی طرف گئے مگر وہ ایک ناطہ تھیں ان کی طرف سے اس کے لئے ایک باب لہریا کا زارہ صحت کے لئے کر لیا گیا تھا وہ لوگ جتنا دے کر جمع ہوئی میں اس وقت میں داخل ہوئے کہ جنازے کے منگ پیچھے دیکھیں۔ میں ان کی زیادہ اطلاع نہیں کہ ان کا جنازہ تھا ان کی اذیت کے علاوہ کوئی نہیں کر سکا ایک پکارنے والے نے جنازہ کو اس وقت کے جنازے اس طرف ہوا کرتے ہیں پناہ کو دے دئے گئے اور اس جنازہ کرنے والی کی بات میں کر پائے گئے۔

فتح کی چار دہائی کو میرے قریب جنازہ تھا میں دیکھ رہا تھا اور لوگ اپنی کھڑے اور بھڑکیا جہ سے صلوٰۃ کی تہنیت کے بغیر نہ گئے بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح گئے ہوئے تھے کہ بغیر صلوٰۃ کے کوئی بھی کعبہ کرنے پر کاربند تھا جامع مسجد لکھنؤ اور ان کے سامنے ہوئے تھے یہ ظہر سے کچھ دیر پہلے کا تھا۔ بے لوگ ہر جگہ سے آئے۔ آج اعلیٰ خانے روزے کی نیت کر لی تھی جس کے لئے وہ دن کے دن کو مانے پینے کے لئے ذرا پیانی ہوئے تھے لوگوں کی تعداد ان کی زیادہ تھی جو وہ دیکھنا سے باہر ہے جب نماز ان لوگوں نے اذان پھر سے آغاز ہوا تو خلاف معمول پراٹھ سے عری نماز پڑھ کر ہوئی۔ جب لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ظہر کی عمر کی عمر ہو گئی کی وجہ سے نائب ظہر نے امام ہونے کی حیثیت سے نماز جنازہ پڑھ لی اور نائب ظہر نے اعلیٰ خانے کو فتح کے لئے پکارا۔ میں نے اس سے باہر نکلے جیسا کہ میں نے ذکر کیا اور سو فیصل میں جمع ہونے گئے لوگوں میں مختصر ہو گئے تھے جنہوں نے نماز پڑھ کر قبرستان کی طرف جانے میں جلدی کی اور میں بھی اپنے بارے میں خوف کی وجہ سے روانہ ہو کر ظہر کا اور کرنے اور وہ دن اور اس میں مشغول تھا یہاں سے کے قبرستان تک جنہوں پر غور میں کھڑی رہنے اور دعا کرنے میں مصروف تھیں۔

فی الجملہ طور پر یہ ایک قسم کی قیامت کا دن تھا جس کی مثال اس سے پہلے مشرق میں نہیں دیکھی تھی جس سے اس وقت کے جب زمین بنی سب کے ساتھ میں دارا خلافت تھا وہ اس کی آبادی بہت زیادہ تھی۔

پھر فتح ابن کثیر نے مسلمانوں کو اکثر جگہ پر ان کے جوئے کے قریب ان میں مصر سے کچھ پیسے لے کر لیا گیا۔ جنازہ میں شریک ہونے والے لوگوں کو کٹا کر ان کے لئے لنگھن تھا جس کی وجہ ہے کہ شہر میں اس کے آس پاس رہنے والوں میں۔ ہر کسی کے لئے بھی جنازہ میں شریک ہوا لیکن قضاہ شریک ہوا اور مصوم بنیں اور یہ وہ شہنشاہوں کے علاوہ لوگوں میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہا۔ میں اس علم میں سے بہت خوفزدہ آسمان کے علاوہ جن کی تعداد میں تھی کسی کو بھی نہیں جانتا تھا جو فتح کے جنازہ میں شریک ہونے سے پہلے وہاں تھے اور انہیں آدھی اپنی جنم۔ اللہ اور انہیں ڈری تھے یہ وہ لوگ تھے جو خلافت میں عیب کے ساتھ دعوت دیکھتے تھے چنانچہ یہاں انہوں نے خوف سے لوگوں کی تحریروں سے مدد پر مشورہ گئے تھے اس لئے کہ انہیں معلوم تھا کہ یہ لوگ ان کے لئے کراہتے تھے یا نہیں گئے اور لوگ انہیں ہلاک کر لیا انہیں گئے۔

ہمارے شیخ خلاصہ امام برہان الدین ابو الہادی تھیں ان کی قبر پر حاضری دینے پر ہمارا ہی طرح علماء شافعی کی ایک جماعت بھی قبر پر آتی تھی، علماء برہان الدین کو میرے پر ہوا جو کہ کثرت لایا کرتے تھے اور ان پر وہ کار اور حوالے کے آثار نظر آتے کرتے تھے وہ مسلمان تھے میرے لئے بہت سے علم کے لئے اور ان کے ہمارے میں عجیب و غریب قسم کی روایا تھیں کہ وہ بھی لکھیں اور ان کی یاد میں بہت سے سر شہداء اور لے لے قیدی رہے تھے۔

آپ کے حکایت زعمی کے بارے میں طبعیہ طبعیہ کتابیں تھیں اس کا مطالعہ تمام اردو مگر افراد کی ایک جماعت نے کیا۔ میرا ماں ہے کہ آپ کے حواشی ہفتہ کل اور آپ کی ہمارے ہی حضرت، اخلاص، مذہب و حیا اور آپ کے لائف انعام کے پائیزہ علوم اور آپ کی جمعیۃ بنی مضاف کے بارے میں بیان کتابوں کے گھر سے ہے ایک چھپر حوالہ حیات عربیہ کو آپ کے اکل علوم اور ان خصوصیت کتابت کا مطالعہ گئے ہوئے اور جن

کے ذریعے آپ نے کتاب سنت کی نصرت کی اور لوگوں کے ایمانی اور انسانی فرائض۔

بھگتی گھر پر آپ کا شمار ان بڑے علماء میں ہوتا تھا جن سے خفاہ و صواب دونوں کا صدور ہوتا ہے لیکن آپ کی خطا، آپ کے کدو سے نیچلے کی نسبت اسی طرح ہے جس طرح گہرے سمندر کے مقابلہ میں نقطہ اور آپ کی خطا بھی معاف ہے جیسا کہ بخاری شریف میں روایت ہے کہ جب ایک عالم (کسی مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے) غفلت و کوتاہی کرے تو اگر کدو سے نیچے پر پہنچے تو اس کے لئے دوا ہے اور اگر آتش کے باوجود (نتیجہ اخذ کرنے میں) اس سے خطا ہو جائے تو بھی اسے ایک اجر ملتا ہے بلکہ اس حدیث کی روشنی میں آپ کو (آپ کی خطا پر) اگلی اجزا ہو چکی حضرت امام مالک بن انس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک کو اس کی غفلت پر ٹکڑا دیا جائے گی جو اسے (آپ کی غفلت پر) اگلی اجزا ہو چکی۔

[illegible]

ملاؤ گی مجھ پر جو اوروں کا شیخ غلام الدین تو نویں شخص ہے باقی سب مرزا کے قتل کا یہ مصرع پر ہی ہات لگوا، مقررہ ایک سو دس ایسے قتل ناموں کا مشملہ چھوڑ دیا کہ اس کے پورے عوام انا اس سے متعارف ہو سکیں چنانچہ انہوں نے اسے قتل پر چندوں تک عمل کیا لیکن پھر اس کی وجہ سے انہیں مشکل پیش آئے تھے جس کی وجہ سے انہیں اس کے ساتھ کرنے کی جھوٹ اسے دی گئی لیکن اس کے باوجود ان میں سے بعض اپنے لوگ بھی خود جو اس غم پر نہیں بچتا رہے۔

۱۷۰۰ء کو انگریزوں نے ملتان کو فتح کیا، مہاراجہ جہانگیر نے شمس الدین اہنن فتح پور کی دہلی کو آکر باگیا دیا، مگر فتح پور بھی فتح ہو گیا۔ اہنن کی طرف سے اس کے چند بھائیوں نے بھی بغاوت کی، مگر وہ بھی شکست کھانے پر مجبور ہو گئے۔ اس وقت تک قلعہ کی فتح نہ ہو سکی تھی اور یہ فتح پور کی آخری کڑی تھی۔ سلطان نے جہانگیر کو قلعہ کے قریب سے دیکھا اور اس نے اہلکس قلعہ کی طرف اشارہ کیا۔ اہلکس قلعہ کی فتح پور کی فتح کے بعد سلطان نے جہانگیر کو قلعہ کے قریب سے دیکھا اور اس نے اہلکس قلعہ کی طرف اشارہ کیا۔ اہلکس قلعہ کی فتح پور کی فتح کے بعد سلطان نے جہانگیر کو قلعہ کے قریب سے دیکھا اور اس نے اہلکس قلعہ کی طرف اشارہ کیا۔

[illegible]

تو اس کو معصوم اور بے گناہ سمجھا گیا۔ اس کے بعد اس کو ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جسوں نے اس کو قتل کر دیا تھا اس کا نائب امیر کے پاس گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک عورت تھی جس کا نائب امیر ہاں کے ہمدردی کی حمایت کی طرف تعلق جو یہاں سے طلب کا نائب امیر کا دار و مدار تھا اور وہ کاشی غرار اور کتاویں کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے انہیں چاہو وہی انسان کا امیر اور کام کیا وہ انہیں بہت سے شہر کا گھر میں عطا کیا۔ تو اس نے ہلاک کی کہ اس کو بھی کرنی اور راجہ شہر کو اس کا یہ تمام قومی اس میں اس میں اوقات پائی کی اس کی مر

آغاز ۷۲۹ھ

نیا سال اس حال میں شروع ہوا کہ خلیفہ اور باقی تمام حکام اپنے اپنے مہدوں پر برقرار تھے البتہ قطب الدین بن شیخ الاسلامی فوج کا کمان بن گیا۔ عجم میں دمشق کے معتد خاص (تکثر غری) کا قاضی بھی الدین بن فضل اللہ اور اس کے بیٹے اور شرف الدین بن حسن الدین بن شہاب محمود کو ایک کے ٹھکانوں پر مصر بلا گیا چنانچہ العبد الکبیر بھی الدین بن حسن کا ذکر اچھی ہوا۔ علاء الدین بن ابی شامہ کی جگہ اس کی بیارقی کی وجہ سے مصر میں معتد خاص کا جہد و سنبھال اور اس کا چہنچاہب الدین بن اس کے پاس مقیم ہو گیا اور شرف الدین شہاب محمود دمشق چلا گیا تاکہ باپ پرانے فضل اللہ کی جگہ معتد خاص کا جہد و سنبھال سکے۔ اسی سبب اوقات نے کمان کا سہرا الدین، القدر اور اقبال کے عظم بن کر دیے اور ان ملک کا سہرا تنکو کے لئے بہت سی عمارتیں تعمیر کروائیں اور مسجد اقصیٰ میں غراب بنی جائیں اور بائیں دونوں اطراف میں گڑھیاں بنوائیں اور امیر الدین اور کوہن محمد بن ابی بکر بن محمد بن یوسف بن ابی بکر بن محمد کی پکچروں کی حکمت سے متعلق ہو کر دمشق کی پکچروں کی گھرائی کے لئے مامور ہوا۔

۱۱ صفر کو جامع دمشق کی سامنے والی دیوار پر سنگ مرمر کا کام بہر مسجد کی نشاۃ کی کام مکمل ہو گیا تو کوں نے اگلے دن جامع دمشق میں جی ہودی گزار دی اور باب الزیاد پر کچھ خانوں سے بندھوا دی گولی دیا گیا یہ سارا کام قیامی الدین بن امراہل کی گھرائی میں اور ابو القاسم الیٰلیٰ میں مسرت و سرگرمی الدین قراسٹر کے بیٹے دمشق آکر باب القراہ میں واقع اپنے والد کے گھر اور وزیر المذہب میں دہشت پر جو ہو گئے ان کے باپ کی وراثت میں چھوڑ دی ہوئی رقم جانید اور انیس دہائی کی جو کہ حکومت کی تحویل میں تھی اور جب قراسٹر کے ہاں پر وراثت پانے کے بعد ان ملک کا گواران کے اکثر حصے کو داغہ کر دیا گیا۔

ربیع الثانی کے آخر میں بعد کے دن امیر جو بان اور اس کے بیٹے کو مدینہ منورہ کے قلعے سے مرد و حالت میں چاہتوں میں بند کر کے ہار لایا گیا اور مسجد نبوی میں ان کی نماز پڑھا واد کی گئی اور سلطان نے عجم پر ان دونوں کو جنت البقیع میں دفن کرا دیا چنانچہ ان کی خواہش تھی کہ اس کے مدد و سرس میں اسے دفن کیا جائے لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا۔

ای دن مدینہ منورہ میں قیامی الدین بن حید اور قاضی محمد الدین ابی اسمری کی کا تہان نماز پڑھا واد کی گئی۔ ۱۵ جمادی الثانی بروز جمعہ قاضی شہاب الدین محمد بن فضل نے مدینہ منورہ میں امداد۔ شیخ برہان الدین الطرازی نے تہجد میں دین شروع کیا اور مدینہ منورہ میں قیامی الدین نے ان سے والدہ بہت کی سختی لے لی اور عداوتیں بروز بد کو والدہ سے سخت عداوت لے لی اور شیخ جمال الدین ابی اسمری الدیالکی کے لئے طعن کی خطابت سے مشہور اور ہو گئے چنانچہ شیخ جمال الدین نے بروز جمعہ ۱۹ جمادی الثانی کو طعن میں خطبہ پڑھا۔

اس دن نے آخر میں حلب کا نائب امیر سیف الدین ارغون، سلطان کی خدمت میں حاضر بنی کے ارادے سے دمشق آیا دمشق کے نائب امیر نے اس سے ملاقات کی اور جامع دمشق کے قریب اپنے گھر میں شہر بیا مگر مدینہ منورہ چلا گیا اور تقریباً چالیس دن قاب۔ ذکر مدینہ منورہ حلب کی نیابت کی طرف واپس آیا۔ اور جب کو اس نائب قیامی الدین بن محمد بن ابی اسمری کے قریب آئے تو وہاں کی پکچروں کی گھرائی اس کے سپرد کی گئی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی وفات پا گیا۔

بغداد کے دن ۱۹ شوال کو داغہ روانہ ہوا جس کے امیر سیف الدین بن علی اور اس کے قاضی شہاب الدین بن العجمی تھے۔ ملک الامراء شگونی ہوئی اور اس کی خدمت کے لئے فضل اللہ ودا کا نام اور مدو والد بن مالکی۔ العاصی قیامی الدین بن دا کا بیٹھا گیا اور کمانی شرف الدین بن شیخ علی ابی لفرج ابی داغہ عبد اللہ الطرہ اور لوگوں کی ایک جماعت راج کے لئے جاتے۔ دونوں میں شل تھی۔

۳ شوال بد کے دن صبح سویرے قاضی ضیاء الدین بن علی بن تیم بن رجب الطیلسی خانے کے لئے قاضی القضاۃ قوسی نے نائب کے طور پر ابو البصری کی جگہ پر اس منصب سے ان کی معزوری اور ۱۹ رمضان کو ان کے اس عہدے سے عارضی کرنے لیا۔ ۲۰ جمادی الثانی صبح علی ابی العجمی وبن فرخ بن جوئے ۱۶۰۰ القند وحب کے دن اور ان جہد کے بعد ہودی کے خانہ میں ایک کام خاص کا مامور قاضی شہر میں جامع الیٰلیٰ نے شہر راج حاد اور اس نے دھوپ کیا کہ وہ مسجدی ہے اور انہوں کے طرز پر چاندنی کی تیج کام پیش آیا چنانچہ اس کو بہت ذلیل اور سوا کیا گیا۔ سب جہد وہ مسجد کے خلیفہ

●●●●●

[illegible]

تاکہ نئے مسئلے تصدیق کے لئے رائے اُٹھیں، اس کا بھی وہ اور اس تک نہیں گئے اور وہ ساری بیعت الیہ حصہ چلا آیا بعد اسہ کہ گردانے کی یہ بات میں
اشیاء نہ بدلتی، بلکہ تصور پر چمکے، تاکہ مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔ اس لئے ان حضرات نے اس دور میں چمکے، اور مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔
انہوں نے پہلے تھا، اب سلطنت اور گورنر اس وقت سے اور آگ اور مسجد کے مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل دی ہے کہ اب
اس مابین خفا نہ ہو جائے، اب سلطنت اور گورنر اس وقت سے اور آگ اور مسجد کے مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل دی ہے کہ اب
میں مابین خفا نہ ہو جائے، اب سلطنت اور گورنر اس وقت سے اور آگ اور مسجد کے مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل دی ہے کہ اب
میں مابین خفا نہ ہو جائے، اب سلطنت اور گورنر اس وقت سے اور آگ اور مسجد کے مسلمانوں کے مابین خفا نہ ہو جائے۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور دلیل دی ہے کہ اب

شکوہ کی گرفتاری کا سبب ... جب ۱۹۳۳ء کی ایک جنگ کا ان قہر امیر مختصر مدد سے ملادی آبدادہات کی آوازیں نے فکر کے ساتھ ساز
ہو گیا اور ایک مصلحت اپنے محل سے اڑا دیا۔ وہ کی طرف ملدی سے اڑی ہوادی حالت میں نہ نکل کر اب انصاف پہنچا تھا تو اس نے ادا ہو
اسکے ہاتھ سے وہ وقت ہو کر کے نہیں نے۔ انکوں ہارے۔ جس حالت پر ہمارے انہوں نے کیا سمجھتی تھی جس ہے کہ مصلحت سے پھر جائے
وہ، غیر انہوں کو جس وہ بھی اس کے لگاؤ۔ جب ادا ہو کر ہے ہر لکھے لکھی اور دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور ان کو پھر نہ اس کے کنارے لے
گئے۔ جس کے قبضہ کے پھر پہنچے۔ اب ان کے لئے اور اس کا ہمارے پھر ان کے لئے انہوں کو جبکہ، ہندو ہوا تو ان کے لئے کہ مصلحت کے پھر
ہے نہ کہے۔ ہندو جب مصلحت سے قریب پہنچے۔ ہوا جس سے ان کی مصلحت کے ہارے جس کو اس کی قہر انہوں نے بعض مصلحتوں کا قرار کیا۔ ہر
جس میں انکے ہاتھ سے ہوا کی مصلحتوں کے قریب پہنچے۔ ہوا جس سے ان کی مصلحت کے ہارے جس کو اس کی قہر انہوں نے بعض مصلحتوں کا قرار کیا۔ ہر
ہے نہ کہے۔ ہندو جب مصلحت سے قریب پہنچے۔ ہوا جس سے ان کی مصلحت کے ہارے جس کو اس کی قہر انہوں نے بعض مصلحتوں کا قرار کیا۔ ہر

یہ سب سے پہلے ہمارے دماغ میں نہیں آتا بلکہ اس کے بعد ہی ہماری آنکھوں میں آتا ہے۔

[illegible]

سید امجد علی کو اپنی سہیلی کے لئے خط لکھے جو اس کی آب شام کی میٹیت سے تھا۔ یہ خط وہ خود مطلب میں لکھا تھا جس کے یہ
ملاحظہ فرمائی جاتے ہیں۔ اس کے بعد کفرانِ عدلی کا بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک عیسائی کے گھر میں مقیم تھا۔

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

● 47726

[illegible]

مسافر اور اقلیوں کا خیال ہے کہ قوم نے آزادی کا سوا کچھ نہیں دیا۔ ان کے خیال میں معاشرہ کام لے رہی تھی، انجینئر سبیلہ، عروسہ و دیگر خواتین بھی زیادہ تر تھے سوادِ ثلث سے تھیں۔ ان کے خیال میں ایک فوجی دستہ بھیجے گا، مگر وہ کہیں کہہ دیں کہ اس فوجی دستہ کو کب سے اقلیوں میں داخل جواز دیا جائے گا۔ فوجی دستہ میں راجہ اور مسلمانوں اور دیگر مذہب کے فوجیوں کو کب کی طرف روانہ ہوئے گا۔ حرکت کے باہر فوجی کے ہاں انجینئرس کو ہوا تو۔

کوئی — کھمبہ یا پتھر کے بلکہ گھاس و پھوس پر آویسی اور چاروں طرف سے اعلیٰ — نیچے — کی طرف تھکے۔

[illegible][illegible]

گرت اور اپنے کی ہوا۔

شیخ کو دیکھ کر والدہ غصہ اور غیظ کے مذہب کو دیکھ کر جیتے جاتے تھے۔ ان کے اہل خیر سے مذہب کے بارے میں سوالات ہیں۔ مسیحیوں اور مسیحی امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے مل گیا ہے اور انہوں نے اسے غر میں بھی کیا ہے شیخ کے صاحب میں سے کئی لوگوں نے ذکر کیا کہ کائنات میں ہم نے سنا ہے مذہب سے رجوع کر لیا تھا اور مرنے سے پہلے اہل سنت کے مذہب پر آئے تھے۔ واللہ اعلم۔

مجھے خبر تھی کہ ان کے پاس بیٹے نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کیا اب انہوں نے مذہب کا اظہار کیا۔

۵۸۰ راجہ جی کی رات امیر سیف الدین شکرناہ صاحب شام کی لاش پہنچی، جو اس قبر میں رکھی ہوئی تھی جو اس کے اپنے جامع جسٹس نے انہیں میں باب لھر کے باہر بنایا تھا، کی جانب میں قحی، وہ اسکندریہ سے سارا حصے تین سال یا اس سے زیادہ عرصہ میں اپنی بیٹی یا سکر کی بیوی جو اس کے بیٹے سلطان ملک صابر کے پاس قحی کی اجازت سے بھگت کی گئی۔ قرآن سے اس کی اجازت دے دی، لوگوں کا ارادہ تھا کہ اسے قتل کر دے۔ سرسبز جو قحی شریک میں ہے، قحی کو نہ دیا لیکن اس کی تو بہت ٹھس آئی، تو اسے دشمن اس کی مخصوص قبر میں لایا گیا، وہاں قحی قرآن پڑھا اور قصائد و مودیان حکومت حاضر ہوئے۔

۵۸۱ اشعیاں مبارک بروز منگل ۱۱۷۷ سے دوست امیر صلاح الدین یوسف عسکری صاحب قحی الدین بن قحیہ ویر کے پیچھے ہوتے ہیں، اپنے لھر قصاصین عظام میں فوت ہوئے، وہ چالیس سال کے ہیں، وہیں دو کئی باہمی بصیرت و کام دہانے انھیں تھے، شیخ ابن حمید اور خصوصاً ان کے شاگردوں سے بہت محبت تھی، اسی طرح مودانی مل میں سے جو ان کی ملاقات کرتا، ان میں ایمان و احسان تھا، اصالحین کی محبت کو کثرت کر لکھ کر ہوئی تھی، قاصصین کے اہل کو میں اپنے قحیستان دہانے ہوئے۔

۵۸۲ اشعیاں بروز بدھ بدھ دھن میں زلزلہ آیا، کٹر لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا کیونکہ زلزلہ تھا، اللہ اللہ اللہ، دھیرے دھیرے انھیں نے گتیاں کھانسیں کرنا شروع کر دیں، بہت سے عمارتیں خراب ہو گئی ہیں جن کی کھوکھلے کے کھوکھلے برج و دیوار سے بھی گر گئے، اسی طرح وہاں کی مساجد و حرا، دیواروں کی کھوکھلیں بھی ہوتے رہے، کھوکھلیں کے دروازے بہت نقصان ہو، کہا جاتا ہے کہ شیخ شریک میں صرف چند عمارتیں ہی بچی ہوئیں، کئی اور وہاں کے کٹر پانی کے تلے دھب کر ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔

شوال کے آخر میں کرک کی طرف دسے لگے، ان کے دو بیٹے، امراء تھے جن میں سے ایک امیر علاء الدین قرہ دستار اور امیر الدین بن عبد اللہ انہی دونوں یہ بات مشہور ہو، ان شروع ہوئی کہ کرک کے حالات، ساز اور حکومت کا معاملہ ان پر چڑھ گیا ہے، خور و نوش کی دنیا کی بہت تنگی ہے، ان کے دربار اور امیر احمد بن ناصر کے خواص کی چند عمارتیں، دھوکا دینے کی غرض سے بیچنا شروع کر دیں، دھوکا سے پہلے یہاں تھکے قلاؤں پہنچے، بار مصر پر تک ملاقہ کے بیٹروان سے جا ملے، انہوں نے خبر دی کہ احمد کے پاس ذخیرہ بہت کم ہے، ان کے پاس ان کے خزانے سے سوال ہے کہ اس کا ہتھیار بنائے۔

۵۸۳ ذی الحجہ ۱۱۷۷ کی رات قاضی امام علاء الدین ابان الدین بن مہدی شیخ احمد بن عبد اللہ بن دھرووی کے بعد دوبارہ مصر میں ایک لمبے عرصہ تک چیف جسٹس رہے، کئی ملاقات ہوئی، دھوکا دہانے سے سحر اور کٹر قحی میں مقیم ہو گئے تھے، اور قحیہ کے قیام میں حکومت میں اپنے بیٹے قاضی ابان الدین کی خاطر درس دیتے، چند نوجوانوں نے اپنے والد کی وفات سے غم میں دن پہلے روزہ قرار دیا، یا درحالیہ ابان الدین رحمہ اللہ کی وفات، اصالحین کے راستے میں اردکانی جگہ میں واقع ان کے اپنے بارگاہ میں ہوئی، اور دوسرے دن قاصصین کے دامن کو وہ میں شیخ ابن عمر کے مقبرہ میں دفن ہوئے، جامع مظفری میں نماز ہو، ان کے جنازے میں قصائد و قوال پڑھا، کاہرہ حاضر ہوئے۔

آغاز ۷۴۵ھ

اس سال کا پانچواں مہینہ جو اتوار یا مصر یہ وقت ہے اور ان کے گرد و خان کے ملاقاتوں کا بادشاہ ملک صابر الدین ابان الدین بن سلطان ملک، دھوکا دہانے کے مشورہ تھا، ان تھا اور دوبارہ مصر یہ وقت ہے، ان کے قصا و دی سال پہلے والے تھے مصر میں اس کا نائب الدین سیف الدین بن دھرووی تھا، جس کا نام

الآيات في تفسيره

فَاللَّيْلِ بِهَا نَوْمٌ وَلَهُ تَرْجَاؤٌ ۖ وَلَهُ أَجَلٌ مُّتَبَرِّجٌ ۚ فَاقْضِ مِن مِّمَّا رُفِعَ ۚ

[illegible]

تاریخ: ۱۳۹۷/۰۵/۰۵

اس دور کو چار طرح کا ہوتا ہے۔ پہلے چار سو برس میں یہ تھیں۔ پہلا طبقہ اور اس کے علاوہ جو وہ ہیں سلطانوں کا طبقہ ملک صالح آباد ہے۔
تیسری ان دنوں میں حضور خدا کا پیغمبر آیا اور فرمایا کہ اس کے بعد ہونی چاہیے۔
چار سو برس بعد جو چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
اس میں میں خود بنیف غائی، اور چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
خداوند تعالیٰ فرمے کہ اہل عرب کے ایک عالم نے فرمایا کہ میں وہی رسول خدا ہوں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
اور ان کے علاوہ اس کے الٹی دست میں چھپا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمے کہ میں وہی رسول خدا ہوں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
اس میں میں خود بنیف غائی، اور چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
اس میں میں خود بنیف غائی، اور چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔
اس میں میں خود بنیف غائی، اور چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔ چار سو برس میں یہ تھیں جو وہ تھے۔

ملک صالح انصاف فی وفات : اس سائن نے جو دنیا کی برادر مملکتوں کے ساتھ کیا، اور جو مصطفیٰ بنی ہمدانی خصوصاً ولایت کے ان بنی کی گمانی میں ادا کیا، اس نے سچے سچے مولیٰ ملک کی سیب و دیوانہ فقر و غصان و عوامانوں کو مستحق کیا اور دھتے تماش پر مدخل حقانی و ممرات کے وہ بیضا، جسے فیض کا دریا پر اسی بحر اتالی کی شہادتی انسانی کی برکت پر خراج تلی، اور شہر سے آگاہ کا مہم، وہ ملک حقیقی، ہر گز کجگوئے سلطان کی طرف سے نہایت شہر شہر تھے، جو میر سیف الدین میر نے پے پے تک کمال کی برکت لینے کیا انجام نظر میں کے استقبال کے لئے تھے چوں کہ جب جہنمی کجگوئے کو جب پیراؤں، بیخ و بار اور قریب سے سلطان ملک کمال کے لئے آگاہ ہو کر روئے کی کئی جمل جہاں کے شہر و دیوار میں ان عظیماء کے ملک کمال کے لئے نصیب ہونے اور ان کے سلسلہ میں ہونے کے مراد سچ و وفات۔

پھر رنجِ عالمی ہو گی کہ وقت کا ٹکڑا ہمیں نہیں ملے گا۔ یہی سب سے بڑا نقص ہے۔ اس کی تلافی سے دور ہو سونا چاہیے۔ اور اس سے
 ان کے دل میں غم نہ پھیلے۔ اور ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔
 اور اس کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔
 اور اس کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔
 اور اس کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔ یہاں ان کے دل میں شہسوار نہ ہو۔

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۶ء تک ملکی نے دھپے

آغاز ۱۷۲۹ء

۱۷۲۹ء تک ملکی نے دھپے

۱۷۲۹ء تک ملکی نے دھپے

عادۂ خود کے بالقائم ہے کہ کسی بیٹھم یا تہیہ سب سلسلہ اسیر بدلتی ہے، ظہیر: تائب القیم: کی موجودگی میں سر اجام پا لیا، لوگ اس سے بہت خوش
ہوئے۔ **مَنْ نَزَلَ الْجَنَّةَ**

یہ جب پہنچا تو اس نے کہا کہ وہاں لوگوں کو کھانے سے روکنا نہیں چاہیے۔ (تھوڑا سا وقفہ) اس کی طرف سے کہا گیا کہ وہاں لوگوں کے آگے سامنے دو دروازے ہیں۔ ان سے ان کے جسم پر دینے والے پھر ان کے جسموں کو ان کے لئے پڑاؤ کو کھانے کے لئے ڈال دیا گیا۔ وہ کچھ دن چڑے رہے پھر آخر میں مسلمانوں کے قریب رہنے لگے۔

جہاں انسانی تہذیب کے ابتدائی دہائیوں میں طلبہ کے نائب سچف اور ان کے نظام تعلیم کی سہولت کی خبر ملی۔

لوگوں کو اس کی سہرت پر بہت خوشی ہوئی۔ ایک مجلس میں طاعون کے ڈر کے لیے کسی مہلہ خیر میں بڑے کاموں کی وجہ سے چار گھر تھے، کچھ پانچ تھے، کچھ دو۔
 ان کی گرفتاری کرنا، مگر چاس کرکس میں ڈاکو خیر بھی وہاں اگل سامنے سے لوگوں کے دل سے لیتا، جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف حاصل ہوا، اور اسے
 بھی سیف نہ بن سکا۔ وہ خون شہاد کی افواج کے بعد شوق کے سبب تھک ہوئے، صوبہ کی طرف تھم کر گیا، کیا کیا لوگوں کے استحصال
 کے لیے اپارے، اور طلب کی ایک مولیٰ علیٰ حق میں کھینچا، کہ اس میں گریباں اور جب قتل و غارت صوبہ پہنچا تو کچھ عین غلام تھا، اور ایک تک کہ اس کی نگہ
 وادہ ہو گئی، چلے اون اوصاف میں بدلتے آخرت میں خاک و ناپاک، جس میں اس نے بے نیازی سے

۱۱۔ ہر ایسی چیز جو غرضاً صبرِ سنیفِ اللہ کی خاطر، اور جس سے عقل کا تہیہ ہو کر آیا، حسبِ حادثہ انگڑائی کرے اور گھبراہٹ میں نہ چکے نہ کوچہ نہ دور گزرنے کی دلدلی ہو سکے، اور اس کی تلواریں وہیں اسے اس کا حکم دے، اور نہ اپنے سے بڑا ہو گیا، اس کے بعد تو یوں ہی طرہ سے عقل کی نظر آئے گی۔

[illegible]

۱۹۔ جب روزِ ہفتہ ہو تو اس نے ایک گھنٹہ پہلے فجر کی آذان دے کر لوگوں کے حسبِ رُت جامعہ اموی میں ان کے تہذیب کے مطابق نماز پڑھ کر پھر ان سے کہا کہ تم آج تہذیبِ حق کے خلیفہ کے تر ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱ اور ۲۲ روز نماز پڑھو۔ یہ ایک ایسی بات تھی کہ اس کا شعلہ بکس جاتا۔

۱۸ شیخوں پر اس بعد سے کاغذی نظامِ اعلیٰ میں ہیں مثلاً: مفتعلی مسیحیہ، میرزا محمد سے پہلے جامع احوال میں عمر کے جتنا بیان کی گونہ جگہ پر ہے،
 ۱۹ زبیر علی خاں کے بارے میں جگہ پر ہے، ۲۰ کاغذی نظامِ اعلیٰ کے بارے میں گونہ میں بیان ہے۔

[illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

رہے جہاں تک عذاب نے ہمہ وقت قبول کر لیا، لوگ ان کی باتیں حیاتِ فخر پرست اور مادی کی چیز تھیں۔ ۱۱۔

[illegible]

واقعات ۱۹۷۷ء

اس زمانہ کا وہ زہر الخمر و تمام کاپا کا تھا۔ نہ حسن بن ناصر جو بنی تہامان کا ہے نہ شہاب امیر سیف الدین و نہ دارا کا بھائی سہیل الدین مختلف وہ تھے جن کے نائب و ایام سرکاری سرکردہ و پھر بعد غلبہ فتنی مصر نے کاشی و دکن و گجرات و مالوے کے تھانہ و سرکار کا نائب امیر سپہ الدین مختصر باصری تھا۔ شیخ کیاں الدین جو مسند مرادانی کے علاوہ کاشی بھی گزشتہ سال والے تھے شیخ الخضر کا بیٹا الدین بن تھا جس نے کاشی و گجرات کے تھانہ و سرکار کے نائب امیر سپہ سالار والے تھے شہر الدین بن شہاب پاپ و آغا علی بن کے ساتھ علاوہ کیاں الدین کے نائب امیر سپہ سالار کے تھے دارا کا بھائی سہیل الدین بن مختصر باصری بنی تہامان کا تھا۔

وہ عزم بغیر کے نہ تھا۔ اس لیے ملتان کی طرف سے جو حملے ہوئے ان کے وارے میں جواؤ دھڑکتے آتے تھے۔ ملتان کا کیا کرنا؟ محکمہ پولیس اور ایف۔ آئی۔ سی۔ کی پارٹیکلر سروسوں کو بھیج دینا۔ یہ سب سے پہلے اس کے اعلان کی گئی کہ ہمارے دربار میں دھڑکتے ہوئے بہت سے فوجی کی کئی کئی کڑے ہیں۔ ان کے ہاتھوں کی کڑی ہے۔

آپ خود اس کے لئے جو کچھ بھی سیکھیں یہی سیکھیں اس سال ہالہ القرآن کی دوسری نمک چلی ہوگی ان جزو فی حدیث میں جڑ کا۔ سرمدان کی کتب
شریہ اور اسلامی فقہ

[illegible][illegible]

عابدی الہی کی کے در مشہد میں کاغذ حاضر ہوئے، اہل عقل و فہم اس واقعہ کے جواب میں جو فیصلہ علی حدیث سے جاری تھا، اسے منسوخ کر کے فیصلہ دیا کہ ہر امر و فعل میں شرعاً کو ترجیح دینا ہے، اس سے اہل حق و سچ کو فائدہ ہوگا۔

ہدین نبی: سری حق، دوسرا کاؤزیر قاضی مفتی الدین تھا۔ ان کے خدوں کے قاضی گزشتہ سال ۱۰۸۷ھ میں سے قاضی القضاۃ کاؤزیر بن گئے۔ یہ قاضی بھی تھے جنہوں نے اسی سال نیاز شریف کی مبرا بھی اختیار کر لی تھی قاضی تاج الدین بھٹوی ان کے منصب پر کام کر رہے تھے۔ تیار بنی قاضی الدین ۱۰۸۷ھ میں بنی فضل اللہ و احمد و محمد ملکیت کے تسلیم میں امیر سیف الدین شیخون، سرخس، عسکری، امیر کبیر احمد و مدد اللہ بنی مسعود بنی عسکری تھے۔

اسی حال کا آغاز تھا اور میر سیف نے بن شمون ایک ماہ یا اسی کے قریب سے صحاب میں جلا تھا۔ دمشق کا نائب امیر علاء الدین امیری
الندواری فتح جو فتح کے فاضل محکمہ مراں ملے تھے۔

کچھ یوں کہ: علم اللہ ہی ممکن ہے، نہ اسحق، نہ لوقی، نہ صوفی، نہ شیعہ، نہ مہدوی، نہ غیبی، نہ اہل بیت، نہ محدثین، نہ مخالفان کا تفسیر، نہ اہل بیت، نہ اہل انصاری، نہ جوشیہ، نہ ہمالہ، نہ یمن، نہ شہد کا قرعہ تھا، اور نہ کسی کی بیانیہ کا۔ پس تھا۔

لہذا خطا بال میں اسبہ طلاء میں مبتلا آئی ابواکثدر یہ بھی متفقہ تھا کہ ہر دو کرا یا گیا۔ اس سے قبل میں سوکتھ تھی۔ اسے خدا کی طرف سے جئے کا نعمت دیا گیا تاکہ وہ اس کے نائب عزوۃ الحسن کے پاس رہے۔ کھنگ نہ واد مصر میں اس کا وہ کرا تھا کہ وہ بھی مبتلا کی سہ ماہی استعدہ رہا۔ میں مبتلا ہوا۔ بیکار رہنے کے لئے صلا میں متوجہ تھا جس طرح مبتلا کی کو بیکار رہنے سے اسے طلاء میں بیایم کا حکم دیا گیا۔ یہ کہ اس کے ہر ایک سے کا حکم جانیے۔

ایک عجیب و غریب واقعہ..... برطانوی ملا علی گڑھ کے دوران اہل ہند کا ایک رافضی جہنم و مشن کے پاس سے گزرا اور وہ اہل گم پر سب سے پہلے عقلم کرنے والے رافضی کو گھایا اور اسے اٹھا اور وہ مشکل بار بار جی بات کہہ رہا تھا کہ اس نے لوگوں کے ساتھ فراڈ رافضی جو اس وقت حاضر نہ ہو جسٹریک ہوا اسلامہ ان میں ہاؤس کے خزانہ میں شمول ہوئے اس کے وقت وہ ہر پارٹی کی بات کہہ رہا تھا۔

[illegible]

عزیز دلی بڑی جھڑپ کے روزہ اس کے پاس میں غور کرنے کے لئے دارالسلام میں ایک مجلس مشفقہ ہوئی جس میں پورے پانچ حاضر ہوئے اور سب کو بلا کیا گیا۔ جب مالک نے افق کے فیصلے کے مطابق اس کے عقل کا عزم اور افاقہ کے پچاسے گھر کر دیا کیا عوام نے اسے ملائے وہ اس کے سر کو شہر کا شہسوار کیا گیا اور سلطان کا کیا گیا کہ عوام رسول کے شہسوار کی طرح مڑے۔

میں نے تو سنی، ابھی کے ساتھ میں اس جہلی سے متاثر ہو گیا، اس کے پاس کچھ باتیں بھی تھیں، خالی رافضی کہتے ہیں، اس لیے اس طرح کے صحابہ سے کچھ فترت لازمہ طبیعت کی، تمہیں کبھی نہیں افسوس کا وہ ان کا کراہے۔

مسلمان کا خطہ آپا نے اصول اکثر و کمزور کے جان بوجھ کر چھپا جائے۔

۱۹۹۱ء حبس میں آئے۔ درج ذیل سزاؤں کے نتیجے میں ان کی سزاؤں کا اطلاق ہو گیا۔ ان کی سزاؤں کا اطلاق ہو گیا۔ ان کی سزاؤں کا اطلاق ہو گیا۔

(۱) قیامت کے دن کی رکن اور اسراء سے رخصت ہو چکی تھیں۔

(۲) ان کا اعجاز اور حیرت انگیز ہونا۔

(۳) کھولے غنجر کی اداری نہیں کریں، بلکہ صرف گدھے پر چڑھ کر بالائی کی صورت میں اداری کریں گے۔

طلب کتاب امیر سیف اندرین طاقه قهرانی که کتاب جنگ قاهره، و کتاب اتمه غریبی قاهره که کتاب و شعر شهاب الدین اشرف کاتب
از سرانده بنی القدر است که کتاب حمد علی کامل قرآنی

مفتی جی کے رعا اہل اہل ان کا شرف قرار کیا یہ جو ایک مدت تک ہفتی کا تب پھر اس کے بعد طلب کا مہربانہ پھر جس وقت طار و بار صبح کا طالعہ استعارہ صبح کی طرف توجہ کیا ماس نے سے گرفتار کر کے سکھوں پر چھوڑا۔

اس سفر کے بعد کے روز اسی اقصیٰ و سرخ عالم میں ابوہریرہؓ اپنے قریبی رفقاء و اہل بیتؓ کے ہمراہ ایک مقام پر پہنچے جہاں پر ایک کھجور کا درخت تھا جس کے نیچے وہ سب بیٹھ گئے۔

۲۶۔ اسی اثنا عشر ہفتے کے بعد آپ نے مکہ کے تاج الدین عبد الوہاب کے قاضی القضاۃ اور دارالحدیث اشرفیہ کی مشیخت میں مستقر ہوئے۔ اس کے بعد باقی میں بھی کچھ اور رسم ہوئے۔ آپ کے لڑکھوں اور رفیقہ واداس کا آپ نے اپنے زمانہ فتویٰ میں بھی قاضی اور مدرسہ میں بھی اہل علم کا تحفہ دیا۔ اس کے بعد انھوں نے آپ کا ہونا دیکھا۔ آپ کا کردار ہم سب سے بھی بڑا عظیم اور شریف کی وجہ سے آپ کے بارے میں سب کی شریفیت سے بڑھتے تھے۔

[illegible][illegible][illegible]

ان شاہد انوار کے روزِ قاضی کا وہ دن، وہ ایامِ اعلیٰ ہے۔ نہ دوسرے میں اس دنیا کے عزیزوں کا کسی قصصہ آج تک نہ ہو سکا ہے۔
 اور قاضی القضاۃ علی الدین بھی آپ کی خاطر اس سے جھٹکے ہوئے تھے، اور ایمان آپ کے دوسرے میں شریعت ہے۔ آپ نے قرآن آیت
 ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاطِیْعُوا الرَّسُولَ“ (لو کہ تم ایمان لائے ہو، تو خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرو) کی رو سے
 قاضی الدین نے تمہارے لیے صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کو واجب قرار دیا ہے۔ آپ کا جتنا دھرم و مروت آپ کے
 پاس تھا، اس سے آپ کا ہر جواب اور اپنی محنت آپ نے کوئی اور اور کو نہ دیا اور ان کے ساتھ دین کے ساتھ آپ کے ہر جواب پر ہر جواب دے۔

تاریخی دن تھیں ان حاضرین میں سے جو جس کے قریب تھے۔

ایکے محبوب و سہیلہ میں وہ قصیدہ شریک خط پر لکھا ہوا تھا ایک شخص نے طرابلس سے اپنے کسی دوست کو لکھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ شیخ عمرو ابن عبداللہ کی وجہ سے بلا واسطہ میں ہونے والے تمام واقعات معلوم ہیں اور وہیل طرابلس سے جوت کی آخری سند اسی سار۔ برسران تک ہے جس نے تمام یہاں پر دیکھے، تمام دشمنی بھی چھوڑ دی اور خیر و خیر و آگ کی جھ سے مل گئے۔ دشمنوں کے لئے ہمارے کی جگہ لکھی دی، آگ چھوڑ دی گئی، دوسروں کے خوف سے سند کی طرف ہٹ گئے، بہت سارے بچوں میں مایا، جب انہوں نے آگ سے بچنے کی بات کی تو انہوں نے اللہ کے حکم سے آگ بجھائی، پہلی ذرا کڑی تھی۔

راہی کا قول ہے ایک محبوب و قدیم ہو کر رخت کا ایک پتہ گھر کی انجمن سے کر گیا، گھر کا مکان پر سے زہر اتار کر بہت سا لاشمیں نے جلا دیا ان شیروں کے کھڑا شدہ دروازے پر انہوں نے۔ میں نے یہ ایک خط سے نقل کیا جو محمد بن طہان نے اپنے دوست کو لکھا تھا، وہ دونوں مصر۔ یہ پانچواں دن تھا۔

۱۰۵۲ھ میں شیخ ابن عربیؒ نے اس کے خطی اصحاب کے درمیان بعض لوگوں پر بحث میں اس کی زیادتی کی وجہ سے ناراض ہو گیا، اس کی وجہ سے بھی روز ایک قہر منظر اسے حالت میں سے فرسوس کا حکم دیا گیا جب وہ مصر سے واپس لوٹے تو خطی صاحب کا قاضی شریک ابن علی نے اس کی حالت پر غور کر دی، پھر انہوں نے کہ وہ میں معلوم ہو گیا اس نے بلاد مصر کا ارادہ کیا ہے، انہوں نے اسے بگڑنے کے لئے اس کے تعاقب میں آئی، جیسے ابھرے۔ تو قہر منظر وہ درگاہ کا قاضی انصاف خطی نے اس کے ہاتھ میں۔ طرابلس کی جس سے نے پسند کیا۔ ماحولہ۔

واقعات ۱۰۵۸ھ

اس سال کے آغاز میں عظیم الشان محفل منعقد ہوا، شاہ محمد بن مغلانی بغدادی لاریط سلطان عباسی تھا۔ دیر مصر وہاں کے مصلحتاں۔ بلاد شام عربی و مصر کا بادشاہ ملک ناصر حسن ابن الملک ناصر محمد ابن الملک منصور تھا، ان صاحبی تھا، مصر کا دوسرے سے خالی تھا، اور امیر بکیر سیف الدین شتون اور مصر کے پانی، صوفیہ سے جاتے تھے، مصر کے قاضی گذشتہ سال دے تھے، شام کا نائب امیر علاء الدین ویر علی بادشاہی تھا، دمشق کے قاضی گذشتہ سال دے تھے۔

نہایت عجیب و غریب واقعہ..... اس میں ۳۰۰۰ حبیبہ کے روز پنج و شنبہ کے بازار میں ایک ملازمٹ عہدہ و قہر و سے نقل کر آئی، قہر و سے رہنے والی ایک جو عت اس سے آئی، وہ ان بچوں کی طرف گئے جو شراب پر ملک کی ازواج میں شہم تھی، انہوں نے شراب کے بہت سے برتن توڑ دیے، ان میں موجود شراب گرا دی، انہوں نے بہت سی ہلک و فیر کھ کھ دی، پھر وہ ہلک و فیر کی طرف بچے گئے، راز یہ اور نکال دینے کے لئے انہوں نے انہوں نے ان کو ہاتھوں سے مار دیا، بعض عریضہ قاضی نے ان پر کھواریں سنست لی جیسا کہ ذکر کیا گیا تھا۔

ملک لاسرا نے والی دیوانی کو کھلی کہ وہ شریک اور بھٹ فروشوں کے خلاف ان کے معاون وعدہ گاہوں، انہوں نے ان کی مدد کی، وہاں وہاں کے ساتھ شروع ہو گیا، انہوں نے ایک جملہ انصاف کیا، بہت سے لوگ ان کے ساتھ ہو گئے، جب دن اختتام کے قریب ہوا تو قہار اور فرخ غلابہ کی ایک جو امت آگے بڑھی ان کے پاس بڑھ کر رہی گئی، انہوں نے جانشین کی عمارت میں ایک جو عت کو بکھڑ کر کر دے مار دیا، انہیں شہر کا ملک کر دیا، یہ اعلان کیا کہ یہ سلطان علم کے بیٹے کا بیٹا ہے، اس سے حاضر ہونے والے ان کے حراہ سے انہوں نے اس سے لقب کیا، اور کہا، انہی کے بعد مخصوص نے مدد کی، کوکلاست کی، ایک چارہ لے کر مارا کہ ایک لکھ کر دیا، دوسرے کو بھی کر دیا۔ تاکہ وہی ہر گیارہ انصاف الہیہ سمجھوں۔

اسی سال شہنشاہ امیر سیف الدین خراسانیہ کی آنکھوں کو کھینچ دیا، ان کے بعد کھینچ کر دیا، شریک شہر کی تمام ہو گیا۔

اور اپنا قاضی ہمارا والد بن ابی اس کے پاس حاضر ہوا اور یمن سے جان نیا کر قاضی بنی نے (علیہا السلام) آسمان کو نوا (فواہیں باللسط) اور اس کا آواز آیا۔ اس کے بعد قاضی ہمارا والد بن ابی سے دردمند فایہ کثیر یہ چلا گیا، اس نے وہاں پر تو ایسی ہی وہاں اللہ بامر حکم ان لودو الامانات الی اهلہا واداء حکمتہ بین الناس ان لحکموا بالعدل) سے اس کا آواز آیا۔

۸ رمضان جب وہی گیارہ ماہ صفر سے قاضی ہو گئے، اس نے اس روز غصہ سے پہنا اور جامع اموی کے حجرہ میں آ کر قضا اور دعویٰ کی آمدنور کی میں بیٹھا اور والد بن ابی سے کہا اس کا تھکے نامہ چلا، قاضی ماکی کا نام قاضی القضاۃ شرف الدین احمد بن ابی الخلیفہ شہاب الدین عبد الرحمن بن ابی الخلیفہ شمس الدین محمد بن منکر العراقی القلیوبی اسی تھا، آپ چند بار شام گئے، پھر قصبہ الدین الخوی کی نیابت میں بغداد میں بیٹھے گئے کے بعد دیر مصر کو وطن پہنچا، آپ نے اپنے والد کے بعد استعصر میں رہا اور اپنا آپ نے دیہات میں بھی بیٹھے گئے، پھر الدین کے قاضی بن کر وہ قاضی بن گئے، آپ بہت محبت کرنے والے تھے، ان کے اہل ان واقعات کے وقت شہر دور گئے تھے، آپ غریب، پاکدامن اور فیاض شخص تھے، اللہ آپ کو سراپا مستقیم کی توفیق دے۔

دیہات مصر کے امراء کے اہل قاضی امیر مصر قحطش کی گرفتاری۔ ۳۵ رمضان کو اس کی گرفتاری کی اطلاع آئی، اور سلطان سوار کے دربار بادشاہ کی موجودگی میں اسے گرفتار کیا گیا، امراء اسے قتل کے بارے میں گفتگو نہیں آتی، جس البتہ اس کے اسواں اور ذخائر پر مملکت کی تھی۔ اس کے اصحاب اور صحبہین سے مطالبہ کیا گیا۔ مطالبہ کے تحت مارے جانے والوں اور قید کیے جانے والوں میں قاضی شہاب الدین بن ابی الخلیفہ بیت الدین بھی تھے، آپ کے بارے میں مشہور ہو گیا کہ آپ نہایت اچھے سے وفات پا گئے، آپ دیہات مصر کی طرف آئے، والوں کا مقصد تھے خصوصاً اہل دمشق کو، آپ نے بہت سے کام انجام دیے، آخری عمر میں بادشاہ سلطان کے بیچ امور کے نگران تھے، آپ نے جامع اموی میں اعزازات کئے جس کی وجہ سے کاتبوں کی ایک جماعت کی رہ رہ رہ ہو گئی، اور خاصاً عام میں آپ نے امیر مصر قحطش کی مدد کی، اسی کی وجہ سے ۸ سال کی عمر میں آپ ہلاک ہوئے۔

قضاۃ کی وابستگی۔ صفر قحطش نے دمشق کے تینوں قاضیوں یعنی قاضی بنی شامی اور حنبلی کو معزول کر دیا تھا، ان سے پہلے ابن تہمد کو معزول کر کے ابن فکیل کو معزول کیا تھا، صفر قحطش کی گرفتاری کے بعد بادشاہ نے تینوں قاضیوں کو اپنے کام پر واپس آئے گا حکم دیا، جب یہ خبر دمشق پہنچی تو تینوں قاضیوں نے فیصلہ کر لیا چھوڑ دیا، اہمیت و معیار کی شب و دن حال کے لئے جامع اموی کے دور میں تین سو قاضیوں کے دستور کے مطابق قاضی کے ساتھ سوار جو کمرچ کا وہی طرف گئے، اور وہ اسی وقت خوفزدہ تھے، اور وہ دراصل حکم سے مستثنیٰ ہو گئے، پھر قاضی القضاۃ جو ابنا شامی ابی اسلم یہ میں اپنے باغ میں گئے، قاضی القضاۃ ابن اسراج اپنے کمر اندھیل میں گئے اور قاضی القضاۃ شرف الدین ابی مالکی بصرہ میں اصحاب کی طرف پہلے گئے، لوگوں کو قاضی ماکی کی معزولی پر بڑا افسوس ہوا، کیوں کہ آپ دیہات مصر سے مسافرانہ طور پر آئے تھے، علاوہ ازیں آپ فلسطین اور شہر سے تھے آپ نے یہ سب دیکھے فیصلے کے، پھر آخر میں معلوم ہوا کہ آپ معزول نہیں ہوئے، آپ بدستور برقرار ہیں، جیسا کہ ابھی ہم بیان کریں گے، اس خبر کی وجہ سے لوگ بہت خوش ہوئے۔

۳۴ شوال اتوار کے روز، اپنی قاضی القضاۃ ابن ابی شامی اور قاضی القضاۃ شرف الدین بنی شامی کا تھکے نامہ چلا، قاضی القضاۃ شرف الدین بنی شامی عراقی مالکی کی تھا، وہاں برقرار رہے، انہوں کو بادشاہ کو یاد آ گیا کہ اس نے آپ سے شام کی قضا کی زبانیت کی تھی، پھر اپنے سامنے آپ کو پیش بھیجا، آپ کی نسبت آپ کی طرح قابل ترقی رہی، لوگ اس سے بہت خوش ہوئے۔

۳۳ بقعدہ سوار کے روز، صفر میں شمس الدین محمد بن سعد حنبلی نے وفات پائی۔ دوسرے روز دمشق میں فتنے گئے، آپ کی عمر ساٹھ سال کے قریب تھی، آپ نے بہت کچھ لکھا اور تاریخ کی آپ کو اور کے استادوں کے دروازہ جو حاضر بن شیوخ میں سے تھے اس کے بارے میں انجمن معرفت مائل تھے، آپ نے حافظہ برزانی کے لئے اس کے شاگرد کا ایک جزا لکھا اور ہر ایک کے لئے ایک ایک سے زائد حادیث و احادیث کی لیکن اس کی تکمیل سے بھی غریب کی وفات ہو گئی۔

اس سال جامع فوغانی سے پائی ہمارا والد بن ابی مرعانی جانے وفات وہ پائی۔ جامع فوغانی اصلاً ایک مسجد تھی، پھر آپ نے ہی اسے جامع بن کر اس میں خطبہ دیا۔ میں نے سب سے پہلے اس میں ۵۸۸ھ میں خطبہ دیا، آپ نے کچھ حدیث کا شمار کیا، اسی برس میں ابی اسلم بنی

افغان، بنی سہمی بنی سحاک و قحطانی کی خبریں ملی، آپ وراثت حاصل کر کے امیر بنے جیسا کہ آپ سے پہلے آپ کے والد امیر بنے آپ کے ایک بھائی نے آپ پر حملہ کر کے قتل کر دیا، جیسا کہ ان کی کتاب میں لکھا ہے، آپ نے حملہ کے وقت وطن کو ترک کیا تھا اسے ظوار مار کر آپ کا سر چھڑوا دیا اس کے چند روز بعد آپ کا انتقال ہو گیا لہذا آپ پر چڑھا۔

مملک کی ویشل سے معزولی ۷۰۱ھ کی آخری قوار کے روز اپنا مصر سے ایک امیر، دمشق کے نائب سیف الدین بن مقلد کے لئے صفد کی زیارت کا تہیہ کر کے آ رہا تھا مقلد عرق کے روز دارالصفد سے آمد کی بلندہ کو کھنڈاؤ کی طرف منتقل ہو گیا، اس وقت وہ صفد کا حکم کر رہے تھے اس وقت اس نے صہ و قحطانی کی پھر وہ صفد چلا گیا، شراب فروشوں اور مشرکین نے اس کے بارے میں شیعہ کی اور اس کے وہاں سے چلے جانے پر وہ بہت خوش ہوئے۔

مصر کے روز دارالصفد سے امیر، اس کے سامنے بادشاہ کو خط پڑھا گیا، جس میں اپنے ان پر چلی، دولتی کو امیر بنانے اس کے ان کی طرف سے یہاں کی اطاعت و تعلیم کرنے کی ضرورت تھی۔ اسی سال امیر شہاب الدین بن مقلد کی زیارت سے آ رہا وہ شہر کے باہر الشیخ البرہانیہ کے نزدیکی اپنے گھر میں ۱۲۶۱ھ کی آخری شب کے روز اپنی صاحب گلاب عید مر اسامی کی حاضری کی طرف جاؤ، چلی کی خبر سے لڑکھڑکے۔

واقعات ۷۰۶ھ

اس سال کے آغاز میں دہلی مصر و شام و عراق سے ملحق اسلامی ممالک کا بادشاہ ملک ناصر حسن الدین سلطان ملک ناصر محمد بن سلطان الملقب ناصر رعد، وہن صاحبی تھا، ان کے شہر کے قاضی کو شیش سال والے تھے، وہ مقلد کا نائب امیر، علاء الدین امیر جل، دولتی تھا، شام کے قاضی تھے، اسی سال وہ کو شیش سال والے تھے، اس نے جمال الدین مساکینی کو شرف الدین عراقی اور صاحب انجلی امیر شہاب الدین بن مقلد کے دربار میں مداخلت کر دیا۔ ۳ غرم بہہ کی صبح امیر علاء الدین بن مقلد نے شہر کی زیارت سے واپس آئے، اس کی آمد پر لوگ بہت خوش ہوئے، راستہ میں اہل فکر لوگوں نے اس کا استقبال کیا، لوگوں نے اس کے لئے شہر کے راستوں میں عرسے اٹھائے، امیر شہاب الدین بن مقلد نے صفد کی زیارت کے عوض زیارت کا یہ اہتمام کیا۔

۳ غرم بہہ کے روز ۲۵ ذی الحجہ کے کھمبے ہوئے، اعلان سے تہنق کے ظہور آئے، جن میں انہوں نے لکھا تھا کہ سلطانی خلعت پہننے وقت حاکم ہر روز دو اندازوں کے عذر کر دیا، یہ اس وقت کی بات ہے جب مقلد یہ شریف آیا، انہوں نے حاکم سے یہ قول کر دیا، اس کے خدشوں نے شہر کے اندر موجود تہنق پر حملہ کر دیا، ان کے اس وقت کے لئے بعض لوگوں کو ہر روز جہانک گئے، غرض سے بچنے کے لئے انہوں نے شہر کے دروازوں کو بند کر دیے، لوگوں نے بعض دروازے بند کر دیے، سلطانی خون نے اندر داخل ہو کر لوگوں کو خلعوں کے ساتھ سے بھڑکایا۔

مقلد سلطانی حسب عادت اسی مادی ۲۵ تاریخ کو صفد کے روز دمشق آیا، مقلد کے آگے حاکم یہ قول کر کے اسے اندر لائی بھی تھی، اس کے بارے میں امور شیعہ ذکر کیے گئے جو مقلد میں اس کے ظہور و ولادت کرتے ہیں، ان امور شیعہ میں سے ایک یہ بھی ہے اس کا کہنا تھا کہ اگر میں جادو ہوتا تو میں لوگوں کے گھروں سے ان کا دل کا دل کے علاوہ بھی اس کے بارے میں دیکھتا، جس کو وہ بھی جی تو وہ اس کے عدم ایمان ملک کا کچھنے والی ہیں۔

۷۰۶ھ میں صہ و قحطانی بنی سحاک شہاب الدین بن مقلد صاحب انجلی کو ان کے دادوں کو اس سے گرفتار کر لیا گیا، پھر انہیں قلعہ منصور میں بند کر دیا گیا، پھر چند روز بعد امیر ناصر الدین بن مقلد اسے دہلی مصر لے گیا، اس کے پاؤں میں جڑ پاں تھی، بعض کا قول ہے کہ راستہ میں اس نے یہاں سے جڑ پاں کوٹ لی تھی۔ ۱۳ غرم بہہ کے روز نائب طرابلس امیر سیف الدین مداخلت کر کے اسے قلعہ میں داخل کر لیا گیا، پھر امیر علاء الدین بن مقلد نے اس کی گرفتاری میں اس پر بھی کچھ ہونے لگا، امیر ناصر نے لکھا کہ قحطانی صفد سے آگے کے گھوڑے پر سوار اور سلطان کا مقلد بن گیا، اس کے بارے میں اس کے اور خود کے درمیان ایک مکمل کا قصہ لکھا، کہا کہ وہ اپنے خدما میں سے بادشاہ سے تھک کر، جب نائب خوار کو اس کا حکم ہوا تو اس نے اس

کی تلاش میں غریب کوشش کی، لیکن وہ ہاتھ نہ آیا اور حاملہ ہاتھ سے نکل گیا۔

نائب شام امیر علی ماروانی کی گرفتاری۔ اہل اس کی یہ امید ۲۲، جب وہ کی فوج تیار ہو کر قلعہ کے نیچے آئی، بھلا کر نائب قلعہ میں خوشی کے شادیائے بیچے، ہر طرف سے طغلیات کے امراء ہمار کا ہتھکڑیا اور نائب سلطنت اور اسعادہ میں آئے، انہی اس کے اور فوج سند، بیان آتے جاتے رہے، مگر اسے نکال کر تھوڑی سی زمینوں پر سو کر کے دیا اور مصر کے جایا گیا، باب القصر کے پاس اس نے اہل شام سے دشت محسوس کی، ایک اس کی ہر پانے نکتہ اذیت اور طغلیات اور قلعہ آئے اس کے جسوں سلوک کی وجہ سے اس پر حریف ہوئے اور رہے۔

اس کے بعد ۲۳، جب مصرات کے دن امیر سیف الدین طغیانا، امیر سیف الدین طغلیانا، اور امراء طغلیات کے نائب امیر علاء الدین ابی قحس ماروانی پر مخالفت کی گئی، انہیں نائب سلطنت کے حاضر باشوں میں سے تھے اور اس کے ہتھکڑیا اور شہنشاہ محسوس کے مقرر تھے، اسی کی سلطنت کی وجہ سے ان کو فوجی اور طغلیات کے نیچے کے پانے تھیں اور قلعہ منصور وے جایا گیا، اور وہاں پر جو امراء گرفتار تھے ان کے ساتھ تھ کر دیا۔

پھر غزنی کے امراء علی کو فرم سے آگے جو چاہنے کے بعد راست سے واپس کر دیا گیا، اور اس کی طرف صفی کی عیادت کا قلعہ مار بھیجا گیا، پس اس کا حال مہم کی ہو گیا، اور اس کے ساتھی اور اصحاب بہت خوش ہوئے۔ اور دمشق کی سپردی لینے والا تھے، یاد مصر میں گئی بار استغنی و بیچ کے بعد ۱۹، جب مصرات کے روزوں کی عیادت کا قلعہ دیا گیا، اور اس نے کئی بار زمین کو بوسہ کیا مگر سلطان نے اسے معاف نہیں کیا، اور وہ امیر سیف الدین احمد حرقہ، جو حقیقتاً بخاری کا کھانی تھا، اور اس کی بی بی تاریخ سلطان کی بی بی تھی، اس کا لینے والا وہاں کے آخر میں مصرات کے روزہ لیا گیا، اور اسعادہ میں امراء اور قضاہ و ایمان اسے سلام کرنے اور اس سے دوستی کرنے اس کے پاس گئے، اور ضیافتوں اور چائے و نوش کو اس کے پاس لے گئے۔

خود ان ہستی کا واقعہ اللہ نے اس میں انہیں سخت عذاب میں مبتلا کیا۔ ... اہل القہر سے کہ عوارا نے ایک ماہ گذار، یہ ہستی نائب شام کے لئے محسوس تھی، اور وہ کئی ملکی تھے، انہیں اور بی ناٹی بھی کہا جاتا ہے، یا ایک مضبوط اور شوقا ہوتی تھی، جس کی طرف ہر ملکہ و رہنما اور ہائی چاروایا تھا، ایک شیطان رو کاں ہتھیر جو قرقہ اور والد بیٹے سے مشہور تھا، ان کی پناہی انہوں نے ہتھیر کو لوٹ کے لئے بہت سے فراوان تھے، اس وقت والی الوداع جو شعلہ منگل سے مشہور تھا نے ان کی طرف ہتھیر کی، وہی دو انہیں منع کرنے اور ان کی رہنمائی کرنے کے لئے ان کے پاس آیا، اور اس نے ان سے عمر الدین کا خط لکھا، انہوں نے انکار کر دیا، اور وہ اس سے جنگ کے لئے تیار ہو گئے، لیکن ان کی کھڑت کو دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

اس نے نائب کو کھٹکھا کہ وہ ان کے اور ان جیسے لوگوں کے مقابلہ کے لئے فوج تیار کی کہ وہ اسے نائب نے امراء طغلیات اور شہر دت کی ایک جماعت اور تیر اندازوں کے قلعہ میں سے ایک سو افراد اس کے لئے تیار کئے۔

جب وہ ایک ایک ان کے پاس پہنچا تو وہ فوج سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے، انہوں نے اسے قہر دے اور اس کے اور شہر کے درمیان جاگے ہو گئے، اس وجہ سے انہوں نے چاندوں طرف سے ان پر تیروں کی بارش کر دی، اور ایک سو سے زائد ان کے انفرادی کر دیے، وہ وہاں کے بلی بھاگ گئے، اور وہی الوداع نے ان کے ساتھ افراد کو گرفتار کئے، اور دھتو لین کے سر قہم کر کے ان قیدیوں کی گڑبڑ میں لگانے کا مشہور کارسکالوں کے مارے مگر کوٹ لئے، انہیں نائب سلطنت کے قلعوں کے حوالہ کر دیا، پھر واپس لوٹ آیا، ہتھیر دت کا شیوہ بھی ان کے ساتھ تھا، اس نے ان کو امیر علاء الدین ابن غاصر کی کو طاعن کر دی، وہ ان امراء طغلیات میں سے تھا، انہوں نے مضبوطی خاص طور پر ان سے مل گئی۔

جب وہ کسی قیدی کو فوجی کرنے سے تھک جاتا تو وہ طغلی کو اس کے لڑنا کرنے اور اس کے سر کو بقیہ قیدیوں کے سر پر لٹکانے کا حکم دیتا، اس نے - بار بار ان سے یہ کہایا حتیٰ کہ ایک دن جو ان کا سر قہم کر کے اس کے ہونٹھے آپ کی گردن میں لٹکا دیا، اللہ والا الیہ ماجھوین۔

پس اس سے بڑی بوجھ تک مزاحمتی، جس کی مثال اس اور ان کو اس وقت تک نہیں ملی تھی، یہ سب کچھ ان کو ان کے کئے گئے انہوں کا بدلہ آپ کا وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں، اسی طرح ہم محض غلاموں پر ان کے افعال کے باعث محض لوگوں کو صدمہ کر رہے ہیں، ہاتھ دانا ہے وہ انہوں۔

نائب سلطنت امیر سیف الدین استودر بخاری کی آمد۔۔۔ اس سال اشعنان و سواد کی کج امر سیف الدین استودر بخاری دہلی سے ہری جانب سے شش کا نائب کرایا، لوگوں نے اس کا اشتہان کیا، اس کے لئے چلے گئے، جب وہ چھٹ کو برآمد ہونے کے لئے پیدل چلے تو شش نے دستہ بجا، اس کے پہلو میں امیر سیف الدین پر مشرورہ حاجب، الجلب تو اسے طلب کر سکا نائب نکلا گیا، اس نے مدخل کو قہر کے پاس کہو گیا، اس کے پاس اس کے لئے فرش اور بڑی بڑی چائیاں بچھائی گئیں، بعد ازاں دوسرا ہوا تو پھر اسے اسے پہلو میں لے لیا، اور دوزخ کی طرف چلا گیا، پھر اس نے اسے سولہ گنا، پھر وہ گزشتہ تین کے مگر یہ پروردگار دادا دیکھ آپا، ان کے غری خدہ میں امیر سیف الدین پروردگار کے لئے طلب کر دے کی نیت اختیار فرمایا۔

منگل کے روز مصر کے بعد ان کے غری خدہ میں بشری النبی حاجی بھاد الدین بمواظفہ بادشاہ کے لئے دھال کے لئے ہانگی اور سوار کے لئے اسی کی طرف جا رہی تھی، کھڑک سے لے کر آپا سے بات آپ اور دیگر لوگوں نے بہت کران گذری آپ نے بعد کی شب سفر شروع کیا کی سبابت آپ کو اس طرف کی نیت اختیار کرنے کی اجازت دی گئی سو آپ نے اپنے بڑے بڑے کے ملازمین کو نائب نکلا، یہاں شش بخیر ہو گیا، امیر سیف الدین جو منگل چوتھ کا نائب سلطنت تھا ہانگ گیا، اور دوا چاہا ہو گیا، پھر ان دونوں میں اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ حراں میں، جو بارہوی کا نائب مسو ہے، ہے خیر اس میں گزرتا رہا گیا، اور اس پر مخالفت کی گئی، ہارنہ سے اس کے بارے میں فیصلہ نہ ہوا، لوگوں کو اس پر یہ تعجب ہوا، پھر اس کی کوئی حقیقت نہ تھی، اس کے دیکھنے والوں نے خیال کیا تھا کہ یہ وہی ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ خیر اس سے ایک ایسا تعمیر خدہ بعض وجہ سے اس کے مشابہ تھا۔

بارہویہ میں مشہور ہو گیا کہ امیر عزالدین فیاض بن سنا، ملک اشعرب نے بادشاہ کی اطاعت سے بدگشتی اختیار کر لی ہے، اور دوزخ چلا گیا، وجہ میں جو شش فرمایا، اور یہ رسالہ اس کی ناشی میں پڑھا، غرہ جیسے دھواں طرح ملی فوج وغیرہ کے پاس سلطان محمد کو آکر اسے حراں کر کے بادشاہ کے سامنے حاضر کیا جائے، انہوں نے اس پر ہر کی کوشش صرف کردی، لیکن وہ اس سے بے شکستات میں اس کے چلنے جانے سے عاجز آ گئے، اور وقت جا رہا، اور دوزخ چلا گیا، سو وقت تک ہو گیا اور اس کا ملنا مشکل ہو گیا۔

واقعات ۶۸۱ھ

اس سال کا آغاز ہوا تو مصر انوس کا بادشاہ ملک ناصر حسن بن الملک بن سرحد بن الملک المسعودی تھا، وہ مصر و شام کے دوسری گزشتہ سال والے حصے شام کا نائب سلطان بخاری کا بھائی سیف الدین استودر تھا، بکری ناشی ملان الدین بن غلامی تھا۔

حرم کے شروع میں شش قدس شریف میں شش ملان الدین السلانی کی وفات کی خبر آئی، دوسرے روز مسجد اقصیٰ میں بدھ نماز ظہر پڑھا، نائب الحدیث کے قبرستان میں دفن کیے گئے، شپ کی عمر ۶۶ سال تھی، آپ تدس میں قیام کے دوران ۳۰ سال تک دوسرے صاحب کے دس دس اور دوا دوا میں بسر کیے تھے۔ آپ نے تعظیم و تہذیب کا کام باہم صحیح کے مخرج کی تاپ کو اعلیٰ والہ دلی کی معرفت، جزا دوزخ قادیان مخرج میں کمال حاصل تھا، اولیت نذیب میں ماہر تھے، آپ کی کتابت کو دوزخ میں محنت و عہد کے ساتھ مشکل میں تھی، آپ کی متعدد تصانیف ہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اپنی تہذیب و خلق کی خانقاہ اسماعیلیہ بوقت ترویج تھی، آپ کے بعد اس شخصیت نے دوسری اور حراں خطیب و جان الدین بن خدہ کے پورا کی گئی، اس تاریخ سے پہلے ان آپ کے پاس کی تھی۔

حرم بصرات کے بعد دوزخ میں بھادو اشرف بنی پر محمد بنی کی گئی، اسے لفظ داوید لکھنا کیا، کیوں کہ حراں بمواظفہ کلن حاجب اور ناشی حسن مطلب حاصل کرنے کی راہ پر جست تھی، ظاہر ہے کہ یہ بختہ سان کے مشعل کی طرف سے تھا، حقیقت میں اس کی کوئی بات نہیں تھی۔ اور امام بھراک، انھیں کے بابت معلوم ہوا کہ وہ چلی سلطان کا کام بناتا ہے، اور اس کی وجہ سے صند نہ دے سکا، ایک حدیسی بکرا گیا، کیوں کہ وہ دوسرے فکرو دشاں کے پسند، بھادو کے سامنے سے کڑے مارے گئے، اس طرح شش زین الدین بن دوزخ ششانی تھا، اس کے پاس سے شش کر کیا گیا کہ

[illegible]

الاعظم فریبہ کے بعد محل آج بکراؤں کے بعد مئی اور گرمی میں جاتی ہے۔ اس کی وجہ سے بلاد عرب میں سے انیس سو تھپتھپ کا سامنا کرنا پڑا۔

[illegible][illegible]

جان کی قربانی ہے کہ جنگ جو پہلے میں جنوں میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی حیثیت اور نہائی باقی کو لوگوں کے سامنے دکھانے کے لئے جان بچا کر رہے تھے وہ اب اپنے عقائد کے مقابلے میں کوئی کام نہیں کیا۔ اور مسرت و فائزیت وقت مقرر ہے، لیکن ان کے سامنے کواکب و شمس اور تمام جگر کی جگہ جس کے ارباب و رئیس پر تو قہر و عذاب اور بہت سے فوجیوں کے ساتھ سے آپد کر کے انھوں کے پیروں سے ملے۔ اگر مہم بھگوان یا علیا، ایک دوسرے کا کھانا کھا جائے، ان جانوروں کے کھانے اور جو کے کھانے اور ان کے انھیں پہنا دو لوگوں مخصوص لے کر آئے۔ پھر کھانا ملائے۔ یہ کر کے ایک عظیم باسزہ کے پاس گیا اس نے اسے معاف کر دیا۔ اس کے کوئل خلعت پہنے، اداوے تھوڑے تھوڑے ٹیڈنگ کر، اور تھوڑے سا فخر و لباس، اس کا ایک اور ایک دیو کی عہد بہت سے افراد اور کارہ سے اسے قد آور کر دیا۔ یہ ایک فی حد سے کیا معاف کی کیا ہے؟ کہ وہ ان کے سامنے تھے تو وہ اسے معاف کر دیا۔ اس کی شہر شہر میں ان افراد اس باقی کے کارہ سے قوم کے کھانے پر کرنا۔

[illegible][illegible]

خوف سے دروازوں اور چھتوں پر مات گھڑائی خبر اور اس کی اولاد نے گھرائی جس قدر حضور میں رات گزار دی لوگوں کو اس عظیم مصیبت کی وجہ سے اس پر اتنا غم یا جو تکلی مصیبت کے بعد جلد ہی اسے پہنچ گئی۔

اس واقعے کی طرف میں میر ناصر الدین بن محمد بن الدواد اور اس کی بیوی نے وفات پائی اسے اپنے استاد کے ہاں بڑا مرحہ حاصل تھا اور اس نے اپنے کام میں خوش تھی سے اپنی زندگی کو گزارا، پھر اس نے اس کے استاد کے دل کو اس سے پیار دیا اس نے اس کو مارا اور اس کو موزوں کر کے چیل میں ڈال دیا، لوگوں کے پاس اس کا سر پہاڑ کیا، نبوت بائیں اباد میر گروہ اپنے گھوڑے پر اپنے تھمیں کے پاس کھڑا ہوتا تھا ان سے خرید و فروخت کرتا تھا، اور ان سے برابری کرتا تھا، اپنی حیثیت اپنی زمین پر دھڑا کر لوگوں کے سامنے عبرت بن گیا، حالانکہ اس سے قبل الدواد یہ بھی ۷۰ عزت و وجہ ہوا اس اور دنیاوی سر بلندی کا حاصل تھا اور اللہ پر نوری تھی کہ جلد کرنے کے بعد اسے پست کرنا واجب ہے۔

اس کی سزا دینا چاہا کہ وہ معلم بلان مارا اس کے دلوں لڑکوں کو قتل سے روکا دیا گیا، ان کے گھر اور ان کے خاندان کے سرور کوہ بیٹے گئے، لیکن گھر کا بیٹا لے لیا گیا اور وہ چند سال تک اس کے والدین پر مقرر رہا، اور اس کے والدین پر مقرر ہوئی تھی کہ ایک مجلس اس کی خاص ہو، اور وہ بار بار اس المال اللہ کے قول اور ان لیسلم فلکم و اس اموالکم لانتظلمون و لا تضلمون کے تحت اپنے نسل والی پر قبضہ کرتے، پھر میں اعلان کیا گیا کہ اس سے یہ سلوک اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ کفر و کفر میں کرتا ہو، وہ بی گناہ رہا، سلطان کے واجب، شہ کے حوالی اور عمار پر پیش شہ کے دروازوں میں اور اس کے اطراف میں یہ اعلان کرتے رہے، اس واقعے کی تاریخ کو اس نے غم آگاہ کہ کچھ یوں کی لوگوں کو ان کے گھر میں اور حالوں تک چھوڑ دیا جائے، لوگ شدید غم و غصہ اور مطالبہ کے بعد ان کی رہائی پر رضامند ہو گئے، لیکن یہ سلسلہ قائم نہ رہا۔

اس واقعے کے آخر میں شیخ شہاب الدین مقدسی واقعہ نے تصدیق کی، اور یہ مصر سے عرب صحابہ کے سامنے آیا، لوگ اس کی طرف گئے خاص شافعی اور مالکی بھی حاضر ہوئے، اس نے قرآنی آیات کی تفسیر پر گفتگو کی، واضح اور خیر اللہ کا صفی صوفی کی اشاراتی قوت کی طرف اشارہ کیا، اس نے خوب بیان کیا اپنے شہر و وطن تک لوگوں کو اور اس کا کہ جب اس نے دعا کی تو لوگ اچھے کے لئے کھڑے ہوئے، اس کی دعا میں لوگ کھڑے رہے، میں نے بھی ان سے وفات کی میں نے ان کو خوش نصیب خوش گفتار اور دو سب پایا، اللہ اس کی اور ماری اصلاح کرتے۔

جہاں عثمانی کے شہر میں ناصر بن سید الدین بن محمد عرابی نے اس کا لقب فرمایا، وہ اس کا لقب فرمایا، اس کے شروع میں اہل تقویٰ نے حج کی خواہش اور اس کی ایک جماعت عواموں اور بیویوں کے ساتھ ان کی کشتیاں ہوں کے اوپر سے تھیں، جس طرح ان کے پاس سے تھیں ان میں سے وہ نکل گئے، لیکن پھر ان کا جہاز چل کر باہر آیا اور وہ ان دلوں کے لئے رہی کچھ تھا جس سے وہ بچے، تھے، اس کے بعد نائب سلطنت کی طاقت نائب خود پر پڑ گئی، نائب نے اس کے دونوں لڑکوں اور اس کے بھائی کی پٹائی کی، اور ان کو پیش میں لے کر دینا نائب نے اس واقعہ کے بارے میں سلطان سے شکایت کی، نائب خود کو موزوں کر کے اور اسے وہاں سے لگا لئے کے بارے میں بادشاہ کا حکم آیا، اس نے سلطان کے سوال کے لئے جواب دیا، اس نے چھ سال میں قابو پایا تھا، اس کا لڑکا شہ سے معزولی کر دیا گیا، اس وقت عزت سے عزال تک پہنچ گئے۔

مزد و خاندانی الہی سواد کے دروازہ میر تاج الدین جبریل بن نائب علیہ امیر صوفیہ الدین کے پاس سے آیا، اس نے یاد دہش کے درخیز خصوصی اور ان کے لئے ان کی چاہا، جبریل نے مذکور کے ساتھ سلطان کے پاس پہنچا، وہی، جبریل نے قزوئی مدت میں بہت سے قصے سنا گئے، بیکر خانی خاص ناصر بن نے اس کو خوش نصیب دیا، لیکن خدا کے درویش معلوم ہوا ان کے گرجوں کے دروازے نصیحتوں میں ان کو بڑا مصر لگے گئے، میں کہتا ہوں کہ ان صبر کے دروازے جو اس میں ہیں یہ وہی دروازے ہیں، ان کے ان کے سال میں نے انہیں نبیہ اور الدواد ۶۹۹ھ کا ہے اور وہ اس سال میں اللہ کے فضل سے پہنچ گئے۔

اس واقعے کے آخر میں میں اطلاع ملی کہ شیخ سلطان سے قطب الدین جبریل کو ان کے مقدم کے معجز سے نکال دیا گیا، اور ان میں چہ مطالبہ کیا گیا، ان کا گھر خیرا دیوان کر دیا گیا، انہیں معاف کی طرف ہلا دیا، ان کو پایا، مطلق کے پاس سے گزرتے ہوئے نائب الفرنج کے ہر ہر رسد جلیق میں اترے، اور میں نے سلام کرنے والوں کے ساتھ آپ کی ملاقات کی، کیا وہ لکھا کہ ان کو ایک خوبصورت بھیجے، اور جو کچھ بیان

کیا جاتا ہے۔ اس کے پاس ہے اور وہ فصیح القلم ہوتا ہے اور اس میں غریبی پائی جاتی ہے اور اس کے پاس تو مبلغ اور تصوف بھی ہے اور اس کے ہاتھ میں کھنجر ہے اور وہ عابد و لوہے کی طرف مائل ہو گیا۔

ساتھ جب کی جنگ فتح شریف الدین علی احمد بن مسعود بن ابن قاضی بطلی و یار مصر گیا، وہ واک کے گھوڑے پر سلطان کو دربار میں جسے سلطان نے قاهرہ پر مغریہ میں غلبی کر دیا تو اس کے لئے تعمیر کیا تھا، مضرب تھا، اور اس نے اس میں فساد و ایمان اسے اللہ و اس کے آئے اللہ سے سلامتہ کئے۔

نائب سلطنت احمد مرزا بخاری کی گرفتاری۔ قاهرہ میں بدھائی جنگی خاندانی کے جہانی نائب سلطنت امیر سیف الدین احمد مرزا اس خطی میں ہے جو سلطان کی طرف سے لکھا اور اسے تسلیم کرنے کو آتی تھا گرفتار کیا گیا۔ اور اس دن وہ میدان ابن بابک کی طرف ہوا تھا، جب وہ انہی پر یہود و نصاریٰ کے قہرستان کے پاس پہنچا تو حاجب کبیر نے فوج کے ساتھ اس پر سختی کی۔ جس نے اسے طرہائیں کی طرف جانے کا حکم دیا۔

چنانچہ وہ طرہوں میں چلا گیا اور اسے سعادت کی طرف اس کے لئے جان بچانے سے روکا، اس کے بعد وہ اسے جس کے قبضہ قدرت میں رہ گئی ہے اور وہ پاتا ہے کرتا ہے، وہی صوبہ پر مشہور نائب سے ملای ہو گیا، حاجب کبیر کاوشہ کے حکم سے اس میں بیٹھ کر تھا، امیر سیف الدین یہود و نصاریٰ کو سب کو تیار کر کے لئے مقرر کیا گیا۔

ماہ شعبان میں امیر سیف الدین یہود کے لئے اس کی تیار کر کے لکھا، ماہ یونی فوج کی ایک جماعت کے ساتھ سورہ ہو کر آئے کہ ہم یہ کیا بھی دیا، دن میں آ کر اور ان کے لئے تھا، اور اسے سلطان کی خدمت میں حاضر کرنے کے لئے تھا، کون سے تین کون سے ایک تہہ کے لئے معافان بننے کا حکم دیا گیا، ۱۰ شعبان جمعہ کے روز سلطان کے پاس گیا۔ اس کی طاقت ہوئی، ان کے درمیان کبیر کی بیوی ہو گئی، اور ان کے ساتھ چار بیویاں تھیں، امیر سیف الدین اور اس نے بیکے خرو کی کہ وہ اس نے چاروں طرف سے ان کا صوبہ کر لیا، کیوں کہ یہ وہ اس کی تعداد ۱۰۰۰۰ تھا، جو تھی، اسے سعادت حاجب کبیر کے ترکی نے جو سو تھے، ہر کیوں نے بدھ بن پر تیر ہزار کی کر کے ان کے متعدد و غزوہ پاک کر دے، ہر کیوں کا صرف ایک آدمی قتل ہوا، ایک ترکی ہی تھے اسے اور وہ بدھ کو تیر ہزار، جس سے اوّل ہو گیا، پھر ان کے درمیان سات حاضر ہو گئی، اور ترکی کا وہ سے نکل گئے، اس میں ہر کیوں اور یہودوں کے احوال موت لئے گئے، نایک قسم کا کٹیر باہر گیا، اس کے نزدیک کے لئے چند دشمنی اور آواز دے، نائب سلطنت ابن کی آمد کا حکم تھا۔

نائب سلطنت امیر سیف الدین علی احمد مرزا کی دمشق آمد۔ ۱۹ شعبان ہجرت کے روز نائب سلطنت کی اپنے لشکر کے ساتھ دھوا قہرہ میں رات گزار کر دمشق آمد ہوئی، لوگوں نے اس کا استقبال کیا، اور میان میں بدھ کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا، جس میں اس کا ذکر ہو چکا۔ چنانچہ وہ شہانہ نوبت کے ساتھ دمشق میں داخل ہوا، حسب واقعہ جو کھٹ کو بوسہ دیا، پھر دارالسعادت چلا گیا، اس کی جماعت خود راہی، اور بالعرفہ اکی میں لشکر کی جب سناں کی آمد سے سلطان بہت خوش ہوئے۔ اللہ اس کی مدد کرے۔ عی اللہ علیہ۔

امیر سیف الدین علی احمد مرزا کا خیابار میں رہنا پر حملہ۔ ۱۹ شعبان میں امیر سیف الدین علی احمد مرزا نائب دمشق ہونے کا بیڑام لکھا، اور ساتھ تھا اسے یہ غم کیا کہ وہ بھی فوج کے نائب لشکر کے ہمراہ، امیر خیابار میں رہنا پر لشکر کشی کر رہے تھے، اس نے سلطان کی خدمت میں عرض کر کے اور سعادت اور اس سے تین امیر سیف الدین علی احمد مرزا کے شہانہ کی چار درجہ کو بروز جمعہ اس میں سے سلیم کے پاس گیا، یہ پہنچا اور خوب جھگڑا ہو گیا۔ امیر سیف الدین علی احمد اور (ان کے پاس جنگ کے جتنی شہرہ ہیں) کہتے ہیں کہ اعراب نے چاروں اطراف سے ان کا گھیرا لے کر لیا، اور قہر کیا، آخر وہ تھے بہت جلد، انہیں اور طلبہ نے ترک صرف ایک سو چار تھے۔ پس انہوں نے اعراب پر تیر ہزار کی شروع کر دی، اور بہت سے اعراب قتل ہو گئے اور دھڑکوں میں سے صرف ایک شخص مراد و جان قرب ہوئے، اس نے مقابلے میں قتل ہوا، اسی دوران رات حال ہوئی اور ترک مرادوں کے گھیرے سے نکل گئے اور چار ہزار دھڑک شروع ہو گئی۔ ترکوں کے قہر سے ان کی صفائی کے لئے متعدد اور آمد دمشق سے روانہ کیا گیا۔ نائب سلطنت نے وہ دور کے لشکر اس میں قیام کیا۔

امیر و حسب مصلحت بن ہوئی، ان میں بہت دھڑک سے اعراب کا صوبہ کر آیا، اس کے ساتھ امیر ابن عرب بدھ الدین ابن ہار بھی آیا۔ مصلحت "المصلحت" سے

دشمن میں نائب امیر صیغ الدین بن عبد مرخو کو رقی قہودہ و فوج کا ناظر منتخب کیا۔ وہ خطبہ پور شرف کا گھرانہ تھا۔ ابن قہودہ نے اس کا دربار اور قاضی الامین الدین بن اظہار کی مدد سے المال کا نظام صلاح الدین حلیہ کی قیادت میں چاہا جو کہ چاروں سال میں شامی قرائین لکھنے والوں میں سے ایک تھا۔ اوقاف کا تنظیم امیر ناصر الدین بن فضل اللہ اور نائب الخلیف ابی علی بن علی تھا۔

وہ پادشہ کو کیا تاکہ "بھارت" کی بہت حاصل کرے اور اس شہر کا منتظم "ناصر الدین کوزا" ابن الشافعی تھا۔ ۹۷۵ھ میں وہ مومناہج کے وقت نماز کا نائب "ابو بکر بن علی" بن گیا۔ پھر وہ مصر کی جانب سفر کے دوران دمشق میں قضاوت میں اقرا۔ پھر وہاں سے "روادہ" جہاں "کے کانوں کی جانب چلا گیا۔ جس نے قضاہ میں بہت سی قیادت کی تھیں، لہذا اس کے استقبال کو آئے۔ وہ اس باؤ کی "شامی" و "مصرات" کی بیعت تک وہیں نہکا اور پھر مصر روانہ ہو گیا۔

جس میں انکیا طرکی گرفتاری ۹۷۵ھ میں بروز اتوار کو "مختار شافعی" کے قید خانے سے "حسن بن اظہار" کو مالکی عدالت میں پیش کیا گیا اور اس نے فرعون کے ایمان لانے کا دعوہ کیا اور اس کا جواب گوارا تھا۔ اس نے پہلے اپنے اعتراف سے اس کی تصدیق کی اور دوسری و تیسری مرتبہ مذاکرے سے تصدیق کا اظہار کیا۔ وہ ایک روز جو شافعی کا تھا وہ کوئی دلیل بیان نہ کر سکا۔ پس اس کے خیال میں ایک شب یہاں ہوا تھا جس پر وہ کوئی جہت قائم نہ کر سکا۔ چنانچہ اس کا گھبراہٹ کر گیا۔

اس مافی آدمی نے یہ گمان کیا کہ جب اس نے اللہ کے عذاب ظہیم کو دیکھا اور غرق شدہ قیابہ ہو گیا تو کیا لا میں ایمان لایا کہ صرف وہی معبود ہے جس پر بنی اسرائیل ایمان لانے میں ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں؟ حالانکہ اللہ فرماتا ہے: "ہاں کہ (تو اب ایمان لایا ہے حالانکہ تجھے ازیر آئے تا فراموشی کی اور تو مفسدین میں سے تھا پس اُن فرج ہم سے ہوں کو نجات دیں گے تا کہ تو آتے والوں کے لئے نشان ہو" لہذا اس کی یہ حالت اس کو فائدہ دینے لگی۔ جیسا کہ اللہ دوسری آیت میں فرماتا ہے کہ (جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھا تو کہتے تھے ہم خدا نے واحد پر ایمان لانے اور جن کو ہم شریک مانتے تھے ہم ان کا کفار کرتے ہیں۔ پس ہمارے عذاب کو دیکھ کر ان کا ایمان لایا انھیں فائدہ دینے لگا۔ یہی اللہ کی سنت ہے جو اس کے بندوں پر ہو چکی اور کافراں پر خیر ہے میں ہوں گے) ایک جگہ اللہ فرماتا ہے (پس لا شبہ میں لوگوں پر ہے۔ یہ اللہ کی بات واجب ہو گئی ہے وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے خواہ ان کے پاس عقلی ثبوت آجائیں حتیٰ کہ وہ عذاب الیم کو نہ دیکھ لیں) اس نے کہا تم دونوں کی دعا قبول ہو گئی ہے۔ پھر اس کو دوسرے روز لایا گیا تو وہ اپنی گمراہی پر رہتا تھا چنانچہ اس کو سوکڑے ماسے کے ٹکڑے دو دیے گئے اور وہ جب کی جانب اس پر ہو گیا۔ پھر انھیں وہی سے لایا کہ قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ پھر قید سے روز حاضر کیا گیا تو وہ غائب ہو گیا اور اس کو یہ خبر کہ وہ باق تھا۔ چنانچہ اس کو بھڑکایا گیا اور شیر میں اٹھان کر دیا گیا۔

خزائن کسوف کی ادا ہو گئی ۱۳۷۵ھ میں بروز منگل چاند گرہ میں ہوا پھر وہ دونوں میں چھاپا تھا اور عشاء کے متصل دوبارہ روشن ہونے لگا۔ چنانچہ خطیب نے نماز کسوف پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ غفرات کا ۲۰ سورہ نعت میں سورۃ قیامت کی تلاوت کی اور وہ عشاء کے بعد اقرار اور دعا میں کے خطبہ دیا۔ اس اور روزنی کے متعلق موصول ہوا کہ وہ روز بروز قاضیوں اور علماء کے پاس کی طرف سے پانی کی فریادیں رہی اور پہلے یہ وقت بھی نہیں دیکھی تھی۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ ان سے انکار اور رد کیا گیا۔

امیر النجاشی شرف الدین کی گرفتاری ۱۳۷۵ھ میں انھوں نے اس کو کھڑے سے پہلے غلافی حمل آیا اور اس نے امیر النجاشی شرف الدین کی گرفتاری کو فرما کر کہا جو کہ ان دنوں میں شہر قیامت کے ہونے سے انھیں ہوا تھا۔ انھوں نے ان کو قتل کر دیا۔ (امین)

سلطانی سیاحیوں کے دستے پر حملہ پھر فوج حامیوں کے ہمراہ دمشق پہنچی ان کے ساتھ قراقرم بھی تھا۔ ان کے پہنچنے ہی سے پانچواں دن کے قہودہ سے ہوا۔ کہ مصر کی جانب روانہ کر دیا۔ پھر اعلان کی کہ اس سلطانی لشکر۔ پانچ سو سواروں کے ساتھ کہہ تاکہ وہاں سے اور ان کے خواہش کو تسلیم کر دیا ہے۔ ان کے قہودہ سے چھین لئے ہیں۔ چنانچہ وہ دست مال است لیا کہ مصر کو لیں۔ لیکن ان کا اندازہ انھوں نے۔

شیخ علی بن النعمان کی گرفتاری اور ان کی قید۔ ۵۔ جمادی الاولیٰ ۷۰۰ء کو جلاوطنی و قاضی القضاۃ شرف الدین نے شیخ علی بن النعمان کو غازی کا محکمہ پایہ جو کہ بانی مملکت ہے اس میں تمام سے خطاب کرتا تھا اور وہ اپنے دل میں خلافت کا خیمہ اور جو اس سے جتنی بھی باتیں کرتا تھا وہ اپنی گفتگو میں ان کو مضبوط اور اللہ پر ہی تکیہ کرنے والا تھا۔ چنانچہ ان کو قسمی سے جا بجا اور تو چکا محکمہ پایہ اور تو چکا محکمہ پایہ ان کو اس سے فارغ کرنے سے روک دیا اور قیام پایہ اور چنگیز اس کے معائنہ کے واسطے اس میں اطلاع کی کہ قاضی سے اس کو کسی اور مسمار دہ سے کسی بناء پر مدد مانگ دیا۔

ابن النعمان بہت زائد ہے اور یہ مصروفی قصص خود وہ پیش کو سنت اور پڑھتا اور اسے اپنے وقت میں یہی ابن النعمان اور جو اس سے بہت زیادہ مثال سے ساتھ لوگوں کو سامنے نہایت پناہ پناہ کی طرف آئے ہو گئے اور اس کے منکشف ہو گئے۔ اس کے کام کے القضاۃ ان کے مقیم کے قریب تھے۔ اس کے سامنے نکلا اور چاہے کہ وہ وہاں سے قریب تھا کہ وہ یہ کہ وہاں سے کہ اس کے اپنی تعلیمات میں بعض ایسی باتوں کا ذکر ہے کہ وہ اس سے بہت زیادہ مثال سے زائد ہے اور ان کی ملامت سے اس سے حاضر ہو اور تو قاضی نے اسے طلب کر لیا اور یہاں کے مطابق اس کو تکلیف دی کہ وہ اللہ اعلم۔

ملک منصور صلاح الدین محمد کی سلطنت۔ ابن الملک مظفر حاکم ابن الملک ناصر محمد ابن الملک منصور قلاوون ابن عبداللہ مصری۔ اس نے ملک ابن ناصر محمد ابن الملک ناصر محمد ابن الملک منصور کی حکومت سے زوال کی چند روایات ہیں اور وہ یہ ہیں کہ جب اس نے جمع و ہمیں میں عبداللہ ابن ناصر محمد سے ملاقات کی اور ان کی کئی کئی باتوں سے اس کا اور اس کے بیٹے کو اپنی اور بیت المال کے اخراجات سے کہتے ہیں کہ اس نے اس سے بہت سی زمینیں اور شہر خریدے اس کے خواص اور ملاوشتان میں سے کسی میں بھی اس کو وہاں نصیب کرنے اور اسے طاعت کرنے کی جرأت نہ تھی۔ چنانچہ لوگوں پر یہ بات بہت کھاس گزری۔

لوگوں کے دلوں میں سلطان کی نفرت۔ بالآخر اللہ نے اس سے انتقام لینے کی تھان فی اور اس کے لشکر کو اس میں مسلمان اور عوام خواص کے دل سے بھیر دیا اس نے اس کی رسم نکاح اور نکاح میں روک کر اس نے چنانچہ اس وجہ سے اس کے خواص اور امراء اور لشکر میں کئی آگئی۔ اس نے لوگوں کو اس کے دل میں ایمان اور اس نے اس پر پناہ دینے والوں پر ظلم و ستم کیا۔ اس کو بھی پناہ دینے والی کی ملائی۔

سیف الدین بیلغا الاسلمی کے ہاتھوں سلطان کا قتل۔ اس وقت اللہ نے سلطان کو اس کے ایک غلام آدمی امیر سیف الدین بیلغا الاسلمی کے ہاتھوں جلاوطن کیا اور وہ اس طرح پیش آیا کہ اس نے سلطان کی گرفتاری کو اور اس کے سلطان میں اس کے سامنے اس کی تباہی میں کی گرفتاری کو کیا۔ یہ وہ بھی اپنی افواہ کے ساتھ تھا اور وہ یہ وہ وہی کہ یہ بھی بولی جاتی تھی سلطان نے اس سے سلطان کے سامنے اس سے شکست دی اور وہ وہی فریقوں کی ایک ایک شاعت کرتی ہوئی۔ پھر سلطان نے قلعہ بیل میں پھنسی دی اور وہی بھی بوجہ نہایت کج اور امتیاز کی بھی تھا جلد سے نہایت نہیں دے سکتی۔ چنانچہ فریق نے قلعہ کا گھیراؤ کیا اور اسے رات بھر کی۔

ابو اس نے رات کو کھوت پر ہمارے کاراوار کیا۔ اس نے اسے لشکر کے ہاتھ پر لایا اور اس کے پاس سے اس کی آخری ملاقات تھی یہ اس سال ۷۰۱ء کی اولیٰ بروز بدھ کا واقعہ ہے۔

منصور صلاح الدین محمد بن مظفر حاکم کے ہاتھ پر بیعت۔ اس واقعے کے بعد امیر سیف الدین بیلغا الاسلمی کی حکومت ختم ہو گئی اور وہ چلا گیا۔ حاکم بیل کے بعد ملک منصور صلاح الدین محمد بن مظفر حاکم نے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ پھر اس نے قلعہ و طلبہ کے اس قلعہ صدارت اور جنگ اس کے ہاتھ پر بیعت سے اسے روانہ ہوئے اس وقت اس کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی اور بعض لوگوں نے ۶۶ سال بتلائے ہیں۔ اس نے اپنے آپ کے دور میں مسلمات و بدھ چاہی کہ وہ اسے اور جو خواص کے پاس سے لیا تھا اسے اعلیٰ کر دیا اور لوگوں کی رسم و رنجواں کو وہ وہ چاہی کہ وہ اس کے دور میں مسلمات و بدھ چاہی کہ وہ اسے اور جو خواص کے پاس سے لیا تھا اسے اعلیٰ کر دیا اور لوگوں کی رسم و رنجواں کو

خصوصی انتظام کریں، اور اپنی چاروں طرف کا اپنے گھروں کے نیچے تک پہنچیں اور جب وزارت اور اصناف کو نمایاں نہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا۔ امیر العرب دہلیام بن مہنا کا استقبال جب مسطقت نے بڑی شان و شوکت سے کیا۔ اور اب شریک کی طرف جا رہا تھا اور جب کے اخیر شہا امیر سیف الدین اتر کر کھڑے اور غزو کی نجات سے جب العجائب کی حیثیت سے مشتعل ہوئے اور چونکہ سالار اس کے برادر اور بڑے میں تھا۔

جب یہ بدبخت نے بہت سے لشکر معارف کے لیے مٹا اٹھا لی ٹکس الخزن، اور دولہ، الکلب، وادی گانے اور مستنکین سے نصف درم وغیرہ اور اسے باطل قرار دے رہا تھا اور ای طرح مرد کے ترے۔ یہ سب سارے تین اور محمد کی وصولی کو بھی باطل کر دیا۔ اس نے اپنے قیاس یہ کہ اس مال کو ضرورت کے لئے سہارا قرار دے اور اس سے بہت گنتے کا کھرا پیا ایک نہ رہتا چھاپا تھا۔

ای طرح اس نے جی بگھڑائی کی تھی اور کاوت کرنے سے روک دیا جو اس کے ساتھ کھڑی تھی۔ چنانچہ اس سال وکوں کو بہت اسودھی اور لذت افزائی تھی۔ مگر خراسان سے بعد وہ ان سے بچ گیا۔

اسکندر یہ کی ٹیکس سے امراء کی بازیابی۔ یہ شہنشاہ کی بیوی محمد بن محمد اسکندر یہ کی ٹیکس سے امراء کو حاضر کیا۔ جن میں شہاب الدین بن تاج الدین، ہیدر شاہ، طبرک اور بزاز کی امیر اور مرزا تھے۔ جب مسطقت نے ان تمام لوگوں کو کھڑے کر دیا جن میں ابی اسحاق اسحاق اسحاق تھا۔ کچھ اطلاع کی کہ یہاں کا راجہ ہے جس شخص اس کے ارد گرد کو پار کرنے کی بات دے۔

ایک عجیب واقعہ اور اس پر عجیب۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ جب مسطقت امیر سیف الدین بن محمد بن محمد کے بھائی امیر سیف الدین بن ابی اسحاق سے بہت خوش تھا جو کہ ہاں کی مسطقت کا شکم تھا۔ اس نے خوشی کیا کہ وہ اسے شام سے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسے جب کے دن میں فوت ہو گا تو ان کی امیر اس نے اس کی بھڑائی کی۔ یہ سب ہو۔ نہ کی ہو تو کی ہو لاکھ و سلطان کا فرما میرزا تھا۔ اگر اتنا دلچسپ ہو تو خود بخود کی جانب سے معزول ہو جاتا۔ اس نے کچھ کام کے لئے اور وہی کا طاقتور کرتا تھا۔

اسی زمانہ میں دمشق کے قلعہ منصور کے جب امیر سیف الدین بن ابی اسحاق مصری کا انتقال ہو گیا جب مسطقت نے اپنے خاص میں سے ایک شخص کو کھڑے کر دیا۔ اس کے لئے مجبور ہو گیا۔ اس کا نائب آیا اور خلیفہ امیر بن ابی اسحاق نے بلکہ طلب کیا اور ان کا نائب بنایا کہ ایک سو اسی۔ کئی خازن اور اس کے سب سے زیادہ جاننے والا تھا چنانچہ وہ اس کے ساتھ قلعے میں گھومنا اور اس کے (خازن و خزانے) اسٹور میں دیکھنا اور سامان در طلب آگئے اور جو کچھ وہ اس میں جو قیمت کو دانی تھی اسے بھی لے لیا۔ لوگ یہ کہہ کر حیران ہو گئے کہ کون سی سے پہلے اس کا نائب کر لیا تھا انہیں جواب دیا اس نے داد و ستاد کے سامنے کھڑے والے سے کہی کہ کون دیا۔ اس کے بعد جب مسطقت اس قلعے میں اپنے چوری شان و شوکت کے ساتھ آنے سے جانے لگا جو کہ اس کی عظمت و شان پر دلالت کر رہی تھی اور وہ اس کے مناسبت حال پر خود گھر کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ

۵۸ شعبان ۶۸۷ھ میں جب دولت دہے کے ساتھ ساتھ ہوا اور نائب شام امیر سیف الدین بن اسحاق کو جو کہ اپنے گھر میں ٹھہر رہا تھا اور کچھ کی نہ کو سکا تھا اپنے پاس بلاوا اور اپنے ساتھ ساتھ کر لیا اور اسی طرح مصر سے آنے والے امراء اور مصریوں کو ایک بڑا دلچسپ کے ساتھ اور طبعی حال ان کے ساتھ ہوا تھا اور ان میں سے اور مرزا وہ بعد کے روز شام کے وقت ستر پر چلے۔

ظلمت گام پر کہ وہ اپنے لشکر و سپاہ اور خاص کو قسطنطنیہ میں داخلہ دے دیں سے کہ ان میں ان کا ہم مقام وہی ہے کہ ہوا کہ قسطنطنیہ کو اپنے دینے کا عہد کر کے گاؤہ اس کے خلافی متحد ہوں گے اور جوان میں سے کئی کو ستر کر لے گا۔ ان کے ساتھ اس کے ساتھ علی متحد ہوں گے اور جوان سے جنگ کے ساتھ وہ ہوا کہ اس سے جنگ کریں گے۔ سب نے جب مسطقت کی رائے کی اطاعت میں ان کے ساتھ کے اپنے ملک منصور بن عاتقی بن مصر بن منصور قلاؤں کو سلطان مان لیا۔ چنانچہ وہ اس مقام سے پورے سے چلے اور جب دولت نائب مسطقت بڑی شان و شوکت سے کھڑا تھا اس کی کاٹیکہ انجام کرے۔

۱۲۔ محمد بن ابی بکرؓ نے کہا: اللہ نے عمر بن خطابؓ کو بقا دیا، جو ان کے لئے ہے اور ان کے حقوق و ضرورتوں کے لئے۔ اور ان کے حقوق و ضرورتوں کے لئے۔

قلعہ کے پرچوں پر منجھکھوں کا نصب کروانا ۔ ادا علی بی بی اور اہل کل جاب السلطنت سیدہ امجدی بی بی نے قلعہ کے پرچوں پر
یہ بات کہ یہ ادا علی بی بی اور قلعہ کے پرچوں کا طرف ہوا لائق نصب نہیں رہے ادا علی بی بی اس نے قلعہ کے پرچوں میں لکھا ہے
قربان ایدہ لائق نصب کرانی چاہیے ۔ یہ بات کہ یہ لکھا ہے کہ قلعہ کے پرچوں پر نصب ہوا ہے ۔ یہ بات کہ یہ لکھا ہے کہ قلعہ کے
ادالہ لائق قلعہ کے پرچوں کا نصب کروانا ۔ ادا علی بی بی اور اہل کل جاب السلطنت سیدہ امجدی بی بی نے قلعہ کے پرچوں پر

[illegible]

آئینہ بڑے مسئلے پر روشنی
ایسی اور اس لیے ہے۔ چونکہ آئینہ مسکے پر روشنی آچکے کہ یہ کہتا ہے کہ یہ فتنی حضرات اس مسئلے کے لیے کیا
کس یا فرماتے ہیں کہ آئینہ بڑا ہوا ہے۔ آئینہ تمام چیزیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنا اور اس کے ملنے کا عکس دیتا ہے۔ اس لیے کہ آئینہ کوئی عکس
اور اس کے سوال پر جواب دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔
اس سے کہنا چاہتا ہے کہ اس عکس کوئی عکس نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔
قصص اور اس کی روشنی پر روشنی ہے کہ عکس نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔ اس لیے کہ یہ عکس دیتا ہے کہ یہ عکس کیا ہے۔

اسی طرح یہ ہے کہ اس فتویٰ کو اڑنے والے کو ٹھیلے کی لپٹا کر اس نے اپنے اس جہ سے غلامی کا سہل کرنے کا قصد کیا ہے جو اس نے ادا کرنے کے ارکان سے خود دیا ہے۔ اور وہ اپنے اس ممکن حق کو حاصل نہ کرنے سے جو یہ خدا کا ہے، جو اپنے مطالبہ کو ادا کرنے کا وقت تھا وہ نہ دے گا۔

اور اس کا اس اشتقاق ہے کہ دوس فی جہالت شجرت اور کونوں و امرا کونوں کے مخالف شیعہ کہتے ہیں جس سے کہنے کا تو اس سے ہے
کہ پہلے قلعہ و مشائخ کی جانب اس معاملہ کو اٹھایا اور پھر بغیر تحقیق اپنے غرض پر ترقی کر لیا۔ واللہ الموفق للصواب

[illegible]

تقریباً دس ہجرتیں ہمارے شہر منتقل ہو چکیں اور بعض نے اپنے چھوٹے رہائش گاہوں کے لیے امانت رکھوا دیے ہیں۔ یہ نیکو خلق کے گھریلو

پھر نائب السلطنت نے چاروں افتخار اور تمام امراء کو بلا کر دوران سے یہ خط لکھوا کر پیش کر کے درمیان میں پھارسی کے لکھنؤ کے سلطان کو پہنچا کر کہہ دیا کہ میں نے اسے اپنے پاس بھیج دیا ہے۔ چنانچہ اس نے اسے اس کے تصرف سے اتفاق نہیں کرتے ہیں اور انجیر میں قصداً کہنے کی گواہی دی۔ پھر انہوں نے مصر میں پہنچانے کے مشن میں عربیہ الطریق کے کامیاب کے تھیں سلطان کو بلا کر نائب السلطنت نے ایک غوثی دستہ اپنے آگے بھیجے کہ

قلعے میں یہ مرنے والے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو سخت تشویش تھی کہ یہی وہی ہے جو مصری افواج کا محاصرہ کر رہا تھا۔ اور قلعہ کو چھانچا اور دوسری اشیاء سے تیار کیا گیا اور جس میں آٹا، گندم، حبہ اور خشک کھانا سمیت ہر قسم کا سامان جمع کیا گیا۔ جس قدر بھی انعام تھے کر کے لے آئے۔

ایک دفعہ جب ۱۹ رمضان المبارک ۷۰۰ھ میں قلعے میں خوشی کے شادیانوں کے ذریعے لوگوں کو اطلاع دی گئی کہ یہ مصری افواج تمام کی جانب ملک پر گزریا گیا ہے۔ اور اس طرح مغرب کے وقت بھی کیا گیا۔ یہی عمل مشکل کی گنج اور بعد نماز صبح ۱۰ بجایا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ جو اس امر کو ظاہر کیا کہ یہ امر اہم تھا، اسے لیس آٹھ گھنٹوں پر سوار شیر کے پیڑ جاتے اور پھر واپس آجاتے۔ مگر اس عمل پر لوگ صدیقی و کذاب سے دہشتاں تھے۔ مگر اس نے قلعہ کو چھانچا اور محاصرہ کی تیاری شروع کر دی۔

یہی حال جب تک تھا کہ یہی مکر بعد میں حالات نے واضح کر دیا کہ ان شادیانوں کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ چنانچہ اس نے قلعہ کو پورے اٹانے اور پھر لوگوں کو خبر دی اور نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا۔

پس اطلاع ملی کہ سلطان رکاب اور بیلا اپنی تمام افواج کے ساتھ ملوہ سے آگے بڑھ گیا ہے جس موقع پر دمشق کو حکم دے کر گزرنے والے امیر علی کے استقبال کے لئے صوبائی انتظامی اور فوجی کمانڈر حاتم آئے اور حاتم کے پیچھے رہ گیا اور لوگ اس پر لڑی گئے جس کا کوئی نہ دباؤ تھا اور صرف قضا اور حاکم کے حکم سے گزرتا تھا۔ اور اس کے بعد حاتم کے ساتھ قلعہ کو مشغول کر لے اور سلطان و خوراک کے ذخیرے حاصل کرنے میں لگے تھے۔ مگر خلفائے مصر پر غالب ہے کہ یہی بھی حکومت تھیں۔ ان کی وجہ سے کی جانب ہم پانچ برسوں پر ہو چکا ہے اور یہی پر کام کرنے والے ہیں۔

۱۹ رمضان کو یہ مصر نے صوبائی کمانڈر عثمان کی نمائی عزائی پر راہ دی اور ملک نے اس کے پہلو میں قضا کی جگہ پر نماز ادا کی اور عاصیوں اور نصیبوں میں سے کوئی بھی نہیں تھا اور شہر میں صرف چند سپاہی تھے اور کوئی منتظم نہ تھا اور باقی سب سلطان کی جانب چلے گئے تھے۔ منتظمین محض شام کے قریب اور علی کے استقبال کے لئے ملے تھے اور پھر واپس قلعہ لوٹ آئے۔ احمد نماز میں حاضر نہ ہوا اور اطلاعات کے مطابق منتظمین قضا اس نے قلعہ میں ہی نماز ادا کر لی تھی۔

دمشق میں سلطان کے اچھی کی آمد اور سازش اس ماہ کی ۲۰ صبح ۱۰ بجے ہوا، قضا کی جانب سے ایک ایسی جانبہ دمشق کے خیالات مائل کرنے پہنچا جو کہ اپنی کے جنس میں سے ایک پڑا تھا۔ اس ایسی کے بیٹے نے اب اسطاعت کے خواص میں سے ایک خاص آدمی کو اکسایا کہ وہ قلعہ پر قبضہ کر کے غلبہ سے اس میں آلات اور خود لوگوں کی اشیاء داغ کرنے اور چھانچنے اور پورے دن کو تیار کر دے اور اس نے سلطان کی اس امر میں مددگاروں کی مانند کی مگر تصرف کیا ہے۔

پس پھر ملک الامراء اس سے ظاہر اس نے کہ کہ اس کے اپنے فوجی ہی قلعہ میں اس کی گھات لگے بیٹھے ہیں وہ اس میں داخل نہ ہوا اور قلعہ کے دروازے کھلے ہیں اور وہ صرف سلطان قلعہ کا فرزند ہے۔ اس بات کو قضا نے جان لیا اور اس نے اس کی مدد چاہی تھی۔ چنانچہ اس نے جواب لکھا کہ اسے قلعہ کے دروازے کے قدامت کو کھلی کی اپنی کے ساتھ بھیجا اور اس نے اس کے جہاز اس دن امیر صادم الدین جو کہ بڑا ہی امراء میں سے تھا بھیجا۔

دمشق کی فتح ۲۰ رمضان المبارک بروز سوموار صبح کے وقت شہر کے دروازے بند رہے اور باب القصر اور باب القریح کے علاوہ تمام دروازے بند کر دیے گئے اور لوگ بہت زیادہ خوف ہراس میں آئے۔ اور سلطان اور اس کے لشکر کی آمد قریب آگئی اور بڑھ کر صبح پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئی۔ بیلا اسی صبح چڑھا کہ قبضہ پر چڑھا۔ اس کی فوج اس محکمہ سے لے کر مدینہ کے کنارے تک پہنچی تھی مگر سواروں کے ہونٹ اٹکی تھیں اس کے انتظامین سے بچے۔ بننے کی دیر پہنچے تھے اور اس روز یہ قلعہ بند ہو گیا۔

۱۶۶۱ھ رمضان ۱۰ و ۱۱ عرب الحمر کے خلاف قیام بردار رہے نہ کروئے گئے، اور لوگوں کا عذر بہت نکدہ ہو گیا۔ اہل مصر میں نے شہرانی کی کورس کی مخالفتوں اور توسل وادہ کی جانب سے تے اہل انہیں کا پانی کا شہہ۔

پس سے اہل شہر چھڑ گئے اور انہوں نے قیام کو حقوں کو نہ دینے کے تار برس سے ہر ایک اور ایک مصلحتہ جس کی قیمت نصف ارم حرم میں نکا۔ مگر ہر ایک اور مصر کے بعد تاروں کو مل دی تھیں، و توں کا کچھ خوش ہوئی۔

جس کے قیام سے بعد تھو طوع آفاق کے بعد بننے اپنے چار امراء امیر زین الدین بن زاید جو کہ نائب قلعہ قند ملک، مصر العریق لن کمال انسانی جو کہ طے کر کا نائب الہی تھا اور ایک اور میر کو قلعہ کی جانب بھیجا اور شہر میں پہنچا اور نبول نے شہر کے دروازوں کے کاکے قلعہ کو دروازہ سے نبول دیکھے۔ بعد اس نے جب یہ دیکھا تو اس نے چہیل ان کے پاس بھیجا دیا۔

سلطان کا دمشق میں مقام المصطب پر اترنا۔ ۱۶۶۱ھ رمضان ۱۱ و ۱۲ سلطان حمید نشان بہر زکی، خند فخر کے ساتھ المصطب پر اتر کر جس کی بیٹی کے بچے ملک اشرف علی بن قردان کی جانب منسوب ہے۔ مگر شہر کے امرہ کو اس میں مورہا نہیں حاضر ہوئے اور اس کے ساتھ اور زمین کو جو مراد ہے۔ منسوب کو است اور نائب حواء امیر زادہ الدین الہی بدائی بھی پہنچا گیا جسے دمشق کا نائب بنایا گیا۔ اس نے اس کا حکم ادا نہ کیا اور اس کی جانب بھیجا دیا۔

۱۶۶۱ھ رمضان کو قلعہ اندہ بن و نہت کی غلبت سے اکی اور صہ ساری اسے کو تار دیا یہ قیامی دفعہ۔ پھر اس نے سلطان کے ہاتھ کو ہوسہ دیا پھر سلطان کی دانیوں میں جانب ہر دو تو لوگ سے ہوا کیا دوسرے لگے۔ اور قلعہ بدر کے ساتھ میں قلعہ میں بیڑہ جنگ استدر اور بن۔ کے ساتھیوں نے پناہ (مگر قلعہ پر کسی دانی نہیں ہے کہ تم جہاں بھی جی ہو گئے موت تمہیں لے لی)۔

۱۶۶۱ھ قردان سلطان نے قاضی قلعہ کو کو بریدہ اور اس کے ساتھیوں کی جانب سے جس میں بیجو اور حماد کے ہاں کو قردانی کی بیڑہ پر شہر کا کیم کو ان سے مصافحہ کر لیا۔

بیدمر کا قلعے سے نکلنے کی شرط لگانا۔ ۱۶۶۱ھ رمضان کو سلطان نے قاضی قلعہ کو کھدخت کے لئے قلعے میں بیجو اور بن کے ساتھ شہر مراۃ میں پہنچی تھی شہر اشرف الدین مارادانی اور مصری فرج کے قبی کو قیامی بیجو کے حاصر۔ اور جس کے اور صہ سے ملگاری تھی غنائت میں مشغول ہوئے پس ہی ان کی شراد و قیام کر لیں۔ اور اس قلعہ ہی اس نے چھ سو تار اندہ بھی چھائے۔

چنانچہ جب قلعہ تو اپنے ساتھیوں کے امران سے ہے اور سلطان کے اس حکم کو تار کیا کہ انہیں صہ کھدخت کرنے کی صورت میں ان سے وائی جی ہے اس پر انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے اہل کے ساتھ بیت المقدس میں رہے گا اور جنگ کو بارہا میں عطا کیا جائے جہاں سے وہ ذاتی کا حصول کرینگے۔ نیز ہر صہر نے مطالبہ کیا کہ جیسا کہ قلعہ کو قلعہ عطا کیا جائے۔

پھر قلعہ ان کی شراد کے ساتھ انہیں سلطان کے پاس آئے اور بن کے امر اور امیر زین الدین بن زید کی بھی قلعہ صہر نے سلطان کو ان کی شراد سے آگاہ کیا تو سلطان نے ان کی شراد تسلیم کر لیں۔ مگر ہر کس کو سلطان نے غصہ دیا اور ہر وہ انہیں قلعہ کے پاس آگئے اور بن کے امر اور صہر بن الہی کو بھی قلعہ۔ پھر انہیں نے قلعہ سے سات کرات گزار دی اور اس پر اہل زمین کے ساتھ صہر بن میں اپنے اپنے مکان میں چلے گئے۔ اور رمضان بروز صہر اور بن اس قلعے سے ہر کس کے ساتھ نکلے۔ پس قلعہ نے قلعے پر قبضہ کر کے سکوا خاں سمیت امیر و صہر بن الہی کو قلعہ سے دیا۔

خروج کے بعد امراء کے حالات۔ ۱۶۶۱ھ اس کی ۱۶ رمضان بروز صہر صہر کے وقت قلعہ تو اپنے میں آگئے اور ان کے ساتھ سلطان کی جانب سے مامون امراء اور ان کے اہل و عیال بھی تھے پس قلعہ اور زکرو امراء کے حاجب بنے۔ اس نے قلعہ اور کو غلبہ دیا اور سلامت و انجان بھیجا دیا۔ زکرو امراء کو زکرو گھوڑوں پر سوار کر دیا ہر ایک کے پیچھے ایک ساتھی لگا دیا جو کہ ہاتھ میں شمشیر لٹکا کر اپنے کو قلعہ کے کھڑا کر لیا۔ مگر لوگوں کے اور میان کھلے عام چھڑا دیا۔ اور وہ اپنی دولت کو کچھ جس میں ان کے مناسبات حال ہے۔ لوگوں نے ہائی قلعہ میں بن کو

انھیں کھڑا والدین فرزند کے لشکر سے تونر لشکر کی صفوں کا حلف عطا کیا۔ تو انھوں نے اس کو مبارکباد دی اور اس کی بیعت سکھ و تودیس کے بعد ان کی طرف رخ کیا۔

۱۲۸ھ تا قید بدو سومرا ناصر بن الرکیہ کی تدبیر میں کوویارہ کا قاضی القضاۃ شرف الدین الکفری انھیں نے سلطانی حکم کے مطابق قاضی بناد والدین بن احمد سے لے کر والدین نے الکفری کو قطع عطا کر دی تو انھوں نے اسے مبارکباد دی۔

عجلون کے کسانوں کی اہم لڑائی..... ۱۲۹ھ تا عجمی ایک فریب شدہ ہوئی یہ عجلون کی جانب سے تونر کے وہاں قتل کا پھوٹ پڑا تھا جس نے اہم لڑائی کی اور جس میں فریب شدہ میں سے ایک جماعت لڑ گئی۔ انھوں نے وہاں کے تونر کو کات والا اور صحت کے پندرہ گز عجلون کے مشرقی سمت میں جہاں سے بھی جاؤ گزلا۔

۱۳۰ھ تا جمادی الثانی ۱۳۱ھ کے بعد امیر کسوف کی مخالفت کی خاطر دمشق کے روز سے نہ کھلے گئے تو انھوں نے اسے نہ افران کیا۔ امیر نسفا اور شرقی کی جانب بھاگا تھا تا کہ بالآخر اسے پکڑ لیا گیا۔

امیر سیف الدین حاز کا قتل اہل حق میں اترا..... ۱۳۱ھ تا ۱۳۲ھ و ۱۳۳ھ کی رات کو امیر سیف الدین حاز قس سے قتل اہل حق میں اترا اور اسکندریہ کے دوران ایک سر سے کھانوں کی بیڑی کو پکڑا تھا۔ مجرورہ ایک مدت تک بیت المقدس میں مقیم رہا۔ مجازت عمنہ ایک اور جس کو اور وہ سلطانی علاقوں کی حدود میں رہا۔ دیر مصر کے جہاں جہاں سے بھی ہوا۔ چنانچہ وہ قتل اہل حق اور لوگ اس کے نہ سننے اپنے مروجہ کے مطابق قتل سلام کرنے آئے مگر وہ کچھ دیر تک قتل گھر آئے اس بار اسے پر قائم تھا کہ اس کے لئے وہ قتل کے لئے دمشق میں مکر خریدے پا کر اپنے لئے۔

آغا خان ۶۳ھ

جب اس سال کا قتل ہوا تو مشرقی زمینیں مصر و شام اور مصر کی اسلامی حکومتوں پر میں ساوگر مصر سلطان، سلطان ملک منصور صلاح الدین محمد بن ملک مظفر امیر حاکم ملک مسعود قزوین کی حکومت تھی۔ اس کے آگے حکومتوں کا منتظم امیر بیلا تھا۔

اور یہ مصر میں مسعود قزوین قزوین اور ہمدان جو کہ قریب الہرگ تھا اور باقی تھا وہ قزوین کے اپنے فرزند کی اس میں اسوی اور ہے۔ دمشق کے علاقے میں امیر علاء الدین اللہ اور دلی تھا اور تمام قتل اہل حق پرانے اپنے فرزند شہام سے رہے تھے اور اس طرح ان کی بیت المال اور خلیفہ بھی پانے تھے اور خلیفہ علاء الدین بغدادی تھا اور ایک مصری اور اسلامی کا رشتہ دار قادی مریب الحجاب تھا۔ جامع مسجد کا مقرر قاضی الدین ابی بنی قاضی امیر الدین محمد بن یعقوب طبری تھا۔ اسی سال قاضی قاضی نے شافعی کے ساتھ طریقہ کو تاج و فریاد اور صلہ کے قاضی تھے۔ جامع مسجد کی ازب و تعمیر کردی۔

بلال فریر کے حالات..... ۱۳۴ھ تا ۱۳۵ھ ملک مسعود قزوین کے بعد وہ ملک حاکم رہے کے بعد وہ مصر میں آیا۔ اس نے اپنے صاحب سے بلاد فریر یا پانیاں فریر و دین کے سرکردہ لوگوں کو پکڑ کر قید کر لیا۔ اور ساتھ ساتھ پیر مشہور حاکم کی کالی نے بلاد و مہجوں کے کبھی توکل پر مسلک تھا۔ کبھی پھر جس نے اسے سہرا کر کسان ہوا۔ جسے پکڑ کر قید کر لیا۔ اس نے فریر کی جانب قتل کے بجائے صلح اور مصالحت پر اتفاق کی طرف رخ کیا اس کے ساتھ تھی۔ اس نے حریہ نہ کہ اس نے اعراب پر حرمات کے علاوہ اور اسے انھوں نے شکست دی۔ پھر اس نے بہت سے لوگوں کو قتل کی پھر عرب کا ایک لشکر جو کھات لگا کر بیٹھا تھا اٹھا ہوا۔ پھر انھوں نے اسی "مصر" میں پانی پانی۔ پھر انھوں نے کاکامرہ کر لیا مگر بعد میں عرب پیرو پیرو کر جماعت تھے۔ ان دنوں میں سے صرف ایک امیر زکی ہوا اور اعراب کے پاس سے زور و آواز سے گئے۔

۱۳۶ھ تا ۱۳۷ھ اور انھوں نے پچھلے کرمل صغالی حصار کے تونر رات کو صغالی کے بعد آیا۔ اس قتل کے بعد انھوں نے کھان فریر سے یہی تک شہ

میں آپ کے والد کے پاس دھڑکی آپ لوگوں کے ساتھ ملا کر رہتے تھے۔ آپ کا والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

ناراض ابن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما کا تعلق انصاری قبیلہ سے تھا۔ ان کے والد اصل میں نو جوان تھا، اس وقت اس کی عمر ۱۹ سال تھی۔ آپ کا والد مال تجارت سے تھے، حدیث کے دانشور بھی تھے۔ آپ کا انتقال ۸۰ سال کی عمر میں ہوا۔

۱۔ آپ کا والدین سب امور میں موجود تھا۔

خلیفہ معتقد باللہ کی وفات..... جمادی الاولیٰ کے دسواں عشرے میں مجھے اطلاع ملی کہ خلیفہ معتقد باللہ کا بروز منی فوت ہو گیا ہے اور اس کی نماز جنازہ مسجد تاج الدین کاظمی القضاۃ تاج الدین الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بھائی کے خط کے عدائے سے بتائی۔

متوکل علی اللہ کی خلافت..... پھر اس کے بعد اس کے بیٹے متوکل علی اللہ علیہ ابو عبد اللہ محمد بن اسعد ابو بکر ابو جعفر بن اسعد علیہ السلام بن النعمان بن النعمان ہمارا اجداد ابوالحسن کی بیعت کی گئی۔ اللہ اس کے اہلخانہ پر رحم کرے۔

ایک عجیب بات..... جمادی الاولیٰ میں عالم مصر کی جانب سے ایک ایسی حکم موصول اور سند کے لئے خلافتی اور سلطانی جھنڈے اور علم ہر ضلع کے لئے کرنا تاکہ وہ ان دونوں شہروں میں اس کا خطاب دے۔ قاضی القضاۃ تاج الدین عالم دین نے اس کی جانب سے دونوں شہروں کے دو قاضیوں کے لئے دو حکم نامے سفارلے لئے اور یہ میرے علم کے مطابق ایک عجیب بات تھی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ سلطان نے دونوں شہروں کی جانب جو مامور بھی بھیجا تھا اس کے ساتھ ان دونوں کو بھی بھیج دیا۔

”مخرج الفصول“ کی جانب تائب السلطنت کی آمد..... جمادی الاخریٰ میں تائب السلطنت اپنے رشتہ داروں، بیکریز اور قلیب کے ہمراہ مخرج الفصول آیا اور اس کا اردو ایک عرصے تک قیام تھا مگر پدمصر سے لڑائی کھڑی ہو گئی تو وہ واپس لوٹ گیا۔

جمادی الاخریٰ کواری صبح کو اس میں داخل ہوا اور تائب السلطنت نے صبح کی اور صبح دستور اور واج حاضر ہوئی اور اس نے امیر سیف الدین صاحب کو خلعت دی۔ پھر سلطانی حکم پڑھا پانچویں سیف الدین کلن کے بجائے مداد اور خلعت دینے کا حکم تھا اور اس نے صدر مقام کے حکم سے آٹھ ہندو خمس الدین صرمتی کو خلعت دی۔ اس کے علاوہ پدمصر سے لائے ہوئے اور مزید امور بھی سرانجام دیے۔ آج قاضی القضاۃ خمس الدین صرمتی انجمنی کو قاضی القضاۃ مالکی کے اہل خانہ کی غریبی پر مدد آج حاضر ہوئے اور یہ بھی کہا اس کے لئے پڑھانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

عالم خمس الدین بن صرمتی کی وفات..... عرصہ گزرا قاضی امام عالم خمس الدین بن صرمتی المقدسی انجمنی تائب مجید قاضی القضاۃ جمال احمد بن یوسف بن محمد المقدسی انجمنی اور اس کی بیٹی کے خاندان نے وفات پائی۔ آپ کی اس سے سات اولاد تھی آپ علم کثیر کے حامل اور ماہر، خصوصاً علم الفروع کے ماہر تھے۔ فقہ حنفی میں آپ کی بات آخری ہوتی تھی۔ آپ نے..... کی کتابوں کی تالیف کی جن میں کتاب انجمن میں جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ نیز مجھے قاضی جمال الدین نے دی۔ اس طرح آپ..... محمد الدین بن حمید نے احکام کے محفوظ کردہ جلدوں کا حاشیہ لکھا۔ اس کے علاوہ آپ کی بہت سی تصانیف اور فوائد ہیں آپ نے پچاس برس کی عمر میں وفات پائی اور آپ کی نماز جنازہ بروز جمعرات نماز عصر کے بعد جامع مظفری میں ادا کی گئی جس میں بہت سے فقہاء و حایان نے شرکت کی اور آپ شیخ مولف نے قبرستان میں دفن کیا۔

چند لوگوں کی بے ادبی اور ان کی سزا..... مازوم عرصہ پہلے ہی میں تائب السلطنت نے ایک قبر پر عظیم لوگوں کی عداوت کو ایک نو تعمیر شدہ جامع مسجد میں خلیفہ کے سبب، تائب اور اس کے قتلوں کی سزا دی کرنے کے سبب کوڑے مارے۔

اصل ایک فقیر نے اس جامع مسجد پر قبضہ کر کے اس میں اپنے دونوں کی خاطر اور یہ بتایا تھا جبکہ قاضی مضلی نے اسے جامع مسجد بنانے کا فیصلہ کیا اور اس میں غیر نصب کیا۔ شیخ الفقیر اور عوام نے اسے گرا کر کیا کہ اس کے حوالے کر دے۔ اس کے بعد اس علاقے کے لوگوں نے جامع کے بعد اس کے علاوہ بن جانے کو پر محسوس کیا اور اسے جلی ذات گردانا اور جو لوگوں نے یہ گواہی کی، چنانچہ تائب السلطنت نے ان میں سے ایک جماعت کو بلایا اور اسے سامنے کھڑے کیا۔ انہوں نے ہر کوئی کو اس کے درمیان اعلان کر دیا۔ مگر جو عوام نے اس کا انکار کر دیا اور اس نے قبائلیہ کے نیچے صرمتی کے بعد اس کی پر مدد نہ دینے کا موقف مقرر کیا جس کی پر قرآن مجید پڑھا جاتا تھا۔ چنانچہ قاضی جمال الدین بن اسعد علیہ السلام نے اس کی طرف سے کھڑے ہوئے اور یہ ہر دین سے لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور آپ نے میری تحریر کردہ میرت جو یہ خط لکے بارے میں جن حایہ اس بارے پہلے عشرے کی بات ہے۔

نامہ: مسنحت سیف اللہ محمد شمس الدین۔ اہل و عیال میں غلو، دن جاہت کے وقت، جب مسنحت سیف اللہ محمد شمس الدین کو سونا کرنا، جب مسنحت لایا گیا اس کے آگے اس کی توجہ بھی نہیں تھی، بلکہ قدر کر کے کھٹ کر بوس، پلار چھو رہا، وہ حادوثی جب آپا پادھو، ہم صحت کے آگے تھے۔

[illegible][illegible]

۱۸ اشالی پوز صغرت کو وہ مجلس طاعنہ راہ نہ دیا، اس سے الجان تک صغرتہ اللہ ہی نے تک کمال میں سعید ہوا، جسے تو اور جہاں حلیک سے
 اس سبیل سے بہا، یہ نہ کہ سچا قائل تھے۔ کسی اہل دہ سے نہ تحریک و کج چلنے سے خصوصاً کہ اسے کا اور وقت وہ جو سب نے ظلم امر واقع موجود
 میں اس معاملہ کی خبر سے قسمت تھا۔

[illegible]

آپ کا کلام پر ہمارے دل اور انگلیں مائل تھا۔ آپ نے بہت سی کمبلیاں چن چن کر اس حوالہ منتخب کر لی تھیں۔ ان کا جواب بھی تو میں لکھی تھا۔ آپ نے
آپ کی استطاعت کے مطابق چونکہ حکومت ہمارے دانی بخار و اراکین طرہ سے تھی۔ آپ میں حکومت و وزارت کوٹ کوٹ کر بھر دیا تھا۔ یہاں تک
کہ قید عرصہ آپ نے مجھے نہ لایا تھا۔ تمہیں کچھ آرام و راحت کا اختیار ہے۔ ان کی اہلیت کی بنیاد پر علی گڑھ و قیام کی کمی کی وجہ سے میں
سجاستا ہوں۔ علی گڑھ میں چھٹیوں اور ہفت آوارہ چوروں کا ستارہ کیا ہے۔

اسی روز آپ کی حضور جنازہ روانگی تھی اٹارن جنار کے بعد آپ کے چچا کے کوہِ احمر سے جنازہ کو ہمہ السطوت ہم حفاطہ سے ملنے لگا اس
 جگہ سے ملے شریک ہوئے اور آپ کے جنازہ کو قبرستانِ اقصیٰ لایا گیا۔ آپ نے فرزند اور اسرارِ حق و حقا اور حر و ملطرت کے دعا گو ہو گئے۔
 آپ کے بعد آپ کے مرنے کے بعد اہلِ رفقہ نے اپنی جماعت میں ایک امر سے اتفاق کیا۔

247165

سرا فوٹے آغاز پر حکومت کی ایک رازدار یاد معروض نام تجاؤ تقدس اور اس کے مانتے سواہی میں پہنچا ہے۔ یہ احکام ایک منصوبہ قرار میں لکھا گئی کے
چند جملے میں۔ شہروں کے قتلہ میں یہ پانے کے لئے رازداروں میں سیف عالم نے پہنچا تھا۔ نائب مشیر اور سیف عالم نے فخر المصداق میں اور تاشی القضاۃ المصلحین
میں شہرہ میں ان کا نفس مانتا۔ عقلی تدبیر میں سیف عالم کے کہی تاشی القضاۃ میں تدبیر مندرجہ میں ہے۔ راجی القضاۃ میں اور تاشی القضاۃ میں
اور المصلحین میں مندرجہ میں ہے۔

ہائیں متبادرہ خیر شرف الدین المکرمی اسے والدہ کی ترغیب پر خاص تقاضا دیا۔ تھے۔ ان کے والد عادت کاغذ عزم کر کے المکتبہ میں

شیخ الحدیث اسلمی کی شہرہ واپسی..... تاریخ الانبیاء کے آغاز میں دربار مصر سے شیخ الحدیث ابن کثیر ۱۲ تاریخ کو روز منگل کو شام کی قضاء کے بعد سے براہ کس اجازت..... اس نے دارالحدیث میں نائب السلطنت کا حکم کے بعد انھیں مصر میں امیر علی کے حکمران بنایا اور مصر سے سام کیا پھر زوال سے پہلے بغداد لے آیا۔ پھر کوام و خاص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو آپ کی دوستی پر سرکار دارالحدیث اور سلام عرض کیا۔ آپ نے بھی انہیں خوش آمدید کہا۔ اس امر کی تاریخ کو آپ نے دارالحدیث میں بی بی عثمانہ بنت کثرت کے ساتھ خلعت پہنی پھر اعلان کیا کہ وہیں آپ کا مکان ہے۔ قضا و اعیان کے سامنے بڑھ کر نہ ہو گیا۔ جس پر لوگوں نے شہر اور اوقاف نے آپ کو مبارکباد دی۔

حسین بن علیؑ کا مصر کی وفات..... قاضی القضاۃ شیخ الحدیث جب شام آیا تو اس نے مسین بن علیؑ کے مصر کے انتقال کی خبر دی اس کے بعد آپ کی سبلی بیویوں میں سے اس کے سوا آپ کا کوئی بیٹا نہ باقی رہا۔ اس کی موت سے بہت سے ائمہ و خواص خوش ہوئے کیونکہ اس میں جدت اور پختہ پختہ و عہدہ کا شکاب اور قضا و آپ نے ساتھ ساتھ قاضی کو خزانہ بن سلیمان بن قاضی امیر الدین بن شامیر علی کے مسائل کی بھی خبر دی۔ انہوں نے اپنے باپ کے بعد اس نے عقل میں انشاء آپ کا عہدہ اسنبول کیا۔ جو کہ اپنی صیغہ اور نے اور کوہر کے باعث اپنی عمر میں سے اس کی خاطر اس عہد سے بکھڑے ہو گیا۔ اور مصر میں اسے خلعت پہنائی گئی اور اور صرف اپنی تھوڑی پروا دی کے قتل تھا۔ ایک اور روز کوہر اور مصر فوت ہو گیا۔ جس پر اس کے باپ کو بہت مصدومہ و فوٹو اس کی تحریک کرنے اور اس کے کم کو کر کے اس کے پاس آئے۔

مکرمیوں کے نصف ٹیکس و مسافروں کے کی عظیم بشارت..... دربار مصر سے سعد الدین، جو بن الانبیاء کی شہرہ کی شہر کے ساتھ مکرمیوں کے نصف ٹیکس کو خزانہ کی عظیم بشارت آئی جو اس نے قتل پر مکرمیوں کا مقررہ چنانچہ پہلے کی مسزوں اور دربار وادیس اور حکومت سے لوگ بہت خوش ہوئے اور یہ نصف ٹیکس کا مسافر تقریباً ساڑھے چار سو تھیں بن گیا جاتا ہے۔ آپ جس محل سوا وید ہو گیا۔ ۲۰ تاریخ آخر بروز سوموار کے دن شہر میں اس عہدہ کے من دی کوئی کی لوگوں نے بہت خوش ہو کر دعا کی اور اس کی بدولت دولت بہت ستا ہوئی اور کھیل دی پہلے والی کھلی تھی۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان کی آمد اور اس کی فیصلہ فرمایا اور بہت سی سختیاں آئیں جن سے وہ گناہ ٹھیک بن گیا۔ جس سے ٹیکس کی بائیں چھوٹ ہوئی۔ پھر بروز جمعہ نماز کے بعد مصر سے پہلے لے لوگوں کے سامنے علیا کیا۔

شیخ شمس الدین ابن ابی الصمد کی کی پیکر اور مسز..... ۲۱ تاریخ آخر بروز سوموار اور سوموار میں فقیر شیخ شمس الدین ابن ابی الصمد کی خانقاہ اور مسز کی اس سے کوڑے مارے گئے۔ چنانچہ ان میں سے قید۔ رامت میر سے پاس بن کے ظہر کی لڑائی سے کرنا کی جو شیخ ابی شمس نے ان کے ساتھ وافت کی شرط کے متعلق گفتگو کی جس سے ان پر شفقت پڑی تھی۔ ابھی کی نے ذہن روز کی کی چنانچہ اسے ان لڑ کر مانا گیا۔ مگر اس کے بارے میں سفارش کی گئی چنانچہ پھر جس سے کلام بن گیا اور پھر اس کی سزاؤں کی گئی مگر اسے پھر تیسری مرتبہ سزا کے مل لینے کر مانا گیا۔ اور اسے قید خانے میں داخل کر دیا گیا۔ وہ پچیس دن رہا۔ کے بعد اسے نکال دیا گیا۔

قاضی القضاۃ الشافعی کا دور..... ۲۶ تاریخ آخر بروز خوار کی صبح کو قاضی القضاۃ الشافعی نے اپنے دور میں ورس ویا۔ ۱۵ تاریخ پر الجہاز میں قاضی بن محمد بن ابی بکر غزالی کی موت کے بعد اس کے جہاں کے جہاں کے تھے ہوئے وافت کی شرط کے مطابق حاضر ہو اور اعیان اور قضا کے سامنے ورس ویا اور اس نے اپنے دور میں کا آغاز سوموار سے کیا اور اسے "ابن ابی حاتم الکھضما سب" لایا۔ کے بارے میں اپنے دور میں کی کی تعمیر بنائی گئی۔

قاضی القضاۃ ابی محمد بن حسن کی آخری رسومات..... نیم چاندی اور زلی روز جمعہ اور نماز فجر کو امام کبیر کے مہر کو قاضی القضاۃ ابی محمد بن حسن حاکم کا جنازہ دیا گیا۔ آپ اپنے سال کے قاضی القضاۃ شیخ الحدیث اسلمی الشافعی سے ملے وفتی کے بعد وہیں بیمار ہوئے اور اس کی بڑائی میں آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کا جنازہ جنازہ جامع میں دیا گیا۔ پھر آپ کو جنازہ ابی بکر غزالی سے لے کر کھانوں کے ان میں لایا گیا۔ آپ کی عمر اسی سال تھی۔

قاضی القضاۃ جمال الدین کابری ہوگا..... ۳ جمادی الاول بروز اتوار کو طلب کے خوشی اور شہلی تھیں اور وہاں کے خطیب اور مدین کے شیخ شہاب الدین لازدی اور شیخ زین الدین بنبارہی اور ان کے ساتھ جو دوسرے افراد تھے مدد دہقانہ میں بیٹھے اور دونوں ان کے قاضی القضاۃ شہین کو الیہ دہقانہ میں طلب کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے قاضی کے بارے میں جو کچھ انہیں بتانی تھیں اور جس کی بنا پر وہ اس کی بد اخلاقی سے ناراض تھیں اس سے وہ بری ہو گئے۔ دوسرے صاخف میں جان کر تھے۔ اسی روز اپنے دو پیادہ مصر کی جانب حرکت کر گئے۔

زین الدین زہرا کی آمد..... بروز جمعرات کو دار مصر کے قلعہ کا نائب امیر زین الدین زہرا کی گھڑ سے پر بڑی شان و شوکت کے ساتھ آئے۔ انہوں نے اس کا استقبال شعویں کے ساتھ کیا۔ وہ روزانہ وہاں میں اترتا۔ ہر لوگ اسے دہقانہ میں لے کر گیا۔ وہاں سے اسے سوار کر کے آئے اور اسکو تیسری دفعہ زیارت ملی تھی۔ اس نے وہاں سے اس کے قاضی صاحب سے کہا کہ اس نے اس کے ساتھ شہین کی مرتبہ قابل تعریف و کوشش کی تھی۔

۱۱ جمادی الاول بروز جمعرات کو نائب السلطنت نے دفین جاسوس نیکر زہرا اور امرا و اعیان کے ساتھ فجر کی نماز کیا اور پھر سلطان عبدالعزیز علیہ السلام کی قبر پر حاضر ہو کر اس کے کعبہ میں بیٹھ کر اس کے احوال پر لوگوں سے تعریف کی۔

شعبہ سیلابی آفت کا تسخیر..... ایام میں روز بدوں نے بہت زور دیکھا اور روز بدوں کا بانی بہت چمکا۔ انہوں نے حلقہ بکریوں کی جانب یہ چاہا کہ انہیں تک کہ قاضی شہین میں پانی بھر گیا۔ اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔ پانی چمکیا۔ پانی پینے کے بعد اس نے اس میں چھوٹی کشتیاں چلائی تھیں۔ اس سے لڑکھانے کی بات سے دوسری جانب جانے لگے۔ یہ صورتحال کی معمولی تھ۔ یہاں تک کہ نائب السلطنت اور اس کے لشکر نے وہاں رہے۔ اس کا کہہ کر دیا۔ آخر وہاں تک نائب السلطنت نے حادہ کے قلعے میں داخل ہو کر اس کی وجہ سے کل دار میں اور گھر گھر سے لڑائی چلیاں پکڑ گئیں۔ یا ایک ایسی بات یاد آ رہی ہے اس کی شکل آج تک کسی شخص کی ہے۔

چند شیوخ کی وفات..... ۱۰ جمادی الاول بروز منگل کی رات کو جس الدین بن عبدالرحمن بن علی حوالہ بن علی بن محمد بن قسطنطینی نے بوقت عشاء وفات پائی۔ ان کا جنازہ جو روز جمعہ صبح و شمس میں ادا کی گئی اور کھڑکی میں دفن کیا۔ آج صبح کے بعد منہ کو کھانچا۔ اس الدین بن محمد بن احمد بن قسطنطینی نے قاضی جامع بیضا نے بھی وفات پائی۔ آپ کی نماز جنازہ جو جمعہ صبح ادا کی گئی اور پھر آپ کو انصافیہ میں دفن کیا گیا۔ اس نے دعا آپ کی جگہ پر قاضی القضاۃ جمال الدین بنبارہی نے خطابت اور امامت کے فرائض سنبھال لئے۔ آج صبح کے دن قاضی حادہ بن قسطنطینی نے شرف الدین بن قسطنطینی سے زین الدین شہاب بنبارہی سے وفات پائی۔ آپ دمشق میں سلطان ہرکامراں تھے۔ آپ کا جنازہ بروز بدو کو بدو حاکم اور آپ کو اس میں دفن کیا گیا۔

قاضی القضاۃ جمال الدین بنبارہی کا جامع بیضا میں دفن دینا..... ۲۲ جمادی الاول بروز جمعہ کو قاضی القضاۃ جمال الدین بنبارہی کے جامع بیضا میں قاضی شہین بنبارہی کی جگہ آپ کو سپرد دیا گیا تھا۔ نائب السلطنت میر سیف الدین بن قسطنطینی کے پاس حاضر ہوا اور اس طرح قاضی القضاۃ جمال الدین بنبارہی کے قریبی عزیز کی اس کے پیچھے نماز ادا کی۔ وہ بہت سے امرا و اعیان بھی موجود تھے۔ اس نے جو کچھ قاضی شہین بنبارہی سے اور ان کے ساتھ شیوخ و شیخانہ زین الدین بنبارہی سے کہہ کر حوالہ بدو دلا دیا۔ ۲۳ جمادی الاول بروز شرف الدین بن قسطنطینی میر سیف الدین بنبارہی کے جامع بیضا میں دفن کیا گیا۔

ایک حادثہ..... ۴ بروز بدو منگل کو میر حادہ کے محلے میں ایک گھر کی چھت سے دو افراد گر گئے اور اپنے محلے میں گر گئے۔ ان میں سے ایک سلطان بنبارہی تھا۔ سلطان اس وقت مر گیا اور یہودی کی آنکھ پٹ لگا کر تدفین کیا گیا۔ پھر اسے سلطان کی خدمت میں حاضر کیا گیا اور وہ کوئی درست جواب نہ دے سکا۔ اس پر لڑنے لگے۔

[illegible]

ابو حاتم ابن اشعث بہاء الدین السبکی کی وفات..... بارہویہ کے آخر میں مصر میں ایک فرانسیسی جماعت کے نقاد کی ترقی میں حصہ لیا۔ وہ ابن اشعث بہاء الدین السبکی سے بھی مصر میں وفات پائی۔ آپ تقریباً بیس سالہ زمانے تھے۔ آپ نے مصر میں متعدد درس پڑھائے۔ آپ کے والد نے آپ کو کھانا، دوا و کتب آپ کی تعویذ اور غم کرنے کے لئے آپ کے چچا شہ بہاء الدین اور امویا کی سے بھی ترقی دی۔ آپ صاحب میں تھے اور آپ نے عربی زبان سے غور و محاذوں کی کتب لکھنے کے لئے پھر آپ نے وہاں پھر وہاں رہ کر اپنی خدمت خدوہیں کیا مگر یہ سب کچھ اپنے اہل گھر میں سے ہوا۔ یہ موت نے آپ کو اس کے دور زندگی میں سے کچھ ہٹا دیا۔

[illegible]

ملک اشرف ناصر اور یمن کی سلطنت ۶۳۰ء میں ۱۹ شہزادوں پر پڑنے کی تمام کوششیں یمن میں حسن و ملک انصر کے یمنی قادیانوں پر
 صحرے پر ہوئیں۔ وہ ناصر جس کی ازراہ اس نے ملک منصور بن خلف طاعی کی بیٹی ملک ناصر کے قادیانوں کی زیست کی۔ اور یمن کی عمر میں سواں تھا۔ لہذا
 منصور بن خنوی کے شہزادے بنے۔ چھوٹے بیٹوں کو لوگوں نے امانت استیجی۔

۱۵۔ عیدین بروز منگل کو تحفہ و ضیافت اقامت خانہ ابن اور صاحب سداہن بن ماجہ ظہر یکدی کے لئے جمدانی کو ملک منصورہ حضرت کر کے
تے اس نے گھر میں ظفر بند کروایا مہیہ ہے اور اس کے بعد ملک: شرقہ ناصر الدین عیدین حکومت سلطنت پر بیٹھ کر تربیت کی گئی۔ اسی روز درگج
پہنچے کے ساتھ رولہ بارش ہوئی اور بننے والی بادھی اور کھجے اور داستانوں میں تباہی مچا دی گئی اور یہ بادجن کا افسہ ہے۔ انہوں نے ہوا کوں کو بہت
عجب محسوس ہوا کہ شہبان کو معر میں وہ پھیل گئی اور اکثر بہت پہلو بہ دیں۔ اس سے حشر ہوئی اور تقریباً چار روز پہلے اس افراد تک پہنچ گئی۔ وہاں
سے لوٹا۔

ایک سلفی دوست نے پرا عرب کا حسد اور خاموشی کی دبا کا پھیلنا..... دیکھتے ہیں کہ وہ روزگاروں کی خبری کی عرب نے افواج کے یکہ دہنے کو جو نہ ہے آ رہا ہے دیکھ کر اس نے جگہ کی نور پشور افسانوں کو کھینچ کر ہر جہت سے دیکھ کر کہا اس میں تاریخ کوٹ لیا۔ اچھا دیکھ اور اعزاء کے پیچھے کی کہ وہ دے سلطان کی بیعت کے واسطے شہر آئیں، اہ تعالیٰ جس سلطان کو کھیلوں کے واسطے مبارک کرے۔ پھر عرب ہے جس کی غور و فکر ہے، تاریخ کی جماعت جو نہ غور کرے کہ وہ تہذیبی اور سلفی دینی افسانوں کی جانب دایمیں لے جانے کے لئے جو

وہ کہے کہ اس وقت کے راجا کو، ان کے مختلف راجوں اور دھرمیوں پر لکھی جاتی تھیں وہی تھیں۔ یہ دھرم ان میں سے جو ایک اہم تھیں ان میں کا آخر
 حصہ یہ تھا کہ وہ آخری یا آخری شعبوں سے علم معاشی تھیں جس میں ایک بڑا راجہ کی مدد پر لکھی تھیں۔ جیسا کہ مجھے خاصی ملائی کہ ان اہل علم کی مدد
 سے ان راجوں اور راجوں میں بہت زیادہ شہرت ملتا تھا اور ان کی مگر سلطانوں کی مدد پر ان میں صرف وہی رہتے تھے۔

اسی مادی الامنیٰ کو بروئے عمل کو کرنا اور غیر اللہ پر رکنہ و رکنہ بن کر جاننا اور اپنی جان و مال کے نام سے مشغول ہونے۔ شیخ مسلمان
 ابن علیؑ میں لڑکر لعلی کا بھی رنما ہو چکا گیا۔ آپ نے اپنی پیش کی تمام آپ نے نہ کر وہ اللہ کے لئے تھے آپ نے غریبوں کی بعد اس پر مستحقان
 جو کچھ بھی لکھی ہے۔ رحمہ اللہ ص ۱۰۰۔

خطیب جمال الدین محمود بن محمد کی وفات اور ان کے بعد تاج الدین کا خطابت سنبھالنا

آپ روزِ سومہ کو روزِ سومہ نہا نشان کر کے آپ کے بعد جنسِ مقدسہ کو پہنچا دیں۔ یہی عملی ایسی ہے کہ کوئی کلمہ نہ پڑھے نہ دعا نہ پڑھے نہ کسی اور عمل کو کرے۔ وہ صرف اپنے دل کی طرف سے چار بار چار طوطیوں کے بعد وقتِ طور کے بعد ختم ہو جائے۔ آپ انھیں بات میں ایک جگہ سے لے آئے آپ کا زمانہ روزِ سومہ ہے۔ ۱۵:۱۵ ایک بار دعا کی کہ ساتھ آپ کے لیے سے گا۔ یہ دعا جس مقامِ سلسلہ میں اور بہت سے لوگ کرتے ہیں۔

بعض جہاد کے متعلق قطعاً اتفاقی فی زمانہ کے لیے وہ اپنی چند پانچواں کی ایک جڑ سے نکلا گیا اور اپنی کتاب میں لکھی کہ اس روز آپ حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرہ ہجری ۱۱۱۱ھ میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ آپ نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔
 جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ہجرت اور آپ کی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔

[illegible]

مطالعہ اللہ بن خلیل بن ایک کی وقت شدہ..... اس کی دوسری باروزہ خود کی شب تو تک بیت اللہ میں اور بعد مقام کی شہر میں
کے کھڑے مصلحہ اللہ بن خلیل بن ایک نے وفات پائی۔ بروز آوار کی صبح کو آپ کا جنازہ جناح میں لایا گیا آپ کا مصلحہ میں لکھی گئی تھی۔
آپ بہترین شاعر اور مؤلف تھے۔ آپ متفرع علوم میں ۷۰۰۰ مؤلفات، ادب و طبع میں بہت سی کتب تصنیف کی۔ آپ کی تصانیف میں ۱۰۰
جلدوں میں

نصفا ۱۷ ایمان کا قاضی تاج الدین انیسویں کی خطابت پر انگھار پسند ہو گئی۔ اس جگہ ۱۱۰۰ روپے کو بیچنے کے وہی قضا و ایمان دار مسعود کو خرچ ہوئے۔ ان لوگوں نے کہ جو حج و عمرہ کے قاضی تاج الدین کو بیچنے کی خطابت کی پسند ہوئی کہ سلطان نے سب المصلحت کو غلط قرار دیا۔ کہے اور ایک مصلحت نے بھی اس سچے سے سچے کلمہ اکتاہٹ کی۔

[illegible]

شرقی جنگ کی جانب مڑنا کسی کے پاس بھڑا اور ہتھیار کے سرگرم انداز نہ گیا۔ اور اگر وہ ہوتے ہوئے عمل میں جا ہیوں گے تو آپ قسم خیر کے ساتھ اسے آگیا اس نے اپنے سر پر آواز کا تھول بڑھایا اور کہا۔

قاضی امین اللہ بن ابوالرحمان کی وفات ۷۸۰ھ میں ہوئی۔ حضرت کو قاضی جامعہ بنی امیہ بن ابی اسحاق کے بیٹے ابوہریرہ قاضی امین اللہ بن ابی اسحاق نے وفات پائی۔ آپ قاضی جامعہ بنی امیہ کے نائب تھے اور شیعہ میں مطلق تھے، لیکن ابوہریرہ بنی امیہ کا نائب تھے۔ محمد آپ کو بہت جلد ہی موت نے آگیا۔

عجیب خواب آخری نام میں ایک عجیب واقعہ عوام الناس اور خاص طور پر بھارتیوں میں خوش آواز دہکے بہت مشہور ہوئی گا ایک آدمی نے آپ کا ایک نسخہ ضرور کے پاس قوت کے درخت کے کنارے ایک باب شرقی کے باہر دیکھا۔ اسی کے چھیننے علی غرض قوت کا گڑھ نہ میں ایک دوسرے بہت کرنے لگی۔ انہوں نے انحرک کے لئے قہقا حاصل کرنے کی غرض سے اس کے پتے بھی توڑنے لگے۔ مگر بعد میں پتا چلا کہ اس خواب میں کوئی صداقت تھی اور نہ ہی یہ آدمی مستحق عقاب۔

جامع دمشق میں تاج الدین الحنفی کا خطاب..... عارف و فاضل، روزگار و دانش، تقویٰ و صلاح، ایمان و اسلمی نے جامع دمشق میں
بے غش اور شگلی کے ساتھ جو فصیح و فہیم خطاب کیا۔ انہوں نے ہمسویں کیا کہ ہم اسلام کا ایک گروہ، خطیب ہیں، جو دگر سے حکمران ہیں، شمس اعلیٰ سے کوئی
بات نہ کی جگہ تھیں۔ کہ نصیحت کے وقت ضرور کیا۔ اور ان کو خطیب اور اس کے خطبہ اور اس کی عبارت اور اس کی تالیف کو جس کے مرتب ہوئی اور اس کے
خود خطیبی چارہ۔

[illegible][illegible]

نائب السلطنت منگلی بنی کی آمد..... عازم القعدہ ہوا۔ حضرات کو مدخل میں منگلی بنی کا نائب بن کر آئے آپ منصب سے ڈی شان اشرقت کے ساتھ مدخل میں آیا۔ اعراس کے ساتھ چلنے کی بنا پر ثقلا سے بہت زیادہ ہو گئی اور دیان میں بہت کافی محسوس کیا۔ وہ حسب دستور دارالسخا وہ میں اتر آئے کچھ دوا بھی سمجھو کہ کون جانے مدخل میں بی بی امین منگلی الکی کو کھڑا بہت کا مصلحت دیکھا گیا۔ اور مجاہدہ برسر کار غمزدہ رہے۔

[illegible]

ذات نے لی ہے اور انہوں نے اس کو شے میں رکھا ہے کہ اگر وہ جئے، ہلایا ہے، تو اس نے کہا کہ یہ بات ان کے مذہب میں بدعت ہے۔ اور اصل مذاکرہ چارہا محض ہیں، اعتقاد یہ ہے کہ تقدس کا لفظ کلمہ نور میں ہے۔ چنانچہ وہ ہے جو کہ اجتہاد چاہا گیا کہ خطوط ہیں اور اس وقت بہت سے لوگوں نے اسے علامت کی اور اس وقت جو انہوں نے اختیار کی وہ اس سے بڑی تھی۔ مگر اس نے مذہب میں کیا کیا اور اصل اللہ کی یہ حرکت ہے اور اسے شام میں، شب کی دعا میں، اور چوٹی میں ہے کہ جب نے حکم دیا ہے اور اس کی جانب ہر اہل ملت کی جانب سے اہل قریم کو خطوط لکھے اور کچھ عام قریم کے اعتقاد یہ حکم، تسمیہ، دعا، پڑا ہے الحق، روحانی، مذہب اور ان کے متعلقہ چیز کے اور اور پھر اس نے میرے ساتھ وہ خطوط پیش کیے جو اس کی طرف اور عام اجتہاد کی جانب سے تھے میں نے انہیں چارہا تو میں میں لکھا تھا کہ اللہ اس پر اہانت کر۔ اور میں نے کی طرف یہ بھیج دیا ہے پھر میں نے اس سے اس کے دین سے بارے میں اشتباہ کی ذہنی پریشانی فرمے اور ان کا مذہب تھیں اور وہ مالکیہ، ہنوبیہ اور سنیہ اور سنیہ اور فقیہ، ائمہ، یہاں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور سب انہوں نے نقل دیتے رہے مگر اس کے بارے میں وہ خطوط ان کا مذہب سے ایک لکھا ہے۔

محبوبانِ خصوصی کی بغاوت : اس بار اطلاع ملی کہ شاد و رفیع خراسان نے بغداد کی زیارت میں جانِ غصی سے لے لی ہے جو کہ آن دنوں مشہور عالمِ کاتب تھا۔ اس نے انیس کی اطاعت سے انکار کرنا چاہا تھا لیکن خود ایک افواج کے حکمراں اس کے مقابلے کو کھانا خرچہ کرنا چاہا تھا۔ بہت جلد ہی اس نے ہمت سے ہاتھ پٹہ کر لیا اور یہ افواج و اطاعتی قواں

امیر سیف الدین بیدمر کو جنگی تیاری کا امیر بنانا عام شہر میں بڑا خطرہ تھا۔ امیر سیف الدین بیدمر وہاں کی گھوڑوں سے پروریا نصرت سے اسے اور ہوتی اور طریقہ اس کا تیسرا چوں کا صاحب اور جہازوں کی تیار کی کا کامیابی کرنا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کے بعد قراقرم کے لوگوں کو بلوہلو ہوا۔ کوئٹہ کرنا۔ چنانچہ جہاز تیار کیا۔ چنانچہ انہیں اور ہوتی اور جہازوں کی تیار کی کا کامیابی کرنا۔ چنانچہ اس نے اپنی فوج کے بعد قراقرم کے لوگوں کو بلوہلو ہوا۔

جامع وفاق میں درس..... جامع وفاق میں ہر اہل الدین اللہ تعالیٰ نے سلاطینی حکمت سے اور دنیا کے ہوائی مابعد صفحہ استدعا کے عقلم کے تحت نقل الہیہ اور کائناتی القصد شرف الدین اللہ تعالیٰ کی جگہ پر طبع کیا۔ اور یہ صراحت کے دل و عیاں اور اس کی جہانت پر بہت گراں مگر کی اور یہ ۳۱ دہائیوں کا جنت و عاقبت کا وہ تھا۔ اس خطبے میں اس کی خدمت میں بے شمار شکر ہے۔

قاضی القضاۃ شرف الدین بن قاضی الجلیل کے لئے قضاہ حجاب کا حکمنامہ ۴۴ رمضان المبارک کو یہ روز جمعرات کو قاضی القضاۃ جمال الدین المرادی کی نگاہ حجاب کی قضاہ کے لئے قاضی القضاۃ شرف الدین بن قاضی الجلیل کا حکمنامہ ۱۰۰۰ ہجری مکی چند جو بات کی تاہم جو ان کی جانب منسوب تھے معزول کر دیے گئے تھے اور عراب حجاب میں یہ حکمنامہ چھاپا گیا بغیر غرضی اور شاہی اس کی خدمت میں گئے مکی جو کہ غرضی یہاں کے شیخ ہیں مختلف تھے وہ ان کے پاس نہ گئے کہ جو کہ وہ قاضی حجاب کے مشورے سے معزول تھا۔ السابغی وغیرہ اس شرور اور گویا شروع ہوئی۔

۳۰ رمضان المبارک ۱۲۰۷ء کو درجہ کے ولی قاضی جمال الحسن قاضی کی معزوری کے بعد قاضی شری المرحوم احمد علی باکلی، قاضی کی قضاوت پر سے اوروں کا منہ نامہ جابج سے مجروح وائل میں چڑھا گیا اور ان کو قضاوت و ایمان کی حاضری میں شعلت پہنائی گئی۔

امیر خیاہ میں مہربان کا اطاعت میں واپس آجانا۔ ... مثال کے طور پر یہ کہ کوئٹہ میں مہربان کا اطاعت کرتے ہوئے مطلق آیا۔
میں نے پہلے اس کے اور خواتین کے درمیان کئی حقائق کو سامنے رکھے ہیں کہ کیا کہ وہ تمام معاملات کو ختم کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ قید

فعلیہ اور کار قرار دینے کے خوف سے ظہر ہو گیا اور وہاں مصر سے اس سے تعلق پہنچا کر امیر ابو بکر باہلہ اسے مصالحت پر مجبور کر دیا۔ فتنے میں اس کا استقبال مانجیوں اور امیر ابو بکر اور عوام نے کیا وہ مصر اعلیٰ میں اترا اور اس کے ساتھ من و مہر شاہ بھی تھے۔ دوسرے روز وہ دوبارہ مصر کو چلا گیا۔ وکیل بیت المال قاضی بن الدین بن محمد نے اسے اپنے والد کے ساتھ ساتھ قاضی القضاۃ قاضی فہیم کے قہر میں کھینچ کر اپنے حاکم ابن طہران میں بنامہ دے دیا۔ اس میں لکھا کہ میں نے اسے سات ماہ میں جس میں سے ہر ایک کو مالانہ ایک ادب کلام اور چالیس درہم نہیں گئے۔ مزید یہ بھی لکھا کہ بغیر حلیہ کی ایک دھات سے نہ میرے کئی عطیہ دیا گیا تاکہ وہ اس میں حاضر ہو سکیں۔

جامع اموی میں تفسیر کا درس ۲۸۰ سال ۹۷۷ھ کو ابو یوسف کو بیخ نامہ بنی الدین بن کثیر نے اس تفسیر کا درس دیا، جسے ملک الاسراء نائب السلطنت ابو یوسف بن الدین نے منسلک نے جامع کے واقعات سے لکھا اس نے اپنی کتابت کے دور میں اسے تحریر کیا تھا۔ اللہ اسے اس کا عہد یاد دلائے۔ اس نے دیکھ کر حجاب کے چند دوطعہ عیسویں کو تحریر کیا اور بیخ باعالم کے لئے بھی اور ہم و خلیفہ مقرر کیا اور ہر مہر میں لکھوائے والے کو بیس ادب کا عہد و فہیم دے دیں اور وہ بیخ کو اور ہم ملے تھے جب میں نے اسے اس میں شرکت کے لئے پایا تو حاضر ہوا اور قضاۃ اعیان بھی جمع ہو گئے آپ نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے آغاز کیا اور وہ من و مہر کا وہ تھا پھر اس نے صندوق بھی دیا۔ حوالہ سے فقہاء شیخ شرف الدین احمد بن الحسن بن قاضی الملک اصفہانی تھے اور کچھ عیسویں سے ظہر صدر بن الدین بن الحسن بن قاضی القضاۃ بنی الدین بن قاضی فہیم تھا اس کے ساتھ ساتھ وہ شیخ ایشیوس بھی تھے۔ شامی فوائد کا ناظر بنی الدین بن قاضی اور بیت المال کا وکیل قاضی بن الدین بن قاضی القضاۃ قہیم بنی الدین بن قاضی فہیم تھا۔

دیار مصر کی جانب نائب السلطنت کا سفر ۳۱۰ھ سنہ کی شب کو ان کی گھڑ سے پر ظہر دیا اور انہوں نے دارالحدادہ میں اترا اور پھر دار حدادہ اور نائب السلطنت مشطوں کے ساتھ سواری سے اور حجاب ان کے ساتھ تھے۔ لوگ انہیں اوراق کہنے لگے اور وہ عانی کرنے لگے اور دوبارہ مصر کو پہنچے۔

طائفہ اس کا انصاف کر ام کہلا اور اس گزراؤں کی کہ وہ دوطعہ حجاب میں سے تھا اس نے اسے مانی اور لہذا تا مہلی کے گھر میں اترا اور پھر حجاب چلا گیا۔ میں نے اس سے وہاں ملاقات کی اور لوگوں نے اس کی کھواری کی۔ اس کی قبر حاضری پورہ سیف الدین نے نہالہ نے زیارت کے بعد انہیں ادا کئے اور پھر نائب امیر السیسی قطرہ عبدالحی کے تھے اس نے فریاض شہید لے۔ ۲۳۰ غرم برادر ہوا کہ قاضی قہیم بن الدین بن قاضی فہیم کی وفات ہوئی آپ جب حلقہ تھے تو آپ کو باب السیف میں دفن کیا ان کی عمر ۸۷ سال تھی۔ ۳۱۰ھ سنہ میں دوسرے روز قاضی شہاب الدین احمد بن ابو الزنادۃ قہر کا نائب اصحابی نے وفات پائی۔

جنگی کشتیوں کی آمد کی خبر اور جنگی تیاری۔ ۳۱۰ھ مفر المبارک بروز جمعہ کی صبح کو شہر میں اعلان کیا گیا کہ کوئی فوجی بھی بیعت چاہے سے نہ رہے چنانچہ لوگوں نے جلدی کی اور اس کام پر سب جمع ہو گئے۔ فوج میدان الحرام میں تھیں اور ہر ایک نے اپنے ملک الاسراء امیر علی نائب شام باب الکباب میں اپنے گھر سے ایک ایشہ تک بھیجی رہنہ جماعت کے ساتھ لگا۔ اس کا بیٹا امیر ابو محمد اور اس کی فوج بھی ساتھ تھی۔ نائب فہیم اور صاحب اس کے خیمے میں اس کے پاس گئے اور اس سے اس معاملے کے بارے میں معلوم و مشورہ کرنے لگے۔ اس نے کہا کہ یہ کوئی معاملہ نہیں ہے ہاں جب قتال ہوگا تو میرے اہل خانہ کے ساتھ ہوں۔ لوگ بہت سے لوگ دھماکا دینے لگے۔

قاضی القضاۃ بن الدین بن قاضی نے حسب دستور ہر کا خلیفہ یا دلوگوں کو جہاد کی ترغیب دی۔ اس کے بعد غلاموں کی ایک جماعت نے زاریں اور دھواں دیکھ لے اور وہ لوگوں کے ہوا و جہاد کا عزم لے کر نکلے۔ پھر اعلان کیا کہ جو سمندر میں جو کشتیاں اور کشتی کی قمیصیں اور اصل میں تاجروں کی کشتیاں تھیں انہیں کشتیاں بھیج کر لوگ اس دن کے آخری لمحے میں اپنے گھر ہوں کو لوٹ گئے۔ مگر اس سے ان کی مقیم جہاد کی سائے نہ گئی۔

امیر سیف الدین عمر شری کی معزولی۔ ۳۱۰ھ مفر المبارک بروز اتوار کی شب کہ نائب فہیم امیر سیف الدین شری کو بعد مقررہ ہجری محمدانی

میں دمشق میں دارالامداد میں لایا گیا اور اسے ملک کی نیابت سے معزول کر دیا گیا۔ پھر اسے عراق میں بھیجا گیا۔ امیر علماء الدین ابن کثیر کے ساتھ سرزمین میں بھیجا گیا۔

امیر شمس الدین علی سودا پادشہ میں فتح شمال الدین بایزید منصور قاراہون کے ہسپتال میں فوت ہو گئے۔ آپ اپنے زمانے کے شعراء کی جماعت نے عظیم تار تھے۔ اور یہ مصر کا وطن تھا۔

مسند کی جیل سے قیدیوں کا فرار ہوتا۔ ۸۰۰ مسافر بڑے مشکل کی رات کو ملک کی جیل کے قیدی اپنے جیل خانے سے بھاگ گئے۔ مسند قیدیوں کی اکثریت ہزار گنت تھی۔ ان کے ساتھ ان کی معیت کو دیکھوں نے ان کی گرفتاری کے لئے آدمیوں کو بھیجا اور ان کو بڑی تیزی سے پکڑی گئی۔ پھر ان کو مارا گیا اور ان کو مصر کے گھاٹے میں لٹا دیا۔

حاکم قیصر کو قیدیوں کو بیلہا کے پاس بھیجوانا۔ ۸۰۰ مسافر المبارک روزہ کو مصر میں اعلان کر دیا گیا کہ بیلہا کو جو یہاں کو بیلہا کے فرقی کا راجہ ہے کرے۔ اور ان کے آخری حصے میں سے مسند زین الدین زہراہ حب الغیب سے ملاقات کی جوتی دارالامداد میں فرود گشت تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ پہنچی نے مجھ سے کہ حاکم قیصر نے مسند سے دست بردار کیا ہے کہ قیصر پر قبضہ ہونے والا ہے چنانچہ میں نے مسلمان قیدیوں کو دوشنبہ میں جیل کی جانب بھیجا۔ پھر اپنا اپنے ملک میں اعلان کر دیا کہ میں نے کسی بھی مسلمان کو پھانسی دینے سے قائل نہ ہوں گا۔ واصل وہ چاہتا تھا کہ تمام قیدیوں کو بھیجا دے اور ان کو بیلہا کی طرف دے۔

قاضی القضاۃ جمال الدین المسلماتی کی دیار مصر آمد..... ۸۰۰ مسافر کون کے آخری حصے میں قاضی القضاۃ جمال الدین المسلماتی الدین قاضی کا بیٹا تھا۔ اس نے فروردستان میں معزول ہو گئے تھے۔ پھر مصر سے آئے اور جہانگیر اور پھر واپس مصر چلے گئے۔ اس میں داخل ہونے کے شایعہ وہ ہر انگلیس کو شائش کو بہت نہ ہوتی بلکہ ایک صاحب نے ان پر دھوکا دیا جس سے انہیں بہت تکلیف ہوئی۔ بالآخر وہ شام لوٹ گئے۔ جانش کے شمال میں الکافہ کے قبرستان میں آئے۔ پھر آپ بیمار ہو گئے اور اپنی بیٹی کے ہاں چلے گئے اور ملاقات ۸۰۰ عادی اور مسلمانین ان پر بہت تھی۔ نویں اندھنی ان کا انجام خیر کرے۔

دمشق اور حلب میں نیابت کی تبدیلی..... روز اتوار کو بعد عصر امیر سیف الدین طبری اطفالیہ میں شریف سے دمشق آئے۔ اور دمشق روز جمعہ دمشق میں قیصر کے بعد سلطان احمد کے مطابق حماد کی نیابت کے واسطے چلے گئے۔ اور انہیں اطلاع ملی کہ دمشق کی نیابت ان کی جگہ امیر سیف الدین طبری بنا کر نیابت طلب سپرد کر دی گئی۔ اور اسے دیار میں بے پتہ عزت اور سزاوارت اور تھانک ملا گئے۔ اور یہ کہ حاجب الحجاب مصر امیر سیف الدین فخر مہدائی دمشق میں حضور کیا اور اس کی جگہ امیر علاء الدین طبریا کو جو طبریا کے گھر کا استاد تھا نیابت دے دی گئی اور تھانک کو ایک ہی دن خلعت دے دیے گئے۔

فرنگیوں کے ساتھ کشتیوں کا معاملہ..... تاریخ الاول روز اتوار کو شہر میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ اسکندریہ میں بھی فرنگیوں والا معاملہ ہوا ہے اور وہ مصر سے اپنی ایک کشتی لایا کہ دمشق کے فرنگیوں کی گرفتاری کی جائے۔ چنانچہ انہیں قید کر لیا گیا اور ان کے ذخائر ضبط کر لئے گئے۔ اسی روز قاضی القضاۃ جمال الدین نے مجھے بتایا کہ بیلہا کے فرنگیوں کی سات سختیاں اسکندریہ پر فرود گشت کے لئے آئی ہیں۔ امیر کبیر بلدا کو اطلاع ملی کہ ان کی سات سختیاں ایک حاکم قیصر کی جانب تھی ہیں۔ پھر اس نے فرنگیوں کو بیٹام بھیجا کہ وہ اس سختی کو بھولا دیں۔ انہوں نے اس امر سے انکار کر دیا اور وہ اپنی کشتیوں کی جانب چلے۔ تو اس نے ان کے پیچھے ہاتھ اڑا دیے۔ پھر وہ آئے۔ انہیں جہاز بھیجے انہوں نے ان سے دست بردار ہوئے۔ پھر انہیں فرنگیوں میں سے بہت سے لوگ مارے گئے۔ مگر فرنگیوں میں سے زیادہ افراد مارے گئے۔ آخر کار وہ اپنے اموال سمیت بھاگ گئے۔ امیر علی جو دمشق کا نائب تھا وہ بھی ایک مبارک فرج کے ہمراہ ایک بہت بڑی شان و شوکت سے آیا اور اس کے

مرداس کے بیٹے اور غلام بھی تھے پھر ایسے ہی دوسرے بچے تھے اور مستقل، عیب اس وقت دیا۔ یوں تک کہ اس نے یہ بات سے منع نہیں ہو کر کوہ اور جہد وائزہ کا چھو۔ مجھے اندازہ تھا کہ لڑائی جھگڑت ہوئے عراق میں تک آئے اور انہوں نے بڑے مسلمانوں کی ایک لشکر بھی بھاری ہوا سے ٹک و کھینچے۔ یہ دیکھتے ہی وہ گئے وہاں و بٹائے اور روکنے کی حکمت نہیں رکھتے تھے۔ اور ابھی پر فرنگیوں نے مسلمانوں پر حملہ کرنے میں اطمینان پیدا نہیں کیا۔

امیر کبیر کا قتل۔۔۔ عبادت اللہ اور بیرونہ و مومنی کے دو مجھے خرقہ کو دیا، میرے لئے واسے و تلبیخوں نے جو انکی محو لہ پر آئے تھے امیر کبیر بنہ کھلی کر دیں مجھے بھی بتایا گیا کہ وہ اربعہ اولیاء کو روزہ کوئی نہ کیا گیا تھا۔ جس کے ثمار اولیاء نے ایک، اور سب کی حد تک وراثت میں دینا کہ کر دی۔ حکومت تبدیل ہوئی اور سلطان۔ نہ عراق اور ہندوئی کی ایک ہوئی۔ سعادت و گرفت و گرفت ہوئے اور نہ بات بہت بڑھ گئے۔ امیر صلیب نے اپنی ستر کھائی نے قصین ذمہ داری سنبھالی لی اور سلطان کا پہلا مشیرو ہو گیا۔ اور اس نے دہراست اختیار کر لی اور اعلیٰ معیار اور اسرا، خوش ہو گئے اور نائب اس وقت یہ بات سے اتفاق آہ و اس نے شہر و سچا کر ترقی کے کرنا پائے بجائے کا علم دیا۔ قلعہ منصور پہنچ کر جو کئی قیدی تھے، انہیں آزاد کر دیا اور لوگوں کو یہ بات اچھی لگی۔

یہ واقعہ تاریخ کا آخری واقعہ ہے۔

وَابْعَدُ لَہُ وَحْدًا بِالْخِلَافَةِ اُھلِ نَہِ مُحَمَّدٍ رَآئَہُ وَصَحْبِہُ وَ

ختم شد

تاریخ امین کثیر حصہ ابدیہ ۱۳



تاریخ ابن کثیر... حصہ پانزدہم

مقدمہ از مترجم

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کے لیے قرآن جس نے اپنی نعمتوں سے انسان کو نوازا ہے۔ ایسی تمام تعریفیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے جلال اور عظمت کے شایان شان ہیں، ایمانِ سب سے اب تعالیٰ کی حرکرتے ہیں۔ اور وہ وہ سلام اس ذاتِ گرامی پر جو غیر مخلوق اور تمام ارحل ہونے کے ہیں، ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور ان کی آل اور تمام صحابہ پر۔

ابجد از نظر جو کتاب ہمارے سامنے ہے یا قرآن کو لے کر ان کے قصوں اور آداب قیامت کے بارے میں انجائی اسی درجے کی کتاب ہے اور اس کا پایہ مراتب ذوقِ قدسی سرہ کے نام سے ہی ظاہر ہو جاوے گا۔

مؤلف کا سامان کثیر ہے اللہ علیہ نے اس کتاب میں ان قرآنی آیات اور روایت کو ذکر کیا ہے جو آخری زمانہ کے قصوں اور غامضات قیامت سے متعلق ہیں جو قیامت سے پہلے کون کون سے بڑے واقعات رونما ہوں گے۔ چھوٹی بڑی نشانیاں کون کی ہیں؟ اس بار غالی سے جانے کے بعد صحیح اور ہند کی تک کیا ہوگا؟ ہمیں وہ مشرب کو ہوگا؟ شفاعت اور حساب کتاب اور یہ ارحل طائفہ سے متعلق بہترین کتب کی ہے۔

یہ کتاب حالہ مقدمہ اور اس میں ابن کثیر قرآنی اللہ متقی دسرا اللہ علیہ نے تالیف کی ہے اس کتاب کی احادیث کی تحریک جناب "فہم الامون شیعہ" نے کی اور اس پر تعلیق کا کام بھی آیات قرآنیہ کی تحریک کا بعض مشکل الفاظ کے معانی وغیرہ کا بیان جناب "محمد خیر موطعی" نے کیا ہے۔

اور اس کی پہلی جلد کے ترجمے کی سعادت اس ناچار ناچار محمد کو حاصل ہوئی ہے۔ بخیر اللہ فیہ واللہ فیہ وحفظی یعنی یہی کتاب ہمیں جمع ہو۔ اس کتاب کی تحریف میں اس سے زیادہ کوئی شخص نہیں کرنا چاہتا کہ کتب کو گھولے اور اس کو باحوال سے پڑھتے جائے وہ کچھ اس کتاب میں لڑکھنڈ چیلے گی نہ لکھا اور ہندوہ میں کوئی لکھ پڑا ہے۔

اس کا لکھ کتاب کا یہ کچھ حاجی خاکیر میں مذمت ہے۔

مؤلف کا نام والدین؟ ابن عربی کثیر بن احمد بن کثیر قرآنی اللہ متقی ہے۔ ایمان کا لقب ابو اللہ ہے۔

ادارت: لکھ کا ادارت۔۔۔ محمد بن شمس بن عربی کے قریب۔ اسی ایک شیعہ مولیٰ میں ہوئی۔ یہ سوریہ کے جنوب میں واقع ہے۔

مصحف کے طبع پر مصنف نے جو شیعہ سے تعلیم حاصل کی اس میں اس سے چند شیعہ مضمرات کے نام نہ مندرجہ لی ہیں۔

۱۔ محمد ابو صاحب بن عربی کثیر (بیان کے لئے لکھا ہے)۔

۲۔ شیخ بن عبد اللہ بن یحییٰ (ان سے مؤلف نے فقہی تعلیم حاصل کی)۔

۳۔ اہل دین میں قاضی شہب (یہ بھی ائمہ کے استاد تھے)۔

۴۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔

علامہ سراج صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ کہنا ضروری ہے کہ وہ ان میں بزرگ تھے جن کا:

”حدیث کے نقل میں حدیث کے متن اور جلی سے اسے واقف اور اس کے بارے میں رائے اور انداز میں اس نے بڑی صلاحیت رکھی تھی۔ اس کی تصدیق اور بحوالہ میں اس کی حدیث میں اس کی جملہ قیاسی دلائل نے اس کی روایت کے بعد اس کی کتب سے زیادہ مشہور ہوئی۔“

یہ محدثین کی طرح محض اہل اور ذوال سند سے اس کے محدث تھے، یہاں تک کہ شیخ نعمان شمس سے تھے جو ثقہ اور حدیث دانوں میں بہت راجح تھے۔ (امام شمس ص ۱۸۵)۔ (امام ابن کثیر ص ۲۰۷)

تو ان کی مشہور تصنیفات یہ ہیں

۱۔ تفسیر قرآن۔

۲۔ صریح المعانی ص ۱۰۰۰ کی بیشتر کے نام سے مشہور ہے۔

۳۔ اقتدار علوم اللہ۔

۴۔ انحصار فی احکام سیرۃ النبی ص ۱۰۰۔

۵۔ التکمل فی معرفۃ القراءات والاصناف والمصنفات۔

۶۔ فتاویٰ شافعیہ ص ۱۰۰۰ کی بیشتر کے نام سے مشہور ہے۔

۷۔ کتاب ابن ہشام فی علوم اللہ (مختصر)۔

۸۔ شرح منہج الدینی۔

۹۔ احکام۔

۱۰۔ تاریخ حدیث الاولیاء ص ۱۰۰ کی بیشتر کے نام سے مشہور ہے۔

وفات: ۷۰۰ھ کی وفات کے بعد ۷۰۰ھ میں ہوئی اور آپ کا مقبرہ صوفیوں میں بھی کیا گیا اور کچھ مشعل میں باب النور

کے دروازے پر ہے۔

نہجی وانی وانی غیر مطاوعہ کے اور مقبرہ کا شمار اور ان کے اہل و عیال نے ان اور ان کو جو علی عمرہ کی دعا فرمائی تھی۔

شیخ الاسلام ابن کثیر

مدرسہ اسلامیہ شریعتیہ کراچی

(تفسیر ابن کثیر)

”اللہ کا حکم ہے کہ اسے جلائی دیا جائے۔“

اور اللہ تعالیٰ نے

”آیات کو لے کر اللہ تعالیٰ نے اسے جلائی دیا۔“ اور جو لوگ اسے جلائی دیا ہے اسے جلائی دیا ہے اور جو اسے جلائی دیا ہے اسے جلائی دیا ہے

(تفسیر ابن کثیر)

حق ہے۔“

مسلمان کا حاشا اپنے پسندیدہ لوگوں کے ساتھ دو گنا گنہگار ہو کر رہے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت کے لئے ایک نکتہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

جو شخص اس کی قیامت آگئی... پھر اللہ تعالیٰ نے اسے جلائی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ علم نہیں تھا کہ قیامت کب آئے گی؟۔ جب جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو خبر دی کہ قیامت آگئی ہے تو آپ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

فتنہ کا اٹھنا اور پھر اس کی تفصیل... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”وَاللّٰهُ يَتَوَكَّلْ عَلَىٰ يَوْمِهِ“ (اللہ تعالیٰ اپنے روزے کے لئے متوکل ہو)۔

ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو میرے راستے کو اختیار کر، میری پیروی کر اور جانے بھانے پر عمل کرے گی۔ میں نے پوچھا کہ پھر اس خیمہ کے بعد کون سا آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہاں۔ جنم کے دن اسے پوچھو کہ لوگ اس میں کون سی طرف لائیں گے اور جب کوئی اس کے پاس چلے گا تو وہ اسے جہنم میں پھینک دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ تمھیں کی مٹی کی دعا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، اے قبیلے میں سے ہوں گے اور وہی زبان بولیں گے۔ پوچھا کہ میں اگر ان کو پاؤں تو کی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے کلام کے ساتھ جو رہے وہاں میں نے پوچھا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کا کلام نہ ہو تو فرمایا کہ تم ملوثوں سے الگ رہنا اور اگر کسی بدعت کی جڑ میں بھی نہ مل سکتو وہیں رہنا حتیٰ کہ تجھے موت آجائے۔ اور حج اسی عاصی ہو گا۔

فقاریہ مسلم میں یہ روایت محمد بن یحییٰ کی سند سے بھی آئی ہے۔

ابتداء کی طرح اسلام کے اجتماعی حالت میں دوبارہ کوشش کا ذکر، صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام جسکے امت میں شروع ہوا تھا وہ دوبارہ اجتماعی حالت میں لانے کا جب کہ شروع میں قادیانہ "غرباء" اجنبیوں کے لیے خوشخبری ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مختلف قوموں سے اس سب سے زیادہ بہتر ہیں تم جو ملے جاؤ گے کون سے پانی تمہارا ہے۔

امت کا فرقہ: اسی جہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو بدعتیں تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئی۔ یہ دعوات اللہ اور ان کے بھیجے۔

فتنوں سے امت کے تقسیم ہونے اور تجارت کے لیے مسلمانوں کی جماعت سے جڑے رہنے کا اشارہ نبوی ﷺ

اس جہ میں حضرت عوف بن، لکھ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
 "یہ بدعتیں تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئے ان کا ایک فرقہ جنت اور باقی جہنم میں گئے۔ خدا کی قسم تمہاری امت تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئی اور ایک فرقہ جنت میں گیا۔ خدا کی قسم میں نے تمہاری امت تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئی ایک فرقہ جنت میں اور باقی جہنم میں جائیں گے۔ پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے کچھ ہیں؟ آپ نے فرمایا (مسلمانوں کی) جماعت کو۔"

اس حدیث کی سند منسب ہے اگرچہ اس میں بعضی جہان میں منقطع ہیں۔

ابن جلد کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "اسی امر انکلی اکثر فرقوں میں تقسیم ہوئے اور میری امت بہت فرقوں میں تقسیم ہوئی اور ایک کسرا سے سب جہنم میں جائیں گے اور وہ ایک فرقہ جماعت ہوگی۔"

اس روایت کی سند بھی قوی اور شریک صحیح ہے اس میں بعضی جہان میں منقطع ہیں۔ امام ابو داؤد نے اس حدیث میں ضعیف روایت کی سند سے نقل کیا ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے ایک دن اپنے بیٹے میں لڑپہ کہ رسول اکرم نے ایک مرتبہ خطاب فرمایا کہ:

تم سے پہلے اس کتاب میں فرقوں میں تقسیم ہوئے اور یہ امت تمہارے فرقوں میں تقسیم ہوئی، مگر جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور وہ "جماعت" ہے۔^(۱۲)

مستند کہہ نہیں سکتے ہیں کہ جب صحابہ نے پوچھا کہ تمہاری فرقہ کون ہوگا ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ اس طرح ہوں گے جس طرح میں اور میرے صحابہ ہیں۔"

اس سے پہلے حضرت نے یہ بھی اللہ جل جلالہ کی عہد گذار ہوئی ہے کہ فتنوں سے بچنے کا راستہ جماعت کی اتباع اور فرمایا ہادی کا احترام ہے۔

وقت میں جس سے توبہ کرنا ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۱)

۱۱۹۹ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۲)

۱۲۰۰ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۳)

(۱) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

(۲) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

(۳) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

(۴) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

(۵) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

(۶) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔

۱۲۰۱ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۷)

۱۲۰۲ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۸)

۱۲۰۳ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۹)

قیامت سے پہلے دس نشانیاں

۱۔ سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۱)

(۲) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۲)

(۳) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۳)

(۴) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۴)

(۵) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۵)

۱۲۰۴ھ میں یہ روایت آئی ہے کہ اس وقت میں توبہ کرنا بہت آسان ہے۔ (۶)

(۷) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۷)

(۸) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۸)

(۹) سورۃ کے مقرب سے ملو گے جو توبہ سے پہلے۔ (۹)

ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں۔ اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں سچ (دجال) ہوں اور قریب ہو چکا ہے کہ مجھے لٹکے کا قسم کر دیا جائے اور میں لٹک کر چلوں تو میں چائیں میں سے کوئی قہقہہ نہ پھونکا جس سے گونہ نہ ہو اس کے بارے میں (عید) کے۔ اور لوگوں کو یہ خبر ہو جائے کہ اب میں ان کے قریب ہوں گا وہ بائ فرشتہ میرے سامنے آئے گا جس کے ہاتھ میں چنگی کو اور وہی اور ان کے ہر مات پر فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہوں گے۔ یہ فرما کر آپ نے خدا جل جلالہ سے شہر کو اور فرمایا کہ یہ طیبہ (مدینہ) ہے۔

سوا کیا میں نے تمہیں یہ بتا دیا کہ لوگوں نے کہا تھی وہی۔ مجھے قسم کے اس واقعہ سے بانی حیرت ہوئی کہ یہ اس کے مداخلے سے جو میں نے تمہیں دجال، مذکورہ سینے کے چارے میں بتایا تھا، مگر یہ کہ وہ مشرق کی طرف، عرشام یا فرمایا فرمیں میں ہے۔ یہ فرما کر آپ ھھٹے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا "ظاہر کبھی ہیں کہ یہ ساری حدیث میں نے رسول اکرم ھھٹے سے یاد رکھی۔" (۱)

حدیث کا ایک اور طریق۔ مسلمان میں سیادت کی سند سے محمدی سے ہر کسی میں صرف یہ فرق ہے کہ ظاہر کبھی ہیں کہ محمدی مزاج واقارب سمیت اس میں سوار ہوئے اور اس پر ہر سے قریب اور کبھی سے جھٹکے کی وجہ سے گر گئے اور پانی کی تاش میں اس سے گھرا گئے جہاں اسی ہلی والی مخلوق سے ملاقات ہوئی انی افراد اور پھر رسول اکرم ھھٹے نے انہیں لوگوں کے سامنے کیا کہ وہ یہ واقعہ سنا میں اور پھر فرمایا کہ یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔

دجال صلاقی کی سند سے محمدی روایت میں لفظ ہیں کہ اسے گواہ مجھے تمہاری نے بتایا کہ اس کی قوم سے جو لوگ مسندیں سطر پر گئے سالی آخر (۲) مسندوہ میں بھی مبنی کی مسند سے محمدی سے ہر سے قریب اور کبھی سے جھٹکے کی وجہ سے گر گئے اور پانی کی تاش میں اس سے گھرا گئے جہاں اسی رسول اکرم ھھٹے نے ایک سر (غوثی) میں بھیج دیا۔ آخر میرے اور نے مجھے کہا کہ میرے گل جا میں نے اسے کہا کہ جب تک حد تک نہیں گذر جاتی یہاں مجھ سے دور کھانے کا حق ہے۔ مگر اس نے کہا نہیں ہے۔ چنانچہ میں رسول اکرم ھھٹے کی خدمت میں آئی (اور میری سورتوں میں آئی) چنانچہ آپ ھھٹے نے میرے سر سے روک دیا۔ اور پھر چھا کر بنی اور تہہ دار کیا۔ مجھ سے اس نے کہا "یاد رسول اللہ میرے بھائی نے اسے تمہیں طلاق ایک ساتھ دے دی ہیں تو رسول اکرم ھھٹے نے فرمایا۔ مجھ سے جس وقت طلاق کے بعد اس عورت کا حق بنتی ہے جسے طلاق دہائی ملی ہے۔ لہذا جب اس تم سے رجعت کا حق نہیں ہے۔ لہذا تمہاری سے گل کر ملاز خانوں کے پاس جلی جاؤ پھر فرمایا کہ اس کے پاس مہمان آتے رہے ہیں۔ اس لیے تم ان ام کو تم سے بائ جلی پانا۔ وہ دے دیا ہے تمہیں۔ پھر میں نے کہا کہ اب تک میں تمہارا ایمان نہ کر اس قسم کسی سے ایمان نہ کر جاؤ کبھی نہیں ہے کہ پھر مجھے قریش کے ایک سرورہ شخص نے پیغام ایمان دیا تو میں نے خدمت نبوی ھھٹے میں جا کر عرض کر دیا تو آپ ھھٹے نے فرمایا یا تم اس شخص سے ایمان نہ کر لو کی جو مجھے اس شخص سے یاد دہندہ ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میں نہیں۔ آپ اس سے چاہا میرا ایمان فرمائی۔ چنانچہ آپ ھھٹے نے میرا ایمان حضرت ام سلمہؓ کی زوجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

دجال کا مکتبہ ہیں کہ جب میں حضرت سے قیامت میں نہیں کے ہیں سے اندازہ ہانے لگا تو انہوں نے مجھے روک دیا اور فرمایا کہ جنہو میں تمہیں رسول اکرم ھھٹے سے کسی نبوی ایک اور حد تک بھی ایمان کی۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ کہی کے لوگوں میں ہی کہ تم ھھٹے نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر چھو گئے جب لوگ فارغ ہوئے تو قریب ھھٹے نے فرمایا کہ وہاں جلی جھٹے۔ یہ کیونکہ میں ہات کی ہمت کی جب سے بائیں جگہ سے نہیں ہٹا ہوں۔

یہ کہ تمہاری ہمت میں اس نے مجھے آ کر ایک واقعہ دیا جس کی کوئی اور آفتوں کی غصہ کہ مجھے قیامت کرنے سے روک دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے سے بھی ان غوثی تمہیں بھی کمال دوں۔ اس نے مجھے بتایا کہ ان کے عزیزوں کا ایک گروپ مسند کے سطر پر روانہ ہو اور طوطا لہریوں نے ان کی خوشنویا، معلوم ہر سے پڑا بیٹھا۔ چنانچہ وہ بھی قریب ہی آکر بیٹھ گئے۔ مچا کہ میں ایک غوثی کے پیچ میں۔ بال بہت تھے کھڑائی۔ یہ نہیں بلکہ، ہاتھ کا وہ ہے۔ و مسند انہوں نے اس کو سارہ کیا اور اس نے سلام کیا کہ میں "یا انہوں نے پھر چھا دھتہ انہوں سے نہ ہاتھ نہ دیا۔ چنانچہ سے ہاتھ سے ایستہ اس گروہ سے کہ تم سے میں ایک شخص سے ہاتھ دے دیا اور اس نے شوق کیا فرمایا۔ سکا۔ انہوں نے پھر مجھ کو انہوں سے کہا

آپؐ نے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نقصان پہنچائیں گے، اور اگر یہ (یعنی ابن مہدی) وہ (یعنی جہاں) نہیں ہے تو پھر ایک ایسی کوئی کہنے کی ضرورت نہیں۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک فکر مند رہے کہ کہیں اور جہاں نہ ہو۔^(۱)

ایک اور روایت ہے امام احمد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں، ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جگہ سے گذرے جہاں ہاتھ بچے ٹھیک رہے تھے، انہی بچوں میں ابن عبید اللہ بھی تھے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ایسی عبادتیں ہیں جن کو اللہ کا ذکر ہوا ہو، کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن عبید اللہ نے جواب میں کہا: کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن کثیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا: مجھے حالات دیکھتے ہیں کہ آپ کی گردن ازادوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر یہ وہی ہے جو میں سمجھتا ہوں تو پھر آپ اس کو قتل نہ کریں گے۔“^(۲)

بعض احوال و روایات میں کی سچائی کو عقل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے ایسی باتیں کی ہوں گی۔۔۔ ابن عبید اللہ کے بارے میں بہت ہی روایات وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں ہے کہ آیا وہ جہاں تھا یا نہیں، لہذا یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں البتہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تمام روایات درجہ اول کی وضاحت اور یقین بڑے حد میں پیش کی ہوں۔ حضرت عیسیٰ اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی فیصلہ کن روایت پہلے گذر چکی ہے۔ وہ روایات جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ابن عبید اللہ جہاں تھا، ہم مقرر یہ ذکر کریں گے۔ سب سے زیادہ جانتے والے اور سب سے صحیح فیصلہ کرنے والے تو اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں خان کعبہ کو طواف کر رہا تھا کہ دوران میں نے ایک گھنٹی تک کے آدھی کو دیکھا جس کے بال سیدھے اور لٹکے ہوئے تھے اور اس کے سر سے پہلی کے ٹکڑے ٹکڑے تھے، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا ابن مریم (حرم کا بیٹا) ہے۔ پھر میں نے اس سے رخ موڑ لیا اور دوسری طرف دیکھا تو ایک اور شخص دکھائی دیا جو ساجہ و سرخ رنگ والا تھا، مرزا ہوا تھا، ایک آنکھ سے کان کا تھا، چہرہ پر غور و فکر کا کیا کچھ میں ان قلمی سے سب سے زیادہ درست قرار دیتا ہوں۔^(۳)

اس کے علاوہ امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں اس وقت لنگھا گا جب رات بچا سمجھا جائے گا کہ وہ رخصت سے دور ہی ہو جائے گی، وہاں جس دن تک (اور اگر وہاں میں میں گھومتا ہوں گے گا۔ پھر ان دنوں میں سے ایسا ہوگا جیسے پورا سال۔ اور ان میں سے ہوتا ہے کہ اس کا رخصت ہونا ہوگا۔ پھر باقی دن عام ہوں گی طرح ہوں گے۔ اس کا ایک گدھا ہوگا جس پر دو سواری ہوگا اس کے دونوں کانوں کے درمیان کا کھانا مسلا جائے گا۔ لوگوں سے کہے جائیں گے تمہارا رب ہوں، حالانکہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے، اس (جہاں) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کہ ف، انہوں کے ساتھ قرآن ہوگا جسے ہر چھ ماہ لکھا اور ان پر حد مومن پڑھ لے گا، یہ منورہ اور نہ حرم کے علاوہ جہاں کہیں پانی کا ذخیرہ ہے، وہاں جانیے گا۔ کیونکہ زمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کر دیا ہے۔ حرمین کے دروازوں پر فرشتے کھڑے ہوں گے، اس کے ساتھ کچھ پھار ہوگا، سب لوگ مشکل میں ہوں گے، ان دنوں لوگوں کے جنہوں نے وہاں کی بیوی کی ہوگی۔ اس کے ساتھ دوسری بھی ہوں گی میں ان دنوں خبروں کو جانتا ہوں۔ ان میں سے ایک نیر کو جنت کے گاؤں دوسری کو بار (دور) اور جس کو اس خبر میں داخل کرے گا جس کا نام جنت ہے تو اس میں داخل کرے گا، اس کے گناہیں کا نام جنت ہے تو وہ اس میں داخل جنت ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ میں نے سنا ہے اس کے ساتھ شاہین ہوں گے، ان لوگوں کے ساتھ بات کرے گا، وہ ایک زبردست قوت اور ذکاوت رکھتا ہے، آسمان کو اٹھارے گا تو وہ ایسے ٹھکانے کے جیسے بارش ہونے لگی ہو۔ اور کسی کو قتل کرے گا اور لوگوں کو یہیں دکھائی دے گا جیسے اس نے کسی کو قتل کر کے زندہ کیا ہو، اور لوگوں سے پوچھتے گا کہ کیا اب کے علاوہ اور کوئی اس طرح کر سکتا ہے؟ اگر شام میں سورج نہ اُترے اور دن کا سورج نہ اُترے پھر وہاں سے نہیں گئے۔

(۱) مسند احمد ۱۶/۱۶۸ (۲) مسند احمد ۱۶/۱۶۸ (۳) بخاری کتاب المغیر باب الطوائف بالکعبة فی العلم ص ۱۶۸

۱۶۸۷ء، مسلم کتاب الاحیاء باب ذکر المسیح بن مریم و المسیح الدجال، ص ۱۶۸، مسند احمد ۱۶/۱۶۸، مسند احمد ۱۶/۱۶۸، مسند احمد ۱۶/۱۶۸

ان کا صبر کرنے کا عرصہ بن عت مشقت اور تکلیف اٹھائیں گے، پھر ہم میں عمر نے وقت حضرت مسیحی علیہ السلام نازل ہوں گے اور قوموں سے کہیں گے اور لوگوں سے تم اس کتاب اور نصیحت کے خلاف حرکت نہیں کرتے؟ لوگ کہیں گے یہ شخص زعمہ ہے۔ لوگ ان کے پاس پہنچیں گے تو ان کو ظلم ہوگا کہ یہ حضرت مسیحی علیہ السلام ہیں۔ پھر نماز قائم کی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا اسے روح اللہ آئے پھر ایف اے اور نماز پڑھا جائے حضرت مسیحی علیہ السلام فرمائیں گے تمہارا کئے آج ہے تاکہ ہم اس کی اقتدار میں نماز ادا کریں۔

پھر غریب نماز ادا کرنے کے بعد وہاں سے مقابلے کے لیے جائیں گے، حضرت مسیحی علیہ السلام کو یکتہ ہی وہاں رہے تھیں لگے گا جیسے دلی میں ملک مل جاتی ہے، پھر پانچ حضرت مسیحی علیہ السلام آئے جو اس کو قتل کر دیں گے وہاں تک کہ جو وقت اور پھر پکارے گا اسے روح اللہ یہ بڑاوی ادا کرے پیچھے چھاپا بیٹھا ہے، لہذا وہ جال کی پردہ کی کرنے والاں میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔^(۱)

نواس بن سہمان رضی اللہ عنہ کھانی کی روایت امام مسلم و مختلف سندوں کے ساتھ حضرت نواس بن سہمان کھانی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے وہاں کا ذکر کیا اور جال کی عداوت اور اس کے قتل کی طاقت فتح کی گامیاد کر دیا کہ ہم کہنے لگے جیسے وہاں سامنے والے گھروں کے جھنڈی میں موجود ہے، اب ہم یہاں آکر آئے لگے آپ ﷺ ہماری گمراہی سے آگاہ ہو گئے اور ہر سے دریافت فرمایا کیا وہ ہم کو قتل کریں؟ تو ہم نے جواب میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے وہاں گامیاد کر دیا ہے کہ ہم بھرتے ہیں نہ وہاں سامنے والے درختوں میں موجود ہے۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا وہاں کے علماء اور مجھے خبردار ہے ہمارے میں کسی چیز کا خوف نہیں۔ اگر وہ قتل آیا اور میں تم میں موجود ہوں تو میں اس کے لیے کافی ہو جاؤں گا اور اگر میں تم میں موجود ہوں تو ہم جو شخص خود کو خودی سمیٹا لے رہا ہو مسلمان کی اللہ تعالیٰ خوشگوار کردی ہو جال فرما میں نے ایک دن جو ان سے پہنچے یہ وہاں تک گئے ہوتے ہاں والاں کی ایک آگھا بھری ہوئی ہے، کہنے میں وہاں مغربی قلعہ کی طرح لگتا ہے، تم میں سے جو کوئی اس کو پاسے تو سورۃ تہف کی آیت کی تلاوت کرے، وہ شام اور عراق کے درمیان خلیہ نامی جگہ پر ہوگا اور انہیں اور با میں تباہی پھیلانے کا ہے اللہ کے ہر عداوت نہ رہتا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دین زمین میں سے کا؟ آپ ﷺ نے جواب دیا شافریہ کا کہ وہاں چھینے دین تک زمین میں رہے گا، پھر ان سال کی طرح کہ ہوگا دوسرا زمین کی طرح، تیسرا چارے سے نکلے کی طرح اور باقی دن عام ہوں کی طرح ہوں گے۔

ہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا وہاں دن ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ فرمایا نہیں بلکہ عام دنوں کی طرح نمازیں کے وقت کا حساب نہ لگنا اور اپنے وقت پر قیام نہ کرنا یہاں سال بھر کی ادا کرے۔

ہم نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کا چنانچہ اس طرح ہوگا؟ فرمایا جیسے بانی کا ایک راہنما ہے جو اس کے زور سے چلا آتا ہے۔ ایک قوم کے پاس پہنچے گا اور اپنی اتاری کی دعوت دے گا۔ دو لوگ اس کا جواب کر لیں گے، تو وہ آسمان کو قسم دے گا، بادش شروع ہو جائے گی زمین کو قسم دے گا وہ بھی اگانا شروع کرے گی۔ لہذا وہ لوگ میں اور حرجے میں رہے لگیں گے۔ پھر ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور ان کو اپنے جواب کی رحمت دے گا، لیکن وہ اس کی بات ماننے سے انکار کر دیں گے، وہ وہاں سے چار جائے گا تو وہ لوگ سب مسلمان ہو جائیں گے۔ ان کے پاس پہنچے گی دینے گا۔ پھر وہ زمین سے کہے گا، اپنے فرشتوں کو نکال دے تو زمین کے اندر موجود تمام فرشتے باہر نکل آئیں گے اور اس کے پیچھے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی کہیں اپنی ملک کے پیچھے چلتی ہیں، پھر ایک نو مسلموں کو جو ان کو اپنے گاؤں کو دے اس کو قتل کر دے گا اور حرجے کے نشانوں کی طرح درختوں سے گاؤں میں اس کو دے گا تو وہ چار دن، چھ دن، چھ دن کے ساتھ مسکراتا ہوا دے گا۔ اسی دوران میں اللہ تعالیٰ حضرت مسیحی علیہ السلام کو نازل فرما میں نے وہ روز آئیں گی مسجد کے مشرقی صلیب جہ کے پاس نازل فرمائیں گے وہ چار جن کو سفران اور دس سے دیکھا ہوگا، انہوں نے اپنے دلوں ہاتھ درختوں کے کندھوں (پاؤں) پر رکھے ہوں گے۔ اب اپنا سر جھکا میں گے تو باقی کے چھلے چھلے گئے اور جب اٹھائیں گے تو پوچھنے کی طرح نہایت سے ساری بھڑکیں گے، میں کا تو تک بھی ان کی خوشہ چیلنے کی اور میرا لگا اور ان کی دعا بھی اتنی تیز ہوئی کہ جہاں تک ان کی نظر پہنچے

مکی، وہیں پروردہ خود ہواں گئے، وہ وہاں کو کھلائی کریں گے اور اقدس کے قریب لہ نای شہر کے دروازے پر اس کو لگ کر دیں گے۔ پھر اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جنہوں نے وہاں کی مخالفت کی ہوگی ان کے چہروں پر ہاتھ بکھیریں گے اور ان کو جنت کی بشارت کریں گے، اسی وہاں اللہ تعالیٰ حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دفنی بھیجیں گے کہ جس سے بندے اس کی امانت کو کھرنے کے قابل نہیں۔ ہے۔ چنانچہ انہیں لے کر حضور پر تشریف لے جائیں گے۔ پھر باوجود ناجح آنکس گئے۔ ان کے منکر کا اقتدار اھل طہریہ کے پاس سے گذرے گا اور سارا پانی پی جائے گا اور وہب اللہ تعالیٰ آخری حصہ گذرے گا تو کہے گا کہ یہاں بھی کھجی پانی ہو کر تاقہ حضرت مہدی علیہ السلام مسلمانوں کے ساتھ ابراہیمیت گذرے گی کہ ایک نیک کار بن کے لیے بہر ہوگا جسے آن نیک قرآن میں سے کیا ایک کے نزدیک سورۃ اھصے ہوتے ہیں۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام اور مسلمان اللہ کی طرف رجوع کریں گے تو اللہ تعالیٰ باوجود ناجح کی نگرانی میں ایک کثیر پیدا کر دیں گے جس کی وجہ سے سب کے سب فیکہ اسی مرتب میں مر جائیں گے۔ پھر حضرت مہدی علیہ السلام کے مومنین کے ساتھ زمین پر واپس تشریف لائیں گے۔ زمین پر ایک باشت برابر چلے گی انکی نہ کوئی جہاں ان کی انھیں اور بدبو نہ ہو حضرت مہدی علیہ السلام اور مسلمان وہاں رہنا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ انکی لمبی نگرانی واسطے پرخندے بھیجیں گے جو ان کو وہاں لے جائیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ بادشہ برسانیں گے کوئی گھر اور عمارت نہ ہوگا جس تک نہ پانی نہ پختہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ زمین کو جو کھریا مسافہ فرما دیں گے جیسے صاف چمکہ ہر مسلمان غرضی اور عجز زمین سے کہا جائے چلے گا اور ساری چمکہ کا اور ساری برکت ظاہر کر دے اس دن پی صاف ہوگا کہ چوری جرات ایک انداز سے بخوبی گذرا کرے گی اور اس کے چمکہ کو سائے کے لیے استعمال کرے گی اور اللہ تعالیٰ اور تمام چیزوں میں بھی برکت فرما دیں گے یہاں تک کہ وہ دو دھننے والی ایک لافنی بہت ہی جڑا ہوا کو کافی ہو جائے گی اور وہ دو دھننے والی ایک کبریٰ قبیلہ کی ایک شاخ کے لیے کافی ہوگی۔ اسی وہاں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ دار بھیجیں گے، جس سے مسلمانوں کی بظنوں میں کوئی بیکاری پیدا ہو جائے گی جس سے تمام مومنوں کا انتقال ہو جائے گا اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو اہل سلطان، فحاشی اور بدکاری کریں گے جیسے مکی ہوئے گئے، ان پر قیامت قائم ہوگی۔ (۱)

ایک دوسری مولیت جو عبدالرحمن بن ابی بکر بن جابر سے روایت کی ہے یہ اسلاف ہے کہ جب باجور کا تاجور کے لشکر کا آخری حصہ جو خطر یہ کے پاس سے گزرا تو اسے فلک پائے گا تو کہے گا یہاں بھی کئی پانی تھا پھر وہاں سے روانہ ہو گا کہ شیل فرسٹ پہنچے گا جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے۔ وہاں پہنچ کر کہیں گے ہم نے قسطنطنیہ میں کوئٹل کر دیا ہے اب ۲۵ سالہ اہل کوئٹل کریں راہیہ اودہ اسان کی طرف حیر جو سنا ہے شروع کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حیروں کو بخوان آمو کرے وہاں پہنچے دیں گے۔

انہی تحریر کی روایت میں بھی یہی ہے کہ میرے ساتھ کچھ نہ سنا ہے یہ بھی ہیں جنہوں نے قرآن کی طاقت نہیں سمجھی۔ (۲۴)

اسلام مسلم نے اس روایت کو امام بخاری سے نقل کیا ہے ان کے علاوہ امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن مسعود کے ساتھ بھی روایت کی ہے۔

حیات اس میں جہاں باجور کا جرن کی بدکردارانہ لاشوں کو بڑے بڑے چمکوں کے ذریعے اٹھوا کر لایا گیا ہے وہاں کچھ اضافہ ہے جس کو اب حجر نے کتب

وخطیرہ کی روایت سے بیان کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ پرنس نے باجور کا جرن کی لاشوں کو ”مصلیٰ“ کی طرف چمک دیں گے۔ ان کا بابر رضی اللہ عنہ نے

روایت کیا کہ کبیل کہاں ہے؟ فرمایا جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

ملاں ملاں نے زہر جان چاہی کی سند سے یہ بھی نقل کیا ہے کہ "تو ک سات سال پا جو جی کے تیروی اور تالوی وغیرہ کو بطور ایجنٹ میں جلا کر استعمال کریں۔" (۳۰)

(۱) سلم کتاب الفتن باب ذکر النجاة و صفته حدیث نمبر ۴۲۹۹۔ (۲) کتاب الامان الفتن باب خروج الہدال حدیث نمبر ۳۳۶۶۔ (۳) کتاب الفتن باب ذکر النجاة و صفته حدیث نمبر ۴۲۹۹۔ (۴) کتاب الفتن باب ذکر النجاة و صفته حدیث نمبر ۴۲۹۹۔

نور ابو داؤد كتاب الملاحم والفتن باب خروج الدجال الحديث لغير ٢٢٢١، اور ترمذی كتاب الفتن باب ما جاء في قتله الدجال حديث لغير

PPP.

(۳) مسلم کتاب الفتن باب ذكر الذجال وصلة واصله حديث ۴۶۹۹ او حديث لمير ۴۳۰۰، ابو داؤد كتاب الخلاص باب خروج

البدجال: حليلته، ٢٢٢١، الرمزى: كتاب الفن باب ما جاء في فقه البدجال، حليلته، ٢٢٢٠، كتاب الفن باب فقه البدجال، وخروج عيسى بن

صباح و غروب با جرج عاجرج حدیث ۴۰۷۶

ابو عبد اللہ بن ماجہ نے حضرت ابو امامہ السہمی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے خطاب فرمایا، خطاب کا کلمہ اہمال کے بارے میں اطلاعات پر مشتمل تھا اور ہمیں اس سے ڈرایا، فرمایا: "یہ ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوعبیدہ اسامہ سرانہ کی اور ان کو یہ فرمایا ہے اس وقت سے تو تمکد چال سے باز رہو، کوئی نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ نے کوئی نیکیا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اہمال سے ڈرایا، ہمارے آخری نبی ہوں اور آخری امت ہوں، اسی بات سے کہ اس کا وہ خطاب تم میں سے پڑے گا۔ اگر وہ اہمال کا کیا ہوا، میں تم میں موجود ہونا کا ہی ہونا چاہتا ہوں۔ لیکن اگر اہمال میرے بعد آیا تو یہ تم میں خود کو خواہش سمجھائے، میرے بعد یہ مسلمان لی دیکھ اہمال اللہ تعالیٰ تو اہل مائیں کے؟ وہ شام اور عراق کے درمیان واقع مقام حطہ سے لگے گا، میں بائیں رخسار پر چلا آؤں گے گا، اللہ کے بند سے تابتہ تم رہنا۔

میں اس کے بارے میں شخصیں اسکی شخصیت سے تھوڑے تھوڑے کا کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی نے نہیں بتائی ہوگی۔ وہ (اہمال) ظاہر ہوگا اور کہے گا میں نبی ہوں، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر اور زیادہ وہ سے تھوڑے کرے گا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں حالانکہ تم لوگ اپنے رب کو اس وقت تک نہیں دیکھ سکتے جب تم لوگ وفات نہ پا جاؤ۔ اور اہمال کا ہے جبکہ تمہارا رب سبحانہ تعالیٰ کا نہیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان اللہ کا کھنجر ہوگا، جس کو ہر چہ حال اور میں پر مدد نکالے گا۔

اس کے فتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جنت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گی، اس کی دوزخ دراصل جنت ہے اور اہل کی جنت دراصل دوزخ ہے، نہ اندر کی کو اس نے اپنی دوزخ میں آں دیا، اسے چاہئے کہ اللہ سے پامانگے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھ لے۔ وہ آگ اس کے لیے ایسی ہی غصہ اور سختی والی ہو جائے گی جیسے حضرت ابوعبیدہ علیہ السلام کے لیے ہوئی تھی۔

اس (اہمال) کے فتوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ایک عرب سے کہے گا کہ اگر میں میرے دین باپ کو دباؤ دہندہ کروں تو کیا تو مجھے اپنا رب مان لے گا؟ عرب کہے گا ہاں۔ اسی وقت وہ دنیا میں اس کے ماں باپ کی صورت میں ظاہر ہوں گے اور ہمیں گناہ سے بچنے اس کی اجازت کرے، بے شک نیکی تیرا رب ہے۔

اس (اہمال) کے فتوں میں سے یہ بھی ہے کہ یہ ایک شخص پر مسلط ہوگا اور اسے قتل کرے گا، آدھی سے گلو سے نکلے گا۔ ہمارے لوگوں سے کہے گا کہ اگر یہ ظہیر سے بندھے کی طرف سے بھی اس کو دباؤ دہندہ کروں گا وہ یہ سمجھتا ہوگا کہ اس کا میرے علاوہ کوئی رب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو زندہ کر دے گا، اس (اہمال) سے مخاطب ہو کر یہ کہے گا تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے، لہذا اللہ کا دشمن نہ چاہتا ہے، خدا کی خدمت سے ناگوار نہ جائے، وہ کوئی بھی نہ تھا۔

ابو الحسن علی بن محمد حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص میری امت میں سے جنت کے سب سے پہلے درجے پر ہوگا۔"

پھر فرمایا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات نہ ہوئی ہم یہی سمجھتے رہے کہ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے گھٹا ہو کوئی اور نہ۔

ماری کیجئے ہیں چارم حضرت ابو رافع کی حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اس کے فتوں میں سے ایک یہ بھی ہے یہاں کوں سے گا تو ہاں شروع ہو جائے گی۔ زمین کو کھنکھانے کا تصور دے گا اور میں سے نہا تے اگلا شروع ہو جائیگی۔

اس کے فتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ ایک محلے سے گزرتے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے، اہمال ان تمام اے گا تو ہاں شروع ہو جائے گی اور میں کو کھنکھانے کا تصور دے گا تو زمینیں اگلا شروع ہو جائیں گی حتیٰ کہ ان کے حال و رہب ان فصول کو پڑھ کر ان میں سے فوجات مومنے پائے ہوں گے کہ اس سے پہلے بھی نہ تھے اور وہ اس سے خبر نہ ہوتے ہوں گے۔ زمین پر کوئی جگہ ایسی نہ ہے کہ جس کو اہمال نے نہ روکے ہو، اور وہ ان کے ہاتھ نہ چھوئے ہو، حالانکہ خداوند ہیہ ہونے کے۔ لیکن جس گمانی سے بھی نہ کرے آئے گا وہ جہاں سے فرشتے میں سے ہوں گے اور یہی ہوں گے۔ یہاں تک کہ اہمال سے سب گمانی تک پہنچے گا، اسی دور میں مدینہ منورہ میں نہیں مرتب ہونے کے، جس سے گھبرا کر ہر مہاجر

ابو لو، ایک سترہ وقت فرمایا کیا غور؟ دجال سے میں نے ۱۹ ہزار لوگوں کو کہتے ہیں کہ میں نے جو سب دیکھا کہ "انھیں"۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "میں ایک جزیرہ یا اس سے زیادہ کا حکام ہوں اور کوئی ایسا فی نہیں بھیجا کہ جس کی اجازت کی جاتی ہو، اس میں نے اپنا دست کواریاں سے تھوڑا دیا ہوا اور مجھے اس کے بارے میں وہ سب بتا دیے ہیں کہ جو مجھ سے پہلے تھے اور انھیں بتایا ہوا تھا وہ وہاں ہے اور تمہارا رب ایسا نہیں ہے، اس کی دیکھو! تم کو یہ ہے کہ آگ کے درجے ہو گئی ہے، چونکہ وہ نہیں ہے، بالکل ایسے جیسے گھاس چھنی ہو اور پر طرک ہو اور اس کی دیکھو! آگ کا ایک بے جیسے کہ چمکتا ہوا سیاہہ، اس کو ہر زبان آتی ہوگی، اس کے ساتھ ایک ہفت نما صورت ہوتی اور ہر رشتہ اب جس میں پانی جاری تھا وہاں اب وہاں سے غریب ایک چشمہ نما صورت ہوئی بالکل سیاہ ہوا اس کو دلو" (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات

پہلا طریق..... امام احمد نے ابن ابی حنیفہ کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مہنی آئے گا کہ ایک وردہ بنے گا اور پانچ سو تیرہ گھوڑے چمکے گا، پھر وہ بد منورہ کی طرف آئے گا اس کو ہر گزنی میں فرشتوں کی صفیں ہوں گی جو دیکھیں کہ نہ گھٹ پڑھتی ہوگی، پھر وہ سب بڑی کی طرف آئے گا اور پھر وہاں سے آگے گا۔ جس سے بد منورہ تین مرتبہ کہنے کا اور اس کے بعد ہر مرتبہ ہر دو گھوڑے لنگر کر دجال کے پاس جا پہنچے گا۔" (۲)

دوسرا طریق..... امام احمد نے بخاری کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جہاں آنکھیں آتھیں وہاں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کھڑا کہ "خبر پر ہوا۔" (۳)

یہ حدیث چونکہ وہی ہے اس لیے بعضین کی شرط پڑ ہے۔

تیسرا طریق..... امام احمد نے محمد بن عصبہ کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں سبھاں کے پہرے ہوں وہاں سے نکلتے گا اس کے ساتھ ستر ہزار بیوی ہوں گے اور ان کو کون سے ہر چادر اور دو دو گی ہوں گی۔

چوتھا طریق..... امام احمد نے عبد اللہ بن عمر کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "دجال کی آنکھیں ہونگی، اس کی آنکھوں کے درمیان قرعہ ہوگا" کافرا۔ پھر اس کے پیچھے فرمائے کہ آتہ اور فرمایا کہ اس کو ہر چہ نکلتا اور ان پر چار سلطان پڑے گا۔" (۴)

پانچواں طریق..... امام احمد نے راوی ابن مسعود کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "دجال کا بے لوث تمہارا رب ایسا نہیں جیسا، جانا ہے میں (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان قلعہ" کافرا۔ پھر یہ ہے جسے ہر مومن پر چار قلعے ہوگا اور چار قلعے ہوں گے۔" (۵)

چھٹا طریق..... امام احمد نے محمد بن ابی شریبہ کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے

(۱) مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۵۹، ۶۰، کتاب جہاد صفحہ ۵۹، ۶۰، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹

(۲) مسلم کتاب الفتن باب تہمت علیہا حدیث نمبر ۴۶۳۱، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹

(۳) مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۵۵، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹

(۴) مسلم کتاب الفتن باب تہمت علیہا حدیث نمبر ۴۶۳۱، کتاب الفتن باب تہمت علیہا حدیث نمبر ۴۶۳۱، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱

(۵) بخاری کتاب الفتن باب تہمت علیہا حدیث نمبر ۴۶۳۱، مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۱، کنز العمال جلد ۱۲ صفحہ ۲۲۸، ۲۲۹

سے شذ و بلا بعد میرے سامنے اس کی وہ حالت بھی ظاہر کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی پر ظاہر نہیں کی گئیں اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ وہ ایک بار آپؐ پر گزر گا نکلیں گے۔^(۱۱)

عبداللہ بن احمد نے السنن میں بخاری کے طریق سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے رجل کا ذکر فرمایا کہ فرمایا کہ ”وہ کا بچہ اور تمہارا رب کا نہیں۔“^(۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت: ... امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”رجل کا بچہ اور تمہاری سرپرستینا ہوئے۔“

امام مسلم نے بھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”میری امت میں سے ایک جماعت ایسی تھی جسے کسی پہاڑ تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چلاں ہو جائیں گے۔“^(۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت: ... امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ کا بچہ نہیں اور کینہ ہے اس کا دیکھ کی مانند ہے اس کا سراپے ہے جیسے عبدالمطلبی میں فطون کا سر اور تمہارا رب کا نہیں ہے۔“^(۱۴)

اس کے علاوہ امام احمد روایت اور ابن معنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سرایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپؐ نے رجل کو پیدا کی کہ جامعہ میں اس کی اصل سوئیں دیکھا کوئی خراب و غیرت نہ تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضرت ابوہریرہؓ نے دیکھا جب آپؐ سے رجال کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں نے اس کو دیکھا ہے اس کی ایک آنکھ لٹی تھی کہ چونکہ وہ سترہ سو اور اس کے بال کوہ کہہ رشت کی شامیں ہوں۔“^(۱۵)

وہاں رجال کے نقشے سے بڑا کوئی متشخص: امام احمد نے حضرت بشام بن ماحر اندلسی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں ”نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی گھٹن سے لے کر قیامت تک نہ چالے سے بڑا کوئی متشخص نہیں ہوا۔“^(۱۶)

امام احمد نے ایسا روایت نقل کی ہے کہ حضرت بشام بن ماحر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض دوستوں سے کہا کہ تم مجھے چھوڑ کر مدینہ منورہ کے لیے اس کے پاس جاؤ جو مجھ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا اور انہوں نے مجھ سے وہ وہ احادیث یاد کی ہیں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ”حضرت آدم علیہ السلام کی گھٹن سے قیامت تک نہ چالے سے بڑا کوئی متشخص نہیں ہوا۔“^(۱۷)

بکیر روایت: امام احمد نے ابوہریرہؓ کے طریق سے بھی بیان کی ہے ہاں اس میں خطا کے بجائے خطا ”امیر“ ہے۔ میں آپؐ نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی گھٹن سے قیامت تک نہ چالے سے بڑا کوئی متشخص نہیں ہوگا۔“^(۱۸)

اسی روایت کو امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے جبکہ امام احمد نے عبدالمطلبی کے طریق سے ایک اور روایت نقل کی ہے میں میں آپؐ نے فرمایا کہ ”ابوہریرہؓ سے یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”وہ کا بچہ اور تمہارا رب کا نہیں ہے۔“^(۱۹)

(۱۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۲) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۳) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۴) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۵) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۶) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۷) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۸) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۹) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰،

(۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۴) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۵) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۶) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۷) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۸) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۹) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰،

(۱۰) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۲) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۳) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۴) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۵) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۶) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۷) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۸) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۱۹) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰،

(۲۰) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۲) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۳) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۴) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۵) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۶) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۷) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۸) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۲۹) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰،

(۳۰) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۱) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۲) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۳) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۴) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۵) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۶) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۷) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۸) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰، (۳۹) سنن ابی داؤد، ج ۱، ص ۱۰۰،

سچ اور قیامت کے درمیان میں کوئی اور ہے۔"

کیا حضرت عائشہ علیہ السلام وحیاتِ پانچویں میں پانچویں قاتلوں پر اٹھائے گئے ہیں۔

ہو گا لکھ فرماتے ہیں کہ یہ جو کہا گیا

وان من اهل الكتاب الا يؤمن به قبل موله

تو حضرت مسیحی علیہ السلام کے نازل کے وقت کی بات ہے جس وقت اللہ تعالیٰ کے پاس دلیاری زدہ گی کے ساتھ زہرہ موجود ہیں۔ لیکن جیسے وہ نازل ہوں گے تو سب ہی پر ایمان لے آئیں گے (ان جرم کے نہ واپس نہ کیا)۔

ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے "سمن سے قس آیت" کو ان میں اعلیٰ الکتابہ
 السج کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت جعفر علیہ السلام کی وفات سے پہلے ہے۔ گو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر
 علیہ السلام کو زندہ رکھ دیا تھا اور وہ (یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) قریب قیامت میں اسی جگہ نازل ہوں گے جہاں جبرئیلؑ ہوا چاہے ان
 لئے آسمان کا۔ اسی طرح دیگر حضرات سے بھی مروی ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی قنادہ مروی قنادہ دونوں طرح مروی ہے جیسا کہ آگے
 بیان ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ و اللہ تعالیٰ اعلم۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے والوں پر اٹھائے جانے کی روایت بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کی خوب مہارت ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اٹھان پر اٹھایا تھا۔ یہ نہیں کہ جیسے جلال رحمانی یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کچھ بھی وہی نفسی مایوسی کو نہیں بلکہ روح قیامت سے پہلے وار واد میں پر آئیں گے۔ جیسا کہ اس بات پر بہت سی متواتر احادیث شامہ ہیں۔ جن میں سے بعض وہاں کے بیان میں گمراہ بھی ہیں اور بعض کا ذکر ایشیاء واقعہ تعالیٰ کی حقارت ہے کہ وہ نہ کرنے کا یہ ارادہ خواتم تعالیٰ ہے۔ اکی پر مگر ہو رہا ہے۔

ولا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم العلي العظيم الذي لا اله الا هو رب العرش العظيم الكريم.

حقیقت یہ بھی یاد رہے کہ ایک قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے تفسیر میں یہ بھی مروی ہے کہ قیل موت سے مراد پہلی کتاب کی موت ہے۔ اگر یہ قول صحیح ہو تو اس قیام کے معنی ہوگا۔ لیکن یہ بات اسی ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی ہے اور اس کی تفصیلی بحث ہم نے اپنی تحریر میں ذکر کر دی ہے۔

بعض دیگر احادیث۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جامع میں حدیث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو یہ کہتے سنا کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ چنانچہ نہ ہے جو تم بیان کرتے ہو؟ تم کہتے ہو کہ قیامت فلاں فلاں وقت تک آئے گی؟ کہتے ہیں کہ اللہ جنتوں میں یا اللہ اللہ ایسا ہی کوئی تک کہ اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ آئندہ وہ بڑا کوئی حدیث کہیں بیان کر دوں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ قریب بہت جلد تم ایک بہت بڑے حادثے کا سامنا کرنے والے ہو جو فحشی کا خاصہ ہے لیکن ہو گا ضرور۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ میری امت میں دو حال نکلے گا۔ پہلے یوں یا چائیں میں نے یا چائیں سال تک وہ ہے کہ جہاد اللہ تعالیٰ حضرت سے ہی علیہ السلام کو نکلیں گے۔ دیکھنے میں دعوت سے پہلے اہل الشافعیہ وہ ہیں مسعودی طرح نکلے ہوں گے۔ دوسرا حال کو تلاش کریں گے اور ہلاک کر دیں گے۔ پھر سات سال لوگ ایسے گذریں گے کہ کسی میرا آپس میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک دشمنی کو براہمیں گے چنانچہ وہ ہی دنیا میں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہ ہو جس سے فحش میں نہ ہو۔ نہ بھی بیچارہ یا ایمان نہ ہو۔ سب حریج ہیں گے۔ یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی یہاں سے نہ ہو بھی جس میں کیا تو وہ دو لوگ بھی نکلے جائے گی جو اس سے نہ شرم نہ دو شخص ہلاک ہو جائے گا۔

[illegible]

ہو جاتی تھیں۔ (پھر ایک دن ان کا لہر رستے کا کھٹ جاؤ گا وہاں ان کے ہم سفر کھڑے ہوں گے) انہیں کہے گا چنانچہ وہاں سے وہ آ کر کھڑے ہوں گے اور لوگوں کی طرف نکل پڑیں گے پانی ٹنکے گروں کے ٹنکے بچنے کے لیے قلعوں میں چلے جائیں گے اور وہاں تیروں و آسمان کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر عذاب (گھبراہٹوں کی ایک قسم) سے بھیجے گا جو ان کی گدی میں اتر کریں گے اور ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ انہیں ختم کر دیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے اور میں نے کبیر سے ان کے گوشت اور خون کھا کر سونے ہوا نہیں کے اور شہر ادا کر لیے گئے" (ابن ماجہ روایت سند صحیح ترمذی اور ابن ماجہ میں بھی ہے)

سند صحیح میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ یا جبریل یا جبریل کو کھول دینا جانے کا تو وہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے موافق "وہاں سے لوگ نکلنے سے پہلے" نکل پڑیں گے لوگ ان سے درگزر نہیں اور قلعوں میں چھپ جائیں گے اور اپنے مال موٹی بھی لے جائیں گے۔ یا جبریل یا جبریل انھیں سخت کریں گے اور زمین کا پانی اس طرف نہ لے جائیں گے حتیٰ کہ کھلی کوئی واپس نہ لے سکے۔ رستہ کا تو کہے گا کہ یہاں کھلی پانی ہوتا تھا۔ پھر کوئی شخص ایسا نہ رہے گا جو قلعوں یا شہروں میں جا کر چھپ نہ سکے یا تو یہ کہیں کے گدے یا زمین و مسلے ختم ہو سکے۔ آسمان والے بھی رو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں کوئی آسمان کی طرف تیر چلائے گا تو وہ تیر واپس غن میں اٹکا آئے گا (آز پائش رفتہ کے لیے) اسی دوران اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک بھاری (ناگوار) کی طرح پھیر دے گا جس سے پانی چھلکے گا اور پانی میں مر جائیں گے۔ جب کوئی آہستہ و خبر و سن کی سنائی دے گی تو لوگ بھی کوئی تیر کر کے دشمن کو دیکھیں گے اور وہ توکل پر اٹھیں گے گا اور رستہ اپنے قتل کا یقین ہو گا کہ وہ انہیں مرد و حالت میں ایک دوسرے پر بڑا دھوکہ دے گا تو آواز اٹھائے گا۔ لا مسلمانا امارا کہ وہ اللہ تعالیٰ تہا کی طرف سے تمہارا دشمن کے لیے کافی ہو گیا تو لوگ اپنے قلعوں وغیرہ سے نکل آئیں گے لیکن جانوروں کے چرنے کے لیے کوئی چراگاہ نہ ہو گی صرف انہی یا جبریل یا جبریل کا گوشت میسر ہو گا جسے کھا کر جانور اس طرح سونے ہوا جائیں گے جیسے گھاس کھا کر ہو جاتے ہیں (اسی طرح یہ روایت ابن ماجہ میں بھی آئی ہے)

انہیں ابن معمر کی حدیث میں شرقی باب لہ کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قلعوں و جال کے قتل کے ذکر کے بعد مذکور ہے کہ وہی دوران اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو قیامت میں لے کر اپنے تھکے بندوں کو کھلے رہاؤں اور قرآن کا مقابلہ نہیں کر سکتے اپنے امیر سے ٹیک بندوں کو خود پر ہانپے گا کہ تم کو کھانا کھاؤ۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلے جائیں گے اور یہاں یا جبریل یا جبریل کی گردنوں میں تیار ہو جائے گی جس سے وہ مر جائیں گے اور سب ایک ساتھ مر جائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوران کے ساتھی یہاں آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کچھ ہنسنے لگے پھر یا جبریل یا جبریل کی لاشیں اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہو گی وہاں لے جا کر پھینک دیں گے۔

(کعب و ہار فرماتے ہیں کہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ کے قریب مکہ کی نئی جگہ پر پھینک دیں گے) اور اللہ تعالیٰ بارش ڈال دے گا جس سے زمین پر کھائیاں پھیل جائیں گی۔ بارش چائیں ان تک سے کہ اور زمین کو کھانا جائے گا کہ کھانا چھلے اور ہر گت ظاہر کرے اس دن لوگ ادا کھا کریں گے اور اس کے ساتھ میں وہیں کے (پھر طریقہ حدیث ہے) اسی دوران اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی انھوں کے نیچے ایک خوشبو پیدا کریں گے جو ہر سو من کی روح چھل کر لے گی۔ پھر فانی باقی ہو جائیں گے جو لوگوں کی طرف زمین میں گرتے پھریں گے اور قیامت انھیں لوگوں پر قائم ہو گی۔

ابن ابن ماجہ کے روایت ہے جس میں حضرت انبیا، حضرت محمد ﷺ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی ملاقات اور قیامت کے ذکر ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گفتگو نقل کی ہے۔ اس میں ہے کہ قیامت اللہ کے حکم سے آواز ہو گی کہ تم لوگوں معلوم اور جو تم سے میرے رب نے وعدہ کیا ہے وہ کہہ جاؤ گا اور اس کے ساتھ دوسری ہوں گی جب مجھے دیکھے گا حتیٰ کہ ہر مرد و عورت آواز دیں گے اسے مسلمان میرے جیسے کا فر ہے اسے کہیں کہیں اور اللہ انھیں جلاک کر دے گا اور لوگ اپنے طاقتوں میں دھڑکیں آ جائیں گے۔ اس وقت یا جبریل یا جبریل نکل آئیں گے اور وہ ان کے شہروں کو روند دیں گے کوئی چیز بڑے ہار کے بغیر نہ چھوڑیں گے، جہاں سے گزریں گے پانی بھی لے کر ختم کر دیں گے۔ پھر لوگ ہلک کر ان کی قیامت کریں گے چنانچہ میں یا جبریل یا جبریل کے لیے دعا کروں گا اور اللہ انھیں جلاک کر دے گا چنانچہ ان کے جسموں کی بدلتے سے زمین

ذوالسوقین کے ہاتھوں کعب شریف کی بربادی کی پیش گوئی حضرت کعب اہمار سے تفسیر ان کتب میں مروی ہے (یا جبریل ماجری نے لکھ کر لیا) کہ ذوالسوقین کا پورا گھروہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا اور یہ یا جبریل ماجری کی جاگرت کے بعد کا زمانہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سات سے آٹھ سو کے لگ بھگ لشکر ان کے مقابلے کے لیے بھیجیں گے۔ جس وقت یہ لوگ سفر میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار دوا بھیجے گا جس سے سب مومن مر جائیں گے اور صرف بے خوف اور بے عقل دو جاہلیں گے جو جاوہل بھی مر گئیں کریں گے۔

کعب اہمار کہتے ہیں کہ اس وقت قیامت بہت نزدیک ہوگی۔ میں (ابن کثیر) یہ کہتا ہوں کہ صحیح حدیث میں پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد حج ادا فرمائیں گے۔

حج و عمرہ کرنے والے یا جبریل ماجری کے بعد بھی ہوں گے۔ مسند احمد میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس گھر (بیت اللہ) کا حج لوگ یا جبریل ماجری کے خروج کے بعد بھی کریں گے۔^(۱)

قیامت سے پہلے حج کرنا ختم ہو جائے گا۔ مجدد الرحمن نے شعبۂ قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ "قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جائے گا۔"

ابو یوسف برادر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "قیامت اس وقت قائم ہوگی جب حج نہ کیا جائے گا۔"^(۲) اس کے بعد برادر نے لکھا ہے کہ بعد حدیث حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی اور صحابی کے حوالے سے ہمیں نہیں معلوم۔

میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ دونوں قسم کی احادیث میں کوئی منافات نہیں ہے۔ کیونکہ لوگ حج اور عمرہ یا جبریل ماجری کے خروج کے بعد (ان کی جاگرت کے بعد) کریں گے۔ لوگوں کا اطمینان اور بقا کی نجات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ خوشبودار دوا چلا کر مومنوں کی ادا ان قبض فرمائیں گے اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وکالت ہو جائے گی۔ مسلمان ان کی فراخ جنازہ و چہ کرانیں گھر نبوی ﷺ میں رسول اکرم ﷺ کے قریب دفن کر دیں گے۔

پھر ذوالسوقین کے ہاتھوں کعب کی تباہی (ان واقعات کے بعد) ہوگی اگرچہ اس کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا۔ جیسا کہ کعب اہمار سے مروی ہے۔

کعب کی تباہی کی پیش گوئی مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حبش کا ذوالسوقین کعب کو چار کرے گا اس کا ثاؤف پارے گا جس کی ذریعہ روزنت ختم کر دے گا۔ گو یا کہ میں ابھی اس سے پہلے حج سے جڑ والے کو دیکھتا ہوں تو اپنے ہتھوڑوں اور کندھوں سے اسے مار کر (توڑ) رہا ہے۔^(۳) اس حدیث کی سند قوی ہے۔

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "مروئی ہے کہ تم حبش کو چھوڑ دو جب تک وہ تمہیں نہیں چھوڑے۔" کعب کا خزانہ کوئی نہیں نکال سکے گا سوائے ذوالسوقین کے جو حبش سے آئے گا۔^(۴)

مسند احمد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "مروئی ہے کہ گویا کہ میں ابھی اس کا لے لی بھی انگوٹھ والے شخص (کعب کی) اللہ اللہ! (کر کے) توڑ دیتے دیکھ رہا ہوں۔"^(۵)

حافظ ابن کثیر برادر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: "نقل کیا ہے کہ حبش کا ذوالسوقین کعب کو چار کرے گا۔"^(۶)

قیامت سے پہلے قحطان سے ایک ظالم کے ظہور کی پیش گوئی صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

(۱) بخاری کتاب الحج حدیث نمبر ۱۵۵۳ (۲) دارالکونک (۳) بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱ (۴) مسلم حدیث نمبر ۴۳۳۲ (۵) مسلم حدیث نمبر ۴۳۳۲

(۶) بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱ (۷) مسلم حدیث نمبر ۴۳۳۲ (۸) بخاری حدیث نمبر ۱۵۹۱ (۹) مسلم حدیث نمبر ۴۳۳۲

فصل

زمین سے ایک ڈیہ نکلنے کا ذکر... ارشاد پاری حلال ہے:

اور جب انہی نے اراک آلہ صبح ہو کر جو زمین کے سینے ایک راجہ زمین سے نکل گئے جوں سے ہاتھیں کر کے گاہے چنگ وک

(سورہ نملہ ص ۸۲)

ہوئی تھیں پر عین نہیں کرتے۔
ہوئی تھیں عین میں آیت کے ذریعہ اس مضمون پر کتب کر پئے ہیں اور وہاں اس کے متعلق احادیث بھی دیکھی گئی ہیں اور یہاں بھی آجائیں فرمایا ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر روایت کرتے ہیں کہ "ہاتھیں کر کے" کا مطلب یہ ہے کہ وہاں سے مخاطب ہوگا اور انہی نے پڑنے اور ترچہ دہی ہے کہ وہاں سے مخاطب اگر پر کیے گا کہ "لو" ہوئی آیت پر عین نہیں کرتے۔ اور انہی نے کہ وہاں سے مخاطب ہونے سے نقل کر ہے۔ اس میں اضافہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ لوگوں کی پیشانی پر کھسکا ہوا ہونے کے معنی اور ان کی پیشانی پر کھسکا ہوا اور علی سے یہ بھی مروی ہے کہ ہاتھیں کر کے گاہے گاہے ہو گئی۔ تو یہ تو یہ دونوں اقوال کو ہاتھ اور ہاتھوں سے بے اختیار۔

قیامت سے پہلے کی اس نشانیاں... اس سے پہلے حدیث مسند امام صحیح مسلم اور سنن سے خود لے کر دیکھی ہے کہ پہلے اگر سے
نے فرماتے:

قیامت کی آیت تک ثابت ہوئی جب تک کہ خود ہی نہ چلا نہ ہوگا۔

(۱) سطر سے سورہ کا طرغ ہوگا۔ (۲) وہاں۔ (۳) واپ۔

(۴) باجریٰ و جریٰ کا فرق۔ (۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدول موراجال کی آمد۔

(۶) نکلے جلیں کا حصہ ایک سطر پر۔ (۷) اور اسٹریٹ میں۔

(۸) تیسرا بڑا سطر میں۔ (۹) فخر عدنا سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو ہانکے گی اور چہل لوگ رات

کے اس میں رات گزرا دے گی اور وہاں ان کا وہاں کریں وہاں ان کے ساتھ ہوگی۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ان چیزوں کے ظہور سے پہلے قتال ہوئی کہ وہاں وہاں اور اس کا کام سے کام لے گا۔

مسند ابی داؤد میں حضرت محمد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے "قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ" کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اس کا تخریج نہیں ہوگا پہلے اس کی آیت میں نکلے گا کہ اس کا ذکر ہمیں نہ ہوگا۔ پھر علیہ السلام کے بعد دوسری

مرتبہ نکلے گا کہ اس کا ذکر ہوگا اور اس میں اس کا ذکر ہوگا اور اس میں اس کا ذکر ہوگا۔"

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ (تیسری مرتبہ) ایک وقت کے تغلیٰ فی ظہیر صبح مسجد حرام میں ہوں گے اور ان کی بیانی اور مقام

اور ان کے درمیان اور ان کے درمیان ہوگا۔ ہے سر سے نکلے ہوئے گا۔ ہے۔ کچھ لوگ اور دوسرے گاہے گاہے دیکھا جائے گا اور انہی میں۔

اور اس وقت سے لوگوں کی جماعت ہوتی ہو جائے گا اور وہیں لیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو ہاتھ نہیں کر سکتے۔ یہاں سے شروع کرے گا ان کے

چہلوں کو دیکھ کر اسے گمانی کہ وہ اپنے سارے کیلئے ہو جائیں گے۔ پھر یہاں وہ زمین میں ملے گا کہ اس کو کھسکا کرنے کے لئے ہاتھ پڑے گا

اور چھپنے لگیں گے۔ اس کے بعد کھپ کر نکلے گا اور اس سے قول کرے گا کہ اس کے چہرے پر نشان لگائے گا اور پھر اس کے ہاتھ لوگ اس میں آجائیں

میں شریک ہیں جائیں گے اور ان میں ساتھ ہیں گے اور اس کا فریاد ہوئے گی کہ ان کی آواز سن کر اسے کافر سے ہیں کہا کرے گا کہ کافر حق

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو چیز دس سے پہلے اٹھال سالی کو اور ان چوبیس سے سورج کا مغرب سے طلوع ہو نہ دیکھوں اور اداۃ الارض کا خروج نہ فرمایا۔“ (۱) یہی بیان گذرے۔

یہ بیان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یاد دلا کر فرمایا:

”جس میں معلوم ہے کہ جب یہ سورج غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے ایسی نے عرض کیا کہ نہیں تو فرمایا کہ ”کہ کر عرض کیے کہ جب کہ گناہ اور اجازت مانگتا ہے۔“ وہ کہتا ہے کہ اسے یہ کہہ دیا جائے کہ جہاں سے آیت و قرآن لوٹ جاتا (یعنی مغرب سے طلوع ہو جاتا) تو یہ اس وقت ہوگا جب کسی کو اس کا ایمان نہ لگے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ لگائی ہو۔“ (۲)

مسند احمد میں گیارہ روایتیں مروی ہیں جو یہی سے مروی ہے کہ:

”جو امر اللہ نے جس مردان کے ساتھ چاہے وہ اس کی باتیں سن کر وہ قیامت کی نشانوں کے بارے میں بات کر رہا تھا کہ قیامت کی پہلی نشانی اچال کا خروج ہے۔“ تو وہ لوگ وہاں سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس کی بات نقل کی تو حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ مردان نے جو فرمایا۔ مجھے رسول اکرم ﷺ کا ثناء یاد ہے کہ:

”وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا نَبٰیئًا مِنْ سُلَیْمٰنَ کَا طُلُوْعُ یَوْمَ اٰدَامَ الْاَرْضَ کَالْاَفْکَا“ یہ دونوں میں سے جو نکالی پہلے ظاہر ہو جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد واقع ہوگی۔“ (۳)

یہ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ انہیں یاد ہے۔ بتاتے ہیں کہ ان میں سے پہلے مغرب سے طلوع میں واقع ہوگا۔ یہ اس لیے کہ وہ جب بھی غروب ہوتا ہے عرض کیے جاتے ہیں کہ ”وہ اس کی اجازت مانگتا ہے تو اس کو ابھی کی اجازت مل رہی ہے۔“ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے مغرب سے طلوع ہونے کا حکم دے۔ یہ اس طرح چلتا ہے کہ اور عرض کیے جاتے ہیں کہ ”وہ اس کی اجازت مانگے گا اس کو کوئی جواب نہیں ملے گا۔“ حتیٰ کہ اس کا حق اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور سورج مجھ سے گا کہ اگر اب اجازت بھی ملی تو وہ شرق تک نہیں پہنچ سکے گا۔ کہ اسے رب شرق بہت دور ہے تو اس کا میرے بغیر کیا ہوگا؟ حتیٰ کہ اشیائے دنیا ہو جائے گی جیسے کہ زنجیر جو پھرتے کہا جائے گا اپنی جگہ پر کھڑے ہو جائے گا؟ چنانچہ مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔

یہ فرمایا کہ حضرت عبداللہ نے یہ بات حدیث سے یاد ہے۔ اس وقت کسی شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان میں خیریت نہ لگائی ہو۔“

صحیح مسلم جلد ۱۱ اور ابن کثیر میں ابو حنیفہ بن علی بن حیان کی سند سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کا ثناء یاد ہے کہ:

”قیامت کی اولین نشانوں میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور اہل کونکوں کے ساتھ اٹھنا ہے۔ چنانچہ جو بھی کسی پہلے واقع ہوا جائے دوسری اس کے بعد بہت جلد ہی واقع ہو جائے گی۔“ (۴)

یہ یہ بات ذکر کرتے ہیں کہ یہاں ابن کثیر کی سند سے مروی ہے کہ انہیں نہیں جانتا کہ ان کو کونسی حدیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ ان کا کہنا ہے کہ اس حدیث سے کہ ”کافر اور منافق کی نصیحت نہ کرنا“ ان کو اس سے کہ ”مغرب سے سورج کا طلوع ہونا“ سے متقدم ہے۔ یہی احتمال زیادہ صحیح اور مناسب ہے۔

فقہی مسئلہ میں ایک غریب حدیث عبداللہ بن عمر بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ:

”جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو انہیں خبر سے نہیں آئے گا اور بلند آواز سے کہے جائیں گے کہ ”مجھے تم کو تو میں جانتے تو

(۱) ابن کثیر کی تصنیف جلد ۱ ص ۲۵۹ (۲) بخاری جلد ۱ ص ۲۵۹ (۳) مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹ (۴) مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹

(۵) مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹ (۶) مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹ (۷) مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۹

پہنچتا ہے تو وہ اس کا لاشیٰ بن کر غرق ہو جاتا ہے جس کے پہلے وہاں پہنچا ہو تو پھر جھپکے کے کہ یہ وہ ہزار کی گینسی ہے اور سو کے
 لاکھ کی گینسی ہے اسے بہت دیر وقت معلوم نہیں ہوا کہ اس کا نام بھی ہے (۱)

دوسرے مہاکو میں نے کھانا بھی کھس، ماں نے کراہ کر لڑائی لگائی۔^(۱۲)

یہ حدیث بہت ہی عجیب و غریب ہے اس کا یہی کرنا کہ اللہ تعالیٰ نسبت میں کائنات پائی جاتی ہے۔ یہ دیکھنا یہ حدیث ان دو مشکوٰۃ کی باتوں میں سے ایک ہے۔ اس حدیث میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ لگے تھے اور ان میں پہلی کتاب کی تہ کو کتب میں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان عجیب سے بہت سے عجیب و غریب واقعات میں ان کو گھومتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے گذر چکا ہے کہ ایک مجلس میں ان کو کھڑا کر دیا گیا اور ان کی فرہیت والا واقعہ ہے۔

طاووس: یعنی مہمانی مستعد ہے اور عامہ مصحف میں مقلدان سے، مثلاً انہوں نے (۱) مروی ہے کہ "قہ" کی پہلی نشانی سورج کی طرح ہے (۲) "قہ" کے طواغیج ہوتے ہیں۔ (۳)

[illegible]

ان مردوں سے اطمینان ٹوٹی ہی نہ تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرہی نے کہا "مجھ نے ہی تو کہہ دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو اطمینان دے رہے ہیں۔"

[illegible]

۱۔ علامہ اقبال کی "حضرت مہدیؑ" میں مسطورہ بھی اسی طرح ہے کہ ان اپنے ہم پیشوں سے فرمایا تو تم نے کبھی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کیا ہے کہ: "وَلَا تَرْجُوا عَذَابَ اللَّهِ بَلْ أَحْبَبَّ أَلْوَاهُ لِمَا تُكَذِّبُونَ" (پس تم نہ سوچو کہ اللہ کی عذاب آئے گی بلکہ تم اس سے زیادہ اپنے آپ کو اس کے خلاف چاہتے ہو جو تم کو کفر سے روکتا ہے)۔

[illegible]

(۱) الطبرانی، المعجم، ج ۱، ص ۱۳ (۲) انوار شریعت، ص ۱۵۸ (۳) مجمع طهرانی، ج ۱، ص ۳۹ و ۴۰ (۴) انوار شریعت، ج ۱، ص ۳۹

(۳) الدلائل التي لا ينفك عنها العلم في كل وقت من الأوقات (۳/۱۰۰) (۴) في كل وقت من الأوقات (۳/۱۰۰) (۵) في كل وقت من الأوقات (۳/۱۰۰)

وہاں (دھواں) اور دھواں نہ کر بھی کیا۔ یہ دونوں روایات امام مسلم نے عرفہ یا نسل کی ہیں۔

علاوہ ازیں کرمیجے جو یہ معلوم ہوتا کہ آسمان سے ایک دھواں آئے گا جو لوگوں کو اوجھل کر دے گا تو عام اور تحقیق شدہ بات ہے، اس سے وہ تیسرا دھواں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بھوک کی شدت سے اس قریش کو دھواں دکھائی دیتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نوحان آیت نمبر ۱۵ میں فرمایا ہے کہ:

”فَارْقُبْ يَوْمَ تَقُصِي السَّمَاءَ بِدُحَانٍ مَّيِّنٍ“

یعنی سو آپ (ان کے لیے) اس روز کا اٹکلہ، پیچھے کر آسمان کی طرف ایک بخیر آئے والا دھواں پیدا ہوگا۔

یعنی یہ نہایت واضح ہے کہ کرمیجے کا خیال وغیرہ یحییٰ کی شدت کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح آگے بارہویں آیت میں فرمایا:

”وَمَا اكْشَفَ عَنَّا الْعَذَابَ الْاَوْمَانِ“

یعنی اسے ہمارے رب ہم سے عذاب کو دور فرما دیجئے ہم ایمان لائے والے ہیں۔

یعنی اس زمانے کے لوگ یہ دعا مانگیں گے اور اس سے، بے اس سختی سے نجات حاصل نہ پا جائیں گے۔ کیونکہ وہ ایمان لائے ہوئے نہیں ہوں گے اور ان معاملات کے اظہار میں ان کے دل قیامت سے بچنے کو ملے ہوں گے۔ تاکہ ان کے سامنے وہ معاملات ہوں تو دعا کرنے نجات حاصل کر لیں۔ واللہ اعلم۔

امام بخاری نے مسروق سے ایک روایت نقل کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ”کنہ“ نامی جبکہ یہ بتا ہوا حدیث بیان کر رہا تھا کہ قیامت کے دن دھواں آئے گا اس دھواں کی وجہ سے منافقوں کی آنکھیں اور کان بے کار ہو جائیں گے اور مومنوں کو تمام ہو جائے گا (مسروق کہتے ہیں) ہم یہ سنی کر گیمہ لگے اور فوراً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پاس پہنچے۔ حضرت اس وقت خواب لگے ہوئے بیٹھے تھے (دعا جاری نہ کر رہے تھے) سے اللہ کر چمکے اور فرمایا: لوگو! اگر کسی کو کچھ معلوم ہے تو بتا کر سنو اور جیسے معلوم نہ ہو اسے صرف یہ کہنا چاہئے: ”اللہ اعلم“ یعنی اللہ ہی زیادہ جانتے والے ہیں۔ کیونکہ کسی بات سے انہی کا اعتبار کرتے ہوئے ”اللہ اعلم“ کہنا بھی طبع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ:

”قُلْ مَا أَلَكُم بِهِ عَلَيْهِ اجْرًا وَمَا اَنَا مِنَ التَّكَلِّفِينَ“

آپ کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس قرآن (نبی کریم ﷺ پر) کوئی معاوضہ یا جتا نہیں اور نہ میں تکلف کرتے والا ہوں میں سے ہوں۔

(ترمذی حضرت قتادہ)

جب اہل قریش نے اسلام قبول کرنے میں مسلسل شکی کا ظاہر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے خلاف بدعا فرمائی کہ اللہ ہماری اس سمات پر اس سے دھواں نہ بھیجے جن سے حضرت جعفر علیہ السلام کی دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی دعا کے نتیجے میں ان کا یہ حال بدلتی کہ مردار اور بیوس حد سے مر گئے، اسی بھوک کی وجہ سے ان کا یہ حال بدلتا کہ ان کو بھوک کی شدت تکی وجہ سے زمین و آسمان کے درمیان دھواں دکھائی دیتا تھا۔ اس سے دور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور عرض کی ”اے محمد! آپ تو صلا دینی کرتے والے ہیں اور آپ نبی قوم ہو کر ہو، تو یہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور یہ آیت پڑھی:

”فَارْقُبْ يَوْمَ تَقُصِي السَّمَاءَ بِدُحَانٍ مَّيِّنٍ. يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ. وَمَا اكْشَفَ عَنَّا

الْعَذَابَ الْاَوْمَانِ“

(سورہ نوحان)

”لوگوں کو یہ نہایت عذاب بھیجے گا کہ ہمارے نبی میں سے ہم سے دعا کرے گا کہ اللہ ہماری سمات سے دھواں نہ بھیجے ہم ایمان لائے والے ہیں۔“

آخرت میں عذاب جب آئے گا تو ایمان سے یہ عذاب بڑھائیں گے اور کیا کذاب تو ان سے بڑھا لیا اس لیے وہ اپنے تعزیریں و بارہ مصروف ہو گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى“

(پس روز ہم بڑی سخت جاکر پکڑیں گے۔“

(سورہ نوحان آیت نمبر ۱۶)

ان پر جنگ بڑھ گئی تھی

ان اہل دم نامید قریب کے موقع میں غلوب ہو گئے اور وہ اپنے غلوب ہونے کے بعد قریب تین سال سے لے کر نو سال تک کے اندر داخل غلوب ہوں گے۔

(تجوید حضرت قتادہ)

جیت کے پہلے گزرنے کا ہے کہ چار نشانوں کا ظہور ہو چکا ہے۔ امام بخاری اور مسلم نے انھیں کی روایت بیان کی ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قمر، دھان، دھوم اور غرام کی نشانیاں گزرنے والی ہیں۔ امام بخاری نے مختلف الفاظ اور متعدد طرق سے اس کو روایت کیا ہے۔ اور ابھی اس خبر کو اس کا ذکر پہلے کیا ہے۔ یہ وہاں قیامت سے پہلے ہو گا۔ یہ کوئی اچھا نہیں ہے اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا رد کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ وہاں قیامت سے پہلے اس طرح ظاہر ہو گا جیسے اب دجال، دھان، یا جوئی، مانڈی، وغیرہ۔ میرا کیا ابھی اس بارے میں اثر نہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی روایت گزری ہیں۔

یہی وہاں ہو گا قیامت سے پہلے ظاہر ہو گی، ان روایات کے مطابق یہ آگ مدین کے محل سے اٹھ کر جو لوگوں کو کھڑکی طرف سے جانے گی۔ جہاں یہ لوگ رات گزریں گے تو یہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزرا۔ سبکی۔ اور جہاں یہ لوگ تھک کر خیر چاہیں گے تو یہ آگ بھی خیر جانے کی اور جو بھاگتے ہوئے لوگوں میں سے پیچھے رہ جائے گا اس کو اٹھا جائے گی۔

قرب قیامت بھلیاں کرنے کی کثرت ہوگی۔ امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ "یہی کریم اللہ نے فرمایا کہ قرب قیامت میں کثرت سے بھلیاں کریں گی۔ ایسا نہ کہ ایک شخص اپنی قوم کے پاس آئے گا اور پوچھنے کا فل کس پر بھلی کریں تو وہ اسے خوب دین گے فلاں فلاں پر بھلی کریں گے۔" (۱)

قیامت سے پہلے شدید بارش کا ذکر..... حافظ ابوبکر بزار نے اپنی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت میں اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک اس بارش نہ ہو جو کسی میدان و چھوڑے نہ ہاوں سے ہے نہ گھر کو نہ زمین کو۔ (۲) کیا یہ خبروں کو اور نہ پہلے کہوں گا۔

امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "قیامت کی نشانیاں ایسی ہیں جیسے کسی باری میں مونی پر ہے وہ ہے ہوں اور بارش ٹوٹ جائے تو مونی پتہ پتے کرتے چلے جاتے ہیں۔" (۳)

یعنی جس طرح مونی ٹوٹ جائے مونی ٹپک ایک ٹپک سے مارتے فرماتے ہیں اور بہت بخیر سے اور جلدی مندی کرتے ہیں اسی طرح قیامت کی نشانیاں ایک کے بعد ایک مسلسل کرتی چلی جائیں گی۔

ان امور کا ذکر جن سے پہلے قیامت نہیں آ سکتی جن میں سے انکشافات پہلے مختلف روایت میں ملے گئے ہیں جن میں سے

بلند و بالا عمارات کی تعمیر بھی قیامت کی نشانوں میں سے ہے۔ جیسا کہ پہلے گذرا کہ امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت میں اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ اہل بیت اپنی عمارتوں سے نہ اٹھیں گے اسی طرح اس وقت تک قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ وہ سے بڑے عظیم گرجوں کی آؤں میں جنگ نہ ہو۔ اہل بیت کا ہونی ایک ہی ہو گا اور

(۱) بخاری کتاب الخیر باب ۱۱۱ ص ۱۱۱ (۲) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶ (۳) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶

تفسیر القرآن باب ۱ ص ۱۶۶ (۴) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶ (۵) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶

۱۶۶ (۶) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶ (۷) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶

۱۶۶ (۸) مسند احمد کتاب غزوات النہضین باب الدخان ص ۱۶۶

سہ ماہ کے کچھ بچے جن کے ہاتھ کاٹے گئے تھے اور جب انہیں کیوں کیوں سے کوئی جاننے والے نے دیکھا تو انہیں قتل کر دیا۔^(۱)

ابو موسیٰ بن جعفر اس شخص خدا سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم وہاں میں تھے کہ وہ بچے قریب سے اس وقت تک قتل ہوئے جب انہیں کوئی جاننے والا نہ تھا۔ پھر میں نے ان کو قتل کیا اور انہیں قتل کر دیا۔ ایک مرتبہ اپنے گھر سے گزر کر ان کو دیکھا اور انہیں قتل کر دیا۔ اس وقت کا شوق تھا۔^(۲)

ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ان کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی کہہ رہے ہیں۔ روایت کی یہ اور ان کی ہی تھی اور روایت بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ہی انہی سند سے یہ ان کی ہے۔

ایک روایت ابوامامہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۳)

یہی مرفوعاً ابوامامہ نے ایک اور روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں اس وقت تھے کہ انہیں ایک درخت کی روشنی بخود چمکی کہ آپ ﷺ نے عمر کی لڑائی اور ان کی لڑائی سے بچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۴)

قریب قیامت میں وقت سے برکت کے خاتمے کی طرف اشارہ ہے۔^(۵) ابوامامہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۶)

ایک اور روایت ابوامامہ نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۷)

نہایت معمولی چیزوں کا ہونے بھی قیامت کی نشاندہی میں آتا ہے۔ ابوامامہ نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۸)

ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۹)

ابوامامہ نے ایک اور روایت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۱۰)

(۱) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۱)

(۲) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۲)

(۳) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۳)

(۴) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۴)

(۵) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۵)

(۶) ابوامامہ نے فرمایا کہ قیامت حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت آئے گی کہ جب ہم سے تم ان لوگوں کے ساتھ ہو جو تم کو قتل کر دیں گے اور انہیں قتل کر دیا ہو جو تم کی کھالیں ان کے گھروں کا فرش پیدا کر دیں گے۔^(۶)

نے سب کو ایسے ہی کیا جیسے انہوں نے کیا تھا۔ اسے سب ایک شخص بخیر کی سے گزرا اور کہا اسے اللہ عزوجل نے آپ پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حج فرمایا اور رسول اکرم ﷺ کے پیچھے دو نماز سے نماز کو کریم والا بھی آئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اس کے پاس عیسیٰ کے لئے اور ہر چھٹے کے لئے اور ہاں بھی ہاتھ کرنے کے لئے کہ تم نے سنا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو ملا کر جواب میں عرض کیا: یا تھا؟ صدق اللہ علی رسول۔ تم میں سے کون اس پر ہے؟ میں حضرت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو مجھے کیا؟ ظالم نے کہا میں پہچوں گا۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں تک پہنچے کہ لائے تو ظالم نے سوال کیا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”قرب قیامت میں قیامت آئی جس کا جانے کی کہ مدت اپنے شوہر کی سواں عمر کی طبع کی کی جائے گی۔ یہی تو وہی عام ہوگی۔ یہی کوئی کو بھیجا ہو گا۔ اور جہالت ہم ہو جائے گی۔“ (۱)

آخری زمانے والوں کی علامات..... امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین سے اپنے دو پندہین نہ اٹھائے، ایک نجراس کے بعد زمین پر صرف کینے لوگ جائیں گے جو کئی بجلی کو نہ بنائے، دوسرے گاؤں کی برائی سے بچیں جس سے۔“ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دوسری روایت میں ہے کہ یہ ظالموں ہیں کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں سے اپنے دو پندہین نہ اٹھائے۔“ (۳)

بعض علامات کا ذکر ہوتا ہے ہیں۔ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرمایا کہ ”ماک“ بعض یہ بات کا ذکر کرتے ہیں اور زمین لوگ وہاں سے کھن کی نذر کی میں قیامت آئے گی اور وہ جو قیامت کو نہ دیکھ سکا کہہ لیتے ہیں۔“ (۴)

قیامت بدترین لوگوں پر قائم ہوگی..... امام احمد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت صرف بدترین لوگوں پر قائم ہوگی۔“ (۵)

قیامت سے کچھ عرصہ پہلے انسانیت فتنم ہو جائے گی..... جیسا کہ پہلے صفحہ میں گذر چکا ہے کہ ”مرد کہ اور عمر میں فرمایا ہو جائیں گی یہی تک کہ جیسا کہ موروں کا گھر ان ایک ہی مرد کا گھر ان سب کی کھانسی کرے گا اور وہ گھبرا جائیں گے اس طرح اس طرح زنا کیا کریں گے جیسے جانور کرتے ہیں۔“ (۶)

قیامت مسعود پر قائم ہوگی..... امام احمد نے ایک روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دنیا میں ”لا اھل اللہ“ نہ کہا جائے گا۔“ (۷)

اسی روایت کو امام مسلم نے دوسرے طریق سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب زمین میں کھنڈاں نہ کھدائے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔“ (۸)

(۱) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۲) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۳) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۴) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۵) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۶) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۷) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱ (۸) مسند احمد ج ۱ ص ۱۷۱

فرمائی ہیں کہ میں نے خواب میں عرض کیا کہ ”آپ کا کیا خیال ہے کہ میری قوم بہت جلد آپ سے ملے والی ہے۔“
 آپ نے فرمایا ”ہاں۔“

تو میں نے عرض کیا ”وہ کب؟“ سے میں نے

تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ”ان کی امید میں دیکھ جائیں گی۔“

میں نے دوبارہ عرض کیا کہ ”اس کے بعد کو کب؟“ کیا خیال ہوگا؟

آپ نے ان کو اس کا یہ حال دیکھا کہ کھڑے ہوئے لیکن ان کے یہاں شب کو ان پر قیامت کا خبر ہوئی۔^(۱)

غرض حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ”مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے“

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت

پیدا طریق امام احمد نے ابو نعیم و کے طریق سے اسمعیل بن عیوانہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے بیٹے عبد الملک کے پاس تکلیف لائے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا بات کہی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (یعنی جس طرح انگوٹھے کے ساتھ دانی و انگلیاں)۔

دوسرا طریق امام احمد نے ہاشم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۲) اور انگوٹھے کے ساتھ دانی و انگلیوں کی شہادت کی انگلی اور میان والی بی انگلی کو لگا رکھا۔

تیسرا طریق امام احمد نے یحیٰ بن ابی انعم بن سعد کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۳) اور انگوٹھے کے ساتھ دانی و انگلیوں کو لگا رکھا۔

چوتھا طریق امام احمد نے محمد بن عوف کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۴) اور انگوٹھے کے ساتھ دانی و انگلیوں کو لگا رکھا۔

پانچواں طریق امام احمد نے یزید کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۵) اور انگوٹھے کے ساتھ دانی و انگلیوں کو لگا رکھا۔

چھٹا طریق امام احمد نے جوہر بن ابی نعیم کے طریق سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۶)

(۱) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۲) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۳) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۴) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۵) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“ (۶) مسند احمد ج ۱، ص ۱۸۱، حدیث نمبر ۱۸۱۰۰، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔“

تو اس کو بھڑکاپ ۱۱۱ نے ارشاد فرمایا کہ "اگر یہ کچھ عرصہ نہ دوں تو اس کے برعکس سے پہلے قیامت آجائے گی"۔
 ان روایت کو امام بخاری نے عمرو بن ماسم سے روایت کیا ہے۔

ان روایات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوال اور جواب ایک سے زیادہ مرتب ہوئے ہیں اور ان میں جملہ کے کے ہونے اور قیامت آنے کے ہونے میں جو مقررہ وقت بتایا گیا ہے اس سے مراد اپنے زمانے کا قسم دینا ہے جو زیادہ سے زیادہ اس وقت سو جواب سے زیادہ عرصہ کی التجائی اور غفلت قرار دیکھ کر پہلے گناہ اور حدیث میں ہے کہ آپ ۱۱۲ نے ارشاد فرمایا کہ "تم مجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو تو اس کا قسم دینا ہے کہ اس سے پہلے میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں آج کہ ان جتنے لوگ زندہ ہیں ۱۱۳ اور سال تک زندہ ہیں گئے"۔ (۱۱۴)
 اس کی تائید امام ابن عساکر نے مائتہ فیضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ یعنی چونکہ "تم قیامت آگئی" اور یہ اس طرح کہ جو مر گیا تو گویا کہ اس کی قیامت آگئی تو عالم تاریخ عالم قیامت سے قریب ہے اور دنیا بھی اسی میں سے ہے لیکن وہ (یعنی عالم تاریخ) آخرت سے زیادہ قریب ہے اور پھر سب دنیا کی مشرودت پوری ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ قیامت کا قسم لے گا اس کے بعد انہی اشیاء اور بعد والی اشیاء سب جمع ہو جائیں گی انہی کو ایک مقررہ دن میں جمع ہونا قرار دیا گیا اس کا بیان کتاب سنت سے آگے لگتا ہے۔

قرب قیامت کا تذکرہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورہ انبیاء کی آیت میں فرماتا ہے
 "ان نمرقون من عندنا وقت" (اساں زود پیدا کرنا چاہیں اور پانی اٹھانے میں لگتے ہیں) (یہ دن اور انہی اشیاء کے ہونے ہیں۔)
 (تفسیر حضرت خاوی)

اور سورہ طہ کی آیت میں ارشاد فرمایا:

"فقد انزلنا حقنا من قبلنا میں جلدی صحت چاہے۔"

اور سورہ انزال کی آیت نمبر ۱۳ میں ارشاد فرمایا:

"یہ (عمر) آپ ۱۱۵ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرمادیجئے کہ اس کی خبر تو اس اللہ ہی کے پاس ہے اور

آپ کو اس کی خبر عجب نہیں کہ قیامت قریب ہی واقع ہو جائے۔"

اور اللہ تعالیٰ کی آیت نمبر ۱۱۶ میں ارشاد ہوتا ہے "تریدنا ایک دفعہ دست کرنے والا (یہ لوگ) اس خطاب کی درخواست کرتا ہے جو انہوں نے پہلے ہی ہونے والا ہے (اور) جس کا کوئی دفع کرنے والا نہیں (اور) اللہ کی طرف سے ہوا کہ جو کچھ میںں کا یعنی آسمانوں کا ٹکڑا ہے زمین (پہلے میںں) سے فرشتے اور (اسی ایمان) کی رو میںں اس کے پاس آئے کہ چاہی ہیں۔ (اور وہ خطاب) ہوا کہ جس کی مقدار (وہاں کے) پہنچا کر چار ہاتھ سے لے کر آئے آپ ۱۱۷ زمین کی مخالفت پر حاضر نہیں کیجئے۔ یہ لوگ اس دن کو بعد دیکھ رہے ہیں جو ہم اس کو قریب دیکھ رہے ہیں۔ جس دن کہ آسمان (خدا) میں آگ کی ٹپکتی کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ ٹپکنے والی کی طرح ہو جائیں گے (یعنی اڑتے پھریں گے) اور کوئی دست کسی دست تو نہ پونے کا تو ایسا دوسرے کو دکھائی دے گا جس کے (اور اس روز) بحر (یعنی کافران) بات کی تمنا کرے گا کہ اس روز کے خطاب سے بچنے کے لئے چلے جائیں۔ اور ان کی کوئی اور گنجائش نہیں ہوگی اور انہی زمین کو اپنے قدم سے چلے گا۔ (اور اس سے خود) اور جو قریب کی جگہ آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ

"قیامت آگئی" (یہ دن اور انہی اشیاء کے ہونے ہیں)۔

۱۱۸ قیامت آگئی میں ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ ان کو اس کیفیت سے مطلع کرے گا کہ (وہاں) سمجھیں گے (گویا وہ دنیا و تاریخ میں اس سے دن کی ایک آواز

۱۱۱۔ ابن کثیر نے اس روایت کو اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "یہ روایت صحیح ہے"۔

۱۱۲۔ ابن کثیر نے اس روایت کو اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "یہ روایت صحیح ہے"۔

۱۱۳۔ ابن کثیر نے اس روایت کو اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ "یہ روایت صحیح ہے"۔

ہے کہ جو جانور اور جو جاتی ہے ان میں کئی پاکستانی جو جنس کے ساتھ میں درجہ کار کا اختیار ہے وہ تم سب کو بھی گئے پاس

اسی طرح سورۃ قحط کی آیت نمبر ۳۳ میں اورش و ثمران کا

”کیونکہ انہوں نے پیدا ہو کر خدا سے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے میں زمانہ نہیں تھا۔ اور اس پر قدرت اور رفعت ہے۔ مگر وہ ان کو نہ دیکھ سکتے تھے نہ وہ ان سے کہہ سکتے تھے۔“ (زبور ص ۹۶: ۵)

۴۔ ممبرانہ جات بہت کم ہیں اور شمولیت بھی کم ہے:

اور اسی کی مثالوں میں سے یہ ہے کہ اہل بد مذہبوں کی کتب سے قلم جین بھر جب تم کو پکار کر گزرتا جس سے جاوے گا تم پر یہ کوئی نکل نہ پڑے۔" (قرآن مجید: قیامت)

اور ۳۴ آیتوں کی آیت نمبر ۲۷ فرمایا کہ۔

۳۔ اگرچہ یہ ایک غیر اعلیٰ درجے کا مسئلہ ہے مگر اس بار میں اس کے متعلق:

[illegible]

ان طریق صورت میں مسجد انیسویں صدی کے نوٹوں کا نمونہ ہے۔

”اور (۱) عہد نے اپنا اس کی قدرت۔ کچھ تو نے جن کو: ان کو دلی بولی (پیشی شک) دیکھا ہے جب ہم اس پر دانی نہ ہو۔ جے تو شراب بوجھتی اور پھر لے لیتی جے تو جس نے نہیں کو زندہ کیا کوی مراد کو زندہ کرنے والا ہے۔ بے شک وہ (۲) ہرگز بگاڑے۔“

اس نے غلام و سورتہ کو اپنے گھر میں لے کر آکر رہا کر دیا۔

[illegible]

در صورتی که موقوف بہ بیت نمبر ۱۲۰۳۷۴ میں درج ہوئے ہیں۔

”اور ہم نے انہیں (یعنی خدا) سے بڑھ کر کوئی شے نہیں پائی۔ اور ہم نے ان کو غفلت سے بڑھ کر کوئی شے نہیں پائی۔ (انکے) حالت میں تھک کر انکے غفلت سے بڑھ کر کوئی شے نہیں پائی۔“

معدن (جنی رحم) میں رہا۔ پھر اس میں غلہ کو ٹھکانا یا پھر چاروں طرف پھرنے سے ان فریبوں پر گوشت بن جانا۔ پھر
لے (اس میں روغن والی کر) اس کو ایک کھری میں (طرین کی) مخلوق رہا۔ سو سبکی ہوئی شان سے اللہ کی جو نعمتوں میں سے
یہ ہو کر ہے۔ پھر ہم بعد اسی (فریضہ) کے (قریب ہی سرے والے ہو۔ پھر ہم قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جائیں گے اور
ہم سے تمہارے سارے سات آسمان ہائے ارق مخلوق (کی مخلوقوں) سے بے غریب تھے۔“ (زبور صحت قنونی)

چنانچہ جس طرح ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پھر زمین کو زخمی نہ دیتے ہیں، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کئی
ہو جائے نکلے نکلے ہو جائے اور کئی شہل جائے کے بعد بھی دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام مخلوق بت بھی سرے
کے بعد دوبارہ زندہ کی جائیں گی۔

چنانچہ سورہ فاتحہ میں پھر ہمیں ارشاد ہوتا ہے کہ

”اور میں نے جہاں میں پیدا کرتا ہے پھر میں دوبارہ پیدا کرے گا اور یہاں کے نزدیک زید و اسحاق ہے اور آسمان روشن میں
اس کی شان اعلیٰ ہے اور وہ درجہ دست حکمت والا ہے۔“

اور سورہ صافات میں فرمایا کہ:

”آپ (ان لوگوں سے) کہتے کہ تو لوگ ملک میں جاؤ پھر وہ درجہ کو کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو کس طور پر اول پیدا کیا ہے پھر
اللہ کبھی بارگاہی پیدا کرے گا جسے شک اللہ پر ہے۔“

اسی طرح سورہ زمر میں فرمایا کہ:

”مردم!۔۔۔ آسمان۔۔۔ ہے پانی ایک صفات سے وسایا پھر ہم نے اس سے خشک زمین کو (اس کے منسوب از خدا تعالیٰ اسی طرح
قرآن بھی انی قبروں سے) نکالے ہو آگے۔“

اور سورہ قاف میں فرمایا کہ:

”اور اللہ بجا (قادر) ہے جو (مخلوق سے) پیسے اور اس کو بھیجتا ہے پھر وہ (مردانہ) اباؤں کو اللہ تعالیٰ میں پھر ہمیں اور کھٹک
تھوڑے عین کی طرف لے جاتے ہیں پھر ہم اس کے (پانی کے) ذریعہ سے زمین کو زندہ کرتے ہیں، اسی طرح (قیامت میں
آزمیں کا اعلیٰ نمونہ ہے۔“

(زبور صحت قنونی)

اسی طرح سورہ طہ میں فرمایا کہ:

”اور انسان کو قیامت کی فکر کرنی پڑے اور پھر پوچھا جائے کہ اس چیز سے پہلے کیا ہے۔ اور ایک جگہ پانی سے پیدا کیا گیا
ہے جو پشت اور سینہ (یعنی تمام بدن) کے اور میان سے نکلتا ہے (سوا اس سے بہت دیر آگے) اور اس کے دو باطن زندہ کر کے
خبردار قرار دے اور وہ دوبارہ پیدا کر اس روز ہوگا (جس روز سب اپنا ٹکڑا بکھل جائے گی پھر انسان کو کوڑھ، لعنت کی توت ہوگی
اور اس کو کالی مٹی پر ہوگا جس سے آسمان کی جس سے بارش ہوتی ہے اور زمین کی جو (پانی نکلے وقت) بھونک رہی ہے۔
(آگے جواب نہ رہے) کہ یہ قرآن (یعنی اہل حق میں) ایک قصہ کہ وہ کلام ہے کوئی تعویذ نہیں ہے نہ کوئی کہ یہ مان
ہے کہ یہ وہ (یعنی حق کے سبب) طرح طرح کی تدبیریں کر رہے ہیں اور میں بھی ان کی ناکامی اور حقیت سے بے اطلاع
طرح کی تدبیریں کر رہا ہوں تو آپ ان کانفرنس (کی مخالفت کی) میں یہ نہ چہہ دیجئے اور وہ ان میں نہیں جہنم کو کھولنے سے ان
دلوں سے نہ بچتے۔“

(زبور صحت قنونی)

اور سورہ طہ میں فرمایا کہ:

”اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اپنے زبان رحمت سے پہلے ہوا اور وہ بھیجتا ہے کہ وہ خوشی کر دیتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ ان کی
بدی دلوں کو نکال دیتی ہیں تو ہم اس بادل کو جس خشک سرزمین کی طرف نہانک لے جاتے ہیں پھر اس بادل سے پانی نہ مالتے

جس کو اس پانی سے جو جہنم کے پھل لگاتے ہیں اس میں ہم بھی کو کھانی کو کھائیں گے تا کہ تم سمجھو " (زبور ص ۱۰۱)
۱۲ اور دوسری آیت نمبر ۳۵ میں کافروں کے بارے میں فرمایا کہ

"جب ہم سر کے اوپر مٹی ہو گئے تو کیا وہ پارو زخم ہوں گے یا وہ پارو زخم ہوں (انہماک سے) بہت ہی بے پرواہی سے ہم ان کے ان اذکار کو دیکھتے ہیں جن کو مٹی (کھانی اور کھانے کی) سے زخم ہونے لگا ہے (اور) کتاب (یعنی کون) (مکھوڑا) (موجڑا) ہے۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اور سورہ النور کی آیت نمبر ۲۵ میں فرمایا کہ

"اچھا چہرہ بچاؤ تم جو (موتوں کے دن میں) اچھی پہچانتے ہو ان کو تم کو دلی جانتے ہو یا ہم جانتے والے ہیں۔ تم ہی نے قیامت و دیکھان موت کو (معمین وقت پر) غصہ اڑھایا اور ہم اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری جگہ اور تم جیسے (آدمی) پیدا کر دیں اور تم کو کسی صورت میں ۵۰ ویں جن کو تم جانتے ہی نہیں اور تم کو اب یہ شب کا علم حاصل ہے بلکہ تم کیوں نہیں سمجھتے۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اور سورہ الانسان کی آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد فرمایا کہ

"ہم ہی نے ان کو پیدا کیا اور ہم ہی ان کے جزو مضبوط کیے اور (خیر) یا جب ہم چاہیں ان ہی جیسے لوگ ان کی جگہ بدل دیں۔ اور سورہ صافات کی آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد ہوا کہ "یہ میرا زبک، ہم نے ان کو اپنی جگہ سے پیدا کیا ہے جس کی ان کو بھی خبر ہے۔ ہم میں سے تمہارا ہوں، مگر میں نے مالک کی آنکھ میں اس پر قہر چڑھا دیا جس کی جگہ ان سے بہتر لوگ آئیں (یعنی پیدا کر دیں) اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اور سورہ النبی ص ۱۱ کی آیت نمبر ۵۲ میں ارشاد فرمایا کہ

"اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ کیا جب ہم (مگر) انہماک سے پیدا ہو جائیں گے تو کیا ہم اور تم کو پیدا اور زخم کیے جاویں گے۔ آپ (جواب میں) فرمادے "جیسے کہ تم پھر پیدا ہو کر ان کو اپنی قسموں سے کر دو کہ تمہارا ہونے میں بہت ہی وجہ ہو اس پر چوبیس کے کر دو کون ہے جو تم کو پارو زخم کرے گا؟ آپ فرمادے "جیسے کہ وہ ہے جس نے تم کو اپنی وجہ پیدا کیا تھا؟ اس پر آپ نے آگے سے بلانے لگے کہ (اچھا) اور آپ نے کہا کہ آپ فرمادے کہ جب نہیں ہے تو یہی آگیا ہو یا اس روز کو کا کھانہ تو ہی تم کو کھانے کا اور تمہارا پیار اور اس کی مہر کرتے ہوئے غم کی قہقہہ کر کے اور تم یہ خیال کر کے کہ تم بہت ہی غم رہے تھے۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اور سورہ الزمر کی آیت نمبر ۳۱ میں ارشاد ہوا ہے کہ

"کہتے ہیں کہ کیا ہم پہلی حالت میں ہم واپس آؤں گے (پہلی حالت سے مراد حیات قبل از موت ہے) کیا جب ہم ہوسیدہ بن جائیں اور جانیں گے (مگر حیات کی طرف واپس ہوں گے)؟ اور کیا ہوا تو اس صورت میں جو واپس (انہماک سے) لیے آئے۔ خدا کی ہونے کو تو یہ سمجھو کہ ہم کو نہ کچھ مشکل نہیں بلکہ (لیکن) وہ ایک ہی سخت آواز ہوگی جس سے سب لوگ فوراً ہی میدان میں جمع ہوجاویں گے۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اس کے علاوہ حضرت قتادہ نے سورہ فرقہ میں بھی ارشاد کیا ہے کہ قہر کے اور ان کے چہرہ مر رہا اس کو زخم کرنے کے بارے میں آیت ازل فرمائی ہیں (جب نبی اسرائیل نے ہجرے کو پہنچا تو فرمایا تو انہیں ایک دوسرے سے قتل کا حکم دیا گیا تھا۔

پہنچے ہو فرقہ کی آیت نمبر ۵ میں ارشاد ہوا ہے کہ:

"پھر ہم نے تم کو زندہ کر دیا اور تمہارا سر جانے کے بعد اس موقع پر کہ تم انسان مالدے۔"
(تفسیر حضرت قتادہ)

اور گائے کے قہر (آیت نمبر ۳۱) میں ارشاد ہوا کہ

”اس لیے ہم نے تمہارا پاؤں اس کے کوئی سے ٹکڑے سے چھو اور اسی طرح حق تعالیٰ قیامت میں اس کو زندہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے مقاصد پر قہر کرتا ہے تم کو نکالتا ہے جس اسی نوع پر کہ تم عقل سے کام لیا کرو۔“ (زبور ص ۱۰۱ تعالیٰ)

اور ایک ایک قصہ (آیت نمبر ۲۳۳) میں فرمایا کہ:

”(اے طالب) تجھ کو ان لوگوں کا قدر فقیر نہیں ہو جو اپنے گمراہی سے عقل کے چھوڑ دیں وہ لوگ بڑا ہی حق موت سے بچنے کے لیے۔ سو اللہ تعالیٰ ان کے لیے (عقلم) فرمایا کہ مر جاؤ پھر ان کو جلا دیا ہے جسک اللہ تعالیٰ جسے فضل کرنے والے ہیں ان لوگوں (کے حال) پر مگر لوگ شکر نہیں کرتے (اس قصہ میں فرمایا کہ)“ (زبور ص ۱۰۱ تعالیٰ)

اور عزیز علیہ السلام میرے قصے میں ارشاد ہوا کہ:

”باقی اس طرح کہ قصہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک بہن کی دینی حالت میں اس کا تزہوا کر کے نکاحات دینی بہنوں پر کر گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس (بہن) کے (سودوں) کو اس کے سرے پیچھے کسی کیفیت سے زندہ کریں گے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو دین تک مردہ رکھا پھر اس کو زندہ کر لیا (اور پھر اپنا چھوڑ کر گئے) (یوں) اس حالت میں رہا۔ اسی شخص نے جواب دیا کہ ایک دن رات باہر گیا ایک دن سے بھی تم اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ تو (اس حالت میں) سو دین رہا ہے اپنے کھانے (کی چیز) اور پینے (کی چیز) کو کھانے کو نہیں سہی گئی اور (دوسرے) اپنے گدھے کی طرف نظر کرادے تاکہ تم تجھ کو ایک خیر لوگوں کے لیے رہا۔ اس گدھے کی ہڈیوں کی طرف نظر کر کہ ہم ان کو کسی طرح ترکیب دیے اپنے چہرے پر ان پر گوشت چڑھا دیتے ہیں۔ پھر جب یہ سب کیفیت اس شخص کو دیکھی گئی تو اس نے کہا اٹھا کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔“ (سورہ ۱۰۲ ص ۱۰۲ زبور ص ۱۰۱ تعالیٰ)

اور سورہ ہمزہ ص ۱۰۱ آیت نمبر ۲۶ میں فرمایا کہ:

”اور اس وقت کو یاد کرو کہ جب کہ زبور انیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اسے میرے پروردگار تجھ کو نکالا دیتے کہ آپ مردوں کو کسی کیفیت سے زندہ کریں گے؟ ارشاد فرمایا کہ کیا تم یقین نہیں لاتے؟ انہوں نے عرض کیا کہ یقین کیوں نہ لے لاکہ لیکن اس عرض سے یہ درخواست کہ انہوں کو میرے قلب کو سکون ہو جائے۔ ارشاد ہوا کہ اچھا تم جا۔ پھر لے لو پھر ان کو پاؤں کہ اپنے لیے بلاؤ پھر ہر پرانہ پر ان میں سے ایک ایک قصہ رکھو (اور) پھر ان سب کو بلاؤ (دیکھو) تمہارے پاس سب داڑے (دوڑے) پٹے آویں گے اور خوب یقین رکھو اس بات کا کہ حق تعالیٰ زبور دست میں حکمت والے ہیں۔“ (زبور ص ۱۰۱ تعالیٰ)

اور پھر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کا قصہ اور ان کے جاننے کی کیفیت بیان فرمائی۔ یہ لوگ حشری حساب سے تین سو سال اور قمری حساب سے تین سو سال مسلسل سوتے رہے۔ چنانچہ سورہ کہف کی آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد ہوا کہ:

”اور اسی خزانہ ہم نے لوگوں کو ان پر مطلق کر دیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔ وہ وقت بھی قاضی نہ کرے جبکہ اس زمانے کے لوگ ان کے معاملے میں باہم بحث رہے تھے سو ان لوگوں نے یہ کہا کہ ان کے پاس کوئی قیامت ہو اور ان محراب ان کو خوب جانتا تھا جو لوگ اپنے کام پر غالب تھے انہوں نے کہا کہ ہم تو ان کے پاس ایک مسجد بنا دیں گے۔“ (زبور ص ۱۰۱ تعالیٰ)

دنیا کے جانے اور آخرت کے آنے کا بیان علامات قیامت کے ظاہر ہونے کے بعد جو چیز سب سے پہلے دیکھا انہوں کے سامنے آئے گی اور دوسرے جو حضرت اسرار علیہ السلام کے علم سے پہنچیں گے۔ اس کو تصفیۃ الفرق ”یعنی گمراہی کی جو تک بھی کہتے ہیں کہ چنانچہ اس چھوٹک کے بعد دنیا انہوں میں سے کوئی ایک بھی ایمان نہ رہے گا جو بہت قوی ہے اس آواز کو کہ ان رہا جو اس چھوٹک کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو گی۔ یہ وہی آواز ہو گی جس سے دنیا کے معاملات میں الجھنے والے لوگ خست و پست ہو جائیں گے جیسا کہ سورہ نحل کی آیت نمبر ۸۸ تا ۸۹

اسنکس بن ابراہیم کی مدیہ سے بیان کیا ہے۔ جبکہ اس کا ذکر ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب "کتاب اللہ لول" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"کیا حال ہوگا جبکہ سینگ (صور) دانے سے صور کو چھوٹے کے لیے) منہ سے لگایا ہے اور اپنے چہرے کو سوز دے گا ہے اور انتظار میں ہے کہ کب اس کو عجم و اوراد اور سورج ہو گئے۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اس صورت میں میں کیا بڑھانا چاہئے اور شہ فرمایا کہ قرابت یہ گھٹتی ہے صحت "حسبنا اللہ ونعم الوکیل" یعنی ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے۔ عاصم و خباب سے اس ہے۔" (۱)

ابو یوسف موصی نے منہ پر پردہ رکھی حضرت (حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ) سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

کیا حال ہوگا یا فریاد نہ کیا یا مل ہوگا جبکہ سینگ (صور) والے (فرشتے) نے صور کو منہ سے ظالم سے دور کاٹوں کو سوجھ کر دکھا ہے اور پیرے کو بھی (اللہ تعالیٰ کی طرف) سوز دے گا ہے پھر اس انتظار میں ہے کہ کب اس (فرشتے) کو عجم و اوراد اور سورج ہو گئے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ! اس صورت میں میں کیا بڑھانا چاہئے فرمایا کہ اس وقت یہ کلمات چڑھاؤ:

"حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ تو کفایت" (۲)

امام احمد نے ابوسعید کے طریق سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عاصم و خباب سے دور کاٹوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:

"اس کے ان میں طرفہ چرک میں اور ان میں طرفہ کا تلخ عجم و اوراد و السلام" (۳)

دن جو ہے ہو کہ میں ابی شیبہ کے طریق سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ سول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"صور و فرشتوں کے آسمان میں ہے یا فرمایا کہ فرشتے ایسے ہیں جن کے پاس صور ہے اور اس میں چھوٹے کے عجم کے انتظار میں ہیں" (۴)

امام احمد نے ابوسعید کے طریق سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"صور چھوٹے والے دونوں فرشتے صرف آسمان میں ہیں۔ ایک ہر طرف میں اور دونوں ہی شرق میں ہیں" (یعنی وہ) فرشتے اس قدر عظیم ہیں اور اس انتظار میں ہیں کہ کب ان کو عجم و اوراد اور سورج ہو گئیں" (۵)

ان دونوں فرشتوں میں سے ہر ایک سے عرصہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں جو صور چھوٹے کے عجم کے ساتھ سے بچ کر نکلا اور دوسرے فرشتہ جو تورا میں چھوٹے گا۔ صور اور تورا کا عجم میں ہوا ممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے عرصہ اور تورا ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ "الصور" "تورا" اور "تورا" میں ایک لفظ ہے یعنی صور اور تورا چھوٹے والے اور فرشتے اور پھر ہر ایک کے تحت بہت سے اور فرشتے بھی ہوں۔ جو ان کے ساتھ مل کر صور چھوٹے کے ساتھ عجم و اوراد۔

ابن ابی اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ:

"صور چھوٹے والے فرشتے کے حوالے سے جب سے صور چھوٹے کا عجم کیا گیا ہے اس وقت سے آج تک اس نے بھی گھٹکی نہیں چھپائی اس کی آنکھیں دھپکتے ہوئے تھیں ہیں اور فرشتہ عرض کی جانب دیکھ رہا ہے اس خوف سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ صور چھوٹے کا عجم ہو جائے اور وہ گھٹکی چھپکا کر جو یا گھٹکی چھپکا کر سے کہیں صور چھوٹے کے عجم مانے جائے اس کا خوف نہ ہو جائے۔"

(۱) ترمذی کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابی حاتم کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱

(۲) ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱

(۳) ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱

(۴) ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱

(۵) ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱، ابن کثیر کتاب صیغۃ التوبۃ ص ۱۸۱

عزیز! یہ امر جو دینی اقدار کی ایک حمایت ہے نہایت سہل ہے جس کو نبی کریم ﷺ نے رشتہ داروں پر لایا کہ

(جب) یہ سہولت ہو چکے کہ تم کو لگایا گیا ہے کہ اس حالت سے اس نے تم کو جس جگہ اس خوف سے وحشی کی طرف جھٹکے کہ تمہیں اس کے لشکر نہ لگنے کے لیے سہولت ہو چکے مگر ظلم نہ ہو اس کی تمہیں ایسی چیز سے روکتا ہے۔ (۱)

[illegible]

”بھئی! براہ راست اہل بیتؑ اور اہل بیتؑ کی (مردمختار) اولیٰ ہے، جس کے بعد تعین کیجیے کہ دنیا جہاں ان کی (مردمختار) اولیٰ ہے، یہاں سے اہل بیتؑ کی (مردمختار) اولیٰ ہے، یہاں سے اہل بیتؑ کی (مردمختار) اولیٰ ہے۔“ (از سر مرتبہ نقول)

پتا چنچہ بھی امانی ہو کر چلے کہ چھکے پرستی کی داد دے جائے وہ اس کے کام سے بدلہ نہ جائے گی کی جتنی جہد و مشق صرف یہی اس کا پیشہ و عمل ہو جائے گا چھکے کو دے دیا جائے اور وہ گھبراہٹ کی شدت سے لوگ نہ آتے (دوڑتے) پھر گئے لیکن ان کا سامنا فرشتوں سے ہو گا اگرچہ جتنے ہیں وہ پیروں پر چلنے کے وقت لوٹ کر تہہ بھر کر ہمارے گھر سے اٹھیں گے اور ان کو اٹھ سے جانے والا کوئی نہ ہو گا وہ کوئی ایک دوسرے کے پیادہ ہے وہاں گئے کسی اور میں نہیں ایک ٹھکانہ سے دوسرے ٹھکانہ تک پہنچ کر وہ لوگ آجائے گی تو لوگ یہاں ایسا نہ درست اور عظیم مولد نہیں گئے کہ کسی جہاں پہنچے گی نہ وہ نما ہو گا جو اس کا ایک تکلیف اور خوف ہے پھر گئے کہ جسے اتنی ہی جانتا ہے وہ انسانی کی طرف سے بھیجیں گے تو وہ اس کی طرف سے چکا ہو گا پھر انسانی صفت نہ ہو گا اور ساتھ کے پناہ دار و مددگار نہ ہو جائیں گے۔

پھر یہاں پر کلمہ ہے اور شرفیہ کی

”جو لوگ یہ انتہات = پہلے مرتبے پر تھے انہیں ساتھ ساتھ انتہا کا احساس نہ ہوا۔“

مصرحتہ الہیہ پر جو پیش کردہ ہو رہا ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

”میں نے اس مسودہ میں جو کچھ ماری جانے کی سوچتے آئے، خود نشین میں ہیں۔ میرا کیا نہیں ہے کہ وہ جس روز قیام دہشت گردانے والیاں (ماتہ) حضرت کے پاس پہنچے اور کچھ کھول کر جانیں کہ وہ تمام کس اور کیا چاہتیں (پورے) ان کے ہونے سے پہلے ان کے دہشت گردانے کے بعد (اس کے لیے) تم کو کوئی کس حضرت کے دھماکے دیں گے۔ جانتے ہو کہ وہ (دراستح) میں آئیں گے۔ یہاں

[illegible]

حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں اللہ کے رسول ہوں اور اللہ کے رسول کی طرف سے کوئی نیا شے نہیں آئے گی۔ (۱۲)

میدانِ حشر میں لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا۔ امام احمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ فرمایا: ”جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: لوگوں کو میدانِ حشر میں تین گروہوں کی صورت میں جمع کیا جائے گا، ایک گروہ بچوں، چلنے والوں کا، دوکا ایک گروہ بزرگوں کا، دوکا ایک گروہ بچوں کا اور ایک گروہ بزرگوں کا اور ایک گروہ بچوں کا۔“

[illegible]

الحمد لله الذی هدانا لهذا الذی کنا علیہ غافلون۔ حضرت علیؓ نے اپنی شہر میں ہزاروں عورتوں سے ایسی طلاق دے دی کہ ان کے لیے ایک کتاب لکھی گئی۔ جب تمام قوم نے عہد انصاف سے طلاق دے دی تو حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم میں اللہ عزوجل کی طرف سے آیت لکھائی کہ جس نے عورتوں سے طلاق دے دی وہ اس کے لیے ایک کتاب لکھی جائے گی۔ یہی کتاب ہے جس میں اللہ عزوجل نے ان کے لیے عذاب کا حکم دیا ہے۔ ان کے لیے ایک کتاب لکھی جائے گی کہ ان کو بدنامی اور شہر میں ان کے ساتھ ہانکنے کی وجہ سے دورات گزاریں تو ان کے لیے بھی عذاب ہے اور جب وہ جہنم کو آ رہے ہوں گے تو ان کے لیے بھی ایک کتاب لکھی جائے گی اور جو ان میں سے چاہے وہ کسی نام کو آگ لکھا جائے گی۔ (۱۰)

طریقہ ہی سے طرح کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ جبکہ حافظ ابوالکلام علی نے اپنی کتاب "ابعد وائل اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۹ سے ۱۸۲ء فرمائی "اور ہم ان کو قیامت کے دن ادا نہ کر سکتے ہیں" کہنے لگے اے اللہ! یہ سب سے پہلے اے اللہ! میں نے ان کا قصہ سنا ہے۔ جب اس کی آگ بھڑکے تو میں ان کو خطاب دینے کے لئے آیا ہوں کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے عذاب جاری کیا ہے اور ہم فراموش کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قیامت کے دن ان کو ان کی صورت میں جہنم کا دوزخ کیا ہے۔ ایک فرج نکلتا ہے۔ محمد باقر اپنے ہاں چلے گئے اور وہاں ان پر حوالہ دیا کہ ایک فرج نکلتا ہے کہ وہ اس کی مجلس اور دوزخ میں نہ ہوں گے۔ اور ایک فرج نکلتا ہے کہ ان کو جہنم میں نہ لے جائیں گے۔

[illegible]

اسی طرح امام احمد نے بیچ میں ہادیوں کے طریق سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں حضرت ابوہریرہؓ کی جہنمی ہستی کے آثار کا ذکر نہیں ہے۔

امام احمد نے اعلیٰ مقام پر پہنچنے کے لیے جو کچھ فرمایا ہے اس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”پہلی لوگوں کو اتباع کی“

(۱) بخاری سنن ابی داود الترمذی ابن ماجه وصحیح مسلم کتاب الزکوة وجمعه باب قضاء ما یلهای بوان العشر م الثانی ص ۶۳ شماره

(۶) کلاری کتاب جامعہ بحث النواہی باب غشی آدمی زاریہ حدیث نمبر ۳۴۲۹ صفحہ ۶ ارد۔ شہ فیبروار ۱۳۹۰

(۳) فی النسخه رقم القراءه (۱۹) سورۃ النحل ص ۸۲ رقم ۸۲۵۲۱ (۲۰) فی النسخه رقم ۸۲۵۲۱ ص ۸۲ رقم ۸۲۵۲۱ (۲۱) فی النسخه رقم ۸۲۵۲۱ ص ۸۲ رقم ۸۲۵۲۱

(٢) مستند عدد ١٤٠٠ / ١٣٨١، مختلف الجوانب التي وردت فيها ١٤٠٠

(٥) مستند عدد ١٤٠٠ / ١٣٨١، مختلف الجوانب التي وردت فيها ١٤٠٠

جنگی انسانوں کا جو کجگارت پائیں گے اور ہم قیامت کے روز ان کو اندھا کو کھ سہرا کے منہ کے بل چاڑویں گے (پھر ان کا ٹھکانہ اور اشیاء و سبب دارا دھکی ہوئے لنگے کی تپ ہی ان کے لئے اور زیادہ بکرا دیں گے۔ ان کے زور سے قرآن اسی وقت ہوگا جب انہیں آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا یہ ان بشر سے جیسا کہ انکا اللہ تعالیٰ اسی کی تعمیل آئے ہیں ہوگی اللہ ہی مخرج و رستہ اور مخرج ہے۔

جیسا کہ پہلے سورہی نے تعلیٰ حدیث میں ذکر کیا گیا ہے کہ جو لوگ قیامت سے پہلے مر چکے ہوں گے ان کو ان تمام ہونے والے واقعات کا کوئی احساس نہ ہوگا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے کشتی فرمایا ہے اور صرف شہداء ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہاں زندہ ہیں اور ان کو روزی دیا جاتا ہے لہذا ان کو ان معاملات کا احساس ہوگا لیکن وہ ان سے گھبرا نہیں سکتیں اسی طرح وہ اپنے صحن سے بھی نہیں گھبرا سکیں گے۔

مفسرین کو اس میں اختلاف ہے کہ روایت میں مستثنیٰ کئے گئے افراد سے کون کون مراد ہیں؟ مختلف اقوال ہیں ایک تو صحیح یہ ہے وہ شہداء ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور طبل الموت ہیں اسلام میں ہمارے یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اہل بیت ہیں جنہوں نے عرش کا اظہار کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی مختلف اقوال ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور سورہ اہل بیت علیہ السلام حدیث میں یہ ذکر کیا جاتا ہے کہ یہ اہل بیت اہل بیت کے لئے اہل بیت طویل ہوگی یعنی کافروں (پہلے سورہ اور لفظ) اور دوسرے سورہ اچھوٹے جانے کے درمیان وہ یہ تمام خدشات کی حالات اور معاملات دیکھ رہے ہوں گے۔ چنانچہ اہل بیت سے موجود لوگ مر جائیں گے خواہ وہ آسمان پر دستہ والے ہوں یا زمین پر مانا تو ان میں سے ہوں یا دنیا و فرشتوں میں سے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ زندہ رکھنا چاہے گے۔ چنانچہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عرش اٹھانے والے فرشتے ہوں گے اور یہ بھی کہ ان سے مراد حضرت جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، طبل الموت ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان سے مراد شہداء ہیں اور ان کے علاوہ بھی۔ واللہ اعلم۔

سورہ زمر آیت نمبر ۶۸ میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

”اور قیامت کے روز ان سورہ میں جو تک ماری جاے گی۔ جو تمام انسان اور زمین والوں کے گوش و پاؤں سے قریب ہوگا چاہے پھر ان (سورہ) میں وہ بارہ چوک ماری جاے گی۔ تو سب کے سب گھر سے ہو جائیں گے اور چاروں طرف دیکھتے نظر نہیں گئے۔“

(ترجمہ حضرت تھواری)

اور سورہ زمر آیت نمبر ۶۸ میں فرمایا کہ:

”پھر جب سورہ میں کیا جاے گی پھر ایک چوک ماری جاے گی اور (اس وقت) زمین اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جائیں گے پھر ان لوگوں ایک ہی دفعہ میں۔ زور و زور سے جہاں سے گھر آپ کے پروردگار کے عرش اس روز ہاں گے اور وہ لوگ فرشتے (جو آسمان میں پھیلے ہوئے ہیں) اس کے کنارے پر آ جائیں گے اور آپ کے پروردگار کے عرش کو اس روز آخراً فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے جس روز (خدا کے روز) حساب کے واسطے تم پیش کئے جاوے گے (اور) تم اپنی کوئی بات اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔“

(ترجمہ حضرت تھواری)

جیسا کہ پہلی سورہی نے تعلیٰ حدیث میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ تم اپنے صحن پھر چنانچہ وہ (دوسری مرتبہ) سورہ پھر چمکیں گے۔ چنانچہ اس کے اثر سے تمام زمین و آسمان والے مر جائیں گے علاوہ ان کے جن کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہے گے اس کے بعد اللہ تعالیٰ (اور جو بہت عظیم ہونے کے باعث الموت سے دریافت فرمائیں گے کہ اب کون باقی رہا؟ ملک الموت جواب میں عرض کریں گے اے اللہ! آپ باقی رہے ہیں) انچھوٹے موت نہ آنے کی وجہ سے آپ کے علاوہ عرش اٹھانے والے فرشتے جبرائیل اور میکائیل باقی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ جبرائیل، میکائیل کی روح قبض کرنے کا حکم دیں گے اس کے بعد عرش اٹھانے والے فرشتوں کی روح قبض کئے جائے گا حکم ہوگا اور ہر ملک الموت کو بھی مر جائے گا حکم ہوگا اور تمام مخلوقات میں سب سے آخری مخلوق ہوں گے جس کو موت کا سنا کر ہوگا۔“ (۱)

اب ذکر ہے اہل بیت علیہ السلام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ ملک الموت

آسمان کو تہہ مل کر دیا جائے گا تو لوگ کہاں ہوں گے؟ فرمایا میں نے: ”جہنم میں۔“ (۱۱)

اس تبریلی سے مراد یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور تہہ ملی بنا اور وہ کہہ سہی اور تہہ کی وجہ سے جو کچھ جانے کے لیے میان زمین کی ممانعت تہہ میں ہو جائے گی وہ پہاڑ اور صحرا اور زمین کے پتھر کے اور زمین ڈالنے کے لیے اور پھر یہی زمین ایک سمندر زمین میں تہہ میں ہو جائے گی نہ ہی اس میں کوئی چیز چاہے ہو گا نہ کھائیاں نہ اوریاں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آلہ نبرۃ ۱۰۰ تا ۱۰۱ میں ارشاد فرمایا ہے کہ

”اور لوگ آپ سے پہلاؤں کی نسبت پوچھتے ہیں (کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا) سو آپ فرمادیجئے کہ میرا وہاں کو بالکل آزاد سے گا پھر زمین کو ایک میدان سمندر کے گا کہ جس میں تو (اسے مخاطب) اندھ صوابی دیکھے گا اور زمین کو بلیندی یعنی نہ گہری نہ ہلکی اور نہ کوئی بلندی۔“

(اور سورۃ نبا ۲۰ سے ۲۱ میں ارشاد ہوا)

”اور پہاڑ (اپنی جگہ سے) اٹھائے جائیں گے اور وہ زمین کی طرح ہو جائیں گے۔“

(اور سورۃ القادح ۲۰ سے ۲۱ میں فرمایا کہ)

”اور پہاڑ دھکی ہوئی رتھیں ہوں گی طرح ہو جائیں گے۔“ جبکہ سورۃ القادح ۲۰ سے ۲۱ میں ارشاد ہوا کہ ”اور زمین اور پہاڑ اٹھا لیے جائیں گے اور وہ ہوں گی ایک ہی دفعہ اور بڑا کر دیے جائیں گے۔“

(اور سورۃ الکاف ۲۰ سے ۲۱ میں ارشاد فرمایا کہ)

”اور اس دن کو گئی یاد کرنا چاہئے جس دن ہم پہاڑوں کو بنادیں گے اور آپ زمین کو دیکھیں گے کہ کھلا میدان بن جائے اور ہم اس کو بک کر دیں گے اور ان میں سے کسی کو نہ چھوڑیں گے۔“ (زبور صخرت قہاوی)

فصل

جیسے کہ سورۃ اعلیٰ حدیث میں ارشاد ہوا تھا کہ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی نازل فرمائیں گے چنانچہ یہ پانی چالیس دن تک برسات رہا یہاں تک کہ پانی کی سطح سمندر سے سروں سے بھی باہر نکل کر نہ چک جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ جسموں کو خم دیں گے کہ وہ اگیں (یعنی اٹھ کھڑے ہوں) کچھ لوگ اپنی قبروں سے اگیں گے جیسے ”طرحیت“ (انکھرنے کی ایک قسم جو عام کچرے سے چھوٹی ہوتی ہے) کیا ہنر۔

عام احمد اور مسلم کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی اس میں یہ بھی گذر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”پھر سمندر چھوٹا جائے گا چنانچہ اس کی آواز کو سننے والا کوئی ایسا نہ ہے گا جو اس آواز کو تو نہ سنے اور اس اٹھا کر خود سے سنے اور اس آواز کو جو شخص سنے گا وہ اپنے حوض کو پہنچے گا اور گا اور اسی حالت میں مر جائے گا اس کو سننے والا کوئی بھی زندہ نہ رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ انہی بادشہجیوں کے جیسے وہ خیم کے قطرے ہوں یا سایہ چنانچہ اس کے اترنے علق کے جسم اٹھ جائیں گے (یعنی اٹھ کے کھڑے ہوں) انہیں گے (پھر وہ بارہ سمندر چھوٹا جائے گا تو سب کے سب اٹھ کھڑے ہوں گے اور پھر کہا جائے گا کہ آ جاؤ اپنے رب کی طرف۔“ (۱۲)

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

”اور ہر سمندر چھوٹے جائے گا وہاں چالیس کی مدت ہوگی۔“

(۱) مسلم کتاب النکاح باب من بعد النکاح اور ابن ماجہ کتاب النکاح باب من بعد النکاح

(۲) بخاری کتاب النکاح باب (۱) من بعد النکاح اور مسلم کتاب النکاح باب (۱) من بعد النکاح

تیس ہفتے معلوم ہوئیں جن کو آپ فرماتے ہیں حالانکہ وہاں تیس روزی ہیں کوئی بھی شخص ان پر یقین نہیں کر سکتا۔ (اولیٰ پرک) مجھے معلوم ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ عرب داران کے آپ اور اہل اوس کی وحدت کرتے تھے اب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا ہے (دوم پرک) آپ کہتے ہیں کہ ہم قید و اسیر کے خلاف ہی غالب آجائیں گے (سوم پرک) آپ کہتے ہیں کہ ہم سب کو ضرور موت آئے گی اور ہمارے لئے کبھی بعد سب نے ہمارے زہر نہ دیا ہے تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "پھر میں ضرور تیرا ہاتھ بکڑوں گا قیامت کے دن اور تجھے جی رہے تھے اور اداں گا۔"

اور ہزار حاضر ہوا تھا آپ مجھے مرنے کے بعد گھر کو نہ لائیں گے اور کہنا تھا کہ میں نے آپ سے فرمایا کہ تم مجھ سے گھر نہ لے کر نہیں آؤ گے۔

پھر فرمایا کہ وہ یزید حاضر ہو گیا اور باہر بدر گئے رسول اکرم ﷺ نے رحلت فرمائی اس روز صبح نے آپ ﷺ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کا غلبہ اور قید و اسیر کی حالت و تکلیف اور اسلام قبول کر لیا اور بہت اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ انکشاف ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں اس کو سلام کرتے اور خوب عقیم و حکیم کرتے کیلئے آپ ﷺ نے بھی ایسی ہی بات فرمادی تھی کہ عداوت میں اس نے رحلت فرمائی اللہ تعالیٰ کے پاس شریف آئے اور فرماتے کہ تم مسلمان ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ نے تمہارے ساتھ مل کر ہاتھ بکڑ لیں گے۔ یہ ایسا کوئی شخص نہ سمجھتا تھا کہ آپ ﷺ اس کا ہاتھ بکڑ لیں اور وہ کامیاب ہو چکے۔ بخت نہ ہو۔ اللہ اللہ تعالیٰ۔

اور دیگر نبی علی الدینا نے حضرت سعید بن ابیہ رضی اللہ عنہ سے رحلت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ماس بن ابیہ کی لڑکھیاں آپ ﷺ کے پاس ایک بوسہ دیا اور پھر بھری پی پی لے گئے اور آیا ہوا تھا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو یاد دلا دیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تم میرے ساتھ ہو اور وہ لڑکھیاں آپ ﷺ کے پاس لے گئے اور یہ لڑکھیاں آپ ﷺ کے پاس لے گئے اور انہوں نے ان کی شان میں ایسے خوب صنوف بنائے تھے کہ ان کی یاد دہانی اس کو بھولی گیا۔ کہتا ہے کہ تیرا جان کو انھیں یاد دلا دیا کہ انہوں نے یہودیوں کی ہوس کی کوئی یاد نہ کرے گا کہ آپ جواب دے دیں کہ ان کو وہ زہر نہ دے گا جس نے اول بار میں ان کو پینا کیا تھا اور وہ اس میں غریب کا پینا کر رہا تھا ہے۔

اور سورۃ انفعا رہے پھر ۱۳۳ھ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اچھا پھر یہ بتاؤ کہ تم جو چاہتے ہو اس کو تم کہتے ہو۔" اور فرماتے تھے کہ اچھا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو انھیں بھی پیدا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ تم کیوں نہیں اس کی قید میں کرتے؟ (۱۱) اور حضرت ابوبکر سے نقل ہے کہ فرمایا کہ "اچھا تم کہتے ہو کہ تم نے اس شخص پر جو وہ زہر نہ دے تو تمہارے لئے حالانکہ وہ پہلی مرتبہ پیدا ہو کر دیکھا گیا ہے۔" (۱۲)

اور اہل عرب نے سرور عالم پر آیت تحریر کی کہ فرمایا کہ آیت (ترجمہ حضرت قحطانی) کا مطلب یہ ہے کہ قید و اسیر ہو کر وہ زہر نہ دے گا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے زہر آسان ہے یہ سب سے پہلی مرتبہ کہ اور جب پہلی مرتبہ تو وہ شکار نہیں تو دوسری مرتبہ میں شکار ہو کر اس کے لئے زہر آسان ہے۔ اور اہل عرب نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے رحلت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے زہر آسان ہے۔ ہمارے لئے کبھی مجھ کو یا حالانکہ اس بات کا حق حاصل تھا اور میرے ہمارے لئے کبھی ہمارا حالانکہ اس بات کا حق نہ تھا۔ ہمارے ہمارے کا کبھی تھا۔ اس کا یہ کیا پھر (مجھے بخیر ہے) اس طرح کہیں پہلے پیدا کیا یا پھر پیدا کر۔ ہمارے لئے ایسا تو اس کا یہ کیا (مجھے زہر آسان ہے) اگر اللہ کی اولاد بھی ہے۔ ہمارا کبھی نہیں کیا۔ اس لئے کیا زہروں میں کبھی نہ دے گا۔ اس کا کوئی حصہ بھی نہیں لے گا۔ (۱۳)

یہ رحلت صحیحین میں بھی ہے۔ اس میں وہ قصہ بھی ہے کہ ایک شخص نے اپنے دشمن کو سبقت کی کہ جب وہ مرنے لگا تو اس کو حلا میں اور اس کی قہقہہ اچانکی میں غصہ و افسوس تھا وہی میں میں میرا بیٹا۔ اور اس شخص نے اپنے دشمن سے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے تو کیا تمہاری لڑکھیاں میرا سب سے پہلے نہ لے کر دینا تھا؟ یہ تو ہوا کہ وہ پہلے نہیں لے گا۔ یہ وہ شخص تھا جس نے بھی کوئی عقل نہ تھی وہ جب کوئی شخص کے پاس سے گزرتا تو اس کی ہڈیوں پر ہاتھ مارتا تھا کہ اس کے پاس سے اس کو سبقت کی گئی۔ پھر یہی اللہ تعالیٰ نے زمین کو کھرا دیا تو زمین نے اس کی ہڈیوں کو کھینچ کر ان کی

(۱) ابن کثیر نے اس شخص پر نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے تھے کہ

(۲) ابن کثیر نے اس شخص پر نقل کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرماتے تھے کہ

(۳) ابن کثیر نے اس شخص پر نقل کیا ہے کہ

۴۰۰

[illegible]

مجاہدین شہر نے حضرت چادر رشید اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ راستے میں کہ رسول اللہ اور مسلم قیامت کے دن آئیں گے تو انہیں پڑھنے ہوئے انھیں ملے۔ سب سے پہلے حضرت ابو القحطیب علیہ السلام کو سختی لیا اس پر پہنایا جائے گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو پھر آجیہ کرام کو اور پھر مومنوں کو۔^(۱) اس کے بعد رفیقین نے دو روایات اور کئی ہیں جن کی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آپ ﷺ سے پہلے جنتی لیا اس پر پہنایا جائے گا۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اس کی ایک روایت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دو پہلے شخص جس جنہوں نے مسٹر کے خیال میں شام اور کئی یا دو بھی ممکن ہے کہ چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آتے ہیں تو اس لئے وقت ضرور نہ ہو کر دروازہ تھا اس لیے ان کو پہلے لیا اس پر پہنایا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

تسلی کی تمام باتیں حضرت سجاد رضی اللہ عنہما سے روایت نہیں کی ہے فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے دن لوگوں کو تجھے چوں، تجھے چوں، تجھے چوں“ جمع کیا جائے گا۔ انیسویں صیغے کی تمام پہنائیاں ملی ہوئی تھیں یہاں تک کی غنیمت آ رہا ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ ہارسو اللہ! ایسا ہی برہنہ ہو جائے گا لوگ اس حالت میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے فرمایا کہ لوگوں کو اس دن کی ہولناکی مٹھوں گے۔ ”یٰٰسے میں جس پر نفس کو ایسا مٹھوں گا جو اس دن ہولناکیوں کا شہوت نہ ڈونے دے گا۔“ (مولدہ ص ۱۱۷ ج ۲)

یہ لوگوں ابی العباس نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو کربلا کے خاکہ کو لوگوں کو قیامت سے دیکھنے بھیجے، لیکن وہ لوگ نہ جانتے نہ سمجھتے تھے کہ اس طرح ۱۰۰ بی بی انیس کے وقت تھے۔ عام المشکین نے عرض کیا کہ رسول اللہ کی لوگ اس حال میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے کہ فرمایا کہ لوگوں کو مشغول کرنا چاہئے تاکہ یہ عرض کیا کہس چھ میں مشغول ہوں گے فرمایا کہ ابھی کہ کچھ عیسویں اور رومی کے رسول کی طرح تقسیم کرنے (میں مشغول ہوں ہے)۔ (۳)

حافظ ابو بکر رحمہ اللہ نے عمر بن شیبہ کے طریق سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم تو میں کو بھیجے، میں نے دن غیر خونِ محالست میں حج کیا ہے۔

بڑا کہتے ہیں کہ "نیر اخیال ہے کہ عمر میں شیعہ سے روایت بیان کرنے میں جھول ہوئی ہے انہوں نے ایک حدیث کو دوسری سند سے ذکر کر دیا ہے۔" یہ کہہ کر بھی حدیث سفیان الثوریٰ میں روایت من عمرہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما و ابن ابی الدنجا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور ساتھ یہ اضافہ بھی ہے کہ "قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلا کر پتہ لایا جائے گا"۔^(۲۸)

جو کہ میں اپنی اللہ جانے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ وہ لوگوں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم ﷺ سے روایت فرمایا کہ یہ رسول اکرم ﷺ کو کیسے متعجب کیا ہوتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "متعجبی ہو رہے تھے کہ وہ"۔

امام ابو موسیٰ نے کہا ہائے قیامت کے دن کی برائی تو آپ ﷺ نے فرمائی کہ تم کسی بارے میں بے چارہ رہو، جو دینی اور دنیاوی بات غلط ہوئی ہے کہ آپ ﷺ پر ایسا ہو جیت ہو لیکن آپ کو کون تصدیق دے کہ آپ کا امام ابو موسیٰ نے پھر عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس کی کیا نشانی ہے؟ انشاء فرمایا کہ ان میں ہر شخص کا اسیا مشعل ہوگا جو اس کا اور طرف متوجہ نہ ہوئے و نہ گام۔

(۱) فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱ (۲) کفر اہمال حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱ (۳) کفر اہمال حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱ (۴) کفر اہمال حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱، فیضی کی تاریخ تصانیف حدیث نمبر ۲۳۳۱

اس روایت کو امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں حسن بن علی بن ابی مریم روایت کیا ہے۔ چونکہ یہ روایت پہلے مذکور روایت کے معارض واقع ہوئی ہے کیونکہ پہلے مذکور روایت میں یہ ہے کہ لوگ جب مرنے کے بعد وہاں جا رہے ہوں گے تو کھینچیں گے، لیکن اس روایت میں ہے کہ ان کی کھینچنے میں انھیں کے جو موت کے وقت پہنچے ہوں گے۔ چنانچہ کھینچنے والے کے جواب دینے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو اسی توبہ کی پکڑ پکڑ سے توبہ میں غفلت ہو رہی ہے اور مرنے کے بعد چارے اور ہوسیدہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ جب وہ قبروں سے اٹھیں گے تو انھیں دیکھ کر انھوں نے دیکھا کہ ان کی جنت کے کپڑے ہتھکڑا دیے جا رہے ہیں۔

توبہ دوم۔ دوسری توبہ یہ ہے کہ جب انہما کرنا کہ انہماں پہنچے جائیں گے پھر مہم قیامت کو پہنچیں ان کے بعد ان کو ان کے درجات کے مطابق آسمان یا جہنم میں بھیج دیں جس سے توبہ کا جس میں اس کی وفات ہوئی تھی وہ وہ جنت میں داخل ہوں گے تو وہیں ان کو کھینچی انہماں پہنچا دیے جائیں گے۔

توبہ سوم۔ یہ کہ جہاں کپڑوں سے مراد افعال ہیں یعنی انسان کو اس کے ان افعال کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو وہ مرنے وقت کر رہا تھا خواہ وہ افعال خیر کے ہوں یا شر کے۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا سورہ صافات آیت ۲۴ میں ارشاد فرمایا کہ "اور تو قیامت کو اس کی پاس سے بڑھ کر ہے۔" (ترجمہ حضرت تھوہی)

اور اسی طرح سورہ فرقہ آیت ۱۸ میں فرمایا کہ "وہ اپنے پیروں کو پاک کرے گا۔" (ترجمہ حضرت تھوہی)

تو انہوں نے تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اپنے افعال کو اٹھائیں گے۔

پھر اس آخری اور تیسرے جواب کی تائید میں تھوہی نے وہ روایت نقل کی ہے جو مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "ہر شخص اسی حالت میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوئی۔" (۱)

فرماتے ہیں کہ ہم نے فضال بن عبیدہ سے اور انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ "جو ان مردوں میں سے کسی مرتبے پر وفات پا گیا تو اسی حالت میں اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔" (۲)

ابو بکر بن ابی الدین نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو اپنی ایک خیال رکھنے کا کہا اور میں نے بکریٹ لے لی، لیکن میں نے ایک بکریٹ انتقال دیا۔ ہم نے اس کو ان کو یاد دلائے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ انہماں بکریٹ لائے ہم انہماں کی ایک بکریٹ لے لی تھی سے فارغ ہوئے تھے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے کسی چیز میں کوتاہی کیا ہم نے جواب دیا کہ انہماں کپڑوں میں ہوا ہوں نے پہن رکھے تھے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے قسم یاد چنانچہ قبر کو کھنڈا کیا اور ان کو کھینچنے کے کپڑے پہنایا کیا اور فرمایا کہ اپنے مردوں کے ساتھ نقش خدائے کیونکہ انہماں میں ان کو اٹھایا جائے گا۔" (۳)

ابن ابی الدین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں کہ "میں نے ان کو ان کے کفنوں میں بیچ کیا جائے گا۔" اور ابو سعید الخدری سے نقل کیا ہے فرماتے ہیں مجھے یہ معلوم ہوا کہ ان کو اپنی قبروں سے انہماں حالت میں اٹھائیں گے کہ ان کے کفن پہنچے چارے ہوں گے، جسم ہوسیدہ ہوں گے، چہرے کھڑے ہوں گے، انھماں سے بال پر اٹھ رہا ہوں گے، جسم تیز ہوں گے، ان کے مارے رسول جہنم اور علی سے باہر آئے ہوں گے، ان کو اپنے عقائد کو اس وقت تک علم نہ ہوگا جب تک وہ میدان عشرت سے غافل نہ ہوں۔ پھر اس کے بعد جہنم کا رخ جنت کی طرف اور وہ جہنم کا رخ اور جنت کی طرف ہو جائے گا۔ پھر بلند آواز سے پکارے گا کہ کبھی برا ہو گا نہ ہے، واپس لوٹنے کا۔ اگر تو نہیں اپنی رحمت اور اس سے بچاؤ لینا تو آواز سے بیٹے ہمارے جو بڑے گناہوں سے نکلے ہو جائے اور ان جرائم سے ہمارے بیٹے بند ہو جائے جن کو آپ کے علاوہ کوئی مددگار نہ کرے والا نہیں۔

(۱) صحیح مسلم کتاب الوصیۃ ص ۱۱۱، سنن ابی داؤد کتاب الوصیۃ ص ۱۱۱، سنن ابی حنیفہ ص ۲۲۲

(۲) صحیح مسلم کتاب الوصیۃ ص ۱۱۱، سنن ابی حنیفہ ص ۲۲۲

(۳) صحیح مسلم کتاب الوصیۃ ص ۱۱۱، سنن ابی داؤد کتاب الوصیۃ ص ۱۱۱

کے لیے ایک ہزار دوم بی بی اور بیعتا بلان کے قتل کے بعد جاری تھے۔

اور سورہ قلم آیت نمبر ۸ میں فرمایا کہ "انہ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی معبود ہوئے نہ تھے لیکن وہ ضرور تم سب کا قتل کریں گے قیامت کے دن۔ ان میں سے کوئی شخص اور خدا کوئی سے زیادہ سچی بات بھی ہوگی۔"

اور اللہ اریات آیت نمبر ۲۳ میں فرمایا کہ "ان سب کا یقین وقت آجان میں ہے اور تم ہے آسمان اور زمین کے پروردگار کی عین کے لیے کہ تم نے یہ جیسا تمہارا حق کو دے ہو گا۔"

اور سورہ قلم آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد ہوا کہ "اے اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو (معدن کی انہوں کے مائع کر میں کے ہمارا مشاہدہ میں کے کہ تم لوگوں انہوں کی طرف سے کیا جواب دہ تھا وہ عرض کر میں گے کہ ظاہر جواب تو ہم کو معلوم ہے لیکن ان کے دل کی انہوں کو خبر نہیں (اس کو آپ ہی جانتے ہیں)۔"

اور سورہ قلم آیت نمبر ۱۰ میں فرمایا کہ "ہم یہاں لوگوں سے ضرور پوچھیں گے جن کے پاس پیغمبر بھیجے گئے تھے اور ہم پیغمبروں سے ضرور پوچھیں گے ہر قوم جو کہ پوری خبر دے سکتے ہیں ان کے دربارہ بیان کر میں گے اور ہم انکو بے خبر نہ دے گا اور اس روز میرا ان کی واقعہ ہو گا ہر قوم میں کابلہ جاری ہو گا سچے لوگ کا سب ہوں گے اور میں انکو کابلہ ہلکا ہو گا سو دو لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کیا سب ان کے کہ ہماری آنکھوں کی حق سچی کرتے تھے۔"

اور سورہ آل عمران آیت نمبر ۳ میں فرمایا کہ "میں روز ایسا ہو گا کہ ہر شخص اپنے اپنے گنہگاروں کو ماننے لایا ہو گا اور آپ سے کہے ہو گے کہ اس میں کوئی بات کی تمنا کر گے کہ کیا خوب ہو گا اس شخص کے اور اس روز کے درمیان میں اور روز کی مسافت مانگی ہوگی اور خدا تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے دے دے گا جس میں اللہ تعالیٰ لکھا ہے میرا ہے بندوں پر۔"

اور سورہ انفار آیت نمبر ۴۸ میں فرمایا کہ "یہاں تک کہ ایک ایسا شخص ادا ہے پاس آئے گا تو اس شیطان سے کہے گا کہ تو میرے سے اور درمیان میں شریک اور مغرب کے بارہ صلا ہو گا تو تو میرا دوسرا ساتھی تھا اور ان سے کہا جائے گا کہ جب کہ تم اپنا میں نکھر کر چلے تھے تو آج یہ بات تمہارا کام تھا جس کی کہ تم (اور شیطان) سب مذہب میں شریک ہو۔"

اور سورہ یونس آیت نمبر ۲۸ میں ارشاد ہوا کہ "اور وہ ان بھی قائل ذکر ہے جس روز ہم ان سب کو یہاں قیامت میں جمع کر دیں گے ہر مشرکین سے کہیں گے کہ تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ نہ ہو (میرا ان (عابدین و مشرکین) کے درمیان بھوتہ فائیس کے نام ان کے اور مشرکان سے خطاب کرے کہ انہیں کے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے سو ہمارے تمہارے درمیان خدا کا فی گواہ ہے کہ ہم کو تمہاری عبادت کی خبر بھی ہوگی۔"

(تیسرے صفحہ سے قلمی)

اور سورہ التیسار آیت نمبر ۱۸ میں ارشاد ہوا کہ "اس روز انسان کو اس کا سب اگلا بچلا کیا ہوا دکھایا جائے گا (اور انسان کا اپنے اعمال سے آگاہ ہونے کے بعد جس جگہ سے پہنچے گا وہاں جگہ انسان کو اپنی حالت پر خوب مطلع ہو گا گواہ نکلتا ہے طبیعت اس وقت بھی اپنے جیسے جیسے ہے (اور اسے ظہیر) آپ کی اقسام وہی قرآن پر اپنی زبان نہ ہلا دیکھتے تاکہ آپ اس کو جلدی میں ادا سے نہ ہے (آپ کے قلب میں اس کا شیعہ کر دیا اور چھوڑ دیا سب مہمات چھوڑ دیں۔"

اور سورہ اسراء آیت نمبر ۱۳ میں فرمایا کہ "میں ہر انسان کو جسے اعمال اس کے واسطے نکال کر سامنے کر میں گے جس کو وہ دکھا ہو لو لکھ لکھ لکھ اپنا ہر اعمال خود چلائے (آج تو خود اپنا آپ ہی حساب لگائی ہے۔"

اور سورہ انعام آیت نمبر ۵۵ میں ارشاد ہوا کہ "اور آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائے جس دن ان پر عذاب آجائے گا ہر ایک عالم کو کہ انہیں کے کہ انہار سے آپ ایک مدت قلیل تک ہم کو (اور) مہلت دے دیجئے ہم آپ کا سب کہنا میں گے اور وہ پیغمبروں کا بیان کر میں گے (چاہے میں ارشاد ہوا) کیا تم نے اس کے قتل تمہیں نہ کیا تھا جس کو تم کہیں جانتی تھیں ہے (پہلے ان لوگوں کے کہ بڑے کی جگہوں میں رہتے تھے جنہوں نے اپنی ذات کا نقصان کیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کر مگر معاملہ کیا تھا اور ہم نے تم سے مثالیں بیان کیں۔"

(تیسرے صفحہ سے قلمی)

اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "اور جس دن ایمان ایک بدلی پر سے چھٹ جائے گا اور فرشتے (زمین پر) بیٹھ جائیں گے (اور اس روز واقعی حکومت) حضرت ابراہیم (علی) کی ہوگی اور وہ دن کافروں پر داخلہ ان کا اور جس روز حکام (یعنی آدمی داری سے) آئے ہوں گے، اپنے ہاتھ کاٹ گئے گئے گا (اور) ان کے کانیاں چھوڑ دیں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ (وہیں کی بار بار لگ لگاتا ہے جس کی خدمت میں) کرنا لیا کہ وہ ان کا کیا چھوڑا کہ میں غلام غلام کورہ سے نکالوں۔ جس شخص نے مجھ کو شکست دے لی ہے (اور بتا دیا) اور شیطان اور انسان کو (میں وقت پر) مالدار سے ہے وہ اب اسے حق دیتا ہے۔"

(از ترجمہ حضرت قتادہ)

اور سورۃ الفرات میں آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "اور جس روز اللہ تعالیٰ ان (کافر) لوگوں کو اور جس کو وہ لوگ خدائے ۳۵ سے تھے ان (سب) کو قتل کر دے گا۔ پھر ان مسمومین سے فرمایا کہ کیا تم سے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ (خودی) مارا (حق) سے گمراہ ہو گئے تھے وہ (مسمومین) اعراض کریں گے کہ ہمارا دشمناری کیا چاہی تھی کہ تم آپ کے سوا اور کارسازوں کو گمراہ کر دینے لگیں آپ نے (وہ ایمان کو اور ان کے بدوں کو) خوب آزمایا وہی پہلا تھا کہ وہ (آپ کی) بارگاہ بھلا چیلے اور یہ خود بخود ہی رہا ہو گئے تمہارے ان مسمومین نے تو تم کو تمہاری باتوں میں بھٹا غمراہ کیا (وہ اب) آخر تو خود (غلاب کو) مال دیتے ہو اور نہ کسی اور سے نہ کسی طرف سے وہ دینے چاہتے ہو اور وہ (یعنی مشرک) کہ وہ گمراہی کو چڑھا غلاب بچھا دیں گے۔"

(از ترجمہ حضرت قتادہ)

اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "اور اس دن خدا تعالیٰ ان کافروں کو اور ان کے کافر سے شریک کہاں ہیں ان دن (ناراضی) سمجھ رہے ہیں۔ جس پر خدا کافر ہو جو بہت اوجھڑا ہو گا وہ لوگ جس کے ساتھ ہے پروردگار و شک وہی لوگ ہیں جن کو تم نے بچا ہے ہم نے ان کو ایمان بھی بھلا دیا ہے اور خود دیکھتے تھے کہ ہم آپ کی قسمی میں ان سے انتہا اور لی کر رہے ہیں اور یہ لوگ ہم کو نہ پوچھتے تھے اور (اس وقت ان) مشرکین سے کہنا کہ تمہارے کیا ہے؟ اب ان شرکاء کو اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے (افراد) سے نہ (انتظار) ان کو پکاریں گے اور وہ اب بھی نہ دینی کے اور (اس) وقت آپ کو لوگ (اپنی) انگلیوں سے غلاب دیکھیں گے کہ کاش یہ لوگ (دنیا میں) مارا راست پر ہوتے (تو یہ مصیبت نہ دیکھتے) اور جس دن ان کافروں سے پکار کر پوچھنا کہ تم سے کون سے کافروں کو کیا جواب دیتا ہے۔"

اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "پھر وہ لوگ جس میں لوگ نہ بول سکیں گے اور ان کو اجازت ہوگی سواہر بھی نہ کر سکیں اس روز حق تعالیٰ نے ان لوگوں کی اپنی فریاد ہوگی۔"

(از ترجمہ حضرت قتادہ)

یعنی وہ کوئی ایسی بات نہ کر سکیں گے جو ان کو فائدہ دے۔

اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "پھر ان کے شرک کا انہماک اس نے شک کر دیا کہ وہ اس کو دیکھیں گے کہ تمہارے اپنے پروردگار کی ہم شرک نہ تھے، نہ مادہ غمراہی میں طرح جھوٹ بولا اپنی باتوں پر اور جس چیز کو وہ جھوٹ ثابت کرتا کرتے تھے وہ سب غلاب ہو گئیں۔"

(از ترجمہ حضرت قتادہ)

اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "جس روز اللہ تعالیٰ ان سب کو بار بار دیکھ کر کہہ گا سو یہ اس کے وہ بھی (یعنی) انہیں سنا تھا کہ ان کے سر میں تھا کہ ان کے سامنے انہیں لکھا ہے کہ میں اور اس قبیل کریں گے کہ تم ان کی حالت میں ہیں خوب سن کر یہ لوگ بد سے بھی بچنے ہیں۔"

(از ترجمہ حضرت قتادہ)

تو کہیں دوسرے حال میں نہیں؟ جیسے اس کے جواب میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا جیسا کہ بخاری میں روایت نقل کی گئی ہے، اور سورۃ الفرات آیت نمبر ۳۵ میں فرمایا کہ "اور وہ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر جواب سوال (یعنی اختلاف) کر رہے تھیں گے۔ (چنانچہ) انہیں نہیں گئے کہ ہم تمہاری آواز سے روکی ہو کر تھی۔ مسیح میں نہیں گئے کہ نہیں بلکہ تم خودی ایمان نہیں لائے تھے اور انہماک یہ ہوئی کہ وہ خودی نہیں بلکہ تم خودی میں لکھا ہے کہ تم سب ہی پر وہ سب کی پر (ذاتی) بات تحقیق ہو چکی تھی۔ کہ ہم سب کو خود بھٹا ہے تو ہم نے تم کو یہ کیا ہم خود بھی گمراہ تھے۔ تو وہ سب کے سب اس روز غلاب میں (یعنی) شریک رہیں گے (اور) ہم ایسے مجرموں کے ساتھ ایمان کیا

کرتے ہیں۔ مولوی ایسے تھے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں تو تسلیم کیا کرتے تھے۔^(۱) (زیر صحت قنادی)
 اور سورۃ شمس آیت نمبر ۱-۵ میں ارشاد ہوا کہ "اور یہ لوگ (ظہورِ حقارت) کہتے ہیں کہ یہ اباہد و کذب و کفر ہے ہوں یہ لوگ اس ایک آیت ۱۵۰
 سخت نے منتظر ہیں جہاں کو تو نکالے گی اور وہ سب باہم بڑھ چکے ہیں۔ سو تو قیامت کرنے کی خدمت بھی اور نہ اپنے گمراہوں کے پاس
 وٹ کر جا سکیں گے۔ اور مگر وہ دوسروں پر چلا جاتے گا ۲۰-۳۰ سب ایک نیک قبر میں سے (نکل آئیں گے وہاں سے جس کا حق ہے اور وہاں کا حق
 ظاہر بھی تھے۔ جسے وہاں دیکھ کر ذرا کی آواز ہوگی کہ جس سے کیا سب منع ہو کر ادا سے پاس حاضر کر کے جا رہے گے۔ جس میں کوئی شخص نہ آدا
 ظلم ہو گا اور تو انہیں کا دوسرا کچھ لے کر اپنے کو تم لیا کرتے تھے۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ الزمر آیت نمبر ۱-۱۰ میں ارشاد ہوا کہ "اور میں نے قیامت قائم ہوگی۔ اس روز سب آدمی جدا جدا ہوں گے یعنی جو لوگ ایمان لائے
 تھے اور انہوں نے اپنے کو ہم سے جدا کر دیا جس سرور میں گئے اور ان لوگوں نے غریب یا قیامت اور جہنمی آفتوں سے بچنے کے لئے جو کچھ کیا تھا وہ
 لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ الزمر آیت نمبر ۳۳-۳۴ میں ارشاد ہے کہ "اسلم اپنا رخس، میری راستی طرف، اٹھ اٹھ جس کے کو ایمان آ جاوے اس سے بڑھ کر
 فی طرف سے بنائے گا اس دن سب لوگ جدا جدا ہو جائیں گے۔ انہیں کفر کہنا ہے اس پر اس کا کفر ہے۔ گا۔ اور تو نیک کہہ رہا ہے یہ لوگ
 اپنے لیے سامان کر رہے ہیں۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ قیامت آیت نمبر ۱-۱۰ میں ارشاد ہوا کہ "قیامت قائم ہوگی۔ تم میرے شرف میں گئے۔ تم لوگ (یعنی عالم ہر ذریعہ) اس کے عذاب سے
 سے زیادہ ہیں۔ یہ سب کی طرف سے چارے تھے اور ان لوگوں کو ہماد، بدن و عذاب ہے۔ وہ کہیں گے کہ تم تو لوگوں نے خدا کی کے موافق قیامت کے
 دن تک، ہے اور قیامت کا دن بھی ہے لیکن تم یقین نہ کرتے تھے۔ فضل اس میں فی انہوں نے ان کا عذاب کرنا تھا۔ خدا کا اور ان سے خدا اپنی عقلی کا
 خدا تک چاہے گا۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ سہا آیت نمبر ۱-۱۰ میں ارشاد ہوا کہ "اور میں نے قیامت قائم کر دی ہے۔ تم لوگ اپنے آپ سے متعلق نہ کرنا ہے۔ ایک یہ لوگ شامین کو
 پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معبود تھے۔ (۱) کافر میں سے نہ جانے کیا آج کفر (مکرمہ عالمین و جمہورین) میں سے خدا کی کسی کو
 حق پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور ان انصاف پہنچانے کا اور اس وقت (۱) ہم عالموں (یعنی کافروں سے) انہیں گے کہ جس روز ان کے عذاب کو پہنچا
 کرتے تھے (۱) اس کا عذاب دیکھو۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ النجم آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد ہوا کہ "اور میں نے قیامت قائم کر دی ہے۔ تم لوگ اپنے آپ سے زیادہ میں میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹی کی طرف سے بھی
 مطالبہ کرتے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی سے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ کرے جتنا اللہ کا وعدہ ہوا ہے۔ سو تم کو اپنی زندگی دنیا کے میں نہ
 ڈالے اور تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالے۔" (زیر صحت قنادی)

اور سورۃ الزمر آیت نمبر ۱-۱۰ میں ارشاد ہوا کہ "اور میں نے قیامت قائم کر دی ہے۔ تم لوگ اپنے آپ سے زیادہ میں میں نہ کوئی باپ اپنے بیٹی کی طرف سے بھی
 مطالبہ کرتے گا اور نہ کوئی بیٹا ہی سے کہ وہ اپنے باپ کی طرف سے ذرا بھی مطالبہ کرے جتنا اللہ کا وعدہ ہوا ہے۔ سو تم کو اپنی زندگی دنیا کے میں نہ
 ڈالے اور تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکے میں ڈالے۔" (زیر صحت قنادی)

(۱) ایک یہ لوگ شامین کو پوجا کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر لوگ انہیں کے معبود تھے۔ (۱) کافر میں سے نہ جانے کیا آج کفر (مکرمہ عالمین و جمہورین) میں سے خدا کی کسی کو
 حق پہنچانے کا اختیار رکھتا ہے اور ان انصاف پہنچانے کا اور اس وقت (۱) ہم عالموں (یعنی کافروں سے) انہیں گے کہ جس روز ان کے عذاب کو پہنچا
 کرتے تھے (۱) اس کا عذاب دیکھو۔" (زیر صحت قنادی)

یہ بات ہو کر میرے دل پر گہرا اثر ہوئی۔ لیکن طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بات کا مبالغہ نہ کرنا۔ (۱)

ابن کثیرؒ نے عید الفتن میں جو بعض اہل بدعتوں نے نقل کیا ہے کہ قیامت میں پاؤں اس طرح ہوں گے جیسے سخت بادش میں چھرا پڑا ہوں گے۔ اس کی تردید ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ شخص انوشیخت ہوگا جو اس میں اپنے پاؤں کی بجائے ایک ڈھول لے اور سوئی ایک پاداشی کے فاسے پر آجائے گا اور اس کی گردن کی شدت میں کانوں کو اٹھائے گا۔ (۲)

یہ وہی علم ہے جو حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کیا ہے کہ سورج چلے گا۔ (۳) یہ علم ہے کہ زمین کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی قوم ہو اور انہیں ان کی قوم کی فتح کی خبر ہوگی کہ ان کے پیچھے کی قوم پر غالب ہوگی۔ (۴) یہ علم ہے کہ زمین کے دروازے کھل جائیں گے اور ان پر اس کی قوم ہو اور انہیں ان کی قوم کی فتح کی خبر ہوگی کہ ان کے پیچھے کی قوم پر غالب ہوگی۔ (۵)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۶) یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۷)

بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے میں ان کے سچے حدیث سے ثابت ہے۔ (۸) یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۹)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۰)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۱)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۲)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۳)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۴)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۵)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۶)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۷)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۸)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۱۹)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۰)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۱)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۲)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۳)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۴)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۵)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۶)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۷)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۸)

یہ خبریں اگر حضرت یونسؑ کی مرضی سے نقل کی جائیں گے تو ان میں کوئی شک نہیں کہ وہ سچے ہیں۔ (۲۹)

(۱) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲) بیہودہ حدیث ہے۔ (۳) بیہودہ حدیث ہے۔ (۴) بیہودہ حدیث ہے۔ (۵) بیہودہ حدیث ہے۔ (۶) بیہودہ حدیث ہے۔ (۷) بیہودہ حدیث ہے۔ (۸) بیہودہ حدیث ہے۔ (۹) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۰) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۱) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۲) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۳) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۴) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۵) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۶) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۷) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۸) بیہودہ حدیث ہے۔ (۱۹) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۰) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۱) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۲) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۳) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۴) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۵) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۶) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۷) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۸) بیہودہ حدیث ہے۔ (۲۹) بیہودہ حدیث ہے۔

(۳) بیہودہ حدیث ہے۔

”اس میں ملے اور وہ اثنی عشر ایک دن میں چلے جئے جس کی مقدار چھاس ہزار سال ہے“ (۱) اور وہ رجب آیت لہو (۲)

اس آیت کی تفسیر میں ایک اختلاف مطلق ہے۔ یہ کہ ابن ابی سلیم وغیرہ نے کہا کہ حوالے سے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ ”یہ مقدار چھاس ہزار سال تھی کی مثال سے مراد وحی سے لے کر ساتویں زمین تک کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح تفسیر ابن عباس میں بھی ہے اور صورت دیگر میں جو آیت نمبر ۵ میں مذکور حال کا ذکر ہے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ ”اس سے مراد آسمان سے زمین تک فاصلے اور زمین سے آسمان تک (فرشتوں کا) فاصلہ“ اس لیے کہ آسمان اور زمین کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔“ یہی قول ابن ابی حاتم کا ہے اور ابن جریر نے جوہر سے نقل کیا ہے کہ فرمایا بھی تھا ”یہ سب ہے۔ اور ابو سعید خدری نے بھی یہی قول نقل کیا ہے کہ ”یہ آیت سے نقل کیا ہے کہ ”فرشتے اس مسافت کو ان کے پہلو میں چلے کر جاتے ہیں۔“ یہی کہ آسمان اس مسافت کو پانچ سو سال میں چلے کر گزرتا ہے۔“

اور کہتے ہیں کہ ”یہ مقدار قیامت کے دن کی طوالت کی نسبت ہے اور یہی ہے آیت ”اسی القدر فی العارض“ اور خدا کے صاحب اور جہات کی طرف سے زمانہ کا ہے کہ تحت اس کا حق طوالت نکلتا ہے اور یہ صورتوں میں کی آیت نمبر ۱۵ ”ربیع العرش“ کا معنی بھی یہی ہے۔ اور بھی ہے آیت ”اور فرشتے اور روح الامیں اس میں ایک دن میں چلے جئے ہیں (دن کا معنی مسافت جان کیا ہے اور) جس کی مقدار چھاس ہزار سال ہے۔“ کا معنی فاصلہ اور مدت میں اس کا پورا ہونا بیان کیا ہے۔ اس تفصیل کے مطابق یہ قول دو سے مسافت کا دور مدت دینا کا۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں یہاں جو قول نقل کیا ہے کہ ”یہ پانچ سو سال ہے اور یہی مراد اللہ تعالیٰ نے ایک دن سے تعبیر فرمادیا ہے۔ اسی لیے سورۃ العنکبوت کی آیت میں ”دن“ سے مراد ”دنیا“ بیان کی ہے۔ (۱) اور

میدانہ رزق نے یہاں اور مکرّم سے ”چھاس ہزار سال کے دن“ کا مطلب نقل کیا ہے کہ ”یہ سال سے آخر تک چھاس ہزار سال کی ہے اور اللہ کے راز کی چیزیں معلوم نہ کئے“ اور ”یہی اور تعالیٰ بانی ہے۔“ یہی ہے ”معلم“ سے نقل کیا ہے۔ اور یہ قول اکتبانی غریب والا ہے کتب مشہورہ میں نہیں ملتا۔ (۲) اور

تیسرا قول ”دن مقدار سے مراد دنیا اور قیامت کے دن کے درمیان کی مدت ہے۔ یہ قول ابن ابی حاتم نے بھی بنی کعب قرظی سے نقل کیا ہے اور یہی اکتبانی غریب قول ہے۔

چوتھا قول ”اس سے مراد قیامت کا دن ہے یہ قول ابن ابی حاتم نے حاک کے حوالے سے مکرّم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کی سند صحیح ہے۔

پنجمی قول ”یہ حاک کے حوالے سے مکرّم سے یہی نقل کیا ہے۔ حضرت حسن بصری کا بھی یہی قول ہے اور حاک اور ابن ابی حاتم نے بھی یہی قول ہے۔ ابن ابی اللہ بیانے اپنی سند سے ذی الشریف سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ”لوگ قیامت کے دن ایک ہزار سال کہتے ہیں، جب کہ اور کس ہزار سال میں جا کر ان کا حساب کتاب ہوگا۔“

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کا دن پچھروں کے لیے چھاس ہزار سال کا بتلا دیں گے۔ بھی نے اپنی تفسیر میں ایسا ہی سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے کہ ”اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حساب کتاب کرے گا۔“ لیکن یہ چھاس ہزار سال میں بھی غریب نہیں ہوگا۔

یہی لے ذکر کیا ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ تمہارا اس دن کے بڑے ہیں کیا بتایا ہے جب لوگ چھاس ہزار سال تک بغیر کھانے پینے اپنے قدموں پر کھڑے رہیں گے۔ حتیٰ کہ پیاس سے گردنیں ٹوٹ جائیں گی۔ جھوک کے مارے ان کے پیٹ چل جائیں گے اور پھر جب انہیں انجم میں آلا جائے گا تو اٹھتا چلائی چلا جائے گا۔ (۱) اس بار سے میں متعدد احادیث آئی ہیں۔

قیامت کا دن دو جزاؤں پر مشتمل ہے اور طوالت کے دو حصے کے لیے فرض نماز کی اور انگلی سے نڈا دینا ہوگا۔

مصدقہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اس دن (قیامت) کی طوالت کتنی ہے؟

مغرب بنی مکیان نے اپنی منہ سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ بات ﷺ فرمائی جس دن لوگ وہاں تک پہنچیں گے وہاں کھڑے ہوں گے۔
 پھر فرمایا کہ ”مجھیں کیسا لگے گا جب تیروں کو تو کھنٹ میں شمع کرنے کی طرح اللہ جہنم میں کرے اور پچاس ہزار سال تک جہنم کی طرف اترے گا بھی نہیں۔“ (۱)

ابن ابی اللہ بیانے اپنی منہ سے حضرت حماد بن مسور رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ قیامت کے دن نصف نهار اس وقت تک نہ ہوگا جب تک یہ لوگ اور وہ لوگ آدھ نہ نہ کریں۔ چر یہ بات ﷺ کی ”یہ اللہ کا حکم ہے۔“
 ابن ابی اسد کہتے ہیں کہ یہ اللہ الائن مسور رضی اللہ عنہ کی قرات کے ہیں۔
 حضرت حماد بن مسور رضی اللہ عنہما سے آیت سورہ فرقان کی تفسیر میں یوں منقول ہے ”ایمان جنت اس دن بہترین حکمانے اور اچھی آدھ ہو چکے ہیں۔“
 حضرت ابن مسور رضی اللہ عنہما نے فرمایا، قیامت کا دن آدھان ہو گا حتیٰ کہ یہ لوگ اور وہ لوگ آدھ نہ نہ کریں۔“

شفاعت عظمیٰ اور مقام محمود کا ذکر جو رسول اکرم ﷺ کا خاص دولت کدہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:
 ”اور اے خدا! ان کو جو چاہے یہ تیرے لیے انسانی نماز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر بھیج دے۔“ (اور یہ بات سورہ)
 ”یہ اللہ کی ہے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے کہ ان سے کہ بعد جو کوئی یہ چاہے۔
 ”الغیر رب هذه الدعوية الساعة والصلوة الفالحة ان محمد بن الوصلة والقبلة والعبادة
 مقام محمودان الذي وعدته“
 ”اے اللہ اس دعوت کا دل اور اس کے نتیجے میں کمزری ہونے والی نماز کے رب اگر تم کو وہیل اور غنیمت عطا فرما۔ اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“ (۲)
 (اس کے لیے میری شفاعت عطا ہوگی۔)

شفاعت عظمیٰ ”مقام محمود“ ہے۔ منہ ہر میں حضرت ابو جریج رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے ”آپ ﷺ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا ”قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچائے۔“ فرمایا ”یہ شفاعت ہے۔“ (اس کی سند حسن ہے)
 دو پانچ انعامات جو نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی اور نبی کو عطا نہیں ہوئے۔ صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے ”مجھے پانچ ایسے خاصہ دیئے گئے جو ہر کسی نبی کو مجھ سے پہلے عطا نہیں ہوئے۔“
 (۱) ایک، ما کی صافیت جس کا وہب کے دار سے میری مدد ہوگی۔
 (۲) میرے لیے غنیمت کو عطا کیا گیا۔
 (۳) میرے لئے چہرہ زین کو سمجھو اور پاک قرار دیا گیا یا ہی حاصل کرنے کا اور یہ لایہ اہل جہنم میں میرے اسی کو نماز کا وقت ہو جائے۔

اور میں چاہوں۔

(۴) مجھے شفاعت (عظمیٰ) عطا کی گئی۔

(۵) پہلے نبی صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔ (۴)

مذکورہ ارشاد میں شفاعت سے مراد وہ شفاعت ہے جس میں پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے گزارش کی جائے گی اور پھر میں کے میں (خود کو) اس کا اہل میں (کہتا) ان کا علیہ السلام سے پاس پہلے جائے۔ وہ بھی اسی طرح فرمائیں گے وہ ان میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجے دیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجے دیں گے اور وہ ان میں حضرت جیسی علیہ السلام کی طرف بھیجے دیں گے اور وہ ان میں حضرت محمد ﷺ کی طرف بھیجے دیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرمائیں گے میں اس کا اہل ہوں، میں اس کا اہل ہوں۔ یہ واقعہ کا بیان ان کو جنم سے لے کر ان کے بیان میں امانت شفاعت کے ذیل میں تفصیل سے آئے ہیں۔ البتہ اس موضوع پر ہم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قول مقدمہ سنی روشنی میں اپنی تفسیر میں کافی بحث کی ہے جو اپنے مفسرین کے لیے کافی ہے۔ (۱)

نبی کریم ﷺ قیامت کے دن نبی آدم علیہ السلام کے سردار ہوں گے۔ صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا:

"میں قیامت کے دن نبی آدم کا سردار ہوں گا۔ سب سے پہلے میری قبر میں ہوگی میں ہی پہلا شافع اور شافع ہوں گا۔" (۲)

مسلم ہی میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل ہے ان کا علی سبعة اعرفہ والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اسے میرے صاحب میری امت کی حضرت فرما۔ اور میری دعا کا اس دن تک کہ قرآن پڑھا جائے اس میں ان کو ان سے تابعی کا اظہار کر دیا جائے گا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (ابو ہریرہ کا اظہار) کر دیں گے۔ (۳)

روای قیامت رسول اکرم ﷺ امام الانبیاء ہوں گے۔ مسند احمد میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا: "میں روز قیامت انبیاء کا امام ہوں اور ان کا شیعہ ہوں گا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فریق نہیں ہے۔" (۴) (حدیث احمد بن حنبل) مسند احمد میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے ان کا علی سبعة اعرفہ والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اسے میرے صاحب میری امت کی حضرت فرما۔ اور میری دعا کا اس دن تک کہ قرآن پڑھا جائے اس میں ان کو ان سے تابعی کا اظہار کر دیا جائے گا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (ابو ہریرہ کا اظہار) کر دیں گے۔ (۵)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا کہ: "میں روز قیامت انبیاء کا امام ہوں اور ان کا شیعہ ہوں گا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فریق نہیں ہے۔" (۶) (حدیث احمد بن حنبل) مسند احمد میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے ان کا علی سبعة اعرفہ والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اسے میرے صاحب میری امت کی حضرت فرما۔ اور میری دعا کا اس دن تک کہ قرآن پڑھا جائے اس میں ان کو ان سے تابعی کا اظہار کر دیا جائے گا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (ابو ہریرہ کا اظہار) کر دیں گے۔ (۷)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا کہ: "میں روز قیامت انبیاء کا امام ہوں اور ان کا شیعہ ہوں گا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور اس میں مجھے کوئی فریق نہیں ہے۔" (۸) (حدیث احمد بن حنبل) مسند احمد میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل ہے ان کا علی سبعة اعرفہ والی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں۔ اسے میرے صاحب میری امت کی حضرت فرما۔ اور میری دعا کا اس دن تک کہ قرآن پڑھا جائے اس میں ان کو ان سے تابعی کا اظہار کر دیا جائے گا حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی (ابو ہریرہ کا اظہار) کر دیں گے۔ (۹)

(۱) تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۸۸ (۲) صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸۸ (۳) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۴) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۵) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۶) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۷) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۸) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸ (۹) مسند احمد ج ۱ ص ۱۸۸

اور ہوا کہ اٹھائیس اور اٹھائیس آپ نوایا جانے کا شفاعت کریں قبول کی جانے لگی اور بڑھانے میں سے ایک انسان کو نکالی گئی جس میں باد باریا اپنے رب سے درخواست کرتا رہا ہوں گا اور میں ابھی کھڑا بھی تھا ہوں گا کہ میری شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور جعفر ابوبکر سے اور کہیں گے اسے محمد اپنی امت میں سے ہوں کہ جنت میں لے جائے جس نے کسی ایک دن اعمال کے ساتھ اس کی گواہی دی ہو کہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اور کہی کہ ان کی نہیں اور اسی حالت پر اس کی وفات ہوئی۔^(۱)

مشافہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ ذکر بھی ہے کہ "اور جنگ میں قیامت کے دن مقام محمود پر کیا ہوں گا۔" ایک انصاری نے یہ چند مقام محمود کہا ہے "آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت جب تمھیں اللہ تعالیٰ کے لایا جائے گا اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنچے دے دیے جائیں گے۔ اللہ فرمائے گا کہ میرے فضل کو کچھ سے پہنچاؤ۔" روایت جابر بن ابی انصاری سے ہے کہ جابر نے کہا کہ میری طرف رخ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ پھر میرا پاس لایا جائے گا جس سے امت پہنچے گا اور ان کی دین میں جانب الہی جگہ کھڑے ہو جائیں گے جہاں کوئی اور کھڑا ہو گا اور پہلے اور آخری لوگ میرے سامنے ہے یہ ارشاد فرمایا گئے۔ پھر فرمایا کہ اور ان کے لیے بھر جو کچھ کوڑھو لی جائے گی۔ (اس کے بعد عرض کرنا کہ یہ جیسا کہ آئے گا۔)

مسند احمد میں جابر بن انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

"قیامت کا دن لوگوں پر طوفانی ہو جائے گا تو ایک دوسرے کو کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ابوالشتر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو کہ شافعی کہیں کہ یہ نبی کا حساب کتاب کرے۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر حساب کتاب شروع کرنے کی درخواست کریں گے تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کے قابل نہیں مگر تم انبیاء علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آ کر (شفاعت) اسلام کی درخواست کریں گے۔ چنانچہ وہ بھی فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا۔ مگر تم لوگ اللہ کے فضل اور نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے تاکہ حساب کتاب شروع ہو مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا مگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عظیم مومنی علیہ السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور حکام کے لیے چنا تھا، کے پاس چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے مگر وہ فرمائیں گے کہ تم حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ جو روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ چنانچہ ان کے پاس آ کر شفاعت کی درخواست کریں گے اور فرمائیں گے کہ میں یہ نہیں کر سکتا مگر تم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاس چلے جاؤ جن کی انکی پہلی خطہ میں سوائے کئی فی قصص۔ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام یہ بھی فرمائیں گے کہ یہ بتاؤ! کہ اگر کسی برتن میں کوئی سامان ہو اور برتن پر تل لگا دی جائے تو کیا تل توڑے بغیر اس کے سامان میں تصرف کیا جا سکتا ہے؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ فرمائیں گے کہ تم رسول اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں (یعنی ان کے بعد انبیاء کے آنے پر تل کر دی گئی تھی) ان کے پاس جاؤ چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ رب تعالیٰ سے شفاعت کریں کہ وہ اس حساب کتاب کرے میں کہوں گا کہ ہاں اپنا پیچہ میں جنت کے دروازے پر آ کر دروازہ کھٹکھٹاؤں گا اور پیچہا جائے گا کہ کوئی ہے؟ میں کہوں گا محمد اپنا پیچہ دروازہ کھول دیا جائے گا اور میں بعد سے میں کہوں گا کہ اور اپنے رب کی ہر بیان کہہ دو جس سے پہلے کسی نے نہ کی ہوئی اور میرے بعد کی جان کرے گا۔ چنانچہ وہ تعالیٰ کہیں گے کہ اپنا پیچہ رکھو اور گو تم میری بات سنی جائے گی یا تمھیں دیا جائے گا شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔" میں کہوں گا کہ اب۔ اب میری امت۔ اب میری امت اور وہ کہیں گے کہ ان میں سے جو اس امتی و کمال کو جس کے دل میں دروازہ ابھی ایمان ہو (یہ کہہ کر) نے فرمایا کہ چنانچہ میں انھیں نکالوں گا اور پھر بعد سے میں کہوں گا۔

(یہ روایت بخاری میں دوسری سند سے آئی ہے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت: مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اس کو کشت لایا کیا پیچہ آپ ﷺ کو کھانے کے لیے دیتی (انکی ناگوں کا اور پر کے گوشت) لایا کیا جو آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا آپ ﷺ نے اس میں

(۱) ”کیا سامان ہوگا۔“

(۲) اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو مسلمان نے دے دیا ہے لیکن کیا، بلکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات نقل کی ہیں مگر وہ روایت ان میں نہیں ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ امت کی کثرت پر فخر کریں گے۔ مسند جابر میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا کہ میں وحی پر تم سے پہلے موزوں (انتقاد میں) نہیں گا اور دوسری باتوں کے مقابلے میں کہانی نکالتا ہوں کہ جو تم میرے بعد کا فخر مت ہو جائے گا کیونکہ دوسرے نبیؐ درمیں مارنے لگوں۔ ایک شخص نے وحی کی پانچ پانچ فرمایا۔ ایک سے کہے اور بیان کی صداقت (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نہ کہتا ہے اس میں پہنچے کے باتیں تھیں، اس کی تعداد آٹھ یا دس۔ مومن ایک یا دو افراد کو دیا، اور کھلے پاس لگا دیا اور اس میں وحی آئی اللہ سبحانہ (۳)۔

حضرت جندب بن عبد اللہ الحنظلی رضی اللہ عنہ کی روایت۔ بخاری میں حضرت جندب سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرمایا تھا: ”میں وحی کو تم سے پہلے موزوں ہوں گا۔“ (مسلم میں شبہ کی سند اور مسند احمد میں نمایاں حدیث کی سند سے بھی منقول ہے)۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو وحی کو تم سے پہلے موزوں کر دیا کہ جتنا کا صلہ ہے اور معافا میں ہے (الان ابلی علی) نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے: ”ان کا وحی معافا اور دے دینے کے اور بیان ہے۔“ مستور نے ان سے پوچھا کہ ”تم نے انہیں یہ وحی کا ذکر کرتے نہیں سنا؟“ انہوں نے کہا نہیں، مستور نے انہما میں سے اس میں یہ ذکر کیا ہے: ”فرمایا: ”ہاں میں نے ان کی روایت کی۔“ (۴)۔

(صحیح مسلم میں محمد بن احمد سے مروی ہے، اسی طرح محمد بن عبد اللہ کی سند سے بھی ہے۔ یہ مستور وہابی شیعہ اور ابن عمر وغیرہ ہیں۔ جو کہ صحابی ہیں۔ ان کی روایات بخاری و مسلم میں آئی ہیں اور ابن عمر میں بھی)۔

حضرت حفصہ بنت اسید رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ ابوشامہ بغدادی نے اپنی سند سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ”جب نبی کریم ﷺ بیت المقدس سے لوٹے تو فرمایا کہ میں وحی کو تم سے پہلے موزوں ہوں گا۔ تم اس وحی پر آؤ گے جس کی مہربانی میری سے معافا کی صداقت کے برابر ہے اس میں متروک کی تعداد میں جائے گی۔“ (۵) (۶)۔ ”میرے آپ سے اور مسند احمد میں بھی نہیں آئی۔“

حضرت حفصہ بنت یحییٰ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ ابوالقاسم باغی نے اپنی سند سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرا وحی اللہ تعالیٰ سے بھی ہے۔“ اور احمد اس حدیث کی جس کے قتل میں میری جانی ہے اس کے بقیہ متروکوں سے بھی زیادہ ہیں۔ (۷) (۸)۔ اس سے زیادہ روایات ہیں کہ جیسا کہ کوئی شخص اپنے وحی سے انہی کو ہنس کر دیکھتا ہے۔ ”میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ اس میں نہیں پہچانیں گے؟“۔ ”خیر، اس سے وحی پر آؤ، مگر تم سے چھٹے اصحاب کے ساتھ آؤ گے، یہ امتیاز کی اور کو حاصل نہ ہوگا۔“ (۹) (مسلم اور بخاری میں بھی یہ روایت اللہ العلیٰ اعلم سے آئی ہے)۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث۔ مسند احمد میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”تم لوگ ان لوگوں کا انصاف نہ کر سکتے ہو۔ میری امت نے میرے وحی پر آئیں گے۔“ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا کہ ان دونوں تم اصحاب کوئی تقدیر کتنی تھی؟ فرمایا کہ یہ امت سے آؤ، مگر تم سے۔“ (۱۰)۔

(۱) صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸، مسند ابی یوسف ج ۲ نمبر ۳۸۸، صحیح ابی یوسف ج ۲ نمبر ۳۸۸

(۲) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۳) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۴) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۵) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۶) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۷) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۸) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۹) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

(۱۰) صحیح بخاری کتاب التوبہ ج ۱ صفحہ ۱۵۹، صحیح مسلم ج ۲ نمبر ۵۹۹۸

حدیث حضرت زید رضی اللہ عنہ: نبی کریم ﷺ پر جھوٹ بانڈ تھے والا نہیں ہے۔ یعنی میں ہرگز اس بات کی سزا دے گا کہ میں حضور پر ایسا کرم علیہ السلام کی خدمت میں نہ ہوں جو کہ میرا خدا ہی نہ دے گا کہ میں نے جو کچھ کہا تھا کہ "ادھو" یا "کے ہیں" یا "میں" یا "اگر" یا "تو" سے نکل کر تے ہیں اور کیا تمہارا خیال ہے کہ رسول کریم ﷺ کا کہنا میں اپنی مرضی سے تھا حضرت! یہ ہے جہاں دیکھیں رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہم سے میں تو وہ بھی غریب اور پورے اللہ سے کہہ کر جھوٹ ہاں ہے۔ وہ نہیں کہ ایک۔ اسے خوب پڑا تھے شمس و قمر اور آسمان کے کنارے میرے کانوں سے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اگر کھڑے ہو کر کچھ نہ جھوٹ نہ ہو کہ میں نے اپنی زبان سے جھوٹ نہیں کہنے والا ہوں رسول کریم ﷺ کی زبان پر جھوٹ نہیں بانڈ ہوا۔" (۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مشرکِ جدید تھے۔ صحیح ابن خزیمہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی غلیظیت و بخلانہ برائی کے بارے میں ایک حدیث ہے جس میں رسولِ اکرم ﷺ نے شیطان کے قریب غلیظیت سے سزا دے کر فرمایا ہے:

”اے اللہ تو تم پر ایک عظیم عذاب بھیج دینا۔“ (یہ آیت اللہ تعالیٰ نے حدیث سے پھر فرمائی کہ جو شخص اس سے سب سے روزت دے وہ اللہ تعالیٰ سے میرے دشمن ہے (شریت) پھر انہیں کے دینا ہی وہ اس کے بعد یہ سزا ہو گا کہ جس کی سنت میں انہیں دھو جائے۔ (۱۶)

تفصيل

ہر نبی کا آپ خوش ہوگا اور آنے والوں کی کثرت پر ایک دوسرے سے فخر کریں گے

حضرت سمره رضی اللہ عنہ کی روایت

یہ کہانی کا محکم ہے اپنی سند سے حضرت سرورِ مصلحت حضرت علیؑ سے اس شانِ نبویؐ نقل کیا ہے کہ: ”میں نے ایک ایک مٹل ہوا اور دو کھیر برائے والے نفلوں کی کثرت پر ایک اس پر سے نقل کر لے۔ اور مجھے صبح کے کچھ عرصے تک ہوا اور آٹھ گھنٹے میں اسے“ (حدیث ترمذی)

[illegible]

اور وہ اسی نے کہہ کر ان کو اپنے حاکمی سے یہ روایت نقل کر چکا کہ کئی دن روایت قرآن دھرتے سہل سے سنی گئی تھی انہیں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا کہ جس کے سطر سے جو چھوڑی ہو گئی تھی نہ صرف یہ روایت نقلی اور اسرائیلی ہیں بلکہ وہ ان کا تو جملہ قرآن (قرآن پاک)۔
”کہیں کہیں ناپید ہو چکے ہیں۔“ اور کہا جانے کے گا کہ ”پاک لکھی مصحف کی انہوں نے قلمبرے بعد کیا کہ یہ کونسا دور کہیں اور کہہ کر اس شخص کو انہیں نے یہ جواب دیا کہ اس دور میں اس دور میں“ (۱۲۱)

حضرت عبداللہ بن زید بن جهم مدنی کی روایت: صحیح بخاری، مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی کی خدمت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں، ان کے ساتھ معاملہ کرنا میری امت کے ساتھ معاملہ کرنا ہے۔

(۱) آیت‌الله العظمی محمد تقی مصباحی نجفی، ج ۲، ص ۳۸۷؛ (۲) مجمع البحار، ج ۴، ص ۵۰۶؛ (۳) قرطبی، ج ۱، ص ۱۳۳

(2) 2014年12月31日

شکر کا لفظ بتائی گئی روایت میں آیا ہے جو تمہوں نے باب الوصیہ میں نقل کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ ایک علاج کی تقریب میں تشریف لائے۔ چنانچہ وہاں ایک طباق شکر اور انہوں کو کھلایا گیا جسے آپ ﷺ نے کھینچا اور کھاتے کھاتے دوسرے سے آگے بڑھ کر انہیں کھاتے لگے۔ (الحديث لا ابو حریب ہوا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت..... صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن میرے ساتھیوں کا ایک گروپ میرے پاس آئے گا مگر انہیں خوشی سے لانت ڈیٹ کر بھاگایا جائے گا۔ میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں۔ تو وہ کہے گا تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا کیا باتیں پیدا کیں۔ یہ لوگ اس لئے ہی امرت ہو گئے تھے۔^(۱۹) اس روایت کے لفظ اللہ کا بھی بعض روایات میں آئے ہیں مگر میں نے مونا شیوخ کو انہیں تعلقاً بیان کرتے دیکھا ہے اور اس طریقے سے مستند جان نہیں کیا۔ اس لئے یہ کہ بخاری میں ایک اور روایت میں امتیاز کے بجائے ابو ہریرہ کے الفاظ آئے ہیں۔

طاہر ابن ابی الدرداء نے اپنی سند سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے فرمایا کہ ”گو کہ میں ابھی تمہیں خوش پڑاؤں پاتے دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے سے بڑی کر پوچھتا ہے کہ کیا تو نے اپنی لیاؤہ کہتا ہے کہ ہاں لی لیا۔ ایک دوسرا شخص دوسرے سے بڑی کر پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے ہاں میری بیوی“۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت..... صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد نبوی ﷺ مروی ہے فرمایا کہ ”میرا حق الہ سے عدل کے واسطے ہے بھی زیادہ اور اس سے اور برف سے زیادہ خفید ہے۔ شہدے زیادہ جھوٹا ہے۔ اس کے برحق آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں۔ اور میں اس سے بعض لوگوں کو کہوں اور کہ گویا کہ ابھی انہوں کو اپنے حق سے بھائیا جاتا ہے۔“ صحابہ نے پوچھا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس میں ہمیں بھیجا نہیں کہ فرمایا کہ ہاں تمہاری ایک کٹی تھی ابھی ہوئی جو دوسری انہوں میں نہ ہوئی۔ غم میرے پاس خوشی پر دھوکے کوڑ سے چپکنے اور ان کے ساتھ آؤ گے۔“^(۲۰)

حضرت اسامہ بنت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت..... صحیح بخاری میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”میں خوش ہوں گا اور اسے انہوں کو کچھ ہاؤں گا کہ کچھ لوگ مجھ سے دور لے جائے گا میں کہوں گے۔ میں کہوں گا یا رب یہ مجھ سے ہیں میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا کہ کیا تمہیں پتہ ہے جو انہوں نے تمہارے بعد کیا وہ اللہ یہ لوگ اس لئے ہی امرتے رہے (مرتہ رہے)۔“^(۲۱) ابن ابی ملیک (روای) کہتے ہیں کہ ہم اللہ سے پتا چلتے ہیں اس سے کہ ہم مرتہ ہو جائیں یا اپنے دین میں قنہ رہا کریں۔ (مسلم میں بھی یہ روایت دوسری سند سے آئی ہے)۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت..... بخاری میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خوشی کوڑ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ”یہ ایک شخص ہے جو تمہارے نبی ﷺ کو جنت میں عطا کی جائے گی اس کے دونوں کنارے (ایسے ہیں جیسے اسوی میں سوراخ کے بعد اس کے کنارے لگتے ہیں) اور اس پر ستاروں کی تعداد میں برحق رکھے ہیں۔“^(۲۲) صحیح مسلم میں عید اللہ بن ابی ملیک سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پوچھا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے صحابہ کے سامنے یہ فرماتے سنا کہ ”میں خوش پڑاؤں دے لوں گا انہوں کو کہ ہاں کہہ سے ہلوگ وہ کہے جائیں گے تو میں کہوں گا کہ نہ ہوں مجھ سے ہیں اور میرے ساتھی ہیں۔“ اور اسے کہہ گا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے۔ یہ لوگ اس لئے ہی امرتے رہے ہو گئے تھے۔“^(۲۳)

امام ابو یوسفؒ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے۔ صحیح مسند میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں کوئی دھنوس
 دیکھتا ہوں تو اسے سستی دیتی تھی لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ سے نہیں سنا۔ چنانچہ ایک ابن عمرؓ کی خادمہ میرے پاس تھی اور وہی تھی کہ میں
 نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرمایا تھا کہ "اے لوگو! میں میں گریں گے خادمہ سے کہہ کر کہ تمہارا خیر جاؤ۔ تو اس نے کہا کہ آپ ﷺ نے مردوں کو یاد ہے۔
 مردوں کو نہیں۔ تو میں نے کہا کہ تو اس میں میں بھی شامل ہوں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا
 "تمہیں تم سے پہلے تو میں نے (خاندانِ نبویؐ) کو گھسیٹنے والوں کو دیکھ کر یادوں کا اور تم میں بعض لوگ بھٹکتے آئیں گے تو انہیں مجھ سے یوں یاد کر دیا
 جائے گا جیسے انا اس وقت کو یاد کرتا ہوں۔ میں کہیں گا تو کہیں میں؟" کہا جائے گا کہ آپ کو ہمیں معلوم کہ انہوں نے آپ سے بعد کیا کام کیا۔
 یہ سچ میں کہیں گا اور کہیں (۱)

خلاصہ

ذکورہ تمام اہل بیت میں اس ظہیم حوالے کی جو صفات بیان ہوئی ہیں ان کا خلاصہ یوں ہے کہ یہ حوضِ جنّت کا شہرت ہے، خیر کوڑ سے مراد ہے۔
 ۱۱۱۱ سے زیادہ وسیع ہے، شہر سے زیادہ اونچا و برف سے زیادہ اونچا اور اسٹک سے زیادہ خوشبودار اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ اس کا طول و عرض برابر
 ہے چاروں طرف سے ایک ماویٰ مسافت ہوتا ہے۔ اور اس کی تہ میں اس کی مٹی منگ ہے اور سنگریاں ہوتی ہیں۔ جس پاک ہے وہ امانت ہے کوئی
 چیز کا یہ نہیں کر سکتا اس سے نہ کوئی بدی کے لائق نہیں اور اس کے سوا کوئی معبود بھی نہیں۔

ہمارے سچے بھائی کا حوض دوسرے انبیاء کے حوض سے بڑا ہے اور اس پر زیادہ لوگ پیاسا رہ جانے آئیں گے

عالمِ ربانی ابی اللہ جانے "اور اس قیامت" میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا "معبود اور بیت
 اللہ کی ممانعت جتنا بڑا میرے حوض سے بڑا ہے جتنا وہ ہے اس کے رہنے والوں کی تعداد میں میں نے اپنی اپنی امت کو یاد کیا۔" یعنی کہ
 حوض ہوافہ چنانچہ بعض کے پاس لاتعداد لوگ آئیں گے بعض کے پاس چالیس کے قریب لوگ آئیں گے بعض کے پاس تیس کے قریب بعض
 کے پاس دو آدمی بعض کے پاس صرف ایک آدمی اور بعض کے پاس کوئی ایک بھی نہیں آئے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا آپ سے اپنا فرض پورا کر دیا۔ اور
 جتنے سے سچے کاروں کی تعداد دوسرے انبیاء سے زیادہ ہوگی۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء اکرام کے حوضوں پر تشریف لائیں گے

ماہنامہ اہل الدین نے اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ:
 "نبی اکرم ﷺ نے آپؐ کو دعائیں کے ساتھ کھڑے ہونے کے بارے میں سوال کیا اور یہ چاہا کہ وہ اپنی بات ہوگا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یاں قسم
 ان وقت کی اس نے جیسے میں میری جان ہے اس میں یقیناً پائی ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کے اولیاء انبیاء اکرام کے حوضوں پر آئیں گے اور اللہ تعالیٰ ستر
 بڑا رشتے سمجھیں گے جن کے ہاتھوں میں آگ کے کاغذ ہوں گے اور وہ انبیاء اکرام کے حوضوں سے کافروں کو بھگائیں گے۔
 اس انداز سے یہ حدیث طریقیہ ہے یہاں سے ہمیں یہ بھی البتہ اس قسم کی خلقی ملحق حدیث قرآنی کے حوالے سے گنہگار ہیں کہ
 حدیث سے ہمیں یہ ظہر رہی اللہ عنہ سے ارشاد انہوں نے فرمایا کہ "میرے حوض ہوگا اور وہ اس پر آئے والوں کی کثرت سے ہر ایک دوسرے سے
 فرار کریں گے اور مجھے میرے لیے میرے حوض پر آئے والوں کی تعداد اس سب سے زیادہ ہوگی۔"

اور کٹر واپس تھوڑا بڑی سے

جس دن خدا سب کو بلا کر لے گا، دس ہزار تہذیب سے بڑے تہذیبی نظام کے لئے (اسی طرح) خدا کے سامنے نہیں ہے اور انیس کر رہے تھے۔ یہاں کرنے کے کام مکمل ہوئے گا اور کچھ رہ جائے گا (اور ہر قوم) ہیں۔ (سورۃ محمد، آیت: ۲۵)

اور فرما ہے نہ اونکو ہے

اور کسی روز (خدا) کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے اور میرے کعبہ میں جن کا قصہ میں نے سنا تھا؟ تو ان لوگوں پر (خدا کا) غمزدہ ہو جائے گا اور وہ کہیں گے کہ نہ تو یہ ہر وہ کہہ لیا اور نہ وہ کہہ کر لیا تھا (اب اہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) ان سے بڑھ کر اسے جس پر نہیں نہیں جانتے تھے، انہیں جانے لگا کہ اپنے مذہب کو اپنا ہتھیار بنائے اور ان کا جواب نہ دے سکیں گے اور (جب مخاطب کو یہ کہیں گے) تو تو تیرے تیرے گھر کا شرم و عار ہے۔ یہ چلا گئے۔ روز (خدا) ان کو پکارے گا اور کہے گا کہ میرے اور میرے کعبہ میں جن کا قصہ میں نے سنا تھا؟ تو ان لوگوں پر (خدا کا) غمزدہ ہو جائے گا اور وہ کہیں گے کہ نہ تو یہ ہر وہ کہہ لیا اور نہ وہ کہہ کر لیا تھا (اب اہم تیری طرف (متوجہ ہو کر) ان سے بڑھ کر اسے جس پر نہیں نہیں جانتے تھے، انہیں جانے لگا کہ اپنے مذہب کو اپنا ہتھیار بنائے اور ان کا جواب نہ دے سکیں گے اور (جب مخاطب کو یہ کہیں گے) تو تو تیرے تیرے گھر کا شرم و عار ہے۔ یہ چلا گئے۔

(سورۃ القصص آیت ۲۸-۲۹)

21/3/14

اور میں ان دونوں بچہ کا سنا گیا اور کچھ کہا کہ میرے دوست غریب تھے، انھیں کھانا دی تھا کہ ان میں سے "ارٹھم جوائنٹ اسٹ" میں سے کھانا کھا لیں گے پھر کبھی کبھی ان کے چہرے پر کڑواہٹ دیکھ کر وہ دونوں بچے کے سر پر ہاتھ لگائی سے اور ان کو جھوٹا سنا کہ ان کے سر پر ہاتھ لگا کر

(مجلس الشورى، ١٩٩٥-١٩٩٦)

میں ہرے میں کہ خلیہ قاتی ہر ایک کے گلہ ملوے کا بہت ہی آفات ہیں۔

مجموعہ میں نہ صرف فقہ حنفی کے جلیل القدر محدثین نے حصہ لیا ہے بلکہ ان کے علاوہ دیگر ممالک سے بھی بہت سے علماء کرام نے اس مجموعہ کی تالیف و تصنیف میں حصہ لیا ہے۔

تم ہیں۔ سر پر تیک سے پرور گواہاں میں گواہ فرمے گا کہ اس کے رہا ہوا کار کے درمیان کوئی ترنجان نہ ہو گا۔ پس پرور کا ایک شخص سے صداقت کرنا (اپنے اسامات شہر کرنے ہوئے) اس کو کہے گا کہ میں نے تم کو عزت نہیں دی، کسی شہر نہیں کرنا، جو کہ میرے لئے تمہارے اور اہل کو کس کس کیا؟ کیا میں نے تجھے میں مجوز دیکھ تو ہوا؟ خوشنوی سے ہجرت کیا؟ اور عرض کرے گا ہے جسکے پرور کا فرماے گا کہ کیا تجھے میری صداقت کا یقین تھا؟ اور کہے گا کہ نہیں۔ پس پرور کا فرماے گا کہ تو جی میں نے تمہیں تجھے بھلا دیا ہے تو نے کچھ

مذکورہ احکام سے صراحتاً معلوم ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کار بندوں سے بھی کام لے رہا ہے۔

حسنہ الکار مسلمان۔ کے ساتھ اللہ کا معاملہ صحیح ہے۔ میں عرض کیا کہ اللہ عز و جل سے کہہ دیجئے کہ یہ سب اللہ کے لئے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر قریب کرے گی کہ اس پر پہنچا جائے گا۔ جس کے لئے جہان سے اس کے گناہوں کو اُترا کر دیا جائے گا۔ پھر وہ دوسرے جہان میں اپنے گناہوں کو دیکھ کر حیرت و شگفتہ ہو جائے گا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے قریب کرے گا کہ وہ اپنے گناہوں کو دیکھ کر حیرت و شگفتہ ہو جائے گا۔

(۲) دیکھو میں نے دنیا میں تیری پر پادشاهی کی، پس خدا نے تمہارا عمل مجھ سے نچھڑا دیا۔

(۱) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ ، $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$

(۲) در این مورد، اگرچه هیچ مدرک مستقیمی وجود ندارد که نشان دهد

فصل

جنت و جہنم کا طائر ہونا، میزان عدل کا قائم ہونا اور حساب کتاب کا شروع ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اور جب وہ (آگ) بھڑکائی جائے گی اور مشیت جب قریب لائی جائے گی تب ہر شخص معلوم کرے گا کہ وہ کیا کرے گا۔ آیات ۲۰

(سورہ الزمر، آیت ۲۰)

اور کیا چکے فرمایا:

اس دن ہم اور آپ سے ہاتھ ملنے کے کیا تو بھرگی؟ اور کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔ اور مشیت پر نیکو کاروں کے قریب کر دی جائے گی (کہ مطلقاً) اور نہ ہوگی یہی سچ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جا۔ قتل (یعنی باہر شروع کر دیا) حضرت کریم اے سے، جو خدا سے نہ بچے تو ہم اور شروع کرنے والے کے کرنا یا اس میں ملوثی کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ اپنے کاموں سے وہاں ۱۱ چار چاروں کے ان کے لئے حاضر ہے اور ۱۰۔ چار اور بھی (بہت کچھ) ہے۔

(۱۰۔ قادیان، ص ۲۵)

آپ نے چکے فرمایا:

اور ہم قیامت کے دن، خائفانہ کی قزاقوں کی کریں گے تو کسی شخص کی ادا بھی نہ تھی نہ ہی ہے گی۔ اور اگر ان کے ہاتھ کے ہر بھی ان کی کامل ایسا تو ہم اس کا رومہ کر دیں گے اور ہم حساب کرنے والے ہیں۔

آپ نے چکے فرمایا:

خدا کی نافرمانی میں شری نہیں کرتا اور اگر کسی (کی) ہوتی تو ان کو ۱۰ جہنم کر دے گا۔ اور پناہ ہے۔ سے اور عظیم شخص کا مصلحت اس دن یہ حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے مصلحت تانے والے کو بلا بیٹھ کر شروع کر دیں گے (حال تانے کو) اور اگر وہاں طلب کر دیں گے اس کو دیکھ کر اور جبر کے ذریعے آواز دے کر کہ ان کو ان میں سے ہر ایک کے لئے ہر ایک کی ہوتی۔ اور خدا سے کوئی بات چھپ نہیں سکیں گے۔ (سورہ الزمر، آیت ۲۰)

اسی طرح آپ نے چکے حضرت عثمان علیہ السلام کے ذمے میں فرما رہے ہوئے فرمایا:

(عثمان نے یہ بھی کہا کہ) اپنا کر کوئی شخص (یا شخص) ادا کے دانے کے ہر ایک (یا چھوڑ دو) کسی شخص کے ہاتھ سے اندر یا مصلحت میں (یعنی ہر ایک میں) سے خدا اس کو قیامت کے دن۔ موجود کرے گا۔ کچھ تک نہیں کہہ لیا، ایک میں (اور) خبردار ہے۔ (سورہ الزمر، آیت ۲۰)

جزا اور ان کے ہاتھ میں بہت سے تھوڑے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میدانِ محشر میں جہنم کا لایا جانا اور لوگوں پر غلبہ پڑنا۔

اور شروع اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان اس دن مشتبہ ہو گا کہ (اب) ایمان (ہے) (اے) (نیکو کار) کہاں (ہے) (نیکو کار)؟

(سورہ النجم، آیت ۲۲)

صحیح مسلم میں ہے: نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کو لایا جائے گا اور اس دن ہر ایک کی ستر جزا ہو جائے گی اور ہر ایک کے ساتھ ستر جزا ہو جائے گی۔ ہر ایک کے ساتھ ستر جزا ہو جائے گی۔ (۱)

اس روایت سے کہنا کہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک کے ساتھ ستر جزا ہو جائے گی۔

اے آدم! اگر میں جملہ نے اہل بیت لعنت نہ کرنا اور بھرت اور سخت سے غصہ نہ رکھنا تو آج مجھے تیری ذریت پر شعلت عذاب سے رحم آجاتا۔ (لیکن چونکہ مجھے ان چیزوں سے بغض ہے اس لئے مجھ پر اہل بیت کو جس نے میرے دھوکے میں لایا اور میری ذریت کی ممانعت سے مجھ کو بھروسہ کیا۔ اے آدم جان لے! میں تیری امانت میں سے کسی کو آگ کا عذاب نہیں دوں گا اور کسی کو جہنم میں اہل نوروں کا سونے ان کے جس کے متعلق میرے جسم میں یہ بات نہ تھی ہے کہ اگر میں اسکندریہ اور یروشلم کو وہاں تو دو پیسے سے بھی زیادہ فخریٰ عرف بدھے گا۔ اے آدم! تو میرے اور اپنی اولاد کے دین بدل کر دے والا ہے۔ مومن جو میری نکتہ سے کہ کھڑا ہو جائے انھوں نے کمال میں کیا چیز ہوئی ہے اور کونسی کی بھلائی میں کی ہوئی ہے نیک اور اچھی راہ پر وہ میرے قریب کے لئے جنت ہے، چاکر اس کو پہنچ جائے کسی ظالم کے ساتھ کسی کو عذاب نہیں دوں گا۔

ان ایلالہ یا ملکہ ابو حصصی اللہ سے یہ کہہ کر مہلی کریم اللہ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا لوگوں کا ایک بڑا ہندو فخر ہوگا جو کہ کثیر ہے خود دانی جو ہے اٹھ کر کھڑا کھڑا کا نوٹا لٹاپ کی طرح ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی یہ کروئی ان کا ہے یہ سن کر میری تجسس ہو جائے گا تب کہا جائے گا کہ تیری عظیمیہ اسلام اور اس کی امت کا کرو ہے۔ پھر دوسرا ایک جھگڑا ہوگا جو کہ کثیر تعداد کی ہے جسے اٹھ کر کھڑا کھڑا کا نوٹہ دیوں کے کتاب کی صورت ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی یہ کروئی ان کی کتاب ہے یہ سن کر میری تجسس ہو جائے گا تب کہا جائے گا کہ تیری عظیمیہ اسلام اور اس کی امت کا کرو ہے۔ پھر اٹھ کر کھڑا کھڑا کا نوٹہ دیوں کے کتاب کی صورت ہوگا۔ اس کے ساتھ آواز دی جائے گی یہ کروئی ان کے کتاب ہو میری طرف سے تیرے لئے (چاہیے) ہے یہ میری طرف سے تیرے لئے (چاہیے) ہے۔ پھر میزان رکھی جائے گا اور حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔

فصل

میزان کے متعلق ملانہ کے اقوال۔ اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض احادیث نقل کی ہیں کہ میزان کے عظیم پلڑے ہیں۔ ان کو زیادہ بڑے میں زمین آواز ہوگا۔ بے بائیں ڈاڈ پلڑوں کو کالی ہو جائے گا۔ انیس کا پلڑا تو ہے میرے دوسرے عظمت ہے۔ پھر آواز دے گا کہ عرض کے ساتھ نسیب ہے۔ عرض کے بعد کئی طرف جنت ہے۔ تو کا پلڑا اس کی طرف ہے۔ عرض کے بائیں طرف جہنم ہے اور عظمت کا پلڑا اس کی طرف ہے۔ منزل کے ہزار کا اٹھارہ ہے۔ کہتے ہیں اہل حق میں جن کا کھانا جہنم میں تو ان کا کھانا جہنم میں ہے اس کے جواب میں فرمادہ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ عرض کا وزن ہم ہمارا ہیں۔ ان کے اور ان کا وزن کیا جائے گا۔ اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام کھانے کی چیزوں کا وزن کیا جائے گا۔ لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پیسے عرض کے ساتھ گروہ کا مال کو کم کر کے وزن کیا جائے گا۔ عرض کا وزن ہوگا۔ اور بات خدا مال کا وزن کیا جائے گی۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حساب و شمار اور انجمن سے مروی ہے کہ عرض کے عموماً درمیان میں ہوتا ہے۔ اور وزن کیا جائے گا۔ یہی کہ جاتا ہے یہ بات اس ازمان کی ہے۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر ممکن ہے کہ ان ملائے کی تیسے وزن کی جائے گی۔ یہ سن کر

اور اسی نے قرآن کو ملائے اور آواز تو غری کی کرتا تھا اسے تو نے ہم سے تو ہوتا ہے۔ اور مصنف کے ساتھ تحکیم ذرا۔ اور قول کی امت کر کہ (سورۃ اعراف، آیات ۷۰-۷۱)

اوصح نھزونی سے اراصل ہے اللہ نے ہزاروں کو کھنڈر کیا ہے۔ عمارت کو ہر ت میں میزان کا کرتی ہوئی تھی۔ لے آیا، جیسے فرمایا: لکن لھت موازنہ ومن خفت موازنہ

میزان ہر شخص کے لئے قائم نہیں ہوگی۔ اور قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میزان برحق ہے لیکن ہر ایک کے حق میں نہیں ہے۔ اس پر خدا تعالیٰ کو فرمان اہل ہے تو کھرا ہے چہرے ہی سے میزان نے جو کئی تھے پیشانی کے ہاں اور ہاں سے دھکے لگے جائیں گے۔

(سورۃ اعراف، آیات ۷۰-۷۱)

اسی طرح آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اے محمد! نبی! امت میں سے جو مرد پر حساب کتاب نہیں ہے اس کو جنت میں آئیں اور اس سے داخل کر لے۔ اور وہ باقی امور میں لوگوں کے شریک کار ہوں گے۔
مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مترجم اور مفسرین کے بارے میں احادیث کو آخر کے ساتھ جوہت ہیں کہ وہ بغیر حساب کتاب جنت میں جائیں گے۔ لیکن اس سے اہم نہیں آتا کہ ان کے اعمال کا وزن بھی نہ کیا جائے اس میں شک ہے۔ کیونکہ اعلیٰ بیوا کا دل کے بھی وزن کئے جائیں گے کھل اس لئے کہ حاضرین محشر پر ان کی عظمت ظاہر ہو۔ اسی طرح کفار و منافقین کے پاس کوئی سود مند نقل نہ ہو تب بھی ان کے اعمال کا وزن ہو گا تا کہ ان کے کفر و بدعتی کا اندازہ کیا جاسکے۔ اور حاضر۔ ابن محشر پر ان کی شکوت ظاہر ہو سکے۔

کیا آخرت میں کافر سے عذاب کی تخفیف ہوگی؟..... مدہٹ میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر ایک نیکی کا مظہر بھی نہیں فرماتے یعنی اگر کسی کافر سے کوئی نیکی سرزد ہو تو اس کو بھی اس کا بدلہ عطا فرماتے ہیں اسی طرح کہ دنیا میں اس کو بخش و عسرت سے نواز دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ اللہ کے پاس حاضر ہوتا ہے تو اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہتی۔

لیکن اللہ کریم و مہربان رحمتہ اللہ علیہ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کافر کوئی صدقہ کرے یا صلہ رحمی وغیرہ نیکی کا کام کرے تو اس سے عذاب میں تخفیف کی جاتی ہے۔ انہوں نے جناب الی طالب کے قصہ سے اس پر دلیل لی ہے کہ ان کی نیکی اور حضور ﷺ کے صلہ میں ان پر عذاب میں تخفیف کی جائے گی اور ان کے صرف جوتے پہنائے جائیں گے جس سے ان کا دماغ ٹھہرے گا۔

اس سے یہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لیکن یہ ہے یہ خصوصیت صرف حضرت جناب الی طالب کے ساتھ ہو گی کیونکہ انہوں نے حضور ﷺ کی بہت اچھا بندہ و عورت فرمائی تھی۔

امام قرطبی راہی رائے یہ اس آیت سے دلیل بخڑے ہیں:
اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کو کھڑی کریں گے کسی شخص کی ذرا بھی حق غلطی نہ کی جائے گی اور ادا نہ ہونے والے کے برابر بھی (کسی کا فعل) ہو گا تو ہم اس کو لا سوا جو کریں گے اور ہم حساب کرنے کو بھی ہیں۔
(سورہ انعام، آیہ ۱۰۷)

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ آیت عموم پر دلیل ہے۔ اگر کسی پر علم نہیں کیا جائے گا اور کافرین پر بھی علم نہیں ہو گا اور ان کو ہم پہلے ہی دنیا میں ان کی نیکی کا بدلہ دے چکے ہوں گے لہذا کافروں کو اس آیت کے بموجب سے خاص کرنا چاہئے گا۔ اسی طرح آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ جو عبادت میں مدد مان سمجھ کر توبہ کرنا، صلہ رحمی سے خوش آتا تھا اور غلاموں کو آزاد کرنا تھا تو کیا یہ دیکھیں اس کے لئے سود مند ثابت ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس نے بھی زندگی میں لا الہ الا اللہ نہیں کہا۔ اور اللہ تعالیٰ کافران سے اور جو انہوں نے عمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کا کوئی ناکہ نہ کریں گے۔
(سورہ بقرہ، آیہ ۱۷۷)

اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے گا تو اسے کچھ بھی نہ پائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنے پاس دیکھنے والے اس کا حساب پورا چاہا
پہلے سے اور اللہ اجلہ حساب کر چکا ہے۔
(سورہ بقرہ، آیہ ۱۷۷)

اور قرآن مجید لوگوں نے اپنے ہر دوکار سے گزر لیا ان کے اعمال کی مثال را کھ کی سی ہے کہ آدمی کے دن اس را کھ کی ہوا پلے (کہ اسے اڑا لے جائے۔

اور فرمایا: اور جن لوگوں نے گزر لیا ان کے اعمال (کی مثال اسکی ہے) جیسے میدان میں ریت کو چھالنا اسے پانی کھجے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے خواستے تو کھجے نہ پائے۔ اور نہ اس کو اپنے پاس دیکھنے والے اس کا حساب پورا پورا دیکھے۔ اور اللہ اجلہ حساب کرنے والا ہے۔

(سورہ اعراف، آیہ ۳۹)
مترجم احمد غزالی فرماتے ہیں کہ مصنف ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی بات زیادہ قوی ہے کیونکہ کفر خصوصاً اسی طریقہ اٹھا کر کرتی ہیں۔

محل

اگر قرطبی رحمہ اللہ طبع فرماتے ہیں: جس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ملیں گے، ان کے برابر بھی زیادہ ہوگی اور جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ جس کی برائیوں میں نیکیوں سے ایک دانہ کے برابر بھی زیادہ ہوگی تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ یہ کہنا عموماً عقل اس کی عقلش فرود آئے اور جو کچھ نیکیاں اور برائیاں زیادہ ہو گئیں وہاں طرف سے داخل ہوگا۔

اسی راایت کے پیش حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے۔ مسند حضرت عطاء طبع فرماتے ہیں: قرآن کی پابندی میں اس کی مشابہت ہے۔

خدا کی ذات بھی حق تعالیٰ نہیں مگر جیسا کہ رنگی (نی) ہوگی تو اس کو، چند کروے گا اور اپنے وطن سے اس کا ضمیم بننے کا۔ (سورہ انعام ۱۰۷)۔ لیکن اگر کسی کی نیکیوں کی برائیوں سے ایک نعلی مشابہت ہوگی اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا تو کیا اس کی حکام نیکیوں میں سے لئے رتبہ درجات کا سبب بنیں گی یا نہیں اور نہ ہی برائیاں کا سبب ہو جائیں گی یا نہیں اس کا کوئی علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی، اچھا کتب اعمال کا اڑنا اور اللہ تعالیٰ کا مسابب کتاب لینا۔ قرآن الہی ہے اور جس میں ہم پر اذان کو جاری کر کے اور قرآن کو عارف میدان رکھ کر اور ان (لوگوں کو ہم مع رب نہیں کے تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں مجوز ہیں گے۔ اور سب تمہارے پروردگار کے سامنے حلف لیا کر لائے جائیں گے (تو ہم ان سے نہیں گے کہ) جس طرح ہم نے تم کو ملکی، پیر کیا تو (اسی طرح آقا) ہم سارے سامنے آئے لیکن تم نے تو چاہا کہ تمہارے لئے (قیامت کا) کوئی بوقت مقرر نہ کیا گیا ہو (طہ ۱۱) کتاب (کوں کر رکھی جائے گی تو تم کہو کہ) ہاں کو تمہارے لئے (تکھا) کہہ گا اس سے اور ہے ہوں گے اور ہمیں گے جسے شامت یہ بھی کتاب ہے کہ نہ چھوٹی بات کو چھوٹی ہے نہ بڑی بات کو (کوئی بدست نہیں) تمہارے لئے کتاب ہے اور جو مل کے ہوں گے سب کو حاضر کیا جائے گا اور تمہارا وہ دھوکہ بھی پر علم نہیں کرے گا۔ (سورہ صافات ۱۷۷-۱۷۸)

ایک جگہ فرمایا

کہہ دے کہ سب کچھ پہلے اور پچھلے (سب) ایک روز مقرر کے وقت پر جمع کیے جائیں گے۔ (سورہ قیامت ۱۰۷-۱۰۸)

اور فرمایا

اور میں اپنے پیہر کے طور سے چمک جائے گی۔ اور (اعمال کی) کتاب (کو مل کر رکھی جائے گی اور وہ ضرور ہو گا کہ حاضر کیا جائے گی کے اور ان میں اعمال کی کتاب فیصلہ کیا جائے گا اور یہ فیصلہ ان کی کتاب کے لئے ہو جس شخص نے جو عمل کیا وہ نکال کر اس کا سبب اور ہمارا مل جائے گا اور جو کچھ کرتے ہیں اس میں سب کی آخر ہے۔ (سورہ قیامت ۱۰۷-۱۰۸)

اور فرمایا الہی ہے:

اور جسے تم نے تم کو کتب اللہ پیر کیا تھا ایسی ہی تم نے کیا کیے ہمارے پاس آئے۔ اور جو (ماں و باپ) ہم نے جس میں مظلومیہ خود سب پہلی جگہ پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ تمہارے سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھنے والی نسبت تم جنہاں کرتے تھے کہ وہ تمہارے (شیخ اور ہم سے اکثر ایک ہیں) (آن تمہارے ان کے سب اختلافات منقطع ہو گئے اور جو ہم نے تم کیا کرتے تھے سب جاتے رہے۔ (سورہ صافات ۱۷۷-۱۷۸) اور فرمان الہی ہے:

اور جس میں ایمان سب کو مل کر ملے گی اور شرک کے لئے کہ تم وہ تمہارے شرک کی اپنی جگہ نصیب ہو۔ اور ایمان میں اتنا دل دلی ہے کہ وہ میں کے شرک (پس) ان کے لئے تم کو مل کر ملے گا کہ تم سے اور تمہارے ایمان خدا ہی کو دکانی ہے ہم تمہاری پرستی سے نہیں بچ رہے۔ ہاں برکتوں (اپنے اعمال کی) ہم اس سے آئے ہیں جس میں گئے کو ان کے لئے کہ وہ اور دیکھتے ہیں ہاں ان کی طرف مل جائے گا کہ میں نے

اور جو بوجھ مان، ہم کو، تے شے سے ان سے جانے لگے۔

$$\{P_0, P_1, \dots, P_{n-1}, P_n\}$$

1. **Introduction**

مردم نے اس کو سب (جس کا اس کا تعلق کر رہے تھے) قرار دیا، تاکہ () کر کے نہایت افسوسناک ہو۔ یہ بہت بڑا گناہ تھا، مگر اس کے تو
انہوں میں بھی بڑی کھوسٹ رہی تھی تو انہیں گئے یہ روکا نہ جاسکتا تھا، دوسرے سے لاکھ ہاں مل کر کہتے رہے اور (آخر) اس وقت کو پہنچ گئے
جوتے تھے کہ یہ سب کے لئے افسوسناک واقعہ ہے، تاکہ ان کے لئے (بچنے) کے لئے کچھ کر دیا جائے۔ مختلف تہذیبوں پر ہر گاہ
ظلم و جور ہے۔ اور اسی طرح تمام قوموں کو ان کے اعمال کے سبب جو درد اُگاتے تھے ایک دوسرے پر مصطفیٰ کہتے ہیں اسے جہنم اور آسمانوں کا
میزان قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ قرآنی میں سے ظلم نہیں اُٹھے رہے۔ جو میری آیتیں تم کو پڑھا چکے تھے ان میں سے تم نے سنا جو وہ کہتے تھے
اور کہتے تھے۔ اور انہیں کہتے کہ (یہ روکا نہ جاسکتا تھا) کہ ان کا اثر ہے۔ ان لوگوں کو ان کی زندگی کے بوجھ میں نہ کوئی قصور (اب) بخواتین
اور لوگوں کی ہر ایک کھوکھلی کہتے تھے۔ (اب) میرے یہ جہیز تھے۔ تم بچو اور کتابیں ڈال دو، چلی (تو) اس لئے کہ تمہارے ہر گاہ میرا جس کے ساتھیوں کو تم
سے چاہا کہ گھر سے دوایں گے، بچنے والوں کو () کوئی ناجائز نہ ہو اور سب لوگوں کی طبیعت کو اسی لئے ہے (مستور) کہ ان کو ہر گاہ یہ لوگ کہتے ہیں
خدا ان سے نفرت نہیں۔

(عزیز خان، مرقاۃ، ص ۱۳۲)

اسی بارے میں بہت سی باتیں ہیں۔ چونکہ یہ ایک مختصر اور ہلکا سا مضمون ہے، اس لیے اس آیت کا ترجمہ کرتے نہیں گئے۔

میں نے کہا: "میرے پاس تو ایک ہی کتاب ہے، جسے میں نے اپنے پاس رکھا ہے۔" میں نے اسے دکھایا۔

تم نے اس سے کہا کہ میں خلافت کروں گا کہ تم نے پہلی آنکھوں میں اور غریبوں میں دیکھے کہ تم نے تم کو پہلے سرتاج پیدا کیا اس طرح (وہ بارہ)

[illegible][illegible]

خدا ہمیں جو بھی آتھری رہی اللہ عز سے جو بھی کے کرداروں کو مگر ہمیں سے فرمایا!

لوگوں کی فہم پریشان ہوں گی۔ میں تو بحث و جدال اور مراءضت ہوں ہوا دیکھ تو فہم پریشان ہوں گی۔ مجازی میں۔ حاکم کی بات تو میری لئے وہاں ہو گا اور وہی تو میری بات تھی۔

ابن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے مرحلے کے متعلق فرمایا ہے: (۱) ترجمہ و تفسیر قرآن سے

[illegible]

۳۔ سرکار، بڑے کاموں میں ملوث رہے۔

کے زمانہ کے لیے یہ دو کمالِ طرف (یعنی جس) خوب و بیشتر تر ہے اس سے جانتے کار میں جس کا امر (الاول) اس کے کہنے (اخر) میں اور جانتے جس سے صاحبِ زمین نے جانے کا امر (الثانی) اس کے کہنے (اخر) میں خوش آئے گا کہ جو صاحبِ کار امر (الثانی) کی ہی پہلے سے چاہتے ہو وہ جانتے گا کہ

موت ہو چکا تھا اور دوزخ میں داخل ہو گا۔ یہ اپنے اہل (دو بیٹے) کے ساتھ تھا۔ اور خیال ہے کہ خدا کی طرف سے اس کو جہنم بھیجا گیا۔ (سورۃ الشوریٰ: ۱۹، ۲۰)

ہوں گے۔ ہر طرف گھبر رہا تھا بوجہ مہینہ ایزدی کے سوا کوئی کسی سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکے گا مہینا وہی بات چیت کر رہے ہوں گے۔ برائی کے ارد گرد اس کی پریشان امت نفع ہوگی۔ اولین و آخرین پر ہشتالی کتاب الامان رکھ دی جائے گی۔ جو نہ بھولی بات کو چھوڑے گی اور نہ بڑی بات کو بھلے ہو۔ وہ خود وہ اس میں محفوظ ہوگا۔ مطلق خدا کے لئے ہوئے اعمال اس میں درج ہوں گے۔ تصدیق اور امانت اور فرشتوں سے نئی پرائی ہر بات اس میں گھونگی ہوگی۔

فرمان الہی ہے: اس دن انسان کو انکی گھٹلی پر بات بتادی جائے گی۔

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بہ صورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے۔ اور قیامت کے روز (وہ) کتاب سے نکال دکھا دیں گے جسے دیکھا ہو دیکھے گا۔ (کہا جائے گا کہ) اپنی کتاب پڑھ لو آج اپنا آپ ہی صاحب کافی ہے۔ (سورہ الاحزاب: ۳۷)

حضرت عمری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے ان آدمیوں پر درکار لے خود لے لیتے تیرا کہہ ان بنا کر جسے ساتھ رکھ کر قہر انصاف کیا ہے، نہیں سوچ لے اس دن کا عالم کیا ہوگا جب اچھے برے اعمال کے لئے میزان نصب کر دی جائے گی۔ پہلا سزاؤ کا جنم کی پشت پر بچھادی جائے گی۔ ملائکہ جن وہاں گھبر رہے ہوں گے۔ جہنم ظاہر ہو جائے گی۔ نعمتوں کا جہان مریں ہو کر سامنے آ جائے گا۔ بدلوں کا فیصلہ کرنے کے لئے پروردگار جلوہ افروز ہوں گے۔ زمین اپنے رب کے نور سے سلا ہو جائے گی۔ صحائف اعمال پڑھے جائیں گے۔ ملائکہ نبی آدمی کے اعمال پر گواہی دیں گے۔ زمین اپنی پشت پر کی جائے والی ہر بات کی گواہی دے گی۔ پس کوئی تو حقیقت کا اعتراف نہ کر سکے گا اور جو اپنے کئے سے منکر ہو گا اس کے من پر ہر سکت شہادت کر دی جائے گی۔ اور اس کے اعضا و جوارح میں اس نے کیا ہو گا ان کے اہلے میں یہ بات کی اندھیری میں ان خود سب پہنچتا ہیں گے۔ فرمان الہی ہے:

اس روز وہ اپنے حالات بیان کر دیں گے۔ کیونکہ تمہارے پروردگار نے اس کو نظم بھیجا (ہوگا)۔ (سورہ الزلزال: ۱۷)

فرمان الہی ہے:

یہاں تک کہ جب اس کے پاس تنقی جائیں گے تو وہ ان کے کان اور آنکھیں اور جلوہ میں (یعنی اعضا) ان کے اعمال پر گواہی دیں گے وہ اپنی جلدوں سے گھس گئے کہ تم نے ہمارے خلاف کیا کیا شہادت دی؟ او کہیں گی کہ ہم خدا سے سب چیزوں کو خلق بخشا ہی نے ہم کو کیا پائی دی۔ اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور تم اس (بات کے خوف) سے تو یہ دہائیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم خیال کرتے تھے کہ خدا تمہارے سب سے سطلوں کی خبر ہی نہیں۔ اور اسی تمہان (ج) نے جو تم اپنے پروردگار کے ہار سے میرے کھتے تھے تم کو جاک کر یا اور تم خسار و پائے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ مہر کریں گے تو ان کا خدا کا روزی ہی ہے اور اگر وہ کریں گے تو ان کی تو قبول نہیں کی جائے گی۔ (سورہ صافات: ۲۰-۲۱)

فرمان الہی ہے:

(یعنی قیامت کے روز) جس دن ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں سب ان کے کاموں کی گواہی دیں گے اس دن خدا ان کو (ان کے اعمال کا) پورا پورا دار (تھیک بدلے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا برحق) (سورہ قی) (خبر کرنے والا ہے۔ (سورہ نازعہ: ۱۱-۱۲)

فرمان الہی ہے:

آج ہم ان کے سونوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ جو کھول کر رہے تھے ہم سے بیان کر دیں گے اور ان کے پاؤں (انکی) گواہی دیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی آنکھوں کو بند کر دیتے ہیں مگر ان کی جھریاں سے گواہی تو کہیں دیکھیں گے۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کی جگہ پر ان کی صورتیں بدل دیں مگر وہ ان سے آگے نہ جاسکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں۔ (سورہ نازعہ: ۲۵-۲۶)

فرمان الہی ہے: اور اس روز وہ خدا کے روز روستے پہنچے ہو جائیں گے۔ اور جس نے ظلم کا جو ارتقا یا وہ منحوس اور بدوہرے ایک کام کرتا تھا اور وہ مومن بھی ہو گا تو اس کو ظلم کا خوف ہو گا اور نہ نقصان کا۔ (سورہ الزلزال: ۱۷-۱۸)

یعنی اس کی نیکیوں میں سے کہو کہ نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی کا برائے اس کے کدھوں پر ڈالا جائے گا۔

ان کے سماجی اور ادارہ جاتی طور پر ان کی تعلیم کے لئے بنائے گئے اسکولوں کی طرف توجہ دینا۔^{۱۱}

فصل

قیامت کے دن (بندوں کے اعمال میں) پہلی شے جس کا حساب کیا جائے گا وہ خون (ناحق) ہوگا

جب اللہ تعالیٰ بہائم اور وحشیوں کے درمیان فیصلہ سے فارغ ہوا تو ان کے تو پر خروں کا فیصلہ فرمائیں گے جس سے یہ صواب سمجھا ہے نہ ناپا۔
پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ میں پہلی شے جان (تامل) کا فیصلہ کر رہا ہوں۔

فرمانِ باری ہے: اور جو آپ است کی طرف متوجہ ہو گیا ہے گا جب ان کو اختیار آئے گا تو ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کریں: جانے گا اور ان پر رحم کرے گا۔ (سورہ صافات: ۲۷)

فیصلہ میں سب سے پہلے یہ تحریر ہے کہ:

قیامت کے روز تمام امتوں میں سب سے پہلے نبی محمدؐ کا حساب کتاب ہوگا۔..... ہر حضور و مرسل علیہ السلام کے لئے سب سے پہلے آپ کی امت کا فیصلہ کیا جائے گا اور اسی کو سب سے پہلے جلی مراء پر لٹکا جائے گا کسی طرح سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والی پہلی امت بھی آپ کی امت محمدیہ ہی ہوگی وجہ کہ سمجھیں میں ابابکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہم (مؤمنان) تو آخر میں آئے والے ہیں لیکن قیامت کے دن ہمیں پیش میں ہوں گے۔ ایک حدیث روایت میں یہ الفاظ ہیں: عطا علیہم من قبل سب سے پہلے مسجد محمدیہ کا فیصلہ ہوگا۔^(۱)

ابن ماجہ میں ملتا ہے جس میں اس خطبہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم اسوں میں سے ہیں جو آخر میں ہیں اور صاحبِ کتاب ہم سے پہلے ہوئے۔ گمراہی کا راستہ اس کا ہے کہ ان کے پاس کوئی کتاب ہے جس میں ہم آخر میں اور اولین ہیں۔^(۲)

قیامت کے دن جن چیزوں کا پہلے حساب کیا جائے گا

اور کس سے حساب میں احتساب کیا جائے گا اور کس سے چشم پوشی سے کام لیا جائے گا

حدیث میں ہے: قیامت کے دن حقوق بھونچ جائیں گے حتیٰ کہ بغیر بیٹوں والی بکری کا بیٹوں والی بکری سے قصاص لیا جائے گا۔ (۳۲)
 حضرت امام ابو نعیم رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب بغیر ملک جانوروں کے حقوق کا قصہ نقل کیا جائے گا تو آدمیوں کے حقوق اور انصاف
 بطریق لائق غور ہوں گے جس ان میں سب سے پہلے خون کا حساب کیا جائے گا جیسا کہ صحیحین میں مبادلہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روای ہے کہ
 رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی شے جس کا قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا، خون ہوگا۔ (۳۳) حدیث صدر میں ہے کہ محفوظ قیامت کے دن آئے
 گاں کو ان کی بیٹیوں کا جوش لہری ہوگی۔ بعض احادیث میں ہے کہ اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ وہ قاتل کے ساتھ جنت جائے گا حتیٰ کہ
 اگر (کافر) حقول خدا کی راہ میں کسی (مسلمان) کے ہاتھ کو اتار دے گا تو اسے مار دیا جائے گا۔ سب سے پہلی شے جس کا فیصلہ کیا جائے گا
 حق کیا ہے اور وہ قاتل سے فرزند نہیں گئے، تو اسے اس کو کوہِ قتل کیا اور عرض کرے: مجاہدہ گار میں نے اس کو اس لئے قتل کیا تھا کہ میرا نام بلند
 ہو۔ یہ روایت فرمائی کہ اس کے رونے کا کیا۔

خدا تعالیٰ کیا ہوا انھیں فریاد کرے گا اور کہے گا کہ وہ اس تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے مجھے کیوں جلا کر رکھا؟ کیا وہ اور کافر تھا؟ نہیں۔

(١) في تاريخ الجبل، الجزء الثاني، ص ٢٤٦.

(٢) في تاريخ الجبل، الجزء الثاني، ص ٢٤٦.

$$f_{\text{max}} = \frac{1}{2\pi} \sqrt{\frac{1}{L(C_1 + C_2)}} \quad \text{for } C_1 \text{ and } C_2 \text{ in parallel}$$

کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو درود پہلے سے نعت محمد جبرئیل آگئی اور آپ چہرے کے بل آن کرے۔ کالی دیو چہرے کے بل چڑھے۔ پھر آپ وفاق جواب آپ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول اجازت فرمائیں گے کہ ان کے درمیان غصیل فرمائیں۔ پراست گھٹنوں کے بل ٹھکی ہوئی۔ پہلے جہل صاحب فرمائیں کہ بولا جائے گا اور اس شخص کو جو راہِ خدا میں لکھا ہوا اور بولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قاری کو فرمائیں گے کیا میں نے تجھے دو کتابیں نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ البتہ وہی کہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں اور وہ کہہ کر فرمائیں۔ پھر تو نے اپنے چہرے پر کیا کیا کیا کیا؟ البتہ وہی کہے گا کہ ہر روز گناہیں مارت اور دن رات کے لئے گناہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے ملائکہ بھی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اس لئے یہ کہتا تھا کہ کوئی کہیں تو قری ہے۔ اس کو تو کیا پانچا۔ پھر صاحب مال کو بولا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کیا میں نے تجھے مال کی وسعت نہیں دی تھی؟ اچھی کہ میں نے تجھے کسی کھانا نہیں بنے دیا تھا نہ دروغ عرض کرے گا کہ میں نہیں ہر روز گناہ کرتا اور فرمایا۔ پھر تو نے میرے دیے ہوئے میں کیا کام کیا؟ البتہ وہی کہے گا کہ میں مال کے ذریعہ صدقہ کرتا تھا صدقہ خیرات کرتا تھا۔ پھر فرمائیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ حالانکہ وہی کہیں گے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو اس لئے یہ کہتا تھا کہ کوئی کہیں کو کھانا پرانی ہے۔ پس دو کہا پانچا۔ پھر اس شخص کو بولا جائے گا کہ پوچھا جائے گا تو کہیں نے نکل کیا تھا؟ البتہ وہی کہے گا کہ مجھے تیرے راستے میں چہا دو علم ملا۔ میں نے اقبال کیا تھی کہ میں تو قری ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے نہیں۔ بلکہ تو نے اس لئے خیال کیا تھا کہ تو کیا جائے گا کھانا کو کھانا نہیں بہا رہے۔ پس وہ تو کیا پانچا۔ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر رسول اکرم ﷺ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا اسے اللہ پروردگار قیامت کے روز اللہ کی تعریف میں یہ پہلے تین اشکام ہوں گے جن پر جہنم بھڑکے گی۔

ابو عثمان اولیہ کہتے ہیں مجھے عقیدے نے خبر دی کہ حضرت سیف رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آجایا تھا۔ وہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی (ذکرہ) مدحت سنائی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے لگے ان میں ختم کے لوگوں کا جب یہ حال ہوگا تو انسانیات کا کیا حال ہوگا۔ یہ فرمایا کہ آپ ذرا وقتدار رہے حتیٰ کہ میں درگاہوں ہوا کہ کہیں آپ کی روح پروردگار نہ کہہ سکتے۔ لیکن پھر آپ کو اتفاق ہو گیا ہے آپ اپنے چہرہ اللہ کی پناہ پھر اللہ فرمایا بیٹک اللہ اور اس کے رسول کا فرمان ہے کہ جو لوگ اپنی دنیا کی اور اس کی ذریعہ دولت کے طالب ہوں۔ ہم ان کے اعمال کا بدلہ نہیں دینا حتیٰ میں اسے اپنے ہیں اور میں ان کی حق تعالیٰ کی جانچ جاتی۔ یہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب پر ہمارا درود پڑھ کر کہتے رہے۔

(صحیح مسلم ۵/۱۶۱ ج ۱)

قیامت کے روز (اعمال میں) پہلے نماز کی پریشانی ہوگی۔ سو اگر وہ درست اقلیٰ تو سب اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب اقلیٰ تو سب اعمال خراب بنیں گے۔

ابن ابی اللہ ہائیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: آدمی سے پہلے نماز کا حساب کیا جائے گا۔ اگر وہ درست اقلیٰ تو سب اعمال درست ہوں گے اور اگر وہ خراب اقلیٰ تو سب اعمال خراب بنیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اور اللہ میرے بندے کے پاس کچھ نہیں ہیں اگر اس کے پاس نکلیں ہوں تو ان سے فراغ کی کمی پوری کر دی جائے۔ پھر دوسرے فراموش (اشیاء) روزانہ کو ذکر و غیرہ (ایسی بھی ہیں) کیا جائے گا۔^(۱) زندگی و نمائی سے بھی اس کی کوہایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر میرا خیال ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے حوالے سے فرمایا:

کر قیامت کے روز عام (ہندو) سے حساب کتاب لیا جائے گا۔ جب اس کی نماز میں کمی کوتاہی ملے گی تو اس سے پوچھا جائے گا کہ ان میں سے کیا کیوں ہے؟ وہ عرض کرے گا یارب! تو نے انھیں جو پر ایک مالک کہہ کر دیا تھا تو مجھے اپنا بے مشغول رکھنا تھا، وہ کہہ کر سامنے گاؤں میں نے دیکھا تھا تو اس کے مال میں سے اپنے لئے چوری کرتا تھا! تو اس کے پاس بچے کا گوساں میں سے لٹی چران کے لئے (غناز پر جئے کی) چھری کیوں نہیں کرتا تھا؟ پس اللہ تعالیٰ اس پر یہ رحمت قائم فرمادیں گے۔^(۱)

اسی اہل اللہ نے ہمیں یہ حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ سوال دکر ہم نے فرمایا
قیامت کے دن عورت سے پہلے جاکر اس کی تمنا کا سوال ہوگا۔ پھر اس کے شوہر کا کہ اس کے ساتھ اس کا سلوک کیا رہا؟ (۱) یہ حدیث
مسلک صحیح ہے۔

مذہب میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مہرچہ ہم درندہ میں تھے کہ حضرت قیوم پرہ رسی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

قیامت کے دن اہل اہمال آئیں گے۔ لہذا آئے گی اور کہیں گی کہ پروردگار فرمائے گا تو خیر ہے۔ پھر
صعود فرمائے گا اور کہیں گا کہ میں صلوٰۃ ہوں، پھر دعا فرمائے گا تو خیر ہے۔ پھر روزہ دے گا اور کہیں گا کہ
روزہ ہوں، پھر دعا فرمائے گا تو خیر ہے۔ اسی طرح تمام اہمال آئیں گے اور اب تعالیٰ ان کو فرمائے گا تم خیر ہے۔ پھر
پھر اسلام آئے گا اور عرض فرمائے گا کہ اب تو سلام ہے اور میں اسلام ہوں، پھر دعا فرمائے گا تو خیر ہے۔ آئے دن
میں تیری حمد ہے۔ پھر کہوں گا اور تیری حمد ہے۔ اعلیٰ علیہ السلام کہیں گا فرمان اچھی ہے۔

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے بڑا کفر نہیں کیا جائے گا اور یہ شخص آخرت میں نقصان اٹھائے گا اور اس میں ہرگز (۱۳)

الان الی الدنیا میں حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: سوال اگرچہ صحیح ہے فرمایا:

فراست کے دن ظالم حکام کو لایا جائے گا۔ اچھ سے پہلے نکلے اوس یا میرے بعد آئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں کہ تم میری زمین کے خزانچی تھے میرے بعد اوس کے نگہبان تھے۔ (تمام حدود کو مغرب و مشرق و شمال و جنوب سے پھر لے کر) جسے اللہ تعالیٰ مجھ سے پہلے وفات پانے والے حکام سے فرمائیں کہ انھوں نے جو کیا اس پر تجھے کس چیز نے برا بھلائی کیا؟ اور عرض کرے کہ تیری رحمت نے۔ پروردگار فرمائیں کہ کیا میرے بعد اوس پر تو مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ اس سے جو میرے بعد کر دے گا میں بھی اسے جو تو نے کیا اس پر تجھے کس بات نے برا بھلائی کیا؟ اور عرض کرے گا میں نے خیر سے لئے غصہ کیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا کیا تو مجھ سے زیادہ مغضب ناک ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ قسم فرمائیں کہ ان کو لے جاؤ اور جہنم کا ایک حصہ ان سے کر دو۔

ابن ابی الدناہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں حبشہ کی ہجرت سے لوٹا تو ایک جوان عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مرد ہم بیٹھے رہے تھے کہ اہل حبشہ کی ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر رہا تھا اس کے سر پر پانی کا ایک گھڑا تھا۔ جب وہ انہی کے ایک جوان کے پاس سے گزری تو اس جوان نے اس بڑھیا کے شانوں پر اپنا ہاتھ مارا وہ اس سے بڑھیا نے گھڑا اور غصوں سے بھری گری اور اس کا گھڑا بھی ٹوٹ گیا۔ بڑھیا بھی اور اس جوان کو دیکھ کر بولی کہ بڑھیا اس کی کتنی تھجھ مہ پڑ چلی جائے گا، جب اللہ تعالیٰ کرے گیجس کے اور اولیئین و آخریین کو کفر فرمائیں گے۔ اس وقت لوگوں کے ہاتھ پاؤں ان کے کندھوں کی گائی دیں گے۔ جب یہ کونہ اور اپنا معاملہ خوب اچھی طرح معلوم ہو جائے گا۔

[illegible]

(أ) اسم المولى المرحوم في تاريخ الراجز، المرحوم في تاريخ الراجز، المرحوم في تاريخ الراجز.

(۳) مسند احمد بن حنبل ج ۲: ۳۶۲، مجمع الزوائد ج ۱: ۱۰۳، الدر المنثور ج ۱: ۲۸۳.

تمام لوگوں کے منک واپس جانے کا مشہور اور ایسی ہی یہی کہا جاتا ہے کہ تمام لوگوں کے ہاں ایک کاروباری اور اس کے طور پر تعلق رکھتا ہے گا۔
(ہر بات فیصلہ میں آنے کی گنجائی کرنا چاہیے کہ غلطی کا قوت پتہ چلا اور اس نے اس کے ساتھ تیری شادی کر لی، لیکن تو نے اس کے خیال میں اس کو چھوڑ دیا۔)

ابن ابی اللہ علیہ السلام کہتے ہیں: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندہ کو جائیں گے اور اس پر اپنے اسمائے کو یاد دلائیں گے اور ان کا شمار کریں گے فرما میں نے تو نے مجھے فلاں دن یاد کیا اور فلاں عاکی۔ اور کہا اللہ میری فلاں سے شافی کر دے اور وہ تم نے کر لی۔ اس طرح ہر بات میں باتیں شمار فرمائی جائیں گی۔ (مقصود حدیث یہ ہے کہ کوئی بات نہ چھوٹے کی بلکہ ہر بات کا ذکر ہو گا۔)

ابن ابی اللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
بندہ کو بار بار مشورہ کی اس طرح طے کر لے گی کہ وہ کہے گا اللہ میرے مجھے جنم میں پہنچنے سے زیادہ لوگوں کی رسالتی سے مجھے خوف ہے۔ اور اللہ کی قسم اور جانتا ہوں کہ جنم کا ظاہر کس قدر سخت ہے۔^(۱)

قیامت کے دن بندے سے سے لغتوں کا سوال کیا جائے گا۔ فرماں الہی ہے: پھر اس روز تم سے لغت کے بارے میں پرسل ہوگی۔

(اس باب میں ۱۸)

کتاب میں ہے کہ آپ ﷺ کے اصحاب نے اپنا شمار کرنے میں جبرئیل کی گوشت، کھجوریں اور پانی سے کھانا تناول فرمایا۔
یہ انہیں میں سے قیامت کے سوال کیا جائے گا۔ (یعنی پوچھا جائے گا کہ یہ اس وقت کا شمار کیا اور اس کے مقابلہ میں عمل کیا؟)
اسی طرح حدیث میں ہے: اپنے کھانے میں ذکر اللہ اور دعا کا سامان استعمال کر دے اور کھانے کے بعد سو مت ہاؤ اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔^(۲)

ابن ابی اللہ علیہ السلام کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد دمشق میں داخل ہوا اور دعا کرنے لگا اسے اللہ میری رحمت کو اور فرما میری تمنا کی پر ہم فرما اور مجھے کوئی پیمانہ نہیں دلا فرما: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کی دعا سنائی اور فرمایا: اگر تو طلب میں سچا ہے تو جس جہی نسبت سعادت مند ہوں (اور جہی نسبت شکی اختیار نہ ہوں) میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا:
لوگوں میں سے کچھ قوافی چاہن یہ ظلم کرنے والے ہیں جہی وہ ظالم جس کو اس کے مقام پر بچا لیا جائے گا وہ وہ عز و کرم (میں جہاں) ہے والا ہے۔ ہر کچھ لوگ سچا نہ ہیں یعنی ان سے حساب کتاب آسانی کے ساتھ لیا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں میں سچائی میں یعنی وہ انہیں بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔^(۳)

اللہ تعالیٰ کا بندہ کی جانب سے مصالحت کر دانا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے جنتی کتاب کے اور ہی اہل علم نے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے ماں باپ تشریف لائے ہیں کیا سچ آپ کو سنا رہی ہے؟ فرمایا: جہی امت کے دوزخ اللہ عزوجل چارک دوزخ کے دوزخ
بھڑکے۔ ایک کہے کہ یا رب! میرے بھائی سے مجھ پر ظلم کرنے کا بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ دوسرے ظلم میں گئے اپنے بھائی کا بدلہ دے دے کہے
گا میرے پاس نہیں ہیں میں سے تو کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ طلب کار کو فرمایا میں گئے تو اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرے گا؟ اس کے پاس تو کوئی شے نہیں
نہیں۔ وہ عرض کرنے لگا: یا رب! پھر دوسرے گناہ لائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہاں آپ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں۔ پھر فرمایا: وہ
دن بڑا ہی ہولناک ہو گا لوگ اس دن اپنے بڑے بھائیوں میں سے کوئی ان کے گناہ لائے۔ پس پھر اللہ تعالیٰ اس طلب کار کو فرمایا میں گئے اپنی اگلی

(۱) المسند کا حصہ ۵، ص ۵۷۷، مجمع الزوائد للشمس علیہ السلام، ج ۱، ص ۶۸۸۔ (۲) تہذیب و التہذیب، ج ۱، ص ۶۸۸۔ (۳) المسند کا حصہ ۵، ص ۵۷۷، مجمع الزوائد للشمس علیہ السلام، ج ۱، ص ۶۸۸۔

مجمع الزوائد للشمس علیہ السلام، ج ۱، ص ۶۸۸۔ (۳) المسند کا حصہ ۵، ص ۵۷۷، مجمع الزوائد للشمس علیہ السلام، ج ۱، ص ۶۸۸۔

انہوں نے جنت کی طرف دیکھ کر کہے گا کہ وہاں کبھی گیارہ اب اس جہان کی کھیر اور سونے کے بھات و نیمہ ہا ہوں جو تو جہاں سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ کس دنیا کے ہیں؟ کس صہر ہیں؟ کس شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: انہی کی ان کی قیمت اور اگر وہ۔ وہ بدو کہتے گیارہ اب اس کی کس میں بہت بدعتی ہے؟ یہی اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو ان کی اس کا مالک ہو سکتا ہے اور وہ کہے گا وہ کہیے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے جہاں کو معاف کر دے۔ وہ کہے گیارہ اب! میں نے اس کو بائیں معاف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے چاہے اس جہاں کو بھی لے جاو جنت میں داخل کر لے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ہشتین کے درمیان مصلحت کرانے لے۔

یہ روایت سند نہایت قاصر ہے۔ اگرچہ اچھے کام پر مشتعل ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مبداء بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کو نقل کیا ہے۔

مخالفی میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جس نے لوگوں کا مال اس میت سے لیا کہ لوگوں کا تو اللہ اسے ادا کرے گا اور جس نے اس میت سے لیا کہ کھائے گا تو اللہ بھی اسے ضائع کرے گا۔

ابو داؤد داہلی، ابی داؤد ماجہ اور بخاری میں ہے عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرب کی مائت اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا کی اور خوب مائی۔ اللہ تعالیٰ نے جواب مرحمت فرمایا کہ میں نے دعا قبول کر لی مگر میں نے ظلم کیا۔ حضور ﷺ نے دعا کی اللہ تو اس پر رحم کرے کہ ظلم کو ظالم کی طرف سے غیر حجاز کے خوش گروے اور ظالموں کی طرف سے۔ لیکن اس رات کوئی جواب نہ آیا۔ جب رسول اللہ کی صبح ہوئی تو آپ نے پھر دعا کی تو اللہ نے قبول فرمائی کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح ہوئے۔ بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے پوچھا رسول اللہ! آپ ایسی گھڑی میں سنا کرے ہیں جس میں آپ کے مسکرائے کی حالت نہیں تھی آپ ﷺ نے فرمایا میں اللہ کے دشمن انھیں کی وجہ سے مسکرا ہوں مائے جب معلوم ہوا کہ اللہ نے میری امت کی بخشش کی دعا قبول کر لی ہے تو وہاں کت چلا کت پھرنے لگا اور اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا۔^(۱)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ مغفرت عذاب پائے کے بعد ہو۔ یا بھی ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے ساتھ خاص ہو۔ یا بھی ممکن ہے کہ جو ایک کے ساتھ ہو۔ مگر ہم صبر عرض کرتا ہے جب حدیث میں عام ذکر ہے تو اللہ کی رحمت کو خاص کیوں لیا جائے اس کے لئے کیا مشکل ہے کہ وہ سب کو بخش دے۔ لیکن بدو کو نہ یہ ممکن، یا تو ایسے جہنمی، فرما دی کی جائے۔

ابو داؤد داہلی، ابی داؤد ماجہ اور بخاری میں ہے ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مغفرت کو دیا نہیں گئے اور فرمایا نہیں گئے اور ان آہم آہم تو نے نبیوں کے حقوق کس چیز میں ضائع کئے اور ان کے اعمال کس چیز میں خراب کئے اور عرض کرے کہ گیارہ اب! میں نے ان کو ضائع نہیں کیا بلکہ کچھ کاموں میں خراب کیا ہے۔ پروردگار فرمائیں گے: تو ہی تھ سے زیادہ میں کچھ نیک کرنے والا ہوں۔ پس اس کی نیکیاں اس کی برائیوں سے دوزخی ہو جائیں گی اور اس کو جنت جائے گا۔^(۲)

مخالف مسلم میں ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کے گناہوں کے معقول فرمائیں گے پہلے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر ظاہر کر دے گا اور پھر بڑے گناہ چھوڑ دے۔ پھر اس کو کہا جائے گا کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ اور بڑے گناہوں کے بارے میں تو اسے گناہ کہنے کا نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہم تیرے ہر گناہ کو بخش دے دیتے ہیں۔ وہ بدو کہے گیارہ اب! میں نے کچھ بڑے بڑے گناہ بھی کئے تھے اور جو میں نے گناہ کرے اس موقع پر آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کی داؤد مبارک کے ظاہر ہو گئی۔^(۳)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گناہ چلا ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو اس قدر قریب فرمائیں گے کہ اس پر اپنا ایک حصہ رکھ دے اور اس سے اس کے گناہوں کا اثر ادا کر دیا نہیں گئے۔ حتیٰ کہ جب اس کو اپنی پلا کت کا پتھن ہو جائے گا تب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تو تجھ میں بھی تیری

(۲) تہذیب الاحیاء ص ۲۵۹

(۱) مسند احمد ج ۳ ص ۱۵۱، ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۳، تہذیب الاحیاء ج ۲ ص ۱۲۲

(۳) تہذیب الاحیاء ج ۲ ص ۱۵۱، ابی داؤد ج ۲ ص ۲۳۳، تہذیب الاحیاء ج ۲ ص ۱۲۲

کاؤر، اظہار نہیں تھے لیکن جب سب میں مدعا پر بحثیں کئے تو اللہ تعالیٰ مداخلت فرمادیں کہ نور الہیہ فرما رہا ہے، میں نے نہ توئی مردار، مرد جس
 ماسکین سے کہیں کے ہماری طرف نظر (تخلیفت) لیجئے نہ کہ جس کی تمہارے نور سے روشنی نہ ملے گی۔
 (نورانیہ ۱۳)
 مومن مانتین ان کو جو سب میں نے جس کو خداوند تعالیٰ نے اس کو (کہیں بھی اور جہاں بھی) (مل نہیں)۔ (سورہ نور ۲۰) اس وقت کوئی کسی
 کو اور نہ کہے گا (۱)

ابن ابی نجران رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا میں پیرا شخص ہوں گا جس کو قیامت کے دن عذاب درجہ دوم ملے گی۔ اور پھر کہیں کسی سب سے پیچھے نہ رہا جائے گا۔ میں
 اپنے آپ کو پیچھے نہ لیجئے اور انہیں دیکھو کہ تو تم کو ہم میں سے اپنی امت کو پہچاننا ہوں گا، قیامت میں تم کو یہ یاد رسول خدا، سادگی مانتوں کے
 درمیان اور حضرت نوح سے آپ تک آئے ہوں گے اور میں آپ کی قوم کو پیچھے نہ لیجئے گا۔
 آپ جیسے نے فرمایا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے چور، دہانہ اور۔ (مادریہ خصوصیت کسی اور قوم کو پس نہیں ہوئی) میں نے آپ سے میں اپنی
 قوم کو پہچان کر لائی، وہی صرت ان کے لئے افعال ان کے دلیقوں میں ہوں گے۔ نیز میں نے جب وہی امت کی انتہائی اور پھر ان کو ان کے کوئی وجہ سے
 میں ان کو پہچانوں گا۔ ان کا نور ان کے آئینے سے بڑھ رہا ہوگا۔ (۲)

ابن ابی نجران رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلیمان بن ناصر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں، مانتوں میں ایک بڑا بڑا سے میں لگے۔ (۳) اس سے ساتھ
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب جاز سے پھر وہاں کوئی کی اور کوئی اس کی تہ میں مشغول ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 سے تو کوئی آپ ایسے نہیں مانتے ہیں کہ میں نے آپ کو پہچان کر لیا ہے۔ لیکن جس کے لئے خدا چاہتا ہے اس کو شرف اور شرف
 فرماتا ہے۔ پھر فرماتے ہیں قیامت کا نام ہونے کی جگہ نہیں ہوتے۔ ایک ایک موقع پر تم پر مانتی جو جائے گی۔ پھر انہوں نے تو تم کو مانتے اور انہیں
 کا بڑا بڑا۔ آپ آدمی پر نہیں ہو گے وہاں تو پھر صرت کی تہ میں چھانے گی۔ پھر نورانیہ میں ہے کہ جس کو نور ملا دیا جائے گا اور کافر
 وہ تو کافر ہے میں پھر دیکھ جائے گا۔ نہیں کہ وہ عذاب ہو گا۔ ان کی مثال قرآن میں ملے ہیں یا فرمائی گئی ہے۔

جس کو خدا اور انسان سے الگ کر (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی)۔ (سورہ اخلاص ۱۰)

کاؤر اور مانتی مومن کے نور سے مستحید نہ ہو سکیں گے جیسے نور خدا کے نور سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن مانتی مومنوں سے کہیں گے کہ
 ہماری طرف نظر (تخلیفت) لیجئے کہ ہماری تمہارے نور سے روشنی حاصل کریں تو ان سے کہہ جائے گا کہ پیچھے ٹوٹ جاؤ اور وہاں (نور) کوئی نہ کر۔
 (۴) (۵) اور ان کی طرف سے ان سے وہ کہیں کہ وہ خدا سے ہم کو کیا کرتے تھے۔ فرمایا وہی ہے خدا کو کھلا دیتے ہیں (یہاں وہ کہیں
 (۶) (۷) ان کے نور، جنہیں کو وہ کہیں میں لگائے دلا ہے۔ (نورانیہ ۱۴) (۸) اور انہیں جانیں گے جہاں نور نہیں کیا یہ تھا۔ لیکن وہاں کو کھلی نہ
 ہو کہ وہ دیگر آدمی کے نور کو نہیں کی طرف نہیں گئے۔ (لیکن پھر ان کے کچھ میں ایک۔) (۹) اور کھلی کر دی جائے گی جس میں آئینہ اور ان کو کھلا جس
 کی انہوں کو آپ سے نور ملے گا۔ (۱۰) اور جب رسولی سے اس طرف خواب (الوہیت ہے)۔ (۱۱) (۱۲)

فرماتے ہیں میں نے اپنے دوست ابوہریرہ سے اور ابن ابی نجران سے، جیسے فرمایا ابی بنی میں نے انہوں کو درمیان آپ سے پوچھا ہے۔ (۱۳) (۱۴)

یہ بات زیادہ واضح ہے۔ اس کے برعکس جو عبادت میں ہر مردار کو سب عبادت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ (قرآن میں مذکور وہاں) اور یہ امتوں کی
 اور یہ ہے اسے ضعیف ہے۔ اور اس میں کیا ہوتا ہے تو اس سے۔ لیکن مانتوں سے کہ ان حضرات کی مردار اس واقع سے مصلحتاً ہے۔ (۱۵) (۱۶)
 مانتی مانتی میں اس سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اسے بھائی کو دینا سے تو میں نہ کر سکتا
 کا ترشہ اور اگر کہے۔ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے کہ

قیامت کے دن جب دلی کو لایا جائے گا جس نے اس میں اپنے میں خدا کی اطاعت کی ہوئی۔ اس کا مال اس کے آگے آگے ہوگا۔ جب میں

مذہب میں عبادت کے پس منظر ہوئے امدان سے عرض کی تو آپ نے فرمایا: سب ایک ہی مرام میں داخل ہوں گے۔^(۱)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب اس میں داخل ہوں گے اور آپ نے انہوں کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ سب
ہو جائیں تو میں نے بھی کچھ کو بڑھانے کو نہ دیکھا۔

لیکن کچھ بڑھانے کے بعد: بعض (ایہی مرام) میں داخل ہو گئے لیکن بعض نے اس کے لئے دینی و ملاحی میں جانے کا جیسے ارادہ کیا مرام نے عبادت
ہوئی کہ تو لوگوں کی آمد پر چلتے سے چاہا دیکھا، بندہ ہوں گی۔ پھر آپ دھڑکے اٹھ کر فرمایا: اے تو! یہ کلام ہم پر کچھ کاربہا تو نہات رہی کے اور
فالو اس میں قصوں نے مل چاہا چھوڑی گئے۔
(سورہ بقرہ: ۱۷۷)

پھر میں نے اس کو کہلائے میں کچھ فرمایا لیکن روایت میں کے کہ یہ ہے۔
اور کچھ ہی میلان نکال دیا تو فرمایا: میں کو کبھی میں عبادت حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ:
قیامت کے روز جہنم میں کو کبھی اس سے کہنا: اے جہنم! یہ وہاں تیرا میری آگ کو کھنڈہ کر دیا ہے۔^(۲)
یہ حدیث لکھتے غریب ہے۔

اس میں نہ کہ وہ اہل غیاب سے وہ کسی اور عالم سے نظر کرتے ہیں کہ حضرت خاندانی مدائن فرماتے ہیں:
کہ اس میں ایک کس کے کہ کیا پورہ دہانے بعد وہیں فرمایا تھا کہ میری جہنم سے گزرے گا؟ کیا پورے کا نام اس پر ہے؟ گزرتے ہو چکیں وہ
بھی ہوئی تھی۔^(۳)

لیکن روایت میں خاندانی مدائن سے کہ یہ حدیث سے منقول ہے کہ جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں تو جہنم کے کچھ لوگ اس سے سب سے
نہیں آجائے کہ ہم جہنم پر تے، انہ کے آگیا کہ اسے کہ اس پر سے گزرتے تھے لیکن وہاں کچھ ہو چکی تھی۔^(۴)
اسی طرح میں میں میں سے عبادت ہے لوگوں میں جہنم کا ذکر کیا دوتا اور نہانے لگے آگ کو اس کو جہنم کی امدان کے کہ اہل مدائن
میں پھر سے جی کہ انہوں کے ہاں مجلس تھے۔ نہ ہوں نہ لیکن پھر ایک مدائی خداد سے لگا دئے کہ آجے اصحاب کو آگ لے لیکن
میرے اصحاب کو کچھ نہ۔ یہی جہنم اپنے سے راستہ چھ لے لی اور وہ میں وہاں سے نہ ہوا کالہ سکے۔^(۵)
حدیث نصیب احمد بنی الامم سے لگی یہ حدیث منقول ہے۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: تیرے آپ ﷺ نے فرمایا:

ہے۔ یہ میں شہید ہونے والا ہوں سے کوئی شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ! کیا اہل جنت
سے نہیں فرمایا؟ ہم میں کوئی شخص نہیں گزرتے وہ نہ دیکھا:

حضور ﷺ نے جواب میں یہی آیت کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا: ہم پر بڑھ جائیں انجوت: یہی گئے اور اہل جنت کو اس میں جہنم کے میں چاہا
چھوڑ دیئے گئے۔^(۶)
(سورہ بقرہ: ۱۷۷)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے سلام فرمایا: میں خود کسب سے پہلے (ایہی مرام) پر گزرتے کی اجازت ہوگی۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام
پھر موسیٰ علیہ السلام پھر ابراہیم علیہ السلام۔ یہی کہ فرمایا: میں سب سے آخر میں حضرت کوئی علیہ السلام ہوں گے۔ جب تمام ملاحی مرام اسے
خلاص فرمایا جس کے بعد کہ انہ کے انجوت: ان سے میں گئے اور ان کو جنت میں لے جائیں گے۔

تو میں نے جس نے اپنے اہل میں سے کسی چیز کی اور جہاں میں اللہ کی ملاحی فرمائی کسی اسے جنت کے قوم وادان سے بلایا جائے

(۱) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۲) تلمیذ: ابی داؤد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۳) ابن کثیر: جلد ۲ ص ۲۲۲ (۴) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲

(۵) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۶) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۷) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲

(۸) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۹) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲ (۱۰) مسند احمد جلد ۲ ص ۲۲۲

ترجمہ: اپنے نیک و نیکو کمانے میں مشغول رہے تو پھر وہیں زندگان خدا سے رازگاری کے روز پیش ہوں گے اس وقت حیرانگی و حیرانہ کام آنے لگا۔ لوگ اپنی قبروں سے اٹھ کر وہاں کو ہوں گے پھر اٹھ اٹھیں گے۔ ان کے لئے جی مبرا و صاحب سردی جانے کی تیار کیا گیا (اپنے اہل ان کے مطابق) اور کریں بغیر ان کے بہت سے لوگ مہینوں سے قبل اللہ سے کرپا نہیں گئے۔ لیکن یہ ایک بہت مختصر ہے کلمات کو مدعا میں گئے یعنی اور نیز یہی اپنے اہل ان کے ساتھ ان کا اعتبار کریں گے۔ جو باطن پر ہر گاہ ان کو بغیر ان میں گئے سے ہر سے دست اٹھانے سے تیرے سب گناہوں کو کہنے۔ باپ تو چھ پر ادا کرے۔

فصل

فرمان الہی ہے: جس روز ہم پر ہیز گاہ کو کھول دے گا (یعنی ہزاروں سال بعد) ہم ان کو راز کر دیں گے۔ وہ تو چھ دنوں کو راز کر کے ان طرف چلائے گا۔ ان کے (اور لوگ) ان کی کئی مصلحتیں کا اعتبار نہ کریں گے مگر جس نے خدا سے تیار رہا ہو۔ (سورہ مہم، آیات ۸۵-۸۶)

حدیث میں وارد ہے کہ جنت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لائی جائے گی مگر وہی روز ہزاروں سال بعد (۱)

ایک اور حدیث میں ہے جب وہ وہی قبروں سے اٹھائے جائیں گے اس وقت ان کے لئے سوار ہوں و سزا کر دی جائے گی۔

لیکن اس حدیث میں بھی یہ ہے کہ یہ حدیث میں خود پکا ہے۔

سب لوگ (میں ان مشرکوں طرف) آباد و پناہ کے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ذاتی برہم رہے۔ حضرت یونس علیہ السلام آپ کے ساتھ تھان ان سے ہوں گے۔ جب وہ "قسطہ ان لا الہ الا اللہ و اللہ وحدہ لا شریک لہ" کہیں گے تو ان میں آفرین سب ان کی قدر پائی کریں گے (۲)

لہذا اگر قبر کے بعد ہر سال ہر طرف رسول اللہ ﷺ کے لئے خاص روز ہو چکی حدیث کا مطلب ہو گا کہ ہر مصلحت پر دیکھنے کے بعد ان کے لئے سوار ہوں گا ان کی جائے گی۔ لیکن ان کو وہ سب ہے۔ انشا اللہ۔

حدیث میں وارد ہے کہ جب وہ مشرکوں میں مصلحت پر کرنا شروع کریں گے ان کے لئے خاص کا نظام کیا جائے گا۔ پھر جب جنت کے روز آئے۔ پھر ان کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے (جنت کھولنے کی) مصلحت کریں گے۔ پھر فرج ہاں ہر مصلحتی علیہ السلام۔ یعنی علیہ السلام ہر مصلحتی علیہ السلام سے باخبر ہیں مصلحتی کریں گے اور سب سے آخر میں ہر گاہ ہاں فرج ہاں ہر مصلحتی علیہ السلام کے پاس۔ حاضر ہوں گے۔ پھر ان مصلحتی علیہ السلام کے لئے مصلحتی فرمائیں گے۔

یہی مصلحتی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے روز ان سے پناہ آؤں گا اور اس کو کھولوں گا۔ جنت کا دروازہ کھلے گا۔ آپ کوں ہیں؟ میں کہیں گا میں محمد ﷺ ہوں۔ اور وہ کہے گا آپ علی کا چھٹے نام ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے ادا نہ ہو سکیں۔ (۳)

یہی مصلحتی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے روز ان سے پناہ آؤں گا اور اس کو کھولوں گا۔ جنت کا دروازہ کھلے گا۔ آپ کوں ہیں؟ میں کہیں گا میں محمد ﷺ ہوں۔ اور وہ کہے گا آپ علی کا چھٹے نام ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے ادا نہ ہو سکیں۔ (۳)

یہی مصلحتی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے روز ان سے پناہ آؤں گا اور اس کو کھولوں گا۔ جنت کا دروازہ کھلے گا۔ آپ کوں ہیں؟ میں کہیں گا میں محمد ﷺ ہوں۔ اور وہ کہے گا آپ علی کا چھٹے نام ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے ادا نہ ہو سکیں۔ (۳)

یہی مصلحتی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا میں جنت کے روز ان سے پناہ آؤں گا اور اس کو کھولوں گا۔ جنت کا دروازہ کھلے گا۔ آپ کوں ہیں؟ میں کہیں گا میں محمد ﷺ ہوں۔ اور وہ کہے گا آپ علی کا چھٹے نام ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لئے ادا نہ ہو سکیں۔ (۳)

شفاعت کے لئے ہوگا۔ پہلی مرتبہ حساب کتاب کے جانے کی شفاعت کے لئے ہوگا اور دوسری مرتبہ حضرت محمد ﷺ کی شفاعت فرمائیں گے۔
عبداللہ بن امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سوید بن مسعد نے بیان کیا کہ ہم لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک آیت تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ درج ذیل ہے
جس روز ہم پر روزگاروں کو کھدائے (یعنی بھڑکائے) اور ہمیں اپنی حق کریں گے اور گناہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ڈالے گے ہمیں گے۔

(۱۲/۴۸۶، ۱۳/۴۸۶)

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اظہار کیا کہ اللہ تعالیٰ (مؤمنین) کو ایک پیادہ پائیں میں سے جائیں گے اور دوسری پیادہ (مؤمنین) کو ایک پیادہ میں سے لے جائے گا۔ بلکہ ایک ایک مؤمن ہوگی، اگر حقوق نے اس کے عمل کوئی تہدیک ہوگی اس پر سونے کے پالان پڑے ہوں گے جن پر دوسروں کے حق کی کہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔^(۱)

ابن ابی سالم اور مسمر ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عبداللہ بن عمر بن ابی اسحاق کی حدیث سے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد یہ اضافہ بھی فرمایا ہے اس پر سونے کے کپڑے ہوں گے اور نہ ہر جہ کے پتھر اس پر چڑے ہوں گے۔

ابن ابی سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد ابو سالم کی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ ابو حازم ابی حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آیت تلاوت فرمائی:

یوم نحشر المقنعین الی الرحمن وقد

(سورہ مريم ۱۵)

جس روز ہم پر ہر گناہوں کو کھدائے (یعنی بھڑکائے) اور ہمیں اپنی حق کریں گے۔

اس کے بعد عرض کیا رسول اللہ! اس جگہ تاہوں کر (مؤمنین) کو کھدائے سوار ہوگا؟

حضور ﷺ نے فرمایا:

قسم سے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جب وہ اپنی قبروں سے اٹھائے جائیں گے تو ان کا استقبال ہوگا اور ایک اور صحابہ ایک مؤمنی لائی جائے گی، جس کے ہر بھی ہوں گے اس پر سونے کے کپڑے بندھے ہوں گے۔ ان کو لوگوں کے جوقوں کے لئے نوکے ہوں گے جو چلتے ہوں گے۔ وہ مؤمنی ہر قدم بعد کا ایک پتھر لے گی۔ پھر وہ ایک درخت کے پاس پہنچیں گے۔ اس کی جڑ سے اونٹنی پھوٹے ہوں گے۔ وہ لوگ ایک ٹھٹھے سے پانی پئیں گے۔ اس سے ان کے قہقروں کی تمام تھامسات نکلیں جو چھلکیں گی۔ پھر دوسرے سے وہ فصل کریں گے۔ جس کی وجہ سے ان کی جلد یں گندنی ہونے سے پیش کے لئے محفوظ ہو جائیں گی۔ غنوں کی ترداذ کی ان کے پٹھے سے ظاہر ہوگی۔ وہ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے۔ وہاں (جنت کے دروازے پر) سونے کے کواڑوں پر سرخ یافتہ کے پٹھے (کٹے) پڑے ہوں گے۔ وہ کٹے سے کواڑوں کو دستک دیں گے تو ایک انجلی سریلی اور بلند آواز پھیلے ہوگی۔ وہ آواز ہر جگہ پہنچ جائے گی اور انہیں پت چل جائے گا کہ ان کے شہر آگئے ہیں۔ وہ جنت کے دروازہ کو کھینچیں گی۔ وہ آکر دروازہ کھولے گا۔ پھر انہیں دالہ (کی شان و شوکت سے مراد ہوگا) سے خدا کو پہنچے گا اور اس کے آگے جہنم میں پہنچ جائے گا۔ اور وہ کہے گا! پھر افسوس تو میری تیری خدمت مجھے سونپی گئی ہے۔ پھر وہ جنتی اس کے پیچھے چلائے گا۔ جنتی اور اس کے دیوار کے مضافی میں ملے گی اور وہی ہوگی۔ وہ کوئی اور یافتہ کے شہر سے نکل آئے گی اور اس کے ساتھ جنت پہنچے گی۔ وہی میری محبت ہے۔ میں پیش (یعنی ترداذ) میں ہوں گا۔ مجھے کبھی فاقہ نہیں۔ میں پیش ترداذ میں ہوں گی۔ میرا منہ کبھی ماتہ نہیں پڑے گا۔ میں تجھ سے بیش برائی رواں کی کبھی ناراض نہیں ہوں گی۔ میں بیش تیرے پاس ہوں گی تجھے مجھ کو کہیں نہیں جائی گی۔

پھر وہ اپنے گل میں داخل ہوگا جس کی خیانت سے جنت تک نہ کوئی نہ جائی ہوگی۔ تو وہی جہنم پر اس کی بنیاد قائم ہوگی۔ اس کے ستون سرخ و ہزار ہزار زور تک کے ہوں گے۔ کوئی ستون دوسرے سے مطابقت نہ رکھتا ہوگا۔ ایک کمرے میں سو تختے ہوں گے۔ ہر تختہ ہر سوستر ہوں گے اور ہر سوستر ہر سوستر ہیں ہوں گی۔ ہر سوستر کے جسم پر سوستر سے ہوں گے۔ اس کے پانچ سو سوستر ہوں گے۔ ہر سوستر کے پاس کی ہڈی کا گوشت نظر آئے گا۔ تہذیبی ان راقوں

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سلیمان بن صفیہ کے توسط سے حضرت حمید بن جلال رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ آدمی جب جنت میں داخل ہو جائے گا اساتیل جنت کی صورت میں جائے گی ان کا لباس کی رپ تین ہوجائے گا ان کی زخماں سے مزین ہو جائے گا اور اس کو اس کی دیوانی اور اس کے غمزدہ کا دیکھا جائے گا میں نے تو اس کو اس قدر خوشی اور سرور حاصل ہوا کہ اگر ہر شخص ہوتا تو وہ شدت خوشی سے مر جاتا۔ پھر اسے کہا جائے گا تجھے اپنی اس خوشی کا اعزاء ہے یا نہیں یہ خوشی اور مسرت کی کیلیت تجھے ہمیشہ ملے گی۔ (۱۰)

ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ دوسری روایت کے ساتھ ایک بزرگ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عشق جب منت میں داخل ہوگا تو موتیوں کے مثل سحر و ارذام میں کا حقیقی کریں گے۔

انہیں ملہا کہ رزق اللہ علیہ سدا حضرت محمد الرحمن الصلواتی رزق اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ جنتی شخص کے لئے خادموں کی دو روئے مینیں
مستقال کے لئے کھڑی ہو جائیں گی۔ جن کا ہر سرائگر نہیں آئے گا۔ جنتی جب گزرے گا تو وہ اس کے پیچھے چلے جائیں گے۔
دوسرے نم مسئلہ سے اور وہ حضرت خضاک میں مزاحم رزق اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ اس میں شخص جب جنت میں داخل ہو گا تو اس کے آگے
ایک فرشتہ ہو گا۔ جنتی کو جنت کی باتوں میں پھرے گا۔ فرشتہ کہے گا کیا نظر آ رہا ہے؟ وہ کہے گا سوائے چاندی کے یہ کھاتے اور کچھ ہاہوں۔ فرشتہ کہے
گا یہ میرے لئے ہیں۔ جب جنت والوں کو اس کا پتہ چلے گا وہ ہر روز اسے اس کا استقبال کرنے آئیں گی۔ انہیں گی: ہم میرے لئے ہیں اور ہم
میرے لئے ہیں۔ فرشتہ پھر کہے گا کیا نظر آ رہا ہے؟ وہ کہے گا شیے ہیں بہت سے۔ میں جس بہت سے سونس دل بھلنے والے نظر آ رہے ہیں۔
فرشتہ کہے گا میں ان کو میرے لئے جمع کرتا ہوں۔ جب اندر والوں کو جنتی کی آمد کا کام ہو گا تو وہ اسے کہتے ہوئے استقبال کو نکلیں گے۔ ہم میرے لئے
ہیں اور ہم میرے لئے ہیں۔ (۳)

امیر بنی امیہ اور بنی امیہ کے امیر ابی سفيان بن حرب نے اپنے بھائی کے ساتھ فرار ہو کر حبشہ میں (جہاں آنکھوں کے کھٹ سے نجات اور عظیم الشان سلطنت کے حصول کے لیے فرار ہوئے تھے) کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ فرشتہ ملائکہ جبرائیل کے دوست کے پاس تھے کہ ان کو حاضر ہوگا۔ اس کے پاس اجازت کے بغیر نہیں آئے گا۔ پھر جنتی کے دربان سے کہے گا کہ اللہ کے دوست کے پاس جانے کے لئے مجھے اجازت ہے۔ اور وہ دربان مانگے اور جان کو تائید گا۔ وہ اپنے سے مانگے کو تائید گا۔ جنتی اس گھر سے سلامتی کے گھر (جہاں جنت) جنت میں آجے گا۔ اور وہ یہاں ہوگا۔ جس سے وہ بغیر اجازت جنت میں آجے گا۔ یہاں سے سلامتی کے گھر (جہاں جنت) جنت میں آجے گا۔ اور وہ یہاں ہوگا۔ جس سے وہ بغیر اجازت جنت میں آجے گا۔

ان اہل دنیا میں بشر بن معاف رحمت اللہ علیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابھی اللہ عزوجل فرماتے گئے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے پاس اس کی توفیق میں سب سے زیادہ مہارت ذاتِ حضرت ابو القاسم رضی اللہ عنہ ہے۔ جنتِ آسمان میں ہے اور جہنم میں
 ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ مخلوق کو اس امت کے نیکوں کے ساتھ جائیں گے۔ پھر جہنم پر پہل بچھا دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی
 نداء سے گا کہ اہم و اس کی امت کہاں ہے؟ آپ ﷺ کھڑے ہوں گے۔ آپ کے پیچھے آپ کی امت ہوگی۔ خواہ نیکو کار ہو یا ظالم و فاجر۔ وہ پہل
 پر چلا آئے گا کریں گے۔ اللہ پاک اپنے دشمنوں کی آنکھوں کو کھلے گا۔ فرما دیں گے وہ پہل صراطِ راستہ اور ایمان سے گریں گے۔ نبی ﷺ اپنے نیک
 دشمنوں کے ساتھ نجات پائیں گے۔ سامنے ملائکہ جن کے استقبال کے لئے سو جو ہو گئے۔ سامیں جائیں ان کے حق کلماتِ آراء ہوں گے۔ وہ
 گزرتے ہوئے مشربِ اعزاز تک پہنچ جائیں گے۔ پھر آپ کے لئے دوسری طرف کوئی دُعا نہ پائے گی۔ انبیاءِ مابرہ مگر انھیں آپ کے بعد انہیں
 کی۔ حتیٰ کہ سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

مدوایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن سلام و موقوف ہے۔

(۱) الزهد لابن المبارك الحديث ۴۲۹، ص: ۱۲۸ (۲) الزهد لابن المبارك الحديث ۴۲۷، ص: ۱۲۸

(۳) از عبدالله بن المبارک الحدیث ۱۵، ص ۱۶۶

فرمان لای ہے اس وقت ہمیں احباب نہ دے (کے لئے) چھوڑیں گے کیونکہ کفر کی بائیس گنا تیرے لئے ہے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے اور میں نے کو چلا اور امارا ابوکا۔ (ابو) جب ملک تھان جو زمین تیرا دی میں رہیں گے مگر بقا خود راہ و کار
 پا ہے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے اور ہم ان کو قیامت کے دن دے دیں گے اور جو سے ان میں سے اور ان کو لکھنا و نوشت ہے جب وہ ان کی
 (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان لای ہے یہ وہ (فرقی) ایک اور ہے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 پانچ تھانے بائیں کے (اور) ان کے سران پریشان دہائی ۱۳۱ پانچ تھانے۔ اس نے اپنے کے تھانے تھانے تھانے تھانے تھانے
 (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان لای ہے (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان لای ہے جبکہ یہ قیامت ہی کو چھوڑتے ہیں اور ہم نے قیامت کے چھوڑنے والوں کے لئے (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان لای ہے یہ ایک تیرہ جن کے لئے چھوڑا ہے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے ہم ان کو خود اسلام دے دیں گے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے اور ہمیں نے فرمائی کی ان کے (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان لای ہے یہ ایک تیرہ جن کے لئے چھوڑا ہے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے ہم ان کو خود اسلام دے دیں گے۔ (سورہ بقرہ ۱۷۷)
 فرمان لای ہے اور ہمیں نے فرمائی کی ان کے (سورہ بقرہ ۱۷۷) (سورہ بقرہ ۱۷۷)

فرمان الہی ہے: **اِنَّكُمْ رَاٰیْتُمْ جِبْرٰیۤیْلَۨ** سے پہچان لئے جائیں گے تو پتھری کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ لئے جائیں گے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو بھلاؤ گے؟ میں وہ جنم ہے جسے گنہگار لوگ بھلا تھے وہ دروز اور گھوڑے جو نہ گریز پانی کے درمیان گھومے پھر بیگے۔ تو تم اپنے پروردگار کی کوئی نعمت کو بھلاؤ گے؟

(سورۃ الاحقاف آیات ۱۷-۱۸)

فرمان الہی ہے اور بائیں ہاتھ والے افسوس کیا نہیں ہاتھ والے کیا (یعنی عذاب میں اپنی)۔ (یعنی دروز کی) اپنی ہاتھ کھولے ہوئے پانی میں اور یہاں وہیں کے سامنے میں (جو ان عذاب) ہے نہ خوشحال یہ لوگ اس سے پہلے پیش قدمی میں نہ ہوتے تھے اور انہوں نے عظیم ہمارے ہاتھ سے تھوڑا کیا کرتے تھے کہ عذاب ہم پر گئے اور کئی ہو گئے اور بڑوں (یعنی زیادہ گئے) کو کیا نہیں پھر ان کا انکار کیا ان کا یہ ہاتھ لگاؤ گی؟ (سورۃ الاحقاف آیات ۱۹-۲۰)

فرمان الہی ہے: تو آج تم سے معاملہ کر لیں یہ جانے گا اور نہ (وہ) کا فردی ہی سے (قبول کیا جائے گا) تم سب کا ٹھکانہ دروز ہے۔ وہی تمہارے سابق ہے اور وہی جگہ ہے۔

(سورۃ الاحقاف آیات ۲۱-۲۲)

فرمان الہی ہے: سو سنو اپنے آپ کو اور اپنے اہل ایمان کو تمہیں (جنم) سے بچاؤ جس کا اندھن ذریعہ اور تمہیں اور جس پر نہ خود خوار نعمت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو انہوں نے ان کو فرماتا ہے اس کی خاطر کیا نہیں کرتے اور جو تمہیں کو مانتے ہے سے بھلا تے ہیں۔ (سورۃ الاحقاف آیات ۲۳-۲۴)

فرمان الہی ہے اور جن لوگوں نے اپنے پروردگار سے انکار کیا ان کے لئے جنم کا عذاب ہے اور وہ ان کا ٹھکانہ ہے۔ جب وہ اس میں ڈالے جائیں گے تو اس کا چھٹا اور چارٹا سنیں گے اور وہ جوش بردی ہوگی۔ گو ہمارے جوش کے چھٹ پڑے جسے جب اس میں ان کی کوئی جماعت ڈالی جائے گی تو دروز کے اور ان سے پہلے گنہگار کے پاس کوئی ڈالنے والا نہیں آچکا تھا وہ کہیں کے کہیں نہیں ضرور ڈالنے والا تھا لیکن ہم نے اس کو بھلا دیا اور کہا کہ خدا نے تو کوئی چیز نازل ہی نہیں کی تم تو بڑی غلطی میں (پڑے ہوئے) ہو۔ اور کہیں گے اگر ہم شتے یا بچتے ہوئے تو وہ زمین میں نہ ہوتے۔ پس وہ اپنے گناہوں کا اثر در کر لیں گے۔ سو دروزوں کے لئے (رحمت خدا سے) اور ہی ہے۔

(سورۃ الاحقاف آیات ۲۵-۲۶)

فرمان الہی ہے: (ایکھو) عذاب میں ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے کہیں بے خطر ہے کاش اگر لوگ جانتے ہوتے۔ (سورۃ الاحقاف آیات ۲۷-۲۸)

فرمان الہی ہے اور جس کا جہد (افعال) اس کے بائیں ہاتھ میں یا جائے گا وہ کہے گا کاش مجھ کو میرا (افعال) کا نام نہ دیا جاتا۔ اور مجھے معصوم نہ ہوتا کہ میرا حساب کیا ہے اسے کاش موت (الہی) اور کہے کے لئے میرا کام) تمام کر چکی ہوتی۔ میرا مال میرے گلو بھی کام نہ آئی۔ میری سلطنت خاک میں مل گئی۔ (عظم ہو گا کہ) اسے پکارا اور طوق پر تار۔ پھر دروز کی آگ میں جھونک دو۔ پھر زنجیر سے جس کی تاپ ستر کرے پھر دو۔ یہ تو خدا نے جہنم میں پرائے پر ایمان لایا تھا اور نہ بغیر کے کھانے کھانے پر آمادہ کرتا تھا۔ (و) آج اس کا بھی یہاں کوئی دستہ نہیں۔ اور نہ چپ کے (اس کے لئے) کھا ہے۔ جس کو تمہارا دوسرے کوئی نہیں کھاتے گا۔

(سورۃ الاحقاف آیات ۲۹-۳۰)

فرمان الہی ہے: (اس دروز) گنہگار خواہش کرے گا کہ کسی طرح اس دن کے عذاب سے بدلہ میں سب دیکھو یہ (یعنی) اپنے بیٹے اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی اور اپنا خاندان جس میں وہ رہتا تھا اور چتے آؤں۔ میں پر میں ذرا غصہ) اس (کچھ دیکھو یہ سے اور اپنے آپ کو عذاب سے بچاؤ۔ لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہو گا وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے کمال اور دھواں والی۔ ان لوگوں کو اپنی طرف بلانے کی جنہوں نے (ذہنی حق سے) اعراض کیا اور نہ پھر کیا اور مال (جمع کیا اور نہ کمال۔

(سورۃ الاحقاف آیات ۳۱-۳۲)

فرمان الہی ہے: ہم مقرر ہیں اس کو تم میں داخل کریں گے اور تم کیا کہتے کہ تمہارا ہے؟ (و) آگ ہے کہ کہ ہاتھ پائی رکھے گی اور نہ پھوڑے گی۔ اور جن کو جس گریہ کر رہا ہو گی۔ اس پر غصہ اور دھواں ہیں۔ اور ہم نے دروز کے اور وہ فرشتے جانتے ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ فردوں کی آزمائش کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس لئے کہ جہنم کتاب یقین کریں پھر جنہوں کا ایمان اور زیادہ ہو اور اصل کتاب اور سوئی شک نہ لائیں اور اس لئے کہ جن لوگوں کے دلوں میں (علاقہ) کا مرض ہے اور (جو) کا فرد (جس) کہیں اس مثال (کے بیان کرنے) سے خدا کا مقصد کیا ہے؟ یہی طرح خدا نہیں دیکھتا ہے کہ وہ نہ ہے اور جس کو چاہتا ہے چاہتے دیتا ہے اور تمہارے پروردگار کے نظر میں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہی آدمی کے لئے نصیحت ہے۔

(سورۃ الاحقاف آیات ۳۳-۳۴)

فرمان الہی ہے ہر شخص اپنے احوال کے بدلے گروہی ہے۔ ہر دھنی طرف والے (نیک لوگ کے) وہ پہلے جہنم میں (لوگوں کے)

جنم کی مناسبت سے صحیح بلور نہ یہ بات انکرکولی تھی ہیں۔ طوالت کے خوف سے مزید بات انکرکولی کرتے وقت اس منہ پر بہت زیادہ بات ہیں۔

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اپنے دشمن کے گم ہونے کا تمام کردار جنم کے خوف نے اس کا دل بکھرتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قن العبد کہ وہ اللہ خیر فرماتے ہیں جو میں طرف نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک اللہ ربی قصص کے دل میں قنم کا خوف و گزین ہو گیا۔ جنم کا ذکر پہلے تو اسوں کی قن ہی ہندو ہوئی۔ حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گم ہونے لگتا تھا کہ وہ اپنے حال و دیوانہ کی طرح اُن کا کیا ہے؟ اس کے گم کر دینے والے آپ کو جیسے ہی گم میں داخل ہوئے وہ لوگوں نے آپ کے ساتھ چلتے گھبراتے گھبراتے کہا کہ وہ گم کی طرح گرج۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تلاوت فرمائی اور (قیامت کے روز فرشتے) انہیں گے کہ طاب (آج) اس روز اس کے لئے ہے۔ (۱)

ابن مردودہ یہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: ”مومنوں! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو انہیں (جہنم) سے بچانا۔ جس کا اندازہ میں آدمی اور چتر میں آدمی پر تلخ اور سخت حراج فرماتے (مقرر) ہیں جو روز قیامت ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم میں کوٹھنا بناتے بھالائے ہیں۔“ (سند اقرب ۱۷۷)

پھر فرمایا جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ (۲)

ابن مردودہ اپنی سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ میں انقلاب ہے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کے پاس ایسے وقت حاضر ہوئے جس میں حاضر سے وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جبرئیل کیا بات ہے میں تجھے اڑی ہوئی رکھت میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا میں آپ کے پاس نہیں آیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کو لئے کا حکم فرمایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جبرئیل اچھے خبر کی صلاحت بناؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے جہنم کے حلقہ میں فرمایا میں اس کو ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ پھر ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا حتیٰ کہ دوسرا ہو گئی۔ (۳)

پھر حضرت جبرئیل نے آنحضرت ﷺ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے جہنم کی دوزخ میں اس کی انتہائی نے اپنی کتاب میں صفت بیان فرمائی ہے۔ ہر گز اس کے علقوں میں سے ایک قطرہ بھی نہ پائے گا۔ پھر انہوں نے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام بھی کو بھلائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جبرئیل! اس کا پی ہے کہ میں سے دل کے ٹکڑے نہ ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام بھی وہ ہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اسے جبرئیل! آپ دور ہے ہیں جبکہ اللہ کے ہاں آپ کا جو مقام ہے وہ کسی آپ ہی کا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا مجھے نہ دے سے کیا بات ہے جبکہ مجھے ظہر نہیں ہے۔ کہیں اللہ کے علم میں میرا یہ حالت نہ ہو۔ انہیں بھی تو لانا کہ کے ساتھ تھا۔ ہر وقت ہر وقت بھی تو لانا کہ میں شال تھے۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر حضور ﷺ کو دے رہے۔ حتیٰ کہ آدمی کو لگا دی اسے محمد اسے جبرئیل اللہ قسم دونوں کو اس دیا ہے کہ وہ قوم پر غصہ نہ فرمائے گا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے اور حضور ﷺ بھی وہاں سے نکل آئے۔ حضور ﷺ کا پی ایک قوم کے پاس سے گزر رہا جو کسی مذاق گروسی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہیں مذہب کر رہے ہو جبکہ جہنم تمہارے پیچھے ہے۔ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم جنتے کہ اور وہ تے زیادہ اور اللہ کو دے اور پکارا۔ تے ہوئے ہنگاموں کی طرف نکل جاتے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی: اے محمد! اس نے تجھے بشارت دینے والا بنا کر بھیجا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: لو بشارت لو سیدھی راہ پر ہوا اور قریب قریب رہو۔ (۴)

حلی جہنم میں سب سے کم مذہب اے آنحضرت! وہاں ہوں گے
 بخاری میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آپ کے بچا حضرت جاب ابی طالب کا کرکرا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

شاید قیامت کے روز میری شفاعت ان کے لئے ہو۔ منہ ثابت ہو جائے اور ان کو معرف (جہنم کے) ایک گڑھے میں رکھا جائے جو ان کے غلے تک پہنچتا ہو۔ اس سے ان کا دماغ ٹھکے لگا۔ (۵)

مسلم میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حلی جہنم میں سب سے کم مذہب والا وہ شخص ہوگا جس کو جہنم کی آگ کے حوتے پہنچائے جائیں گے۔ ان جوڑوں کی شدت جانی سے اس شخص کا دماغ ٹھک لے گا۔ (۶)

(۱) ابی نعیم الاصبہانی (۲) ترمذی (۳) ابی داؤد (۴) ابی داؤد (۵) ابی داؤد (۶) ابی داؤد

ابن ابی شیبہ (۷) ابی داؤد (۸) ابی داؤد (۹) ابی داؤد (۱۰) ابی داؤد (۱۱) ابی داؤد (۱۲) ابی داؤد (۱۳) ابی داؤد (۱۴) ابی داؤد (۱۵) ابی داؤد (۱۶) ابی داؤد (۱۷) ابی داؤد (۱۸) ابی داؤد (۱۹) ابی داؤد (۲۰) ابی داؤد

بھاری میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔
قیامت کے دن سب سے پہلے کتب میں جو انھیں دیا ہوگا جس کے لئے مہل تھے کتب کے انکار سے انکے جائیں گے جس سے ان کا راضی ہوگا۔^(۱)

ایک روایت میں یہ مذکور ہے کہ ان میں سے ایک ایسے افراد کو دیکھی گئی ہے۔

جہنم کی پہلوان کی۔ ... منہ اندر میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس کے ہاں اس کی جگہ میں ہوگی وہاں ہے اگر تم دو دیکھو جس نے دیکھا ہے تم دو تازیروہ کر دو اور نہ تم کو رو۔
سچے کر امام رضی اللہ عنہ نے اختلاف کیا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کے کون کون کھاتے؟
فرمایا میں نے جنت کو دیکھا ہے۔^(۲)

منہ اندر میں حضرت ثابت ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ
کھاتے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے وہ ایک نواہر یا سات ہے کہ میں نے دیکھا کٹر کو بھی جنتے ہوئے نکل دیکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام سے
عرض کیا جب سے جہنم گھٹیں کی گئی ہے وہ جیسے ٹپس ہیں۔^(۳)

جہنم کی شکایت۔ ... منہ اندر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کو نکالتے کی
کیا ہے پروردگار! اللہ تعالیٰ جس کی ہد سے میرے لئے ایک درے کو کھاتے ہیں۔ مجھے ہر سال دو سو ایک لپٹ کی اجازت ہے کہ میں سے حضور ﷺ
نے فرمایا: رحمت مروی تم کہیں کرتے ہو؟ جہنم کا خدا اس سے ہے اور رحمت لڑی اسوں کرتے ہو؟ جہنم اگر ہمارا ہے۔^(۴)
بھاری اسلم لے، ہر روزی دن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس کو روایت کیا ہے۔

گھری کی شدت: جہنم کے سانس کی لپٹ سے ہے۔ ... منہ اندر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ
نے فرمایا: جہنم نے اپنے رب کو نکالتے کی کہ اسے پروردگار! اللہ تعالیٰ جس کی ہد سے میرے لئے ایک درے کو کھاتے ہیں۔ مجھے ہر سال دو سو ایک لپٹ کی اجازت ہے کہ میں سے حضور ﷺ
نے فرمایا: رحمت مروی تم کہیں کرتے ہو؟ جہنم کا خدا اس سے ہے اور رحمت لڑی اسوں کرتے ہو؟ جہنم اگر ہمارا ہے۔^(۵)
فرمایا نبی ہے:

میں نے کفر تم جہنم کو کرتے تھے (اب ہاں کی طرف چو۔ یعنی) میں نے کی طرف چو کہ میں نے کفر نہیں ہیں۔ نہ لپٹ کی جہنم اور نہ
پت سے کیا کہ اس سے گھری کی (آئی ہو؟) چنگار ہیں ذاتی ہیں جیسے ٹپس کو یاد رکھ کے ذات ہیں۔ نہ دیکھنا نے وہ لوگوں کی خرابی سے۔
(سورۃ الاحزاب آیت ۳۳-۳۴)

طہرائی میں حضرت انس مسعود رضی اللہ عنہ سے متفق ہے وہ فرمایا کہ: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا کہ وہ ذاتی ہیں کہ میں نے کفر نہیں کرتے
جہنم کے چنگار میں بدعت اور پہاڑ کی طرح تندوں کی جگہ سے تندوں اور تندوں کی تندہوں کی۔^(۶)
طہرائی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: (جہنم کا) ایک شعلہ اگر مشرق میں جہنم کی پٹیل
مغرب میں کھول دے۔^(۷)

(۱) بخاری، الحدیث ۱۵۲۱ (۲) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۳) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۴) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۵) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳

(۶) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۷) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۸) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۹) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۰) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳

(۱۱) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۲) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۳) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۴) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۵) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳

تاریخ ابن کثیر، الحدیث ۱۵۲۱ (۱۶) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۷) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۸) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳ (۱۹) مسند احمد، الحدیث ۲۷۳۳

دنیا میں سب سے زیادہ بیش و عشرت والا جہنم میں جاتے ہی سب نعمتیں بھول جائے گا
دنیا میں سب سے زیادہ مصائب میں گھرا شخص جنت میں جاتے ہی سب تکالیف بھول جائے گا

مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جنہوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والے شخص کو لایا جائے گا۔ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا کبھی کس نعمت کو دے گا؟ کہے گا: اللہ کی قسم! اسے پورے گوارا کبھی نہیں۔ پھر جہنم میں سے دنیا میں سب سے زیادہ مصائب اٹھانے والے شخص کو لایا جائے گا اور اس کو جنت کا ایک بچہ دیا جائے گا پھر پوچھا جائے گا: انسان آدم کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی ہے؟ کیا تھک چکی کوئی شئی آئی ہے؟ وہ کہے گا: اللہ کی قسم! اسے پورے گوارا کبھی نہیں۔ مجھے کبھی کوئی مسیت ہو کر نہیں گزری اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی ہے۔^(۱)

اگر کافر کے پاس زمین بھر سونا ہو اور وہ اپنی جان کے عوض اس کو فدیہ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا

مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کافر کو دیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: کیا خیال ہے اگر تیرے پاس زمین بھر سونا ہو تو اس کو اپنی جان کے بدلہ دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں! کہا جائے گا تو نے اس سے ایسا موقع ملوایا ہے۔ جبکہ مطلب ہے قرآن باری کا جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی کی حالت میں مر گئے، وہ اگر نہایت حاصل کرتے چاہیں اور اہل ایمان سے زمین بھر سونا دے کر گناہوں کو فدیہ نہیں کیا جائے گا۔ (اللہ اعلم)۔^(۲)

دوسرے طریقے... مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جہنم میں سے ایک شخص کو کہا جائے گا اگر تیرے پاس زمین کے تمام خزانے ہوں کیا تو اپنی جان کے بدلہ ان کا فدیہ دے دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں! اللہ تعالیٰ اس کو فرمائیں گے میں نے اس سے آسان چیز تھو سے طلب کی تھی، میں نے تھو سے آدم کی پشت میں ہی مہد لیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیو۔ لیکن تو سچا دھرم سے ساتھ شریک ٹھہرانے پر مصرا ہوا۔^(۳)

قیامت کے روز وہ مومن کی تمنا کہ دنیا کو لوٹے اور راجہ خدا میں جہاد کرے اور شہید ہو۔ مسند احمد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا: اسے آسان آدم اپنا کھاتے کیے کیا کا؟ اہل حرب سوال کروا دی خواہ اہل کا اٹھارہ کروا دے کہ جس کو وہی اور سوال خواہ اہل کا اٹھارہ نہیں کرتا ہوا یہ کہ مجھے انعام دیا جائے اور میں راجہ خدا میں اس بار شہید ہوں۔ شہادت کی فضیلت کی وجہ سے اس کو یہ تمنا پیدا ہوگی۔

پھر اہل جہنم میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: اسے لڑنے آدم! تجھے اپنا کھانے کیا کا؟ وہ کہے گا: اسے پورے گوارہ بہت برا تھا کہ ہے۔ پورے گوارا سے فرمائیں گے: کیا تو اس سے چمکا رہا پانے کے لئے زمین بھر کروا دے سے چمکے ہے؟ وہ کہے گا: ہاں! پورے گوارا ناہنگ۔ پورے گوارا فرمائیں گے تو سمجھت ہوئے ہیں، میں نے تھو سے اس سے کہیں زیادہ کما اور آسان چیز کا سوال کیا تھا، لیکن تو نے پورا نہیں کیا۔ پھر اس کو جہنم کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔^(۴)

(۱) مسند احمد، باب ۱۲، صفحہ ۳۸۷

(۲) مسند احمد، باب ۱۲، صفحہ ۳۸۷

(۳) مسند احمد، باب ۱۲، صفحہ ۳۸۷

(۴) مسند احمد، باب ۱۲، صفحہ ۳۸۷

حافظ ابو ہاشم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اہل جہنم کی حد دو چار دہائیوں میں اور ہر چار دہائیوں کا حصہ چالیس سال کی مسافت کے بقدر ہے۔^(۱)

حدود میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جہنم کے گڑھوں میں سے کوئی گڑھ زمین پر نکھڑ جائے اور جن دہائیوں کو اس کا احاطہ جائے تو قیس اٹھائیں گے۔^(۲)

ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر جہنم کے گڑھ کی ایک ضرب کسی پہاڑ پر ماری جائے تو اس کو ہر چار دہائیوں کے بقدر نکھڑے گی۔^(۳)

جہنم کے عذابوں کی چند انواع و اقسام... حافظ ابو بکر بن مردودہ اپنی تفسیر میں حضرت یحییٰ بن عبد ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہل جہنم کے لئے فیک ہڈی سے بھر جائیں گے۔ وہ ان پر پھانسی لگائے گا۔ ان میں سے ایک آواز آئے گی اے اہل جہنم ہر ایک تم کو جس چیز کے طلب کرے اور تمہارا کیا سوال کیا ہے؟ چنانچہ ان کو ہڈیوں کو ہڈیوں کے ساتھ لگا کر دیا گیا اور وہ اپنی جہان پر برستا تھا وہ آجائے گا باندھ کر سوال کریں گے وہ وہاں ہمیں پیٹنے کے لئے پانی پوچھتے۔ لہذا ان پر طوق باریں گے جو ان کے پیٹے طوق میں اضافہ ہو جائیں گے ان پر نکھڑیں برسکیں گی جو ان کی زنجیروں میں اضافہ کا سبب بنیں گی۔ اور آگ کے شعلے برسکیں گے جو جہنم کی آگ کو دھندل کر دیں گے۔^(۴)

ابو بکر بن ابی الحدادیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تھا جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کس کو ہو گا؟ ایک شخص نے عرض کیا منافقین کو طرہاً اور موت۔ اور پتہ کیا ان کو کبھی عذاب دیا جائے گا؟ فرمایا ان کو بڑے کھانوں میں بند کر کے جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں طرہاً کے سب سے بڑے کھانے آگ کے نور میں دھکے دیا جائے گا جس کا جب لکڑی بنی ہو گا تو ان کو نہایت بڑے اور سردی اور سردی ان کو کبھی ان کے اٹھانے کے ساتھ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا جائے گا۔

ابن ابی الحدادیہ نے حضرت ابوبکر بن عبد ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا اہل جہنم ہر جہنم کے سختی ہیں وہ نکلے گا رستہ نہ پائیں گے۔ سو سبکیں گے اور نہ سہکیں گے۔ آگ پھیں گے۔ آگ پر نہیں گے۔ ان کا لہر دھتا آگ ہو گا وہ ان کا چھوڑا بھی آگ کا ہو گا۔ ان کی قمیصیں آگ اور ان کو مل کی ہوں گی۔ ان کے منہوں پر آگ کی لہکیں مسطر ہیں گی۔ تمام جہنمی ذخیرہ میں بندھے ہوں گے جن کے سر سے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جو ان کو آگ کے پیچھے پھینچے پھریں گے۔ ان کے کپڑے جہنم کے گڑھے میں پھینچے ہوتے رہیں گے۔ یہی ان کے پٹے کا سامان ہو گا۔

ان کے بعد حضرت وہب بن عبد ربیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جہنم کے گڑھے ہوتے ہوئے گڑھے کی گتھی کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ اس روایت کے راویوں میں سے حضرت بکر بن قیس روایت کرنے کے بعد اس قدر روئے کہ بات کرنے کی بہت قدرتی اور دوسرے راوی محمد بن یحضر بھی بہت زیادہ روئے۔ اللہ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

یہ حضرت وہب بن عبد ربیع رحمۃ اللہ علیہ کا وہ تھا جو مکلی کتابوں میں مذکور ہے اور اہل کتاب سے منقول ہے۔ قرآن وحدیث سے بھی اس کے شواہد ملتے ہیں۔ قرآن الہی ہے اور کفار کلمہ ہمیشہ اور کفار کے عذاب میں رہیں گے۔ جو ان سے بچنا نہ کیا جائے گا وہ اس میں تادم ہو کر گر پڑیں گے۔ اور ان کے لئے ان پر ظلم کیس کیا جائے گی (اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔ اور پکار رہے تھے کہ کون سا کلمہ ہمیں موت دے۔

۱۔ صحیح ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰

فرمان الہی سے اسے کاش کا فراس وقت کو چاہیں جب وہ اپنے منہوں پر سے (اور زنج کی آگ کی کوہک دیکھیں) سے اور عذابی شخصوں سے اور ان کا کوئی نہ کار نہ ہوگا۔ بلکہ تپا مستان پر نہ کہاں تو آتش ہو گی جو ان کے ہوش کھوے گی پھر تو وہ سو کر رہ جائیں گے اور ان کو لہجہ نہ دیا جائے گی۔

۲۔ صحیح ابن کثیر ج ۱ ص ۱۰۰

فرمان الہی ہے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لئے اور زنج کی آگ ہے نہ انہیں موت دے گی۔ یہ جہاں میں لوگوں کا عذاب ہی ان سے بچا

— ۱۲۸ —

میں کچھ کہتا ہے۔
 شروع فرمیں گا کہ کائنات ہے جس کو شریک کہا جاتا ہے۔ خدا کہ رحمت اللہ علیہ کی حدیث حضرت انسی جواب میں اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ میں نے
 شریک جنہم میں انکی کوئی چیز ہے جو کائنات کے مشابہ ہے۔ بلکہ سے زیادہ گہری اور دراز سے زیادہ بڑا اور آگ سے زیادہ گرم ہے۔ چھٹی جب
 اس کو کائنات کا تو وہ اس کے حق سے نیچے نہیں رہتا۔ کی اور نہ ہی وہ اس کے مد کی طرف آئے گی۔ اس اور میان میں اٹک جائے گی۔ نہ وہ فرمایا
 اس کی اور نہ جو کہ مٹا دے گی۔^(۱)
 یہ دلائل نہایت قریب ہیں۔

[illegible]

فرمان الہی ہے پھر خرم اس جملہ نے وہ لے کر ادا کی تو پرستار و حق تعالیٰ کے ہر اسی سے چہیت بھرا کے اور اسی پر کھنکھایا پانی پیو گئے اور یہ سب بھی اس طرح چہیت پاتا نہایت پیچھے ہیں۔ جہاں کے یہاں کی سیاحت ہوگی۔

فرمان الہی ہے جلائے ممبائی اٹھو ہے یا قمبر اور مدت ۴۸ گھنٹے میں کوٹھڑیوں کے لئے خطاب کیا گیا ہے۔ وہ ایک اوجھٹ ہے کہ جنہم کے اصل (سب سے پہلے صدر ایمر اکبر کے گھر) میں کے خوشے اپنے سب سے گھٹتے شیطانوں کے سر۔ سوہا اکیس میں سے کما میں کے گھاسی سے پھٹ پھریں گئے۔ پھر ان (نمائے) کے ساتھ ان کو اگر ممبائی ظاکر دیا جائے گا۔ پھر ان کو کوڑی کی طرف لوٹا جائے گا۔ (۱۰) ۱۲/۱۲/۱۹۷۳

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول "اور اسے حبیب کا بنی جائے گا" کا وہاں کو کھنٹوں کو کھنٹ بنے گا^(۱۱۰) کے تعلق فرمایا، یا اس کے قریب کر دیا جائے گا، وہاں سے کہہ رہے تھے کہ جب اس کے مدد کے قریب کیا جائے گا تو اس کے مدد کو اور اس کے مدد کو اس کے سر کی کھال میں جاکر لے گئی۔ جب اس کو بچے گا تو وہ اس کی آغوش کو کھاتے ہوئے لے گا اور اس کے بائیں کے منہ سے (آغوش کے ساتھ) نکل جائے گا۔^(۱۱۱)

فرمان الہی ہے اور جن انکھوں کو ہوتی چلا جا کے ان کو ان کی استیصال کو کاٹ ڈالے گا۔
فرمان الہی ہے اور وہ تو فرما کر کہ تم تو ایسے کھوتے ہوئے پانی سے ان کی دلدلی کو نہ کی گئے کہ جو چلے ہوئے تانے کی طرح (گرم ہو گا اور جو ماسنوں پر نہ چھوئے گا اُسے گا ان کے سے کہ مائی بھی ہوا۔
(سورۃ النجم: آیت ۱۰۰)

نہی جس سے اسے ایسی مباحات دینی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات عوام سے فرمائی
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ الْمُسْتَمِرِّ
 اللہ بخیر و برکت سے دعا ہے کہ اس سے بڑے کاظمیٰ بنے اور ہر گز مستمراں ہونے کی حالت میں نہ
 پھر فرمائی کہ اگر تم سوخت (جو تمہیں کھوس کا گناہ نہ ہوگا) کا کھیت (تقریباً) کئی سو سال میں ڈال دینا چاہو تو اسی دن کا پھینکا (میرزا)۔
 کہ تو اس شخص کا سامنا ہوگا جس کا خدا نے کہا (۱۰۱)

۱۰۵

بھی ہے۔ امانتِ دہشتِ جہنم میں بھی ہے (کہ کسی کارزار یا آہلِ کلمہ افساد نہ کرے)۔ لیکن ان سب باتوں میں جنتِ امانت کسی کی دھماکہ بھائی ہوئی ہے۔

حدیث کے عالمی رموزِ اذانِ رحمتِ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت برادر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کے بھائی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا وہ کج کہتے ہیں۔

یہ روایت سندِ امانت میں سے نہیں ہے۔ اور نہ صحاحِ متفقہ میں سے کسی کتاب میں ہے۔

جب الحزن یعنی غم کی واوی — حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب الحزن سے اندک زیادہ کا کرو۔ سنا کہ کرامِ مہی اللہ عظیم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ فرمایا جہنم میں ایک واوی ہے۔ جس سے خود جہنم بھی ان میں جا سرجہ پانچواں ہے۔ اور یہاں کارِ قاریوں کے لئے چائی گئی ہے۔ اللہ کے نزدیک سب سے مہوش اور ناچاند یہ وہ لوگ ہیں جو سزا اور ظالم مقام کے دکھانے کے لئے اعلان کرتے ہیں۔^(۱)

جہنم کی نہر کا ذکر جس میں جہنمیوں کے میل پکیل اور لہو پیپ وغیرہ جمع ہوں گے

جنت میں شراب کا عادی، رشتہ نامہ قطع کرنے والا اور جادوگر کی تصدیق کرنے والا داخل نہیں ہو سکتے

مسند اللہ میں الاموی کی حدیث سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔ شراب کا عادی، اللہ تعالیٰ اس کو غلامی سے چاہے گے۔ پھر یہاں نہرِ لوط لیا ہے فرمایا: وہ نہر جو فاحشوں کی شرابگاہوں سے نکلنے والی غاصت سے جاری ہوتی ہے۔ پھر اہل جہنم کو ان فاحشوں کی شرابگاہوں کی بدبو سے بھی ایذا پہنچ جائے گی۔^(۲)

واوی لم لم کا ذکر — ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنم میں ایک واوی ہے جس کا نام لم لم ہے۔ جہنم کی واوی واریاں بھی اس کی گرمی سے اللہ کی چٹا چٹکی ہیں۔^(۳) یہ روایت قریب ہے۔

ایک واوی اور کنوئیں کا ذکر — ابو بکر بن ابی الدیار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے والدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہنم میں ایک واوی ہے جس کا نام ”عسب عسب“ ہے۔ اللہ پر لازم ہے کہ اس میں ہر چار شخص کو سکونت دے۔ اسے غلاں اٹھائی رکھنا کبھی تو ان میں سے نہ ہو جائے۔^(۴)

ویل اور صعود کا ذکر

ویل یومئذ للمکذبین

(۱) سورۃ الاحزاب: ۱۰

مسند قرآن کا فرمان ہے: ان میں جہنم نے والوں کے لئے قرابت ہے۔

سارِ ہلہ صعوداً

(۲) سورۃ الاحزاب: ۱۰

تیار فرمانِ الٰہی ہے: ہم اسے صعود پر چڑھا دیں گے۔

آگے ان مریضوں کے لیے ایک کھانا پختہ ہے ان کا وقت ان کی لیز یوں پر ہے۔

جنہم کی منت سے متعلق مختلف احادیث اہل اللہ اسم الطہر اہل رحمۃ اللہ علیہ منہ اہل منہ کے ساتھ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اہل جنم جب جنم میں تھے تو ان کے ساتھ اہل قبیلہ (مسلمانوں سے گھبرائے) بھی ہوں گے، جن کو نہ چاہئے کہ جو کفار مسلمانوں سے کہیں گے کہ تم مسلمان نہیں تھے، وہ کہیں گے کہ میں نہیں کفار کہیں گے۔ جو کفار سے اسلام سے تم کو کفار نہ دیا، تم بھی ان سے ساتھ جنم میں پڑے ہو۔ مسلمان کہیں گے کہ وہ سے سر پر چو کو نہ تھے، جن کی وجہ سے ہم بچے ہو گئے۔ اہل عقیقہ ان کی یہ باتیں سنیں گے تو عقیم ہر مائیں سے کہ جو اہل قبیلہ جنم میں ہیں، سب کو کفار اور غریب مسلمانوں کو کفار ایسا پائے گا۔ باقی رہ جائے اسے ان کفار و غریبوں سے کہ تو کہیں گے، اسے کاش کہ وہ مسلمان ہوتے تو ہم بھی کفار لئے مانتے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ رت کا دتہ فرمایا۔

انگو ذیابغ من الشیطان الرجیم الریثک اثاث الکتاب والقرآن منیب واصحابہ والقدین مخفونہ المؤمنون انفسہم
الرحمۃ (یعنی ان کتاب اور قرآن کی باتیں ہیں۔ کسی وقت کا فروگ نہ کرے کہ جس کے کاتب و مسلمان ہوتے۔

$$(I - \frac{1}{n} \sum_{j=1}^n x_j x_j^T)^{-1}$$

عام طور پر دین دہشت گردی نے اپنی منہ کے ساتھ حضرت صالح بن علیؑ سے روایت کی ہے، فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے ایسی روایت سے کیا مجھ کو آپ نے حضور ﷺ سے اس فرمان الہی ”مَنْ كَفَرَ فَاَكْفُرُوا لَهُ“ کے کوناشی وہ مسلمان ہوئے۔ اور اہل بیتؑ سے متعلق جو حدیث ہے ”اَوْ اَمْنُوْنَ“ نے فرمایا ہاں۔ آپ فرمادے تھے اللہ تعالیٰ جنہم سے تجھے کوناشی کرے تو ان کو کوناشی کرے اور ان سے اپنا مذاہب بنالیں گے۔“

خدا فرمادے جب اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کو کافر نہیں کے ساتھ جنہم میں داخل فرما نہیں گئے تو انہیں ان سے بھیجیں گے، کیا میں تم تو جانتے تھے کہ کرم اللہ کے الیہ اچھی۔ اب ادا دے ساتھ جنہم میں کیوں ہوا؟ اللہ تعالیٰ ان کی یہ بات سُنیں گے تو ان مسلمانوں کے لئے شفاعت کی اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ لہذا انکار نہ کیا، اور جنہم ان کے لئے شفاعت فرمائیں گے، حتیٰ کہ انہوں نے جنہم سے ان کو نکال لیں گے۔ پتا چلے مشرکین جب یہ معاف دیکھیں گے تو نہیں گئے، اسے کاش کہ ہم بھی ان جیسے (مسلمان) ہوتے تو ان میں بھی شفاعت نصیب ہو جاتی اور ہم بھی جنہم سے نکل جاتے۔ فرمایا: اے اللہ تعالیٰ کافر ہاں سے!

رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ الْغَنِيُّ نَكْفُرُوا الَّذِينَ كَذَّبُوا عَنْهُمْ

ایک وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ کچھ شہادہ مسلمان ہوتے۔

$$[\mathcal{D}_1]_{\frac{1}{2} \leq \alpha \leq 1}^{\frac{1}{2} \leq \beta \leq 1} \in \mathbb{R}^{(n-1) \times (n-1)}$$

پھر وہ جنت میں چھبیسویں کے نام سے پہچانے جائیں گے۔ کیونکہ ان کے چہرے پر سیاہی باقی ہوگی۔ وہ عرض کریں گے: اے رب! یہ نام ہم سے ختم فرما دے۔ اے تعالیٰ! عظیم فرمائیں گے۔ لہذا ان کو جنت کی خبر میں قفل دیا جائے گا جس سے ان کے چہرہ پر وہ دو علامت ختم ہو جائے گی۔

۱۴۱) ہمارے اس دور کی توحشیں فرمائی ہیں۔

طبرانی میں "معجمت انبیاء" میں مالک بن انس رحمہ اللہ عن علیہ عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لائیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے۔ لات وعزرائی کے بعد اسے کہیں گے تم کو لایا ہے
اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے گا۔ اس کی بات پر اللہ تعالیٰ نے اپنے گناہوں سے سزا دلوانے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے
ان کو لایا دے گا۔ پھر جیسے چاہے کرے گا۔ یہ کہتا ہے اس طرح وہ اپنی باتوں سے ترحم و شفقت کے اور جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ بہت سے گناہ
کو جہنم میں لے جائے گا۔ (۱۳)

نوان کے اپنے ساتھ لوگوں کے ساتھ لے جایا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے دروازہ مالک کے پاس پہنچیں گے تو مالک ان کو کہے گا کہ یہ جنت کرو اور حق کوئی امت ہو؟ تم سے اچھے چہرے والے میرے پاس اور کوئی نہیں آئے؟ وہ کہیں گے کہ مالک! ہم قرآن و احادیث میں ہیں۔ مالک کہے گا کہ اسے بد بخت کرو اور کیا تمھارے قرآن و احادیث میں اس حدیث ہے کہ گنہگار کو یہ دوزاری اور پتھر کا کریں گے؟ اور تمھارا دوا کرو؟ (الغدا کی طرف سے غم ہوگا)۔ اب تمھاری امت میں سے جن کے لئے جہنم کا قسم ہوا ہے ان کے لئے شفاعت کرو۔ پھر مالک کو فدا دی جائے گی اسے مالک اچھے جس نے غم کیا ہے ان بد بختوں کے ساتھ عقاب کرنے کا کہان سے روکا کر کے ان کو جہنم میں داخلہ نہ دے کر بچنے کا اہتمام ہے مالک! ان کے چہرے سے سیاہ نہ کرنا، کیونکہ یہ دنیا میں اللہ رب العالمین کو بدو کرتے تھے۔ اب مالک! ان کو بچو کہ ان کے ساتھ نہ ہانا دنا، کیونکہ یہ جنت سے محروم کرتے تھے۔ اب مالک! ان کو بچاؤ نہ پینا، کیونکہ یہ میرے حرمت والے گھر کا طواف کرتے تھے۔ اب مالک! ان کو بچاؤ نہ لہاؤں کے لباس نہ پہنانا، کیونکہ حرام کے لئے انہوں نے اپنے لباس اتار دیئے تھے۔ اب مالک! جہنم کو بدو کہ اگر کسی ان کو ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا دینا۔ میں جہنم ان کو اور ان کے عقاب کی مقدار کو اب ابھی طرغ جان سکتی، جتنا کہ ایک ماں بھی اپنے بچے کو نہیں جانتی۔

لہذا جہنم کسی کو صرف اس کے گناہوں تک پکڑے گی، کسی کو گناہوں تک، کسی کو ناف تک اور کسی کو اس کے سینے تک پکڑے گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کبیرہ گناہوں اور ان کے گناہوں پر لے کر اپنے کی سزا دے گا تو ان کے اور مشرکین کے درمیان دروازہ کھول دیں گے جو کہ جہنم کے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ پہلی سورت میں اب تک کوئی غصہ کی شئی نہ تھیں ہوگی نہ نفی ہوگی۔ وہ خوب دیکھیں گے اور کہیں گے یا تمھارا اپنی امت کے بد بختوں پر رحم فرما۔ ان کی شفاعت فرما۔ (جہنم کی سہ ماہی) اب ان کے گوشت، ہڈیوں اور خون تک کھا چکی ہے۔ پھر وہ دروازہ کھول دیں گے دروازہ باسیا سو اپنے ان بندوں پر رحم فرما، جنہوں نے میرے ساتھ بھی شرک نہیں کیا مگر آپ انہوں نے بے کام کئے، غلام میں اور غلام میں اس وقت مشرکین تھیں گے، جس میں اللہ اور محمد پر ایمان لانے کے لئے فتح ہو گیا؟ یہ بات سن کر پروردگار رب العالمین غضبناک ہو جائیں گے اور جبریل علیہ السلام کو حکم فرمائیں گے کہ جبریل! اب جہنم سے امت محمدیہ کے تمام افراد کو نکال لا۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان کو جنہوں نے مجھے لکھیں گے جبریل کو نکال پھینکے ہوں گے۔ پھر ان کو جنت کے دروازے پر پہنچا دیا میں ڈال دیں گے۔ وہ اس میں ہیں جن کے لئے پہلے سے زیادہ دروازہ ہو جائیں گے۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام مالک کو حکم دیں گے کہ جن کے ذرا کو دروازہ کو جنت میں داخل کریں۔ وہ اپنی جنت میں اس علامت کے ساتھ بھی پہنچے جائیں گے کہ یہ جہنم سے غلامی پائے والے ہیں۔ پھر یہ دعا کریں گے کہ ان سے یہ علامت مٹا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ان سے یہ علامت محو فرمادیں گے اور اس کے بعد ان کے بعد ان کی جنت میں اس علامت کے ساتھ ان کی پہچان ختم ہو جائے گی۔^(۱۱)

دوسری روایات سے اس حدیث کے مختلف حصے ملے ہیں۔

باب

قیامت میں رسول خدا ﷺ کی شفاعت اور اس کی انواع و اقسام کا بیان

شفاعت عظمیٰ کا بیان... حضور ﷺ کی شفاعتوں میں پہلی قسم شفاعت اولیٰ ہے۔ اس کی شفاعت معنی کہتے ہیں۔ انبیاء و مرسلین اور مومنین میں یہ شفاعت صرف حضور ﷺ ہی کا عمل ہوگی۔ اس شفاعت کو پانے کے لئے تمام مخلوق محتاج ہوگی، حتیٰ کہ نبی و مرسلین علیہم السلام اور مومنین علیہم السلام بھی۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے کہ تمہارے لئے شفاعت فرمائیں اس طرح کہ بعد میں دوسرے انبیاء کے پاس آئیں گے۔ لیکن ہر ایک انکار کرے گا اور کہے گا میں اس کا الٹی نہیں ہوں۔ پھر آخر یہ سلسلہ سید الاولیاء و آخرین حضرت محمد ﷺ جا کر ختم ہوگا۔ آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں اس کا الٹی ہوں۔^(۱۲) لہذا آپ ﷺ حضرت علیہ السلام کے اور دروازہ خود بخود ہی میں شفاعت کریں گے کہ پروردگار ان کا حساب کتاب فرمادے ان کو اس مقام سے نجات دے۔ مومن اور کافر کے درمیان امتیاز فرما، مومن کو جنت سے نواز دے اور کافر کو جہنم کا اصل فرما۔

اس مقام کی تفصیل تحریر میں کثیر میں سورہ امر کی دلیل کی آیت کے تحت بیان ہوئی ہے۔
اور کچھ حصہ سب میں بیان ہوا کہ وہ اور توحید کی نماز پر حاضر ہو کر پشیمانی (تمہارے لئے سبب نجات ہے۔ قریب ہے کہ خدا تم کو مقام محمود میں داخل کرے۔
(سورہ صافات: ۹)

وہ انبیاء و مرسلین کے مقابلہ میں حضور ﷺ کی خصوصیات۔ صحیحین میں حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئیں۔ ایک ماہ کی مسافت کی دوری سے ہر ارعب (اربعین پر مسلمان کر کے میری مدد کی گئی۔ میرے لئے ماری روئے زمین جائے نکور ہو پاک قرار دی گئی۔ اس وقت نصرت میرے لئے طالع کر دیئے گئے۔ جو مجھ سے قبل کسی کے لئے طالع نہیں ہوئے۔ مجھے شفاعت کرنے کا اہل بنایا گیا۔ اور یہ کہ ہر نبی کسی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوا تھا جبکہ مجھے تمام انسانیت کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔^(۱)

فرمایا: مجھے شفاعت کرنے کا اہل بنایا گیا۔ اس سے شفاعت ممکن ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ بارگاہِ خداوندی میں یہ شفاعت فرمائیں گے۔ یہ شفاعت حساب کتاب شروع ہونے سے متعلق ہوگی۔ تمام مخلوق اس شفاعت کی تاج ہوگی کیونکہ ہر آدمی روح میں میدانِ مشر میں کلمہ الحمد لک ہر چکا ہوگا۔ حتیٰ کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام ہوائی حکیم علیہ السلام اور دیگر تمام انبیاء و مرسلین اس شفاعت کی رغبت رکھیں گے اور اولین و آخرین سب اس کے معترف ہوں گے۔ یہ شفاعت صرف حضور ﷺ کا حاصل ہوگی اور کسی دیگر کو نصیب نہ ہوگی۔
اس کے علاوہ جن لوگوں کے متعلق شفاعت ممکن بنایا گیا ہے ان کا بھی حاصل ہوگی۔

حضرت امام ابو ذری رحمۃ اللہ علیہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں پہلا شخص ہوں جس کے لئے زمین فتح ہوگی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔^(۲)
میں پہلا شخص ہوں جس کے لئے زمین فتح ہوگی مگر مطلب ہے شمس سب سے پہلے قبر سے اٹھایا جائے گا۔

اسی طرح امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں اولاد آدم کا کردار ہوں اور اس پر کوئی ٹھونس اور میں پہلا شخص ہوں جس کے لئے زمین فتح ہوگی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میرے ہاتھ میں نور اللہ یعنی جو باری تعالیٰ کا جنت ہے اور کلمہ علیہ السلام اس کے نیچے ہوں گے۔^(۳)

مجھ مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میرے سب نے مجھے فرمایا کہ میں ایک حرف پر قرآن پڑھوں۔ میں نے عرض کیا ہر دو گدگد میری امت پر آسانی فرمادے تو ہر دو گدگد نے جواب دیا ایک حرف پڑھو۔ میں نے پھر عرض کیا ہر دو گدگد میری امت پر آسانی فرمادے تو ہر دو گدگد نے تیسری مرتبہ جواب دیا چھ سات حرف پڑھو۔ پھر فرمایا تم نے سنی بارگاہ سے سوال کیا ہر سوال کے بدلہ میں جو چاہو مانگو۔ میں نے عرض کیا ہے وہ دو گدگد میری امت کی مسرت فرمادے کہ ہر دو گدگد ہر دو گدگد کے لئے انکار نکالوں جس دن ماری مخلوق میری طرف رجعت رکھے گی حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی۔^(۴)

تشریح۔۔۔ مذکورہ بالا حدیث میں قرآن کو سات حرف پڑھنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے ہر آدمی کی مختلف زبانوں کے مطابق چھٹے کی اجازت ہے۔ یہی سات حرف ت کہلاتی ہیں۔ یہ سات حرف قرآنی ترانہ طار کے ان حصہ ہیں۔ ان کے علاوہ کسی اور طریق سے قرآن پڑھنا مستوحش ہے۔ ہمارے ہاں مشرقی میں قرآن سے متعلق یہ بھی کہانی ہے۔
(۴) (مطرح)

یہ حدیث صحیح بخاری ہے۔ اس مقام کے مناسب ہے۔

شفاعت کی چوتھی قسم..... اور بعد ازاں قرطبی رحمہ اللہ نے شفاعت کی ایک اور معنی میں بیان فرمائی ہے۔ وہ ہے حضور ﷺ کی شفاعت اپنے پیغمبروں کے لئے کہ اللہ ان کے عذاب میں تخفیف فرمادے۔ صحیح مسلم میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ابوطالب کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن شاہ پیری شفاعت ان کے کام آئے گا۔ وہ ان کو صرف آگ کے ایک کڑے سے بھی داخل کروا جائے گا۔ وہ آگ صرف ان کے لئے ایک کڑے کی ہے۔ (لیکن ایسی ستان کا درجہ کھوئے گا۔) ^(۱۱)

لیکن اگر کسی پر اعتراض کیا جائے کہ قرآن الہی اس کے معارض ہے تو اس معنی میں مفسد کر کے دلوں کی شہادت ان کے حق میں رکھ دینا وہی دوسرا نمبر ۸۴۴ جو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شفاعت جنہ سے تو انھوں نے کی لیکن تخفیف عذاب کا کام دے گی جیسے تمھارے معنی کو جنہ سے ٹھکرا رہی ہے۔

شفاعت کی ساتویں قسم..... حضور ﷺ کی شفاعت تمام مومنین کے لئے ہوگی اور جنت میں ہر ظلم کی اجازت کے لئے ہوگی۔ صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں کسی میں چلا دیا ہوں گا۔ ^(۱۲)

ہر جنت میں جس سے جب اہل جنت جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو انہیں میں کسی کے پیغمبر کے پاس اب کوئی سفارش کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ جنت میں داخل ہو جائیں۔ لوگ کہیں گے کہ اپنے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا۔ ان کا اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ ان میں اہل اور یہ تو ہمیں بھی اہل اور یہ مان کر سامنے کھڑے کر کے ہم کو کام ہوئے تھے۔ لہذا اب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ کہہ کر کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی عطا کردہ کفر نہیں گئے۔ میں تو اس کا اہل نہیں ہوں۔ (ہاں تم لوگ ﷺ) کے پاس جاؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور یہ دروازہ اہل کے ہاں پیری بھی عطا فرمایا۔ ان میں اہل کی جن کا اللہ نے تم سے دودھ اور کھانا کھا کر۔ جس میں جنت کے دروازے پر آگ کا دروازہ ہے۔ کا عقد کر دوں گا اور دودھ کھلاؤں گا۔ جس میں میرے لئے دودھ کھول دیا جائے گا۔ مجھ پر سلام پیش کیا جائے گا اور میرا کیا جائے گا۔ میں داخل ہو کر پڑاؤں گا اور ان کو کھوں گا تو میری گردن کا پھندہ تو لی مجھے لٹکی کر دے۔ میں اللہ عزوجل کے جو کچھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کی گئی ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے فرمائیں گے۔ اے تم! اپنے سر اٹھاؤ۔ اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا۔ جب میں پاس آؤں گا تو اللہ تعالیٰ شانہ! خود سب کچھ جانے کے لئے فرمائیں گے تم کیا چاہتے ہو؟ میں عرض کروں گا یا آپ نے مجھ سے شفاعت کا دعاء فرمایا تھا۔ اہل جنت کے لئے میری شفاعت قبول کر لیجئے تاکہ وہ جنت میں داخل ہو سکیں۔ ہر دروازہ اہل فرمائیں گے۔ میں نے تمھاری شفاعت قبول کی۔ اور ان کی جنت میں ہر ظلم کی اجازت دے دی۔

رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے تم دوناش: اپنے اہل خانہ کا اور اپنے ممالکوں کا۔ یہ دعا یاد رکھیں جانے والے کے عطا کی جاتی جنت اپنے اہل خانہ کو دینے کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔

جنت میں جو خوشی کو پہنچو۔ یہ اور دوزخ کی خوشی نہیں کی۔ دوزخوں کی کہانی عورتوں پر غصہ حاصل ہوگی۔ کہہ کر انہوں نے دیکھا۔ نہ نے نہ وہ جنت کی عبادت کی ہوگی۔

شفاعت کی آٹھویں قسم..... حضور ﷺ کی شفاعت اہل امت کے اہل کفار کے لئے ہوگی، جس کی وجہ سے وہ جہنم سے نکال لئے جائیں گے۔ میں شفاعت کے مصلحت جو ازاد دیتا ہوں اور ہیں۔ لیکن جنت ہے کہ اللہ دیتے کے دوزخ کے باوجود جو دوزخ اور مصلحت (شفاعت) کے منکر ہو گئے۔ یہ تو صحیح اور ہے۔ ان کی جہنم داخل ہوئی ہے۔ پھر علم کے یہ حدیث کی وجہ سے اس پر لائے۔ یہ ہیں۔ یہ شفاعت ظالم و ناجائز

اور طہین لاکھ نہ مل جاتی۔ حضور ﷺ صرف سے لڑ کاؤ، ہار جھڑو، بیوگا، صلوٰۃ اللہ و سہ ماہ غایہ۔

مختلف شفا ستوب سے متعلق مختلف احادیث

ابلی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت: ابن ابی جابر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روئے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرمت، کھان میں انعام، خطیب ہوں گا، ان کا نام ارمان کا شیخ ہو گا۔

انہیں بتا دیا کہ تمہاری والدہ کی مرضی ہے کہ تمہاری شادی کسی اور شخص سے ہو جائے۔ یہ سن کر تمہاری والدہ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے (والدہ محترمہ) کے کہنے پر عمل کروں گی۔ یہ سن کر تمہاری والدہ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے (والدہ محترمہ) کے کہنے پر عمل کروں گی۔ یہ سن کر تمہاری والدہ نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے (والدہ محترمہ) کے کہنے پر عمل کروں گی۔

کے پاس کی سی۔ شاہنشاہ کھنکس کو ملے کہ اس شخص کی ہمت سے خدا خوش ہوگا۔ اسے یہی مراد ہے۔ لہذا کفار و مشرکین جن پر خدا غضبناک ہوگا ان کی شقاوت نہیں کی جا سکتی۔ بخیرانہ روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اہل کفار کے لئے شقاوت فرمائی گئی تھے اور اہل مظلوم کے لئے اور جنتیں کے لئے اور جہنم کے لئے شقاوت فرمائی گئی تھیں۔

دیگر انبیاء کی شقاوت منہ احمد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اہل جنت اور اہل جہنم کو اللہ عزوجل گرد و جائے گا اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے اور اہل جہنم جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو (انہما) اس وقت سے ہوں گے اور شقاوت کریں گے۔ ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور اس میں کس کو تم جانتے ہو؟ (کہ وہ صاحب ایمان ہے اسے کمال اور لہذا وہ جنت کو نکالیں گے اور وہ جہنم کو نکالیں گے۔ پھر ان کو ایک نھر میں ڈال دیا جائے گا جس کو نھر اٹھائے کہتے ہیں۔ فرمایا: ان کو جلا ہو اور نھر کے کناروں پر گر جائے گا اور وہ شیشے کی مانند سفید ہو کر اٹھیں گے۔ اس کے بعد پھر شقاوت کریں گے اور ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور جس میں کو تم جانتے ہو کہ اس سکندر میں ایک قیرا ہوا بھی ایمان ہے اسے کمال دو۔ جس کو نکالیں گے اور لوگ جلدی جلدی اٹھیں گے اور شقاوت کریں گے۔ ان کو کہا جائے گا: جاؤ اور جس میں کو تم جانتے ہو کہ اس کے دل میں ایک دھنکی ہوا بھی ایمان ہے اسے کمال دو۔ پس وہ نکالیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب میں اپنے علم اور اپنی رحمت کے ساتھ نکالوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ پہلے کئے لوگوں سے کئی کتا: جاؤ اور لوگو نکالیں گے۔ ان کی گردنوں میں لکھ دیا کہ ان کو نکال دیا جائے گا اللہ کے آؤ اور گورہ۔ پھر وہ دست میں داخل ہوں گے اور وہاں ان کو جہنمیوں کے نام سے پکارا جائے گا۔ (۱۱) لام اللہ اللہ روایت میں منقول ہیں۔

عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی حدیث منہ احمد میں عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی جگہ پر نماز ادا کی آپ ﷺ کو قائلہ سکندر میان میں جگہ کی تھی۔ لیکن میں پر کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ آپ غائب ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھ کے لئے ہم سے بہتر اور سچائی اختیار فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی خیال میں نکلاں تھے کہ آپ کو کچھ کھدوے اللہ اکبر بند کی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو آگئے تھے کہ تم کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے ہمارے ہمارے اور میں آپ سے بلند کر کے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم ہی ان شاء اللہ آخرت میں میرے اصحاب ہو۔ اور اہل اللہ تعالیٰ نے مجھے جدا کرنا تھا، فرمایا: مجھ میں نے کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا لیکن اس کی کوئی خواہش اور سوال ضرور پورا کیا ہے۔ چنانچہ تو بھی اسے محمد کوئی سوال رہا۔ میں نے عرض کیا میرا سوال یہ ہے کہ تم قیامت سے ان مجھے میری امت کی شقاوت مل جائے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! شقاوت کیا ہے؟ فرمایا: میں عرض کروں گا یا اب! میں نے اپنی امت کے لئے حیرت پائی شقاوت رکھوائی تھی تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، پھر اللہ تعالیٰ جہنم سے میری امت کو نکال دیں گے اور جنت میں ڈال دیں گے۔ (۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا شقاوت کے منکر کو جواب ابن ابی الدنایہ شافعی بنی حنیبلہ کہتے ہیں میں لوگوں میں شقاوت کا تصور اب دلوں میں میرے سب سے شہرت پرندہ تھا حتیٰ کیا ایک مرتبہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ اور مجھ سے آواز کی بخشی آپ نے قصص بنی اسرائیل میں جہنم کا جہنم میں بیٹھنے کا ذکر فرمایا۔ لہذا کہ شقاوت کا ثبوت مان لیا جائے تو ان آپ سے معاملہ لازم آتا ہے۔ لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب رحمت فرمایا مے ظنی کیا تم نے آپ کو مجھ سے زیادہ قرآن و سنت کا پائے والا دیکھتے ہو یا تم سے زیادہ؟ اس پر کہہ دیا کہ میں وہ مشرکین سے متعلق ہیں۔ لیکن یہ (مسلمان) قوم ہیں، ان سے تم اور ہر آدمی سے ہیں، ان کی سزا ان کے لئے ہے بلکہ یہ جہنم سے نکال دیے جائیں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے کا کوئی بھی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اب میرے ہو جائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے شقاوت والی روایت سنی ہوئی۔ جب ہم قرآن کی یہ بات بھی قیامت کو رہے تھے۔

مطابق کیا جائے گا۔ بہت ترنہاؤں کی بات سنی جائے گی۔ سفارش کرواقول کی جائے گی۔ لڑائی میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا کہ رب امیری امت امیری امت! پروردگار فرمائیں گے جس کے دل میں اتنا شگفتگی بھی ایمان ہوا ہے جنہم سے نکال لو۔ (یہاں دلائی کو بھول ہو گئی ہے۔ بالآخر میں وہ درود و دعا ہو جائیں گا اور) محمد و نساء عرض کروں گا کہ کیا جائے گا؟ محمد اپنا سر اٹھاؤں گا اور بات کرنا تمہاری بات سنی جائے گی۔ سوال کرو تمہیں ملے گا۔ سفارش کرواقول کی جائے گی۔ فرمایا میں عرض کروں گا کہ رب امیری امت امیری امت! پروردگار فرمائیں گے جس کے دل میں اتنا شگفتگی بھی ایمان ہوا ہے جنہم سے نکال لو پیلے سے کم مقدار کے ساتھ۔ میں پھر چند درود ہو جائوں گا اور پیلے سے مشکل (محمد و نساء) عرض کروں گا کہ کیا جائے گا؟ محمد اپنا سر اٹھاؤں گا اور بات کرنا تمہاری بات سنی جائے گی۔ سفارش کرواقول کی جائے گی۔ فرمایا میں عرض کروں گا کہ رب امیری امت امیری امت! پروردگار فرمائیں گے جس کے دل میں اتنا شگفتگی بھی ایمان ہوا ہے جنہم سے نکال لو مزید پیلے سے کم مقدار کے ساتھ۔

شفاعت اور نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان حضور ﷺ کا اختیار منہ الامم میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

مجھے شفاعت اور باقی نصف امت کے جنت میں داخلہ کے درمیان القیاد یا کیا تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ زیادہ اہم اور زیادہ مفید ہے۔ کیونکہ تم نصیبین کو دیکھتے ہو انہیں جگہ دینا کا جواب دینے والوں اور دیکھتے ہو تم۔^(۱)

اسے محمد ہم حقے خوش کر دیں گے۔ صحیح مسلم میں عبداللہ رضی اللہ عنہ میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ میں العاصم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آیت ۳۰ سے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہِ لہٰوی میں عرض کرتے ہیں:

اے پروردگار! انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے سو میں تجھ سے میرا کہاؤں گا کہ میرا ہے اور جس نے میری تافرمانی کی تو تو شے ۱۱۱ محمدیان ہے۔

حضرت محمد علیہ السلام بارگاہِ لہٰوی میں عرض کرتے ہیں۔ اگر تو ان کو اپنے حق سے دھکے دے دے تو میں گمراہ کر دیتا ہوں (تیری تافرمانی ہے) اپنے حق کو غالب (اور) شکست دلا دے۔ ۱۱۲ حضرت نوح علیہ السلام بارگاہِ لہٰوی میں عرض کرتے ہیں۔ پروردگار! کسی کافر کو روکنا زمین پر رستا نہ دے۔ آپ ﷺ نے انبیاء کی یہ دعائیں پڑھیں تو اپنے ہاتھ اٹھانے لگے اٹھائے اور عرض کیا اے اللہ میری امت! اے اللہ میری امت!

اس نے جو آپ ﷺ کا اختیار دیا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا مجھ کے پاس جاؤ۔ بندہ اسب بوجھ جاتا ہے اس کے پاس جاؤ پھر چلا۔ کیا چھوڑیں راوی ہے؟ حضرت جبریل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور دعا پڑھ کر آپ ﷺ نے (وہی امت کے گمراہی کیلیت کا) جواب مرحمت فرمایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے پروردگار عزوجل کو فرمایا: پروردگار اس کے کھڑا اسب بوجھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبریل! تم سے پاس جاؤ اور انہیں جنتی امت کے پاس میں تم کو رکھتی کروں گی۔ اور حقے جو تکلیف دہوئے دیں گے۔

ایک دفعہ کا قصہ۔ پہلی میں حضرت عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دفعہ کے ہوا وہی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم لوگوں نے اپنی ساریاں ادا کرنے پر آمادہ ہیں۔ اس وقت جس نے پاس اہم یاد ہے جس سے متوجہ اور پتہ نہ دیکھیں اور وہ نزدیک کوئی نہیں تھا۔ لیکن جب ہم نکلے اس وقت اس سے زیادہ محبوب شخصیت ہوا۔ سے نزدیک اور کوئی نہیں تھی۔ (یہ نظری حالت میں آئے تھے

اور اسلام سے مشرف ہو کر نکلے دھنقان اللہ! ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کا سوال نہیں کیا؟ حضور ﷺ یہ سوال سن کر غصے سے دوڑ فرمایا اللہ کے پاس تمہاری عبادت کا ہر ماہ دو سو سیسار کی بادشاہت سے افضل ہے۔ اللہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا کہ اس کی کوئی ایک ضرورت اور عطا کی ہے۔ پس کسی نے دنیا کو اختیار فرمایا اور وہ ان کو مل گئی۔ کسی نے اپنی قوم پر ہوا کی ان کی تفریق کی وجہ سے اور وہ قوم ہلک کر دی گئی۔ لیکن اللہ نے مجھے میری مراد ہی تو میں نے اس کو قیامت کے دن کے لئے اللہ کے پاس اللہ رکھا تا کہ قیامت میں اپنی امت کی شفاعت کر سکوں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ غریب لانا اور غریب اللہ سے روایت ہے۔

شفاعت کے اہل انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء ہوں گے..... حافظ ابو یعلیٰ اپنی سند کے ساتھ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن تین اشخاص شفاعت کریں گے مانیا، پھر ملہ، پھر شہداء۔^(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت..... ابو بکر صخر اور حضرت علیہ رضی اللہ عنہ نے زید الداری، عمرو بن ماسم کے واسطے سے حرب بن الشرح لمز اور حضرت علیہ رضی اللہ عنہ سے ہیں میں سے ابو بکر صخر بن علی سے کہا: یہ کون سی شفاعت ہے جس کا اہل عراق ذکر کرتے ہیں؟ کیا یہ برحق ہے؟ میں نے جواباً کوئی شفاعت؟ کیا حضور ﷺ کی شفاعت۔ فرمایا اللہ کی قسم یہ برحق ہے۔ اللہ! مجھے میرے بچا محمد بن علی بن ابی طالب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں کا حق یہ ہے کہ وہ گناہوں سے مل فرمائیں گے۔ اے محمد! کیا تم باقی میں ہوں؟ میں عرض کروں گا کہ ہر گناہ میں باقی ہوں۔^(۲)

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ آئی ہے۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت..... ابن ابی الدنا میں حضرت عوف بن مالک لاہجی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مات کویر سے پاس پورہ گاؤں کی طرف سے ایک آنے والا آ رہا اس نے مجھے استہوارہ یا کو میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا حق مل جائے۔ چنانچہ میں نے شفاعت کو پسند کر لیا۔ بعد میں یہ کہہ کر ام رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ہم آپ کو اللہ کا اور اپنی رفاقت کا واسطہ دیتے ہیں کہ آپ ہمیں اپنے اہل شفاعت میں کر لیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: میں حاضر ہوں تو گولہ پاتا ہوں کہ میری شفاعت میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھتا ہو۔^(۳)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی روایت..... مستند احمد میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو یہادہ سے اور فخری نماز اور فرائض فرمایا گئے۔ جب سورج چڑھا تو آپ چلے گئے۔ پھر بھی بیٹھے رہے حتیٰ کہ طہر کی نماز اور اس کی پھر صبح اور مغرب کی نماز اور اس کی کسی نماز کے درمیان آپ نے بات چیت نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ آخری طہر کی نماز اور نماز۔ پھر اپنے اہل ذات کی طرف چلے گئے۔ لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے کون نہیں پوچھتے کہ آپ کا یہ حال ہے؟ آپ نے وہ کام کیا ہو پہلے بھی نہیں فرمایا۔ حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں آج مجھ پر وہ سب چھوٹ گیا کیا جو انہیں آئندہ ہوئے والا ہے۔ اور وہ جو آخرت میں پیش آئے گا۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں ہر مومن

آخر میں سب لوایہ علی حدیث ان میں شریع فرمائی گئے، لوگوں کے لئے لازم کردہ اسی طرح (ایک میدان میں باہر گئے، حتیٰ کہ لوگ (اختلاف کرتے کرتے سب تھکے جا میں گئے کہ انہوں نے آدم علیہ السلام سے پاس آئی گئے۔ پہلے سب لوگوں کو ڈال رکھی ہوگی، لوگ انہیں کے آگے آئے۔ علیہ السلام نے آپ کو بلایا، اللہ نے ایک خلیفہ فرمایا، سب اپنے پروردگار کے پاس اور فی شفاعت کردہ تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام فرما میں گئے جو تمہارا اہل بیت ہے، تم میرے ساتھ مل کر جنت آ رہے ہو، لہذا تمہارے دوسرے باپ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جا کر فرمایا اے علی بن عبد اللہ نے آدم کو بلایا اور قاتلہ اور ہمارا کیمبر اور قاتلہ اور ان لوگوں میں خلیفہ فرمایا۔ (حدیث الیوم ص ۷۳)

آتا چاہتا ہوں اور اس کا بھل کھانا چاہتا ہوں۔ پھر درگاہ فرمایا میں نے تو اپنا عہد پورا کر دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا پھر درگاہ راہیں اپنا عہد پورا کر دے چاہوں کہ آپ سے پھر کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو اس دوسرے درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہاں پہنچ کر وہ ایک تیسرے درخت کو دیکھے گا تو پھر بھل اسے گا اور اس کے کچھ پیارے مجھے صرف اس درخت کے قریب کر لیا۔ ستہ کہ اس کے سامنے میں آ جاؤں اور اس کا بھل کھائوں۔ پھر درگاہ فرمایا میں نے تو اپنا عہد پورا کر دے کہ اس کے علاوہ کوئی سوال نہ کرے گا۔ بندہ کہے گا پھر درگاہ راہیں اپنا عہد پورا کر دے چاہوں کہ آپ سے پھر کچھ سوال نہیں کروں گا۔ لہذا اس کو اس تیسرے درخت کے قریب کر دیا جائے گا۔ وہاں دو لوگوں کی جماعت دیکھیں گا ان کی آواز میں سے گا پھر پھر پھر سے گا پھر درگاہ مجھے میں جنت میں داخل کر لیا۔^(۱)

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کا اختلاف یہ ہوا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو جنت میں داخل کر کے پناہ بخشی جنت اور اس کے مثل ایک اور جنت دی گئی جانے کی لیکن دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس کو جنت میں داخل کر کے دینے کے مثل جنت اور پھر اس کے مثل اور چھتیں عطا کر دی جائیں گی۔

(ترمذی رحمہ اللہ)

دوسرے صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔۔۔ منداہم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہو گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ابو ہریرہؓ کا اپنے نبی خاں تھا کہ اس حدیث کے متعلق پوچھنے والا تم سے زیادہ آئے اور کوئی نہیں ہو گا کیونکہ میں حدیث میں تمہاری حرص اور تمہارے شوق کو دیکھ چکا تھا۔ (جان لو کہ اقیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہو گا جس نے انعام کے ساتھ لالہ لالہ کہا ہو۔)^(۲)

روایت صحیح الاسناد ہے، شیخین رحمۃ اللہ علیہ کی تشریح کا یہ پوری بات ہے۔

حج میں حضرت علاء الدین سیار کے طریق سے منقول ہے: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں فرمایا: حاضرین جب چلے گا اسی سے پار ہو جائیں گے اور ان کو اطمینان ہو جائے گا کہ وہ نہات پاگئے ہیں تو اس وقت حق پر قائم رہنے میں اہم سے زیادہ سخت ہوں گے۔ کیونکہ ان پر ظاہر ہو چکا ہو گا کہ (دو خود نہات پاگئے ہیں اور ان کے بھائی جہنم میں ہیں۔ وہ کھینکے کے پیادہ ہمارے بھائی جو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کرتے تھے، ہمارے ساتھ قرآن پڑھتے تھے، ان کو جہنم سے نکال دیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جاؤ اور میں نے ان کو اس اور ہر ایمان پاؤ اس کو جہنم سے نکال لو۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم چاہو یہ آیت پڑھ سکتے ہو: ترجمہ خدا کسی کی ذرا بھی حق غلطی نہیں کرتا اور اگر نیکی (کی) ہوگی تو اس کو وہ چند کرونگا اور اپنے پاس سے اجر عظیم دے گا۔

(۱۰۰۰ احادیث)

پھر آئے حضور ﷺ کی روایت نقل کرتے ہوئے فرمایا

اللہ تعالیٰ فرمایا میں نے اپنے ملائکہ شفاعت کر چکے اور عاقلین شفاعت کر چکے، اب اور احمقین کے سوا کوئی نہیں بچا۔ میں اللہ تعالیٰ ایک لمحہ بھی نہیں دے سکتا جس کے اور ایسی قوم کو نکالتا دین کے جنہوں نے ایسی کوئی ایک عمل نہ کیا ہو گا۔ وہ لوگ جو بچے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نہ تو جنت سے نہ پری نہیں میں سے ایک نہیں میں ان میں سے جس کا نام نہیں لیا ہے۔ وہ اس میں ہیں تو جہنم انہیں سے جہنم پادش سے سزا ہے میں خود نہ آتی ہے ہمارا میں سے سو قریب کی طرح تک اور جو کر لیں گے۔ ان کی گزشتہ میں وہ ہوں گے جس کی یہ سے اہل جنت ان کو بچانے میں سے اور ان کو "مقاہد" کہیں گے جہنم اللہ کے آواز کو وہ اس سے بھی معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے عمل کی سے جو انہوں سے پادشہ بطریق خیر سے جو انہوں نے آئے ہیں جہنم میں داخل فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو فرمائیں گے جنت میں داخل ہو جاؤ جو تم کو بخود

تہا رہے ہے۔ یہ کہیں گے پروردگار اس سے افضل اور کیا شیروانی ہے اتوں ہم کو وہ چھوٹا دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو ملنا نہیں کیا۔ ان کو کیا جانے گا میرے پاس اس سے کہیں زیادہ افضل ہے۔ وہ عرض کریں گے: پروردگار! اس سے افضل دو کیا چیز ہے؟ پروردگار فرمائیں گے: میری رضا۔ آج کے بعد میں تم سے کسی کا راضی نہیں ہوں گا۔

قیامت کے دن مومنین شفاعت کریں گے سوائے لعنت کرنے والوں کے۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں عرض کروں گا یا رب میری امت میں سے جو افراد جہنم میں پڑے ہیں ان کے بارے میں میری شفاعت قبول کیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: ہاں جہنم سے جس شخص کو کمال لومہ کے دل میں دو تہائی دینا ایمان ہو یا نصف دینا، یا ایک تہائی دینا یا پور تہائی دینا، حتیٰ کہ میں کے دل میں دو تہائی بھی ایمان ہو اس کو بھی کمال لومہ ملے گا جس نے بھی بھی کوئی نیکی کی ہو اس کو بھی کمال لومہ پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی کوئی شخص عبادت بیچے گا جو شفاعت نہ کر سکے۔ سوائے لعنت کرنے والے کے۔ وہ شفاعت نہیں کر سکے گا۔ (اس حدیث کی رحمت اس قدر ہے جہاں ہوگی کہ) جہنم میں شیطان بھی آس گا لے گا کہ شاید میری شفاعت بھی ہو جائے۔ حتیٰ کہ جب کوئی بھی (مسلمان) شفاعت کرنے سے باقی نہ رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں ارمہ المؤمنین بنی کہوں گا۔ جس جہنم سے اس قدر افراد نکالے جائیں گے کہ ان کا شمار خدا کے سوا کسی نہ ہوگا۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہونگے ہوں گے۔ ان کو جنت کے دروازے پر ایک نہر میں داخل دیا جائے گا۔ جس کو نہر پہنچاؤ کہا جاتا ہے۔ وہ اس میں ایسے پرورش پائیں گے جیسے سیلاب کے پانی میں ہری بھری گھاس اچھی ہے۔^(۱۱)

ابن ابی اللہ نے اس کو روایت کیا ہے۔

حافظ ابو ہللی اہل سنہ کے ساتھ حضرت اہل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب میں کوئی شخص نکال دیا جائیگا۔ مومنین کا ان پرستہ گزراؤ گا کوئی جہنمی کسی مومن کو دیکھ کر پچھانے گا تو اس کے لیے گاہے نکال دو اور ان پر کر جب اتنے مجھ سے نکال دیا جنت میں۔ وہ بھی جنتی گا اور کیا حقے وہ ان پانچوں ہے جب میں نے حقے۔ پھر پھر انہیں فرمایا اس طرح وہ اپنے احباب سے نکلائے گا۔ مومن کو یاد آئے گا اور اس کو پچھانے لگا اور پروردگار کے پاس اس کی شفاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے۔^(۱۲)

معصوم رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی روایت میں ضعف ہے۔

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن لوگ صف در صف کھڑے ہو جائیں گے۔ (حدیث کے ایک راوی ابن عمر کہتے ہیں یہ مومنین ہوں گے۔) پھر کوئی جہنمی کسی جنتی پر سے گزے گا تو کہے گا: نکال دیا جنت میں۔ وہ بھی جنتی پانچوں ہے تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے حقے پانی دیا تھا۔ پس وہ جنتی اس کے لیے شفاعت کرے گا۔ اسی طرح ایک آدمی دوسرے کے پاس سے گزے گا اور اس کو کہے گا: کیا حقے وہ دن پانچوں ہے میں نے حقے مانگے تھے تو نے پانی دیا تھا۔ پس وہ جنتی اس کے لیے شفاعت کرے گا۔ کوئی دوسرے کے پاس سے گزے گا اور اس کو کہے گا: حقے تو نے مجھ سے مانگے تھے تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے حقے دیا تھا۔ پس وہ جنتی اس کے لیے شفاعت کرے گا۔^(۱۳)

مومنین کی اپنے اہل و عیال کے لیے شفاعت بعض علماء نے نقل کیا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے صوبہ زبور میں نکسا ہے میں اپنے زبید بندگان کو قیامت کے دن کہوں گا: اے میرے بندو! میں نے دنیا کو تم سے دو اس لیے نہیں رکھا تھا کہ تم میرے زور ایک ہے رقت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج تم اپنا پروردگار اہل قبول کر لو۔۔۔ لہذا مومنوں میں تم کو جہنم سے تمہارا جس موت کرتے تھے، اب کسی نے تمہاری کوئی حاجت دوائی کی اب کسی نے تمہاری نصیحت کا دواغ کیا، اب کسی نے میری رضا کے لیے تم کو نکالا ہے ایک لقمہ کھلا دیا جس پر اپنے گھٹس کا ہاتھ پکڑا اور اسے جنت میں داخل کر لو۔ ترمذی اور بیہقی میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میری امت کے بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ ان میں سے ایک شخص میری چہری جماعت کی شفاعت کرے گا۔ میں وہ چہری جماعت اس کی

ہیں یہ لوگ ایک عرصہ تک اسی امید و حکم کی حالت میں رہیں گے کہ ہر دور کا جن پر ملوں اور جن کو ملے گا ان کو کفر مانے کا کھڑے ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔ جس نے تم کو تلاش رہا ہے۔

امام باکلی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ من الخلدات میں غفلت سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اسباب الامر الخیر وہ لوگ ہیں جن کی نیکیاں اور بد اعمالیاں جوشیں۔ ان کو ایک نہر لے چا جائے جس کو کفر و نفاق کہتے ہیں۔ اس نہر کی مٹی وہیں کفر و نفاق کی ہوگی۔ اس کے کنارے کفر کے سرکشوں کے ہوں گے۔ جن پر موتی جڑے ہوں گے۔ وہ اس میں غسل کریں گے۔ جس سے ان کے سینوں پر بجلی علیہ فی ظاہر ہوگی۔ وہ بد اعمال غسل کریں گے اور ان کی سفیدی بڑھ جائے گی۔ پھر ان کو کھاجانے کا تم جو چاہا اپنی خواہشات کا اظہار کرو۔ وہ اپنی خواہشات تابعی گئے۔ ان کو کھاجانے کا جو تم لے گا وہ اس سے ستر چھانڈ کر دو یا جاتا ہے۔ لوگ مسالین اذہب ہوں گے۔^(۱۱)

معتقدہ اور فائدہ اعلیٰ صاحبان کثرت اللہ علیہ فرماتے ہیں اصحاب الاطراف کے تعلق کی اجازت دلا دی گئی میں یقیناً ان میں سے ضعیف ہے۔ صہبہ

[illegible][illegible]

فرشتے ان لوگوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ ان میں نشانات کو کھانے پر قادر نہ ہوگی۔ وہ جنم سے کوئلہ جو کفر نفس کے بحرِ امل پر ہے۔

جب اللہ تعالیٰ فیصلہ سے فارغ ہو جائیں گے تو ہر ایک شخص جنہم کی طرف منہ کیے ہوئی رہ جائے گا وہ منہ پھرنے پر قادر نہ ہو سکے گا وہ پتھر سے کاچہ ہو گا اور کھجے جنہم کی (آنکھیں باہر آ رہی ہیں۔ اس کی خوش بگھونٹا ہے۔ وہ دہی ہے۔ میرا چہرہ جنہم سے پیچیدہ ہے۔ وہ مسلسل اللہ تعالیٰ پر کھڑے ہے۔)

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔ اگر تیرے سوال پر کاروبار جائے، کچھ ہو تو سوال انہیں کرے گا کہ وہ کہے گا تیرے عزت کی قسم اللہ تعالیٰ کی۔ سوال نہ کروں۔

کہ جس ایک کاج و جنم سے کچھ دیا جائے گا۔ لیکن یہ وہ سوال کہ جس کا جواب اچھے جنت کے اور ذلت کے اور قریب کر دے۔ اس کے ساتھ تعالیٰ فرما کہ جس کے قے نہیں کہہ کر۔ اور وہی سوال نہ کرے کہ۔ بعد اس کے کہ جنت کی عزت کی قدر اس کی سوال نہ کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے بہت سے مہربان میں نے سب دیا۔ کوئی سوال نہ کرے گا اور پھر اس کو آپ لائق کے قریب کر دیا جائے گا۔ اور جنت میں جس کی بہائیں دیکھے گا تو کچھ دوسرے کو تو اس سے کہے گا۔ جس کے پاس۔ اچھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ فرما میں نے تم نے نہیں کہا تھا کہ کوئی سوال نہ کرے۔ اب ابھی آج انہوں نے تم سے کہہ دیا ہے۔ بعد اس کے کہ آپ لائق اچھے جنت میں سب سے بد جنت نے فرمایا اس کو مسلسل اللہ پکارا ہے کہ جی اللہ جان نہیں ہے۔ جب اللہ عزوجل اس کو دیکھ کر غصہ (جی بکرا) میں سے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ جب وہ اس کو جانے کے تو اس سے کہہ دیا جائے گا کہ اپنی غرائز کو اٹھا کر دے۔ اور اٹھا کر دے گا۔ اسے پکارا جائے گا کہ ہاتھ پیر اور خواہش نہ کر۔ وہ پھر اپنی خواہشات مانے گا۔ حتیٰ کہ اس کی خواہش اور خواہشات قلم ہو جائیں گی۔ جب اس کو کہا جائے گا کہ جی بے رحمی اور اس جتنا حق یہ عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ حدیث سناتے وقت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث تم تک ماٹھ ہو جو جیسے لیکن کہیں بھی یہاں نے انکار نہیں فرمایا۔ صرف یہ فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے آخری الفاظ یہ سنے تھے کہ یہ وہ اس سے جس کو نہ یاد دیا جاتا ہے۔ بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ اور اس جتنا اور عطا کر دیا ہے۔ کے الفاظ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ شخص جنت میں داخل ہونے والوں میں سے آخری ترین شخص ہوگا (میں کا یا مزارا ہوگا)۔

اس روایات میں آیا ہے جیسا کہ اس میں گزر چکا اس شخص کا جہنم سے نکلنے کے بعد جنت میں داخل نہیں ہوا۔ ہر مرد میں ایک اور جنت کے پاس فرما کر دیا گا اور ہر مرد جنت پہلے والے سے دیکھا ہوگا۔ اسی طرح امام مسلم نے اس حدیث علیہ السلام سے بھی روایت کیا ہے۔^(۱)

سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والا شخص عثمان بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے سلسلہ سند کے ساتھ حضرت محمد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

سب سے آخر میں جہنم سے نکلنے والے شخص کو میں بتا دوں۔ وہی سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا ہوگا۔ وہ شخص جہنم سے نکلنے کے ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرما کر دے گا۔ جہنم میں داخل ہو جا۔ وہ جنت کے پاس آن کر خیال کرے گا کہ جنت تو اب تک میری جگہ ہوئی لہذا وہ لوٹ کر پھر دیکھے۔ اس آئے گا اور عرض کرے گا کہ وہاں جنت کو میں پھر دیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو فرما کر دے گا: جہنم میں داخل ہو جا۔ جس سے نکلے دیکھا وہاں کے اس شخص جنت عطا کی جاتی ہے۔ وہ میرے میں عرض کرے گا کہ آپ آپ باوجود کہ جنت سے نکل کر آیا ہے۔ جی۔

روای حضرت محمد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ دیکھا کہ آپ اس قدر رفتے کہ آپ کی آواز جہاد کا ظہور ہو گئی۔ یہ شخص جنت میں سب سے آخری جہنم والا ہوگا۔^(۲)

فصل

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "المناہج" میں لکھا کہ "اور خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غریب طریق کے ساتھ عبد الملک بن اہلم سے روایت کی ہے جیسا کہ۔ من نا فخری سنہ کے ساتھ حضرت محمد اللہ بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص جہنم کا ایک فرد ہوگا۔ اس کو پیچھے ہی کہا جائے گا۔ وہی جنت میں جسے جہنم کے پاس جہنمی خبر ہے اس سے سوال کرے کہ یا کوئی مخلوق میں سے رہتی ہے؟

جس کو دیکھ کر کیا ہے اس کو کھڑا کر دیں گے۔ پھر وہ فرما دیں گے: اے میرے بندے! اپنے غمگین اور پائے آرام کو کھینچو اور عرض کر کے گناہ پر دوبارہ لو! انتہائی برا حکمت ہے اور یہی اس کا سبب ہے۔ پھر وہ فرمایا کہ: اے اس کو دوبارہ اس کے گناہ سے پرہیز کرنے کے لیے دیکھو اور دیکھو! مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی کہ آپ مجھے ایک مرتبہ نکال کر دوبارہ اس میں جھکھ لے گے۔ پھر وہ فرمایا کہ: اے اس کو چھوڑ دو۔^(۱)

ان تمام حکم کی روایت میں مندرجہ ذیل ہے۔

مسندوں کے نکلنے کے بعد کافروں کے ساتھ پیش آنے والے احوال..... جب اہل حیات جنہم سے قتال لئے جائیں گے ہر طرف کافروں میں مروجہ ہوئی کہ وہ اس سرسبز دنیا کے پھینے پھرائی ہوئے سونے کی لوگ نظارے سے نکالے جائیں گے۔ (احادیث نمبر ۱۳) ان کے لئے کوئی جائے عذاب نہ ہوگی بلکہ اسی آگ کے کھانے میں ہمیشہ رہے رہیں گے۔ یہ لوگ اہل حق کے جن کفر آئے ان کے عیسائی کہہ رہا تھا کہ اہل حق ہمیشہ کے لئے جہنم کا عظیم ماحول بن جائیں گے۔ اور جو شخص خدا اس کے خوشی کی خاطر مقرر کرے گا تو ایسوں کے لئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں گئے۔ یہاں تک کہ جب یہ لوگ (دونوں) کیلے لیں گے جن کا کائنات سے دور کیا جاتا ہے وہ ان کو عذاب ہو جائے گا کہ وہ کس کے کفر اور جہنم کا کھانا ہے۔

نیز فرمان الہی ہے: ہر ملک خدا نے کفاروں پر نعمت کی جلاوطن کے لئے (جہنم) آنا جس قدر تم بھی چاہو میں ابداناً اور جاناً تم سے تم کو
 دے گا میں تم سے نہ دوں گا۔

فرہنگ انجی ہے جو لوگ کافر ہوئے اور عظیم کرتے رہے ان کو جنت والا جہنم دونوں انہیں رستہ دکھائے گا ہاں روزِ قیامت جس میں وہ بیٹھ (بیٹھے) ہوں گے اور یہ (رستہ) انھیں دکھائے گا۔ (شہ، ۱۶۸-۱۶۹)

[illegible][illegible][illegible][illegible]

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، روزہ رکھے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے۔ فی سبیل اللہ ہجرت کی ہو یا اپنی جائے پیش میں بیٹھا ہو۔
 انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خبر دیں؟ فرمایا: جنت میں سو درجہ جات ہیں۔ اللہ نے وہ اپنے راستے کے چھابڑوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ ہر درجہ میں آسمان کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ اور جب بھی تم اللہ سے سوال کرو، جنت الفردوس کا سوال کرو، کیونکہ وہ جنت کا سچا ہی نیا اور جنت کا سب سے بالائی درجہ ہے۔ اس کے اوپر عرش برحق ہے۔ وہی سے جنت کی تمام نہریں پھوٹی ہیں۔
 امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے ہم معنی حدیث روایت فرمائی ہے۔^(۱۱)

فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بلند درجہ ہے۔ نماز اور روزہ اللہ کی مغفرت کا سبب ہیں

ابو اسحاق اطرمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند کے ساتھ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
 جس شخص نے یہ پانچ نمازیں قائم کیں، دو رمضان کے روزے رکھے (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں بھول گیا کہ آپ نے زکوٰۃ کا ذکر کیا یا نہیں تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔ ہجرت کرے یا نہیں بیٹھا رہے جہاں اس کی ماں نے اس کو ختم دیا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اس نکل کر لوگوں کو بتاؤں؟ فرمایا: چھوڑو! نہیں مل کر لے لے۔ بے قلب جنت میں سو درجہ جات ہیں۔ ہر درجہ میں آسمان کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان جتنا فاصلہ ہے۔ اس میں سب سے اعلیٰ درجہ فردوس ہے۔ اسی پر عرش خداوندی ہے۔ یہ جنت کا بالکل درمیانی حصہ ہے۔ اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں۔ جس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔
 اسی طرح امام جریری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند کے ساتھ روایت کی ہے۔ ابو امامہ ثنی بن جابرؓ نے بھی اس کو مختصر روایت کیا ہے۔^(۱۲)

جنت کی نہریں فردوس سے پھوٹی ہیں

مسند احمد میں معاذ بن اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے سورہے ہیں۔ ہر سورہہ میں آسمان و زمین کے درمیان سو سال کی مسافت ہے۔^(۱۳)
 ابن معین فرماتے ہیں: آسمان و زمین کے درمیان چھٹی مسافت کے بعد جنت کے سورہے ہیں اور سورہہ کا درمیانی فاصلہ ہے۔ فردوس بن میں سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں۔ عرش اس کے اوپر ہے۔ جس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔
 مسند ابن ماجہ میں فرماتے ہیں ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ فردوس کی کھدائی حضرت گنبد بناریٰ جنت میں ہی ممکن ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس کا وسطا ہر بلائی حصہ گنبد کی چلی پر چکی ہوتا ہے۔

جنت کے درجہ جات متفاوت ہیں لیکن ان کے تفاوت کی مقدار کا اللہ ہی کو علم ہے۔ ابو بکر بن ابی (ابو داؤد) نے مسند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے سورہے جات ہیں۔ ہر سورہہ میں آسمان و زمین کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔^(۱۴)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اس میں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا ذکر ہے۔^(۱) اور اس کے حقیقی امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جس جگہ کا نظم ماکر فرمایا ہے۔ لہذا سو سال کی روایت زیادہ جامع ہے۔

عالمہ اور بعض نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت کے سو درجات ہیں۔ اگر اس واسطے جہاں والے ایک ہی درجہ میں آجائیں تو وہ ان کے لئے کافی اور متبوع ہو جائے گا۔^(۲) امام ترمذی اور امام احمدی رحمۃ اللہ عنہ نے بھی اس کو روایت کر دیا ہے۔

اہل جنت میں سے اونی اور اونی جنتی کے لئے نفوس کا بیان فرمایا اہل جنت میں (جہاں) آگاہی کے کثرت سے نعمت اور عظیم (الشان) سلطنت دیکھو گے۔

(سورۃ قمر: ۷۰)

پہلے مطلق علیہ صریح میں لڑ چکا ہے کہ جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے انھیں کو کہا جائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا جنتی جنت اور اس کے بھی اس شکل مزید یہی جائے۔^(۳)

مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اہل جنت میں سب سے کم درجے والا شخص وہ ہوگا جو اپنے باپا کی نعمت و آسائش، عظم و خدمت اور سخت سرج و کر ہزار سال کی مسافت سے ہی ایک لنگہ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت اور انھیں وہ ہوگا جو شیخ و شام اللہ کے درجہ کا مستحق ہوگا۔^(۴) لہذا آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی: کسی کارکن سے اس نور و رحمت سے مدد دینی اور ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کے خود چار ہوں گے۔

(انعام: ۱۲۷-۱۲۸)

مسند احمد میں ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل جنت میں سب سے کم مرتبہ والا بھی وہ شخص ہوگا جو اپنی سلطنت کو دو ہزار سال کی مسافت سے بھی یوں آئیے گا جیسے قریب سے دیکھ دیا ہے۔ وہ اپنی اور ان کے عظم و خدمت کو نبوی دیکھے گا۔ اور اہل جنت میں سب سے زیادہ مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو پروردگار و مہربان اللہ کا درجہ رکھے گا۔^(۵)

مسلم اور ابی میں سفیان بن عیینہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رب! مجھے اہل جنت میں سب سے کم درجے والا شخص بتائیے۔ فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم درجے والا شخص وہ ہوگا جو اپنے باپا کی نعمت و آسائش، عظم و خدمت اور سخت سرج و کر ہزار سال کی مسافت سے ہی ایک لنگہ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت اور انھیں وہ ہوگا جو شیخ و شام اللہ کے درجہ کا مستحق ہوگا۔^(۶) لہذا آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی: کسی کارکن سے اس نور و رحمت سے مدد دینی اور ہوں گے (اور) اپنے پروردگار کے خود چار ہوں گے۔^(۷)

مسند احمد میں ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم درجے والا بھی وہ شخص ہوگا جو اپنے باپا کی نعمت و آسائش، عظم و خدمت اور سخت سرج و کر ہزار سال کی مسافت سے ہی ایک لنگہ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت اور انھیں وہ ہوگا جو شیخ و شام اللہ کے درجہ کا مستحق ہوگا۔^(۸)

(سورۃ قمر: ۷۰)

لیکن میں نے سب سے کم درجے والا شخص بتائیے۔ فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم درجے والا شخص وہ ہوگا جو اپنے باپا کی نعمت و آسائش، عظم و خدمت اور سخت سرج و کر ہزار سال کی مسافت سے ہی ایک لنگہ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت اور انھیں وہ ہوگا جو شیخ و شام اللہ کے درجہ کا مستحق ہوگا۔^(۹)

مسند احمد میں ہی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم درجے والا بھی وہ شخص ہوگا جو اپنے باپا کی نعمت و آسائش، عظم و خدمت اور سخت سرج و کر ہزار سال کی مسافت سے ہی ایک لنگہ اور اللہ کے ہاں سب سے زیادہ عزت و کرامت اور انھیں وہ ہوگا جو شیخ و شام اللہ کے درجہ کا مستحق ہوگا۔^(۱۰)

بشر کے ان پران کو خیال رکھ کر بھی نہیں گزرا۔ اللہ تعالیٰ کو کتاب میں بھی اس کا صدق ہے لہٰذا ان کی ہے: کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کبھی انھوں کی عذاب کا چھ کر بھی گئی ہے یہ یہ ان کی مال کا حصہ ہے، جو دہرے تھے۔

(سورۃ بقرہ: ۲۵۷)

سورۃ اہم میں ہے حضرت اہل بن سعد بنی اندلس فرماتے ہیں کہ جس رسول اللہ ﷺ نے جس میں حاضر ہوا، جس میں ہجرت کی سعادت جانی جاری تھیں، جن کی کفر میں آچھٹے فرمایا:

ترجمہ: "چیزیں ہیں جو کسی کا گھر تھے، انھیں نہ دے کی کان سے تھیں بلکہ کسی بشر کے دن پران کو خیال رکھ کر بھی نہیں گزرا۔" (۱) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہی کی عذاب فرمائی ان کے ہونڈو چھوڑا۔" (۲) ہنگامہ: "چہ ہوا اور کوہ" چہ ہوا اور کوہ کو خوف اور امید سے بکا رہے ہیں اور جو اس ام نے نہ دیا ہے اس میں سے فریاد کرتے ہیں۔ کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے لئے کبھی آگھوں کی عذاب کا چھ کر بھی گئی ہے یہ ان کی مال کا حصہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

(سورۃ بقرہ: ۲۵۷)

۱۰۰ اسم نے ہدیٰ بن معروف سے اس کو روایت فرمایا ہے۔

جنت کے پلاخانوں، ان کی بلندی، کثرت کی اور فراخی کا ذکر

اللہ پاک ہمیں ان کی سکونت بخشے

فرمایا ہے: لیکن ہوا میں آچھ ہوا سے آدھے ہیں ان کے لئے دے آچھ ہیں بن کے اور ہونا دے بنے ہا ہے ہیں (اور) ان کے نیچے نہیں رہے ہیں (۱) یہ خدا کا وہ ہے خدا دے کے خلاف نہیں کرتا۔

(سورۃ زمر: ۲۰)

مردن اہم ہے: "یہ سی و نو کو ان کے اہل ان کے سب دمنہ دہلے گا اور دو لمبی سے بلا خانوں میں بیٹھے ہوں گے۔" (سورۃ صافات: ۱۷)

سکینہ میں حضرت ابوسید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت اپنے اہل سے کراں۔ (۲) خدا کا وہ ہے جس میں انھیں کے مجھے حق شرع و مہرب سے اپنے اور حجازوں کو کھینچے ہو یہ عذاب اہل جنت کے درجہ کے خلاف ہے۔ (۳) ہاگا لوگوں نے فرمایا: "یہ رسول اللہ ﷺ کی (۴) انسانی دنیا کے لئے ہوں گی، جن میں کوئی ہوا نہیں پہنچے گئے فرمایا نہیں: "اس کی اس کی اس کے اہل میں ہوا کی چلا ہے لیا لیا لیا کی منزل ہوں گی، اور ان کے علاوہ ان لوگوں کی بھی منزل ہوں گی، اور اللہ پر ایمان لائے اور سولوں کی تھری کی۔" (۵)

میں میں اہل رضی اللہ عنہ بن سید سے مروی، چاہے سورۃ اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت: "کی میں ایک دوسرے میں دیکھیں گے جیسے تو: "ہاں کفائی میں دہرے اور سارے چکے ہونے شروع کرنا کھینچے ہو۔" (۶)

سند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اہل جنت: "ہاں میں ایک دوسرے میں دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق میں گہرے اور کھینچے ہوئے مندرے کو دیکھتے ہو۔" یہ ان کے درمیان درجہ کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا لوگوں نے فرمایا: "یہ رسول اللہ ﷺ کی (۷) انسانی دنیا کے لئے ہوں گی، جن میں کوئی ہوا نہیں پہنچے گئے فرمایا نہیں: "اس کی اس کی اس کے اہل میں ہوا کی چلا ہے لیا لیا لیا کی منزل ہوں گی، اور ان کے علاوہ ان لوگوں کی بھی منزل ہوں گی، اور اللہ پر ایمان لائے اور سولوں کی تھری کی۔" (۸)

یہ روایت: "مردن کی عذاب اللہ کی شراب پر پوری ہے۔" (۹)

اللہ کے لئے آج میں عبادت دیکھنے والوں کے عبادت... سند احمد میں حضرت ابوسید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

اللہ جلّٰوہ فرمایا:

انہ سے لئے آج میں بہت، کچھ والوں کے جنت میں بالا فائز ہیں انہیں جسے مشرقی یا مغرب میں طلع ہونے والا ستارہ ہو چکا جائے گا۔ لیکن لوگ ہیں انہا پر جانے کا جاننے کے لئے انہیں میں بہت رکھتے تھے۔^(۱۱)
ابو حذیفہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے عرفہ فاعل کرتے ہیں کہ اہل علیین کو اور سرے چلتی ہیں دیکھیں گے جیسے آسمان کے آبی بحر ستار دیکھو چاہئے اور انہ کو اور عمرانی میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہما اور فرمایا۔

جنت میں سب سے اعلیٰ ترین مرتبہ "سین" میں حضور ﷺ کے ہوں گے
تجلی انکار میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کرتے ہیں: جس نے (اللہ کی) کیا کیا:
الْقَوْمُ رُبَّ عَلَيْهِمُ الدَّعْوَةُ فَتُطَاعُ وَالْعَلَاةُ الْخَالِقَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْوَحِيدُ، وَالْقَبِيلَةُ بِرُفْقَةٍ مَعَهُ مَعْمُودُ
اللہی وعظمتہ

وقت موت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حاصل ہو جائے گی۔^(۱۲)

تجلی مسلم میں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب تم کو ان کی آواز سنو جو کہہ رہا ہے اسی تم بھی کہو۔ پھر کچھ پروردگار جو، کیونکہ میں نے تم پروردگار پروردگار میں رہیں ہوں
فرماتے گا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے وسیع سوال کرو، کیونکہ میں نے میرے لئے وسیع سوال کی اس کے لئے میری شفاعت حاصل ہوگی۔^(۱۳)

وسیلہ جنت کا اعلیٰ ترین وسیع ہے جس کو محمد رسول اللہ کے سوا کوئی نہیں پاسکتا ﷺ۔ مسند ابو جریج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم کچھ پروردگار پروردگار سے میرے لئے وسیع سوال کرو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ بھلا کیا ہے؟ جنت کا اعلیٰ ترین وسیع جس کو ایک ہی شخص پاس نہ گا، مجھے یہ ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔^(۱۴)

مسند احمد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انہ کے والد وسیع ہیں، ایسے ہے جس کے والد کوئی ایسے نہیں۔ مگر اللہ سے سوال کرو کہ مجھے وسیع عطا فرمائے۔^(۱۵)

طبرانی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ سے میرے لئے وسیع سوال کرو، کیونکہ دنیا میں جس بندے نے بھی میرے لئے اس کا سوال کیا یا قیامت کے دن میں اس کے لئے قیامت کروں گا۔^(۱۶)

جنت کی بنیادوں کا ذکر کہ کسی چیز سے ان کی تعمیر ہوئی؟... مسند احمد میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزادانہ کا نام لیا کہ کہنے میں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب تم آپ کو کہتے ہیں تو ہمارے دلوں میں ہمدردی طاری ہو جاتی ہے اور ہم اپنی آخرت میں سے ہوجاتے ہیں۔ لیکن جب آپ سے جدا ہوتے ہیں تو ایسا نہیں ہوتا جیسے ہم آپ کی بات میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا روفت دلی حال رہے گے جو کچھ سے طاقت نہ وقت رہتا ہے تو بلا غم سے مسافر کرنے لکھیں اور اچھا رہ کر لوں میں آؤ کہ تمہاری زیارت کرتے گئیں۔ لیکن اگر تم سے ٹھوکر مڑاؤ ہوں تو اللہ تعالیٰ تمہارا بدلہ دے دے اور میری قوم لے آئے گی جو لوگ ان کو کریں (اور اللہ سے سفرت مانگیں) اور اللہ ان کی سفرت فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں جنت کا قیام کہے کہ کسی چیز سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے؟ فرمایا ایک یا نہت سوئے کی ہے اور ایک نہت چائے کی۔ اس کا نہت عاں سنگ سے

ابن الدیاربک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں اہم نے نکمر کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے کہ جس ایک مرد باطنی ہوگا جو بعد سے خالی ہوگا وہ ایک مرتب فرخ جس کی پچائش ہوگی۔ چار جزو اس نے کئے گا وہ اس ہے۔

حضرت قزوینی علیہ السلام نے اصرار کی کہ قسط سے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عیسیٰ پانی موی کا تھا اور انور کا سر اس کے بار بار سے ہوں گے اور سب کے سب موی کے ہوں گے۔

جنت کی مٹی کا ذکر۔ صحیحین میں حدیث معراج میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے جنت میں سے چلایا گیا کہ تو وہاں موی کی چٹائیں ہیں اور وہاں کی مٹی خشک کی ہے۔^(۱)

مسند احمد میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جنت کی مٹی کے بارے میں پوچھا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ انجلی ملائم ہر جہاں خاص مفید خشک ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا کچھ۔

مسند احمد میں حضرت چار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے متعلق فرمایا میں جنت کی مٹی کے بارے میں یہود سے پوچھتا ہوں اور ان کا جواب کہ کہ وہ مٹی نرم و خام اور سفید ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یا ابا القاسم وہ موی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا موی کی روٹی ہے۔

گزشتہ اور حق میں جنت کی تعمیر کے بارے میں گزر چکا ہے کہ اس کا کھرا مٹک کا ہے اس کے چھوڑو تلوں کے ہیں اور اس کی مٹی درمیان کی ہے۔ بعض راویوں میں مٹک کی مٹی آئی ہے بلکہ ممکن ہے کہ کبھی مٹک کی مٹی استعمال ہو اور ہمیں درمیان کی مٹی استعمال کی تھی ہو۔

یہ دعوت اور شہاد کی اس قدر فصیح ہوئی کہ صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی کی کمان کی جگہ یا اس کے پان کی جگہ یا مایہ سے بچو۔^(۲)

مسند احمد میں حضرت ابوجہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کسی جتنی سے کمان کی آواز آئے تو اس سے بچو۔^(۳)

یہ دعوت صحیحین کی شرط ہے۔

ابن اصبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں عمرو بن العاص نے بیان کیا کہ اس نے فرمایا کہ کما مرین سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی وقاص سے فرمایا جنت میں جھولی تھی کہ حاصر نے اپنے والد سعد رضی اللہ عنہ ابن ابی وقاص کی نسبت بیان کیا یا ابی طرف نسبت کر کے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا ہے

اگر سب کا کلمہ سے تم نور دنیا میں ظاہر ہو جائے تو آسمان وزمین کے درمیان وروشن ہو۔

جنت کی نہروں اور درختوں کا بیان۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میں نے اپنے نہروں بہا دی ہیں۔ (۱) (۲) (۳)

ان کے اپنے نہروں بہا دی ہوں گی۔ (۱) (۲) (۳)

جنت جس کا پرچہ گاروں سے دھرا کیا جاتا ہے اس کی صفی یہ ہے کہ اس میں ایسے پانی کی نہروں ہیں جو بچھیں گے گا اور ان کی نہروں ہیں جس کا حوض بچھیں گے گا اور شرب کی نہروں ہیں جو پینے والوں کے لئے (اس امر کا مذمت ہے اور شہد مٹکی کی نہروں ہیں (میں میں طاہت ہی طاہت ہے۔)

اور ان کے لئے ہر قسم کے مہوہ ہیں اور ان کے ہر دروازہ کی طرف سے عظمت ہے۔ (۱) (۲) (۳)

میں ہر ایک کا متعلق سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے اصناف یہ ہیں کہ اس کے اپنے نہروں بہا دی ہیں اس کے چھل بچھ (کالم) ہے۔ (۱) (۲) (۳)

منہ احمہ میں تیسیم بن معاویہ سے مروی ہے: اپنے والد معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ۱۱۰۰ کا سمندر ہے۔ پانی کا سمندر ہے۔ فہم کا سمندر ہے۔ شراب کا سمندر ہے۔ اور سب نہیں لکھی سے بھرتی ہیں۔^(۱۱) ترائی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا خیال ہے کہ جنت کی نہروں کی زمین میں ۱۱۰۰ ہوں گی۔ فیض اللہ کی جہم! اور تو زمین کی تل پر تیری ہیں۔ اور ان کے کنارے موجوں کے ہیں۔ ان کے بلے موجوں کے ہیں اور ان کی مٹی خالص مٹک ہے۔^(۱۲) عرض کیا گیا رسول اللہ! یا ذفر کاشی! ہے؟ فرمایا جس میں کوئی لڑاؤ نہ ہو۔

عسکری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات بھی گنگے کر آخرت میں اللہ تعالیٰ اس کو شراب چائیم تو اس کو پائے کہ وہ دنیا میں اس کو چھوڑ دے۔ اور جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت میں بشیر پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ جنت کی نہیں مٹک کے پھاڑے گئے سے جنت دہی ہیں۔ ساری اونی جنتی کے لباس کا دنیا کے تمام لباسوں سے ساتھ سواڑ کیا پائے تو ان کی مٹی کا لباس سب سے بہتر ہوگا۔^(۱۳)

جنت کی مشہور ترین نہر کوثر کا ذکر

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے سیراب فرمائیں

فرمان الہی ہے: (۱) محمد ﷺ! تم نے تم کوثر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لئے نماز پر دعا کرو اور قرآنی کیا کرو۔ کچھ تک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی ہے اور ہے۔^(۱۴)

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پر سورت ہلا ازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عطا فرمایا ہے اس پر بہت ہی شے ہے۔^(۱۵)

صحیحین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے: عراق منقول ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک نہر آج اس کے کنارے کھائے موجوں کے گنبد تھے۔ میں نے کہا یا جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: (یہ نہر) کوثر ہے جو اللہ عوجل نے آپ کو عطا فرمائی ہے۔^(۱۶)

ایک روایت میں مزید اضافہ ہے کہ میر میں اس نہر میں ہاتھ مارا تو (اس کی مٹی خالص مٹک پائی۔ منہ احمہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے کوثر عطا کی گئی ہے۔ میں نے اس کو دیکھا تو وہ ایک نہر تھی جو زمین کی سطح پر بہ رہی تھی۔ اس کے کنارے موجوں کے گنبد ہیں۔ نہر کوثر کی (ساتھ یا) پھٹ نہیں ہے بلکہ اس نے اس کی مٹی میں ہاتھ مارا تو خالص مٹک پائی اور اس کے ٹکڑے تھے۔^(۱۷)

منہ احمہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کوثر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے اس کی مٹی مٹک ہے۔ اس کا پانی ۱۱۰۰ سے زیادہ ستیہ ہے اور شہد سے زیادہ ٹھنڈا ہے اس نہر پر ایسے پائے پائے جاتے ہیں جن کی گرد میں اذانوں کی گڑبوں کی طرح (لکھی لکھی) ہیں۔^(۱۸)

حضرت ابو کرشی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا تو رتبان ہوں گے؟
فرمایا: ان کا کھانا اللہ بخورے گا اور وہ آزاد ہوگا۔

امام کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں حضرت خضر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت مروی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو کرشی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: اسے بزرگ بھی ان پر بندوں کے کھانے والوں میں سے ہے۔^(۱)
مسند احمد میں بھی روایت دوسرے طریقے سے مروی ہے اس میں مذکورہ سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا، اور آنحضرت ﷺ نے ان کو وہی جواب دیا ہے فرمایا: کسان کا کھانا اللہ بخورے گا اور وہ آزاد ہوگا۔

مسند احمد میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے اس کے کنارے سونے کے ہیں۔ اس کا پانی سوتیلی پیتا ہے، لہذا وہ پانی اللہ سے زیادہ سفید ہے، خود سونے کا پتھر نکلتا ہے۔^(۲)
ایک روایت میں عرف سے زیادہ سفید ہونے کے کھانا آئے ہیں۔^(۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت اور کوثر کی ایک اور تفسیر..... امام بڑی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ کوثر کی تفسیر میں حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ بن جبر سے مروی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں کہ
کوثر ایک خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے۔

ابن بشر کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن جبر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے؟ حضرت سعید بن جبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جنت کی کوثر نہی، وہ میری اسی خیر کا ایک حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

ابن جریر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے، اس کے کنارے سونے کا پتھر نکلتا ہے، اس کا پانی باقوت اور درجہ بالا بہتا ہے، لہذا وہ پانی عرف سے زیادہ سفید اور شہ سونے کا پتھر نکلتا ہے۔^(۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت..... بخاری میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا:
إِنَّ أَضْفَانِ الْكَوْثَرِ
ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔
(مسند ابی یوسف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کوثر ایک نہر ہے، جو ہمارے نبی کو عطا کی گئی ہے، اس کے کنارے (گندہما) صوفیوں کے ہیں۔ اس کے (پینے کے) برتن آسمان کے بادلوں کی طرح (لانہما اور چمکتے ہوئے) ہیں۔^(۵)

نہر کوثر کی آواز..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مزید فرمایا جنت میں جو دال ہوگا اس کی آواز نہیں سنے گا، یہ کس اللہ رب العزت کی آواز ہے؟
اسے کہیں نہ کہے، چنے سائیں، سائیں کی دھمکی آواز خالی ہے۔^(۶)

جنت میں نہر بیدخ کا ذکر

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے بچے خواب کا ذکر..... مسند احمد میں سند حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

(۱) انصاری، لماریہ، ج ۱، ص ۱۰۱ (۲) مسند احمد، ج ۲، ص ۲۲۳ (۳) الترمذی، ص ۲۲۳ (۴) مسند احمد، ج ۲، ص ۲۲۳ (۵) الترمذی، ص ۲۲۳ (۶) ابی یوسف، ص ۲۲۳

تلازم الترمذی، ص ۲۲۳ (۷) مسند احمد، ج ۲، ص ۲۲۳ (۸) الترمذی، ص ۲۲۳ (۹) ابی یوسف، ص ۲۲۳

خواب پڑے تھے۔ ان کو اب اس بات کا آپ پرانا ہے:

کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے جیسا کہ میں نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے دریافت کر لیتا۔ اگر اس میں کوئی بڑی بات نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس کو نہ فرماتے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک عورت خدمت رسالت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (خواب میں کیا) سمجھتی ہوں گویا جنت میں داخل ہو گئی۔ میں نے ایک تیز آواز سنی جس کو کئی کئی جنت دے لگ گئے۔ میں نے دیکھا تو فلاں زمین فلاں مرد فلاں عورتوں کو لایا گیا حتیٰ کہ میں نے بارہ آدمی گن لئے۔ یہ آدمی کہتے ہیں: جبکہ رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے ایک جنگی دست بھیج چکے تھے۔ عورت نے آگے کر لیا پھر ان بارہ آدمیوں کو لایا گیا ان کے جسموں پر پتھر پڑے کپڑے تھے اور ان کی رنگوں سے خون پھوٹ رہا تھا۔ پھر کہا گیا ان کو پیر کا خضر عید کا لایا گیا۔ میں نے جانا کہ وہ اس میں غوطہ زن ہو گئے۔ پھر جب لٹکے تو ان کے پیروے چڑھیں چاندی کا منہ ہو گئے۔ پھر کہا گیا ان کو لائی گئیں اور وہ ان پر بیٹھ گئے۔ پھر ایک بڑا چھوٹا بچہ لایا گیا۔ اس میں تازہ مچل تھے۔ انہوں نے ان کو اٹھایا وہ جب بھی اٹھتے لیتے اور کسی سے دانست کا خیال کرتے تو وہی اللہ اس میں پاتے۔ میں نے بھی اس میں سے کھایا۔ وہی کہتے ہیں اس کے بعد اس جنگی دست کا خبر رساں شخص آ گیا اور خبر دی: یا رسول اللہ! میں جوں ہوا فلاں فلاں شہید ہو گئے حتیٰ کہ اس نے وہی بارہ افلاس گنوائے جن کو اس سے پہلے عورت کو دیا جی ٹھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو میرے پاس لانا۔ وہ بلائی گئی۔ آپ ﷺ نے عورت کو فرمایا: اس شخص کو بھی اپنا خواب بتانا۔ عورت نے خبر کو خواب کو لے کر لایا تو وہ شخص بولا یا رسول اللہ! اگلے ایسی ہی ہوا جیسا یہ کہہ رہی ہے۔^(۱)

جنت کے دروازے پر جاری نہریارق کا ذکر اور جنت کی نہروں کے نام

مسند احمد میں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شہداء جنت کے دروازے پر (جاری) نہریارق کے پاس ہر گنبد میں ہو گئے سب شام جنت سے ان کا رزق آئے گا۔^(۲)

یہ حدیث الامام ابن سعد رحمہ اللہ نے اسے کذا کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

اس (سورۃ الشکوٰۃ) کی جڑ سے انہیں رہا ہوا نہریارق جاری ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث امین عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور وہ جاری نہری (زمین میں) داخل ہو فرماتے ہیں۔

مسند احمد اور مسند مسلم میں (بالفاظ مسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سکبان و صحابہ انوار تل ہر ایک جنت کی نہریں ہیں۔^(۳)

ماہر ضیاء نے اپنے طریق کے ساتھ جس میں مسند ابن علی الغضنی روایت بھی ہیں حضرت امین عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جنت سے پانچ نہریں نازل فرمائی ہیں۔ سکبان، یہ نہریارق ہے جن کو بیابان (افغانستان) کی نہریں ہیں۔ و بھارہ فرات، یہ عراق کی نہریں ہیں۔ نیل، یہ مصر کی نہریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو جنت کے چشموں میں سے ایک ہی چشمے سے جاری فرمایا ہے۔ یہ چشمہ جنت کے درجہات میں سب سے پہلے چشمہ جس چرمل علیہ السلام کے ہونے پر واقع ہے۔ اس نے اس کو پھاڑوں کے پاس لائیت دیکھا اور دینا میں اس کو جاری فرمایا، اور لوگوں کے لئے اس میں ان کی معیشت کے لئے کھانہ رکھے ہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔
اور عری نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی نازل کیا پھر اس کو زمین میں ضم کیا۔^(۴)

بہت سی چیزوں کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر۔ (حاصل کے ساتھ آگے فرمایا) جب باجور اور باجور کا فروغ ہوگا اللہ تعالیٰ چرمل علیہ السلام کو بھیجیں گے اور زمین سے قرآن اٹھایا جائے گا اور اس اٹھایا جائے گا۔ پھر اس اٹھایا جائے گا۔ کن الہیت کے پاس

ابو بکر بن ابی ہاشم کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کی شاخ سورگ کی شاخوں کی طرح ہو۔^(۱)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ حضرت حسن مجتبیٰ ہے۔

ابن ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جنت کے درختوں کی بڑی شاخیں تیز عروقی ہیں۔ لہذا یہاں سرخ سورگ کی ہیں۔ لیکن کاروں والی جنت کے لئے لمبوس ہیں۔ ان کے پھولنے
کپڑے اور عورتوں کے لباس کے جتنے ہیں۔ ان درختوں کے پھل مغزول اور دھواں کی مانند ہوتے ہیں۔ اور وہ سورگ سے زیادہ حلیہ و شہوت سے زیادہ جتنے
ہیں۔ ان میں گھنسیاں نہیں ہیں۔^(۲)

ابن ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

فرمایا میں جس درخت کو کھیلے گا سورگ میں اس کا ساپاں اس قدر طویل ہوگا کہ تیرہ روزہ مغزول اس کے سامنے میں سو سال تک بھانکتا ہے
گا۔ اس جنت میں اس کے سامنے کھائے کر ٹھیکیں ملتی کریں گے اور جب وہ کھائے گا تو اس کی کھانسی اور کھانسی اور کھانسی کی آواز سنیں گے
جو آ کر اس درخت کو کھائے گی۔ جس کی وجہ سے اس درخت سے سورگ میں کھانسی کی آواز نہ آئے گی۔

جنت کے ایسے درخت کا ذکر جس کے سامنے تھے سو سال تک تیز رفتاری سے گھومتا رہتا تھا

میں کہ حضرت سلمان بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایسا درخت ہے کہ وہاں کے سامنے میں سو سال تک بھانکتا رہے جب میں اس کے سامنے آؤں تو کھانسی کرے گا۔^(۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت

جنت میں ایسا درخت ہے کہ کھانسی کرے گا۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت

جنت میں ایسا درخت ہے کہ وہاں کے سامنے میں سو سال تک بھانکتا رہے جب میں اس کے سامنے آؤں تو کھانسی کرے گا۔^(۴)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت

جنت میں ایسا درخت ہے کہ وہاں کے سامنے میں سو سال تک بھانکتا رہے جب میں اس کے سامنے آؤں تو کھانسی کرے گا۔^(۵)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت

شجر کو طویل۔ منہ جو کھانسی میں ایسا درخت جس سے مفلح ہے اور اسے ہیں

کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے روایت کے بارے میں سوال کیا کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے یہ حدیث لکھوائی کہ ابی ہاشم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ یہ حضرت

ایک ارادت ہے جس کا جوڑا کہا جاتا ہے اس کے ساتھ خدا کی مراثیت ہے کہ وہ ایک ہی مٹے پر سیدھا جاتا ہے اور اوپر جو کہ اس کی ہنسیاں بھینکی ہیں۔ (بخاری و ابوداؤد میں اقربت کا ارادت کہا جاتا ہے۔)

۱۱۱۔ اہل بیت نے عرض کیا: اس ارادت کی جڑ کبھی مرنی ہے؟ فرمایا: اگر تو غوثی کے بچے کو لے کر رہاے اور اس ارادت کی جڑ میں اتار دیا ہے تو اس بچے سے نکلے گا۔ نہ تو اس کی جڑ ٹوٹیں گی نہ اس کی جڑ ٹوٹیں گی۔ پائے محمد عرض کیا: اس میں انکار دے گئے ہوئے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: انگوٹوں کا گھٹا کتنا ہے؟ فرمایا: گائے سفید کو لے کر ایک مہینے کی مسافت کے بعد بھی وہ غم نہ ہو۔ عرض کیا: پھر اس کا وزن کتنا ہوگا؟ فرمایا: اس کے دل سے ایک ذرہ بھر نکلے گا؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: کیا وہ جنت میں ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ عرض کیا: وہ کتنی ہے؟ فرمایا: ایک تیرے سارے قیام کے لئے دو کافی ہے۔^(۱۱۱)

۱۱۲۔ علامہ ابن عربی رحمہ اللہ کے ساتھ حضرت ابوالحسن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا اس کے لئے کیا ہی غوثی کا مقام ہے؟ فرمایا: ہاں اس کے لئے خوشخبری ہے (ایک مرتبہ فرمایا: میں نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس کے لئے خوشخبری ہے پھر خوشخبری ہے جو مجھ پر ایمان لایا اور جو ایک اس نے مجھے دیکھا نہیں۔^(۱۱۲) ایمان طوبی کا معنی خوشخبری کیا گیا ہے۔

۱۱۳۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ طوبی کیا شے ہے؟ فرمایا: جنت میں ایک ارادت ہے جس کے سامنے (کی مسافت سہ سال ہے۔ اہل جنت کے ہاں اس کی شکرانہ سے لیتے ہیں۔

سورۃ التہنئہ۔۔۔ فرمان الہی ہے اور نہیں ہے اس کا ایک اور بار بھی دیکھا ہے۔ پر لی حدیثی جبری کے پاس۔ اسی کے پاس رہنے کی ہمت ہے۔ ہذا اس جبری پر چھار بار توجہ فرمادیا تھا۔ ان کی آنکھ نہ تو اور طرف دال ہوئی اور نہ (عدے) آگے بڑھی۔ انہوں نے اپنے پیروں کو دال کی قدرت کی تلقین ہی جڑی ہوئی تھی وہ نہیں۔^(۱۱۳)

سورۃ التہنئہ ایک حدیث ہے جس کو پروردگار کا نور عا بنے ہوئے ہے۔ ملائکہ اس پر چھائے رہتے ہیں۔ بعض پہلے اس کو گھبرے دیکھتے ہیں۔ سو اتار دے اور بعد میں اس پر روشنی افروز کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ رسول اللہ ﷺ فرمان ہے

اس پر بہت سے تنگ چھائے رہتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ کیا ہیں؟ کوئی ان کی صفات بیان نہیں کر سکتا۔

سکین میں آپ ﷺ فرمان ہے جو حدیث مسراہ کے ذیل میں آیا ہے کہ

پھر مجھے ساتویں آسمان میں سورۃ التہنئہ کی طرف مقرر کیے جانے لگا۔ دیکھ تو اس کے مجلس ہر کے (ذبحے) پر آگے بڑھے۔ انگوٹوں کی مانند ہیں۔ اس کے پتے ہانسی کے کانوں کی طرح ہیں۔ دیکھ تو اس کے سنے سے وہ ظاہری نہیں اور باطنی نہیں بھرتی رہی تھی۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں نے کہا: اس جڑ پر کیا ہے؟^(۱۱۴) اہل بیت نے کہا: یہ تو جنت میں ہیں اور ان کا باری نہیں (ان میں سے) نکل اور فرات ہیں۔^(۱۱۵)

حافظ ابوالفضل ابی حنیفہ کے ساتھ امام بدست ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرمائی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سورۃ التہنئہ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا

اس کے سامنے سے سورۃ النحل میں چلتا ہے یا فرمایا سورۃ النحل کے سامنے آتے تھے ہیں۔ اس میں سامنے کے بچھوتے ہیں۔ میں نے گواہ کیا ہے۔^(۱۱۶)

۱۱۷۔ اہل بیت نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ہمیں

تقریباً اسی طرح اہل بیت حضرت ابان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”مَنْ يَسْبِ بِنْتِ قَاوُثٍ يَمْلِكُ قَوْزًا مِثْلَ قَاوُثٍ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ (۱۱۷)

لیکن حقائق نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ اس روایت کے ایک راوی ہمارے متفق کلام کیا گیا ہے۔

ابو ابراہیم اہل بیت رضی اللہ علیہ اعلیٰ سلمہ کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بِطَرَفِ مَعْرَتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنْتُ بَنِي سُلَيْمٍ مَعْرَتُ بَنِي سُلَيْمٍ مَعْرَتُ بَنِي سُلَيْمٍ“ اور بخت کے پھول کا قوس بھی ساتھ

کر دیا تھا۔ یوں یہ تمام اسے بخت کے پھولوں (کی نسل) سے ہیں۔ لیکن یہ غراب ہو جاتے ہیں اور وہ غراب نہیں ہوتے۔ (۱۱۸)

فصل

فرمان الہی ہے اور یہ سے اسی طرح کے ان کو پندہ ہوں اور پندہ ان کا گوشت جس قسم کا ان کا پی پ ہے۔ (۱۱۹) (۱۱۹)

حضرت ابن کثیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”قَدْ رَجَعْتُ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِمَنْعَةٍ كَثِيرَةٍ“ (۱۲۰)

ترجمہ میں حضرت ابن کثیر رضی اللہ عنہ سے ایدہ روایت متفق ہے جس کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن قرار دیا ہے رسول اللہ ﷺ سے مروی

ہے فرمایا

”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّكَ لَمِنْ بَنِي سُلَيْمٍ“ (۱۲۱)

گرا میں انہوں کی کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۱)

تقریباً اسی طرح اہل بیت حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”بِنْتُ سُلَيْمٍ بِنْتُ سُلَيْمٍ“ (۱۲۲)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۲)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۳)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۴)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۵)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۶)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۷)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۸)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۲۹)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۳۰)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۳۱)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۳۲)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۳۳)

اہل بیت کے لئے ہے کہ ان کی طرف سے ہیں۔ (۱۳۴)

بہری جگر فرمایا اور اس میں شیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی چہرہ جس میں سے (خدا کے) اس قرب نہیں گئے (۱۸۷) اور علیہ السلام (۱۸۸)
مہمانہ بن حسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اہل جنت کی ایک جماعت شراب کی مجلس پر جمع ہوگی، چہرے اعلیٰ دنیا چھٹیں جھاتے ہیں۔ ان پر ایک بادل گزرے گا۔ وہ کسی بھی شے کا سہاں کریں گئے وہ بادل ستان پر برہ سے گی۔ حتیٰ کہ ان میں سے کوئی کہے گا: ہم پر کھاری ہم عمر اور اسے ستوں والی اڑکیاں برسیں تو وہ بھی ان پر برس گی کہ (۱۸۹)
پہلے گزر چکا ہے کہ جتنی شجر طوطی کے پاس جمع ہوں گے اور دیکھتے کہیں اور بہرہ و عجب کو یاد کرتے ہیں ان کا ذکر کریں گے۔ پھر اہل جنتی ان پر انکی ہوا بھیجیں گے جو شجر طوطی کو یاد دے گی جس سے ان کی دنیا کی ہر بہرہ و عجب کی چیزیں گریں گی جن سے وہ دنیا میں بھیجے تھے۔

بعض آثار میں ہے کہ اہل جنت کی جماعت جنت کی عمارتوں پر ہوا ہو کر غول کی صورت میں بھی جانب گزرے گی تو راستے کے اوپر سے
دائیمہ انہیں مسات جائیں گے تاکہ انہیں ان کے درمیان عارضی جدائی بھی نہ آئیں۔ یہ اور اس کے علاوہ بہت کچھ کرامات و انعامات اللہ کے فضل سے
ہوگا، انہیں اسی کے لئے تمام نعمتیں ہمارے حق میں ہیں

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے اور شراب کے پھلنے ہوئے جام۔

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے وہاں نہ بے ہودہات نہیں گئے رجعت (اور عفوالت)۔

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے وہاں میں سلام کے سوا کوئی بے ہودہ کلام نہیں گئے۔

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے جس (کے پینے) سے نہ پانی سرانی ہوگی نہ کوئی گناہ کی بات۔

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے وہاں وہ کسی طرح کی بیکوس نہیں نہیں گئے۔

(۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹)

فرمان الہی ہے وہاں نہ بے ہودہات نہیں گئے ہر قسم کی گویا۔ وہاں ان کا کلام سلام سلام (ہوگا)۔

مہجین میں حضرت خذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ فرمایا

میں نے اور چاندی سے برتنوں میں نہ پھاروں ان کی بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ۔ کیونکہ یہ انہیں ان (کاٹروں) کے لئے ہیں۔ یہ وہ چھارے تھے
آخرت میں ہیں۔ (۱۹۰)

اہل جنت کے لباس اور عورت اور حسن و جمال کا ذکر..... فرمان الہی ہے ان (کے جلوں) پر دیکھو ان کے ہر پہرہ و عطر کے پیرے
ہوں گے اور انہیں چاندی کے نگین پہنائے جائیں گے اور ان کا پروردگار ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔
فرمان الہی ہے ان لوگوں کے لئے (جنت) جلاوالی (جس) میں ان میں وہ اہل ہوں گے۔ وہاں ان کو سونے کے نگین اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی پوشاک۔ یعنی ہوگی۔
(۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳)

فرمان الہی ہے (اور) جو ایمان لائے اور کام بھی نہ کرتے۔ یہ تو ہم نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے یہت لوگوں کے لئے
بہتر ہے کہ یہ پائیں، جن میں ان (کے نگین) کے نیچے پھریں جیسی ہیں۔ ان کو اہل سونے کے نگین پہنائے جائیں گے اور وہ دیکھ جائیں
اہل سونے ہرگز نہ پہنائیں گے (اور) انگوٹوں پر نیچے لگا کر دیکھا کریں گے (کیا) خوب جلاوار (کھا خوب) آوارہ گاؤں ہے۔ (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶)
مہجین میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے فرمایا

ماکن کاہرہ دہاں وہاں پہنچے گا جہاں جہاں اس کے منہ کا پانی پہنچتا ہے۔ (۱۹۷)

حضرت حسن بہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنت میں نہ جلاوار عورتوں مردوں پر عورتوں سے بھی گئے۔

ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

جنتی سونے چاندی کے نگین پہنے ہوں گے۔ جو عورتوں کے ساتھ پڑا ہوں گے۔ یہ بچہ گویا اور بافت سے سرخ پگھے ان کی۔ بہت ہوں

تھے۔ ان سے سروس پر ہوا شاہوں کی مثل تاج ہوں گے۔ جو جو ان لڑائی میں و فیر کے کاموں سے بے نیاز اور سر نہیں آئیں گے۔ ان کے لئے ہوں گے۔

ابن ابی ہادی ایک حضرت صدر مکی اللہ عز و آل ابی القاسم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”مگر توئی جتنی اپنے گھٹن کو گنیا میں غایر کرے وہ سورج کی روشنی کو بے نور کر دے۔ جس طرح سورج ستاروں کی روشنی کو بے نور کر دیتا ہے۔“

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو بہت میں داخل ہو یا نہ داخل ہو ہے کاشکی جہاں سے ہوگا۔ اس کے چرے پرانے ہوں گے اور اس کا شباب بچاؤ ہوگا۔ بہت میں اور وہ

وہ ہے جو کئی آٹھ سے زیادہ لڑائی میں کان سے اور نہ کسی شہر سے لڑائی میں کان لیا گیا ہو گا۔“ (۱)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”جو کئی سو بار میں جی جی جی کی پٹریوں کا گوداں کے کپڑوں سے باہر سے نظر آئے گا۔“ (۲)

ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”جو لڑو جو بہت میں داخل ہوگا ان کے چرے پر جو صوبوں سے پڑے پڑے ہوں گے۔ دوسرے گروہ کے پیرے آسمان میں سب

سے زیادہ چلنے والے ستارے کی مانند ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے ۱۰۰۰۰ گروہ میں ہوں گی۔ ہر گروہ چار ہزار ہوں گے۔ ان کی پٹریوں

کا گوداں سے نوشت ہو۔ غلوں کے باہر سے نظر آئے گا۔ جس طرح سورج شراب خیز شیش سے بہا نظر آتی ہے۔“ (۳)

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”بہت میں جس سے کئی سے دو کی جگہ دینا اور اس کے مثل سے بہت ہے۔ گروہی بہت کی گروہوں میں سے کوئی ایک ہزار پانچ سو کی طرف

دعا سے آسمان و زمین اور میان آسمان و زمین سے ملے گا۔ پھر اپنی فضا غلوں سے ملے گا۔ پھر اپنی فضا غلوں سے ملے گا۔“ (۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

”جتنی آڑی جتنی گزرت گئے سزا جاتی تھی۔ عین لگے۔ سزا موت میں رہے گا۔ پھر اس کی بقیہ میں کے پس آئے کی دواں کے شاہوں پر ہاتھ

دارے گی۔ جتنی اس سے آگے سے زیادہ صاف چلے۔ میں اپنا چہرہ دیکھے گا۔ اس کے گھر پانچ سو کی مشرقی مغرب سے اور میان سارے

یہاں و وہاں رہے گا۔ وہ اس صاف مشرق کرے گی۔ جتنی اس سے سلام کا جواب دے گا۔ اور اس سے سوال دے گا۔ تو وہ بے پروا ہو کر کھینچے گی

اسکے سر پر۔ میں صراہوں۔ لکھنی اللہ کی طرف سے بطور عزا سے ختم ہو کر چھوٹی ہوئی ہو گی۔ اس میں پانچ سو کی طرف سے بے پروا سے بھائی رہا۔ اس

پڑے ہوں گے۔ جتنی کی نظر ان سب کے پار سے اس کی پٹریوں کا گودا دیکھے گی۔ اس گودا پر پڑا نہیں رہا۔ تو وہ ہوں گے۔ اس کے گھر پر زیادہ

دو سو مشرقی مغرب سے اور میان سارے جہاں کو دھن کر دے گا۔“ (۵)

ابن حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے ہاتھ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

میں ان لوگوں سے لئے باعشرت جیادائی (جس میں ان میں داخل ہوں گے۔ وہاں ان لوگوں کے لئے عین اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کی

پوشاک دیکھی ہوگی۔ اور وہ ۳۴ ہجری تک رہیں گے۔“

ابن اسیر نے سروس پر دیکھیں ہاتھ ان ہوں گے۔ اور ان میں سے ایک الٹی ساموئی مشرقی مغرب سے اور میان سارے جہاں کو دھن

کر دے گا۔“ (۶)

مسند احمد میں حضرت عباد بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! بہت

لے پڑے کیا دیکھتا ہے جس کے دیکھنے پر میں نے کہ اس میں پانچ سو سال پہلے حاضر ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ سے ان کو فرمایا تم یوں کہتے ایک ہے

پارے جہاں پر جو پڑے۔ اس کے سوال کر رہا ہے پھر آپ ﷺ آگے کی طرف متوجہ ہوئے اور چھٹا کہاں ہے سائل؟ سائل نے عرض کیا میں

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶)

سچاں! میں یاد رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

(۱) شکس، بلکہ جنت سے پہلوں سے ظہر کے۔

آپ ﷺ نے یہ بات سن کر ہنسنا شروع فرمائی۔

ایک کے شمس منہ محمدی حضرت الامام سعید رضا اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! بطریق کیا ہے؟ فرمایا: جن کو ایک درخت سے جس کی صاف سراسر ہے۔ اہل بیت کے کچھ سے اسی کے ٹھکانوں سے نکلے جس۔ (۱۲)

ابن ابی بلتعہ نے بھی حضرت ابوالہادی محمد بنی بلتعہ سے مروی ہے کہ فرماتے ہوئے تھا ہے

تم میں سے ہر ایک جو جنت میں داخل ہو گا اسے حواری کے پاس لے جایا جائے گا۔ پھر اس کے لئے طوطی درخت کے ٹھوکروں سے پھول دے گی۔^{۱۶۷} جانیے گا کہ وہ جہانگ چاہتا ہے۔ لے کر ہند کے لئے سفید دھڑا، سیاہ دھڑا، سیاہ چمچی پا۔ ہم ہر رنگ انچائی کے گہرا دھڑا، سرخ دھڑا، سرخ ہرنگ۔^{۱۶۸} یہ اہمیت قرآن مجید میں ہے۔

یہ روایت قریب مسمیٰ ہے۔

ابن ابی الدنیاؒ ہمیں آگ حوتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے جنت کے جوئے کس چیز کے جوئے ہوں گے؟ فرمایا:

جنت میں چاہیے درخت ہیں جن پر ہماری خوش بھین گئے ہوئے ہوں گے۔ جب اٹھا کر اسی کوئی ناپائاس نہ پتہ تو کہتا ہے کہ گداؤں کو طوفان کی ٹہنی ہوا ہو کر جس کے پاس آئے گی سو اس سے ستر جزو سے ملے آئیں گے۔ ہر ایک دوسرے سے جدا جدا رنگ میں حکا، اس کے بعد درخت پہلی حالت پر آ جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:

جس کے درختوں کی شاخیں سبز سرخ کی ہوں گی لہو کے لہان کی لہنیاں سرخ سونے کی ہوں گی۔ اس سے آگے کے انتہائی چرم ہار بار یکھٹکیوں سے خشکیوں کی لباس ہائے خاکیں ہوں گے۔ اسی سے ان کے استعمال کے چھوٹے کپڑے اور جڑے نہیں ہوں گے۔^(۷۰)

الحاصل جسٹس کے کچھ لوگوں کا ذکر..... فریڈن ہائی ہے اور (لوگ) بہت سے کچھوں پر جن کا حراطہ اس کے ہیں تبلیغ کا ہے وہ ان کے اوپر نہیں آئیں۔ سب سے غریب (عکس ہے) ان کے (تحقیق سے روکا گیا کہ ان کو ان کی خدمت کو گناہ نہ ہو سکے۔ (سورۃ النبی ص ۵۷))

حضرت ابی مسعود رضی اللہ عنہ فرماتا ہے: میں نے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے ہاتھوں میں کتب تھیں۔

(سورة التوبة: آية 1)

بیز خرمان الٹی ہے عہد اے نچا دے نچا دے نچا دے (ہوں گے)۔

منہ احمد اور سُنن قرآنی میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ تواتر فرمائی،

وَلَمْ يَكُنْ فِي قُلُوبِهِمْ

ہوا اُنچے اُنچے اور تھوڑے فاصلوں پر (ہول گئے)۔

(مذہب لائق شہادت)

مخبر فرما کہ جسے جس واقعہ کی خبر کے ہاتھ میں میری جان ہے، ان شخصوں کی، انہیں پہلی آستانہ از مشین کے دروازے پر جھکی ہوگی۔ مگر آستانہ از مشین کے دروازے پر جھکی ہوگی۔ (۵)

امامہ تدریجی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: سعادت غریب سے کیونکہ ہم اس کو کسوف عمرو بن اللہ نے عن ابن عباس کے طریق سے سنا ہے۔

معتمد دعوۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خدا کی راہ میں جان و مال کا قربان ہو کر جہنم میں جاؤ تو اللہ تعالیٰ تم کو جہنم میں داخل کرے گا۔

ماہر تہذیبی و عمرہ - اللہ تعالیٰ کو روایت کو نقل فرمانے کے بعد فرماتے ہیں: اس تفسیر میں بعض اہل علم نے فرماتے

[illegible][illegible]

اہم کیوں نہ ہوں کسی کی نظر اس کے نام تک نہیں پہنچی۔ پس یہ مطلب ہے: مشورہ ہو گا۔^(۱)

فرمان الہی ہے اور بنی بنی آنکھوں والی حوریں، جیسے (خلافت سے ہاتھ ہٹنے کو ہے) (آپ دار اسوئی۔ (۱۰۰:۱۱۰:۱۱۱))

اور بنی بنی فرمایا گویا وہ مخلوق اٹھ سے ہیں۔

ایک قول ہے کہ یہاں مکر مرع کے دیت میں چھپے ہوئے انہوں سے تشبیہ کی گئی ہے۔ ان کی سفیدی حور کے نزدیک سفید (سفید) میں سب سے خوبصورت ہوتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ (آپ دار اسوئی سے تشبیہ مرع ہے، جو بھی صدف سے شائع ہو۔

فرمان الہی ہے ہم نے ان (حوروں) کو بنو ایسا قراں (انہوں کی بنائی۔ (اور مشورہ کی ایک چیز ہے) اور عمر بنی بنی، یعنی (ہو اسنے ہاتھ ہٹانے کے لئے۔

(۱۰۰:۱۱۰:۱۱۱))

یعنی دنیا میں یہ حوریں نصف اور کمزوری کے بعد ہم ان کو اہمیت میں فخر فرما رہی ہیں۔ ان کے جو خدائیں نے ان کو اہم قرار دیا ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے سوالات اور آنحضرت ﷺ کے جوابات۔
 طرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ فرماں الہی اور حوریں اوس کی سے متعلق جو بیان فرما ہے

آنحضرت ﷺ اور حوریں بنی بنی آنکھوں اور چھتریوں والی عورتیں حور بنی بنی والی حور ہوں گی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے اللہ کے فرمان "جیسے (خلافت سے ہاتھ ہٹنے کو ہے) (آپ دار اسوئی "کے متعلق بتائیے۔

آنحضرت ﷺ یعنی صفائی میں ایسی صاف چھتری ہوں گی جیسے وہ حوریں جو اسی صدف سے نکلا ہوا اور ہاتھوں کے لئے یہ حور بنی بنی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ فرماں الہی "ان میں ایک حوریت (اور) خوبصورت عورتیں ہیں" کے متعلق بتائیے۔

آنحضرت ﷺ اور خلافت میں اعلیٰ ترین اور اہمیت کی خواہش سے حوریں والی ہوں گی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ فرماں الہی ہے "موجودہ مخلوق اٹھ سے ہیں" کے متعلق فرمائیے۔

آنحضرت ﷺ ان کی جلد کی نرمی اور صاف اٹھ سے کہہ کر ان کی سفیدی کے ساتھ بنی بنی ہوئی آخری جمعی، اللہ مالہ۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ! مجھے شعور چاہو لہذا بنی بنی یا رسول اللہ! اور ہم فرمائیے "کے متعلق بتائیے۔

آنحضرت ﷺ اس سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دنیاوی زندگی میں ادا دینی، یعنی آنکھوں اور صوف ہاتھوں ان بنی بنی۔ وہ دست میں فرماتے

کہنہ چھپا ہوا ہم فرموا جائیں گی۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ! مجھے یہ بتائیے کہ دنیا کی عورتیں افضل ہوں گی یا حوریں؟

آنحضرت ﷺ دنیا کی عورتوں کو حق حوروں پر وہ کمزوریت حاصل ہوگی جو خلاف استراہ ہوتی ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟

آنحضرت ﷺ ان کی نماز اور روزوں اور اللہ کی عبادت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے چہرے پر خاص نور طاری فرما رہی ہے۔ ان کے

مہموں پر نور چڑھ رہی ہے۔ ان کی جلدیں سفید و زلف و دل ہوں گی۔ ان کے کپڑے سبز و زلف ہوں گے۔ ان کے ہاتھ چمک رہے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں

موتوں کی ہوں گی۔ ان کی آنکھیں سونے کی ہوں گی۔ وہ کہیں گی، ہم بچے، چھپا دی ہیں، ان کی نمر لیں۔ ہمیشہ رہا زور ہے، والی ہیں ان کی لاسہ و

ہوں گی۔ ہمیشہ یہاں رہنے والی ہیں۔ یہاں سے ان کی کوئی نہ کریں گی۔ تاکہ وہ ہم ہمیشہ رضی رہے، والی ہیں ان کی بارش نہ ہوں گی۔ خوشخبری ہم اس

22 May 2017

حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنی رحمت سے نوازا ہے۔ اب وہ تم کو اپنی عتاب سے نوازے گا۔ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ تم کو اپنی رحمت سے نوازا جائے۔

آیت اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھے اور اس کی تعظیم کرے، وہ اللہ کے بندے میں سے ہے۔

اسیادہ برہنہ: یہ طریقہ نہایت مستعمل ہے اور اس کے لئے اس کے

اور انکی مضر بنی سے ذکر کیا یہ پیش پیشانہ کے مصلحت سے مرد و کنواریوں کا یہ وہ نکاح نہ تھا کہ ہے۔
 نیز فرمان الہی ہے: یہ جنگ پر سب سے بڑا لوگ امن کے مقام میں ہوں گے۔ (یعنی باغیوں اور دشمنوں میں جو بیکار یک اور بوجہ اس میں کہ ایک
 دوسرے کے سامنے پیش ہوں گے۔) وہاں اس طرح (کا حال ہوگا) اور ہم بڑی بڑی آغموں والی سفید رنگ کی عورتوں سے ان کے جوئے کا نہیں
 گے۔ وہاں خاطر جمع سے ہر قسم کے سوسے کا نہیں گے (اور کھانسی کے علاوہ) ایک ایک کے منے سے سو سالہ کر چکے تھے، (اور دوست کا حلوہ
 نہیں چھٹیس کے ہر روز ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ یہ تمہارے پروردگار کا فضل ہے۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے۔) (اس میں معانی آیات اللہ ہے)
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 جنت میں مائیں کو اتنے اتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی۔ جس نے عیش کیا یا رسول اللہ اتنے اتنے مردوں کی طاقت دی جائے گی کہ فرمایا
 مرد آدمیوں کی طاقت دی جائے گی۔^(۱۱)

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے ابوالوارث رحمہ اللہ علیہ کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح فریب کا حکم لگایا ہے۔
 امام طبرانی رحمہ اللہ علیہ نے انکم الکثیر میں سند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کسی نے سوال کیا:
 یا رسول اللہ! کیا آدمی جنت میں بھرا جائے گا؟ یا یہ سوال کیا کیا ہم جنت میں اپنی عورتوں سے محبت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر قسم ہے
 اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ہماری جان ہے! جتنی ایک وقت میں سو تواریس سے بھرا کر لے گا۔^(۱۲)
 حافظ ضیاء اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک صحیح کی شرط ہے۔
 محدث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابیہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سوال کیا کیا آدمی جنت میں عورتوں کو چھوئے گا؟ فرمایا:
 ہاں! ایسے عرصے کا ساتھ، جو نہ تھکے اور انکی شہوت کے ساتھ جو قسم ہو۔^(۱۳)

امام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابیہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک روایت عبد الرحمن بن زیاد ہے۔ جو تھا حسن العقل لیکن شیعہ بنی کا ایک سے روایت کرتا
 ہے۔ جس کی بناء پر اس سے سن کثرت روایات مروی ہیں۔ یہ حدیث بھی اس کی ضعیف حدیث میں شامل ہے۔
 حماد رحمہ اللہ علیہ ابیہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کیا ہم
 جنت میں دلی کریں گے؟ فرمایا: ہاں قسم جیسا اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ہماری جان ہے! زور دے کر کھائے اور جب آدمی عورت کے پاس سے کھڑ
 ہوگا تو دوزخ کو گرا دی جائے گی۔^(۱۴)

امام طبرانی نے سند حضرت ابوالوارث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کیا ہم جنت میں دلی کریں گے؟ فرمایا
 زور دے۔ لیکن اس بھراؤ سے مٹی خارج ہوگی اور اس کے لئے آدمی کو چھٹان کن یا خواہ مخواہ ہوگی۔^(۱۵)
 کیونکہ مٹی کے فروغ سے بھراؤ کی لذت ختم ہو جاتی ہے اور مٹی چھٹ کر خواہ مخواہ سے آدمی کی لذت ہے کیف ہو جاتی ہے۔
 امام طبرانی نے سند حضرت ابوالوارث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کیا ہم جنت میں دلی کریں گے؟ فرمایا
 ہاں! ایسے عرصے کا ساتھ، جو نہ تھکے اور انکی شہوت کے ساتھ جو قسم ہو۔^(۱۶)

اہل جنت کے لئے بچوں کا ہونا نہ ہوتا۔ جب کوئی جنتی خواہش کرے گا کہ اس کو اپنی طرح کو لارہ یہاں ہوتا تو اس کو لارہ بھی
 یہاں ہوگی۔ لہذا اس لئے ہم میں حضرت ابوسامیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 جب مائیں نہ ہوں جنت میں بچے کی خواہش نہ کرے گا تو اس کی پیکار میں اس کی عورت سے وقت ہو جائے گا جب وہ خواہش کرے گا کہ اس کی عورت سے
 یہ بھی ہو جائے گا۔^(۱۷)

اسی حدیث کو بیان کرنے کے بعد یحییٰ نے فرمایا "اسی کتاب (کتاب الریۃ) میں ایسی روایات گزری ہیں جو اس حدیث میں بیان شدہ مضمرات کی تائید کرتی ہیں۔" (۱)

ابوالاعلیٰ جوینی نے فراز دہلی السحری میں لکھا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ جب پروہتا میں گئے اور اہل جنت کے لئے ہلو اور فروز ہوں گے تو نہریں بھی پڑیں گی بلورنگوں کے پتے پیچھے لگیں گے اور تخت و کفالت چڑھائے لگیں گے اور پیوٹے چشموں سے پیچے پانی کی آواز آئے گی۔ ہوا خوب چلے گی۔ مگر درجہ کمال خاص ملک اور کافور سے منسلک لگیں گے۔ پرنے سے چھپا لگیں گے اور جو میں نظر آوے کر میں گی۔ اس بات کا بیان اہل کمال جنت میں جن حق تعالیٰ کا دیدار انکی جنتوں میں کریں گے جو خاص خاص مقصد کے لئے تیار کی گئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اس دن بہت سے چہرے چمکتے ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"

نیک لوگ جنتوں میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے ہوں گے اور وہ کہیں کہیں گئے تم ان کے چہرے پر خوشی کی تازی دیکھو گے۔ (ابو یوسف یحییٰ ۱۳۰۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری کی حدیث میں گزرا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "وہ چمکیں ایسی ہیں کہ اس کا سب کچھ چاندی کا ہے۔ لوگوں اور دیدار میں جنت عدن میں کبریائی کی چادر جاگے گا جس کی وجہ سے وہ دیدار نہیں کر سکتے ایک بار حدیث میں امام حسن سے مروی ہے کہ جنتوں میں اپنے اپنے درجے کا وہ ہے جو ان میں اور حق تعالیٰ کا دیدار کرے" (۲) یحییٰ میں اس مضمون کا شاید بھی ہے۔ قیامت کے دن سونہیں گے اور اللہ عزوجل کے بیان میں جبر سے صرف جارہا ہوتا ہے۔" جیسے وہ سورج اور چاند کو کھینچتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فرمایا:

پھر اس آیت کو تلاوت فرمایا "وصبح محمد و ملک قبل طلوع الشمس و قبل المغرب" اور اپنے رب کی پاکی بیان کیجئے سورج کے طلوع ہونے سے پہلے سورج کے فروغ ہونے سے پہلے اور صبح بخاری میں ہے کہ تم اپنے رب کو کھلم کھلا دیکھو گے۔" (۳)

اس سیاق نے بتا دیا کہ دیدار عبادت کے اوقات میں ہوگا تو گویا جتنے لوگ دنیا و مافیہا میں رہ کر اللہ کا دیدار کرتے ہیں۔ ہمارے بہت لاپرواہیہ ہے۔ وہ اپنے تختوں اور صوفوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں جیسا کہ انکی حالت میں چاند کو دیکھا جاتا ہے۔ عام جنتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے جیسا کہ جو کہ ان کے دل میں اہل جنت ایک کھلم کھلا میں دیکھ رہے ہیں جو کہ خفیہ ملک کی ہوتی ہے۔ پھر وہ اپنے مکرور کے حساب سے بیٹھے ہیں (جیسے مکرملے ہیں جنت میں اہل حساب سے اسی والی میں بھی خبر پیش گئے) بعض کو کہ جنہوں نے ہوں گے اور بعض نے جنہوں نے اور غیر ذلک۔ پھر ان کے لہو پر انعامات کی ہواں ہوگی۔ ان کے سامنے خوان رکھے جائیں گے جن میں مختلف قسم کی اشیاء ہوں گی کھانے اور پینے کے لئے۔ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گذرا۔ پھر اس طرح مختلف قسم کے صلہ استعمال کریں گے اور مختلف قسم کا کام ہوگا کہ جس کا انہوں نے سوچا نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ لکھی فرمائیں گے کہ ان میں سے ایک ایک سے منکر فرمائیں گے۔ جیسا کہ عبادت میں چار اہدیت کو ذکر کیا جائے گا۔

بعض علماء نے عرض کیا کہ ان سے میں اختلاف نقل کیا ہے۔ کیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گی جیسا کہ مرد کریں گے۔ کہا گیا کہ وہ دیدار نہیں کریں گی کیونکہ وہ جنتوں میں حضور احق ہیں۔ اور کہا گیا کہ وہ دیدار کریں گی کیونکہ انہوں میں دو قسم کے مافیہا میں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "نیک لوگ جنت میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے دیدار کریں گے اور فرمایا" وہ لوگوں کی جو پاؤں میں تختوں پر بیٹھے گئے بیٹھے ہوں گے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "پادشاه اپنے پروردگار عزوجل کو دیدار دیکھو گے جیسا کہ اس چاند کو دیکھتے ہو۔ چاند میں ہلکے ٹپک نہیں کرتے جو اگر تم سے ہو سکتے تو طلوع و غروب سے قبل غبارِ سواغیت کیا کرتا اور یہ مردوں اور عورتوں سب کو شامل ہے۔" (۴)

بعض علماء نے قیمری اہدیت بھی لکھی ہے کہ وہ یہ کہ کوروش عید کے دنوں میں دیدار کریں گی۔ کیونکہ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ تختی عالم فرمائیں گے تو وہ اس حال میں دیدار کریں گی دیکھا اور اہل جنت میں جس کی شہر سے مذہب کو ثابت کرنے کے لئے اہل کی ضرورت ہے۔

(۲) سائنس کی مقدار پر مبنی ہے۔

اس شہادت کی بنا پر دلائل و براہین جس نے بلائے خدا کی پیدائش اور گمراہی و اٹھارہ مرتبہ میں سے کہا۔
لوگوں نے اس کی تفسیراً حضرت عیسیٰ کے لئے کی اور بعض نے کہا آپ سورہ ہے میں بعض نے کہا آگہ سورہی ہے پہلی جیل ہے۔ پس کہا کہ اگر
جنت سے بلائے جائے گا (۱) جس نے آپ کی امامت کی اس نے اللہ کی امامت کی اور جس نے آپ کی بغاوت کی اس نے اللہ کی
بغاوت کی۔ (۲)

اور تہذیب کے خلاف ہیں۔

ایک دن رسول اللہ ﷺ اور کثیر لائے اور فرمایا میں نے خواب میں دیکھا جیسے جبریل میرے سر کی طرف آئے گا میں نے اس کی طرف
جہان میں سے ایک اپنے سامنے سے کہہ دیا کہ اس کی مثال یہ کہ اس نے کہا سوا آپ کے کہان میں اس اور کثیر کے ہاتھوں میں سے ایک اللہ
آپ کی امت کی مثال اس کے جیسے کسی بادشاہ نے گھر کا دار و بیکار اس (یہ کہ اس کے ایک مکان میں ایک گھر کی ایک ایسی جگہ جو لوگوں کو
بادشاہ کی امت کی طرف جاتا ہے۔ پھر نے بائیں کی امت دانی اور پھر میں نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ بادشاہ میں اور اسلام گھر ہے اور جنت اور گھر کے اور
کا کہان ہے اور آپ سے گھر (۳) لکھا ہے۔ پھر آپ کی امت دانی کا اسلام میں داخل ہوگا اور جو اسلام میں داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو
جنت میں داخل ہوگا وہ جنت کے محل کو لائے گا۔ (۴)

تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت کیا گیا ہے جس کو تہذیب نے بھی فرمایا۔

و مشورہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آقا نے گھر کا دار و بیکار اور امت کی اور ایک بلائے دانی کا
کہا۔ جس نے بلائے دانی کی امامت کی گھر میں داخل اور امت کی امامت کی اور آقا کا۔ صحابی ہذا نے اس کا قول بھی دیا اور جو اسلام سے دور ہوگا
جنت سے دور رہے گا۔ (۵) ہیں۔

(ورنور: ۲۰۵)

پھر آگ سے اللہ کی پناہ مانگئے گا اللہ اس کو پناہ دیں گے اور جو جنت کا طلبگار ہوگا

اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے بشرطیکہ نیت صادق اور عمل صحیح ہو

مسئلہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی شخص نے آگ سے نجات پناہ مانگی آگ سے لگا کر
رہے پناہ مانگا وہ جنت سے پناہ مانگا جس کو پناہ دے گا وہ جنت میں ہی کوئی نعمت عظیم جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۶) اس کو پناہ دے گا جس کو پناہ دے گا۔ (۷)

تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کو نیت عظیم جنت کا سوال کرتا ہے
اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا آگ سے نجات پناہ مانگا جس کو پناہ دے گا وہ جنت میں ہی کوئی نعمت عظیم جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۸) ہیں۔

جنت اور عذاب ایسے شفاقت کرنے والے ہیں جن کی شفاقت قبول کی گئی ہے۔ حسن بن سلیمان فرماتے ہیں
(نہضی ہر جنتی بن علیہ علیہ السلام حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۹) اس کو پناہ دے گا جس کو پناہ دے گا۔ (۱۰)

(۱) تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۱۱) ہیں۔

(۲) تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۱۲) ہیں۔

(۳) تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۱۳) ہیں۔

(۴) تہذیب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کا سوال کرتا ہے جنت کبھی جنت سے آپ کے
نہ لائے نہ لے گا۔ (۱۴) ہیں۔

پس اللہ سے کہنے کا کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تب تک ۱۱ ای کامز بھی کیے کہ ہم ملاں جگہ میں تھے اور اللہ کو پکارا ہمیں اللہ تعالیٰ نے مستحق قرار دیا۔ (۱)

استقبله

اور ایک دور سے پہلے گئے انہی میں حضور ہو کر ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ میرا ایک ساتھی تھا وہ کہا کرتا تھا کہ بھلا آپ اپنی
اور انہیں کرتے ہیں بھلا جب ہم جاسیں گے اور خاک کا روپ بن جائیں گے تو پھر بھی ہمیں جڑاٹنے کی (اس کہنے والے نے اسے ساتھیوں
سے کہا کہ تم میرا ہاتھ کر دیکھنا چاہتے ہو؟ (کہہ دیکھو اس حال میں ہے) پھر وہ دیکھنے لگا تو اس کو جہنم کے سچ میں دیکھ گیا کہ کچھ خدا کی قسم تو مجھے
پشت میں (البتہ) اور خدا کو میرے آپ کا فضل نہ ہوتا تو میں (مکہ کی پادشاہ میں قید ہو کر مرے گئے) حاضر کے جانے والوں میں سے ہوتا، بھلا
میں انہیں کے کہ ہمیں انہیں مرنا سوائے کبھی ہر دو جانشین مرے کے اور (یہ کہ) ہمیں خدا سے نہیں دیا جائے گا شہید یہ جی کا سامانی ہے اس ہمیں کا۔ یا علی
نے یہ جو وعدہ کرنے والوں کو دیا وہ وعدہ کرنا چاہئے۔

(سورہ صافات: ۱۰۵)

[illegible]

بہ اعلیٰ فرمانے ہیں۔ (۱) ملتی کہم کا اپنے روزنی سامنے سے اعدا کی قسم قرب تھا کرتے تھے چاک کرتا اگر اللہ کا فضل نہ ہو جاتے جس میں جو کر کے
 بہ انمول کسی سے ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھو کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور کیا کتاب ہمیں پہلی بار دہرنے کے سوا اور فائز نہیں دلا دے گا کوئی کتاب نہیں دیا جائے گی۔
 یہ محض دستِ نسیں اور افسانہ ہے ہم نے اس طرح اپنے نکاحات مانگے ہیں بلاشبہ یہ بڑی ناپسندیدہ بات ہے۔
 اور اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نعمت کرنے والوں کو نصرت کرنی چاہی ہے۔ جو ممکن ہے۔ یہ اس حقیقت کا اظہار ہو اور جو ممکن ہے اللہ تعالیٰ کا ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ
 نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان لوگوں میں سے جو اپنے دلوں کو بڑھاتا رہے۔
 ان کی نصرت کر رہا ہوں میں بعض کو ہم نے نصیر بھی کر دیا ہے۔

خدا کی شہادت کہ کتاب الایمان میں حضرت عارف بن سراقی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جب اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا آپ نے
 کیا شے سیکھی ہے۔ جواب فرمایا: حق ایمان کے ساتھ۔ پوچھا آپ کے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ کہا میں نے اپنے آپ کو دیا ہے جتنا ہوا اتنا
 خدا کا۔ اور میں نے کیا سیکھا ہوا کہ خدا کا اور دینا معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے رب کے عرش کو دیکھ رہا ہوں اور اصل جنت کو گمراہی کے دوسرے کی نیابت
 میں دیکھ رہا ہوں۔ شیخ ترمذی نے کہا کہ اس کا وہاں کیا گمان ہو گا؟ آپ جہور ہوتے۔

اور اللہ نے فرمایا کہ ایک عہدہ سے جس سے رسول کو اللہ پاک نے منور فرمایا ہے۔^(۲۱)

یہودیوں نے عیسویوں کو یہاں سے نقل کرتے ہیں کہ جنت میں ہو یہ وہ ہے والا نکلے رہے ہاں کی زیارت کرے گا اور نکلے رہے والا ہو یہ
سے اور یہاں سے نہ کر سکے گا۔ نکلے وہاں سے ہو سکتے ہیں۔

(۱) فقیر در عید الاطوار کوچاں تک گاہ اس فانی نہیں۔

(۱) وہ جس نے اپنے جان نہیں گئے (تاکرہ و فتنے میں ان نعموں کو دیکھ کر جو ان کو حاصل نہیں ہیں اور (قائدہ یہ ہے کہ جنت میں ہم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں جائے گی اور ستر ہزار ہوں گے ان کے پیروے چودہویں کے چاند کی طرح پھیلنے ہوں گے ان کا دشمنی اللہ عز و آئے ہر عرض کیا اے رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ ان میں سے مجھے بھی کراریں آپ نے ان کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد ایک خدائی کفر سے ہوئے اور کہا اے رسول اللہ! میرے لئے بھی دعا فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ دعا شام دعا کو لے کر آپ سے جنت لے گئے۔^(۱)

ممکن تھا حضرت اہل بن ہریرہ کی روایت سے بھی ایسا نقل کیا گیا ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میرے سامنے انہوں کو پیش کیا گیا میں نے ایک نبی دیکھا جن کے ساتھ تیرہ آدمی تھے اور دنیا نبی بھی جن کے پاس ایک دلی تھا لا تھے وہ دنیا نبی بھی دیکھا جن کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا انہیں تھا انہیں نے ایک بڑے مجمع کو دیکھا انہیں کہا کہ یہ میری امت ہے کہا گیا یہ مولا علی سلام کی امت ہے میں آپ اہل کی طرف دیکھنے میں نے دیکھا تو ایک عظیم مجمع دیکھا تو مجھ سے کہا کیا یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہیں جو پھر حسب مطالب کے جنت میں ہائیں گے اور اس روایت میں یہ بھی ہے یہ لوگ ہیں جو شکان کا کرداروں کی بات سننے پر پیچھے سے نہ بدلتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں جو کا دشمنی اللہ عز و آئے ہو گئے پھر دعویٰ لے کر حد تک مکمل ذکر کر دی۔

(تذی ۵۷۲ھ - ۵۷۳ھ)

اور قسم میں میں میری کے طریق سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار ہونے حسب مطالب کے جنت میں جائیں گے جو چھائیادہ کوٹ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ جو نہ داغ لگائے ہیں اور نہ بدلتے ہیں اور نہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(مسلم ۱۰۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار ہوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے انہوں سے حساب ہوا جائے گا اور انان پر کوئی حجاب ہوگا اور ہر حسب عز و عمل کی انہیں میں سے بھی کئی لوگ بھی جنت میں جائیں گے۔

(تذی ۱۰۳۲ھ، ابن جب ۲۹۷، مسند احمد ۱۱۱)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار ہوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے انہوں سے حساب ہوا جائے گا اور انان پر کوئی حجاب ہوگا اور ہر حسب عز و عمل کی انہیں میں سے بھی کئی لوگ بھی جنت میں جائیں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار ہوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے انہوں سے حساب ہوا جائے گا اور انان پر کوئی حجاب ہوگا اور ہر حسب عز و عمل کی انہیں میں سے بھی کئی لوگ بھی جنت میں جائیں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور شاہ کل لڑکے نے کہا ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار ہوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے انہوں سے حساب ہوا جائے گا اور انان پر کوئی حجاب ہوگا اور ہر حسب عز و عمل کی انہیں میں سے بھی کئی لوگ بھی جنت میں جائیں گے۔

جنت اور دوزخ موجود ہیں ان کو پیدا کیا جا چکا ہے نہ یہ کہ وہ تاجوز وجود میں نہیں آئے

جیسا کہ بعض اہل باطل کا خیال ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اور جو حق ہے وہ ان کی جنتوں میں رکھی جائے گی اور ان میں سے (کے بڑے) جو چاہیں گے جنت میں جائیں گے۔ ان میں سے ۱۱۳

اور فرمایا:

جنت تو آپ کے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی چھوڑ لی جائے گی جیسے کہ آسمان اور زمین کی چھوڑ لی۔ ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو ایمان لائے اللہ اور اس کے رسولوں پر، یا اللہ! مکمل ہے جسے چاہے خداوند تعالیٰ سے فضل لے لے۔ (زمرہ ۲۰)

کرتے دیکھا تو چھوٹا کس کے لئے ہے۔ جواب دیا عمر کے لئے مگر میں نے عقل کے اندر جانا چاہا لیکن مجھے آپ کی غیرت یاد آئی یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا یا رسول اللہ میں آپ کے معاملہ میں بھی غیرت کروں گا؟^(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں نے جنت میں آپ کے پاؤں کی آہٹ سنی اپنے سامنے اس لئے مجھ کو مل جاتا جو آپ نے اسلام میں کیا وہاں آپ کو اس کے بارے میں زیادہ امید (قبولیت کی) ہو۔ حضرت جلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، میں اپنے اس عمل سے زیادہ امید وہاں نہیں پاتا کہ جس رات ان کے کسی حصے میں جب بھی وضو کرتا ہوں اس سے کچھ نفع ضرور پہنچتا ہوں بخیر سے مقتدر میں اللہ نے نگہ دیا ہو۔ اور (دوبارہ کہتے ہیں کہ) آپ نے مجھے دیکھا وہ کے بارے میں بتایا کہ آپ نے اس کو جنت میں دیکھا ہے۔^(۲)

اور صلوات و التسویف کے دین بتایا کہ جنت اور عذراں آپ کے سامنے پیش کیے گئے اور جنت آپ کے قریب ہو گئی اور آپ نے ارادہ کیا کہ ان کو رکھا
 ایک خوش لے لیں اور رکھایا اگر خوش لے لیتا تو لوگ رنجی نہ کیا تک میں اس سے کھاتے۔
 (تذکرہ مولانا علی ہدیہ ص ۱۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا شاگرد نقل فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن لُحی (جو جس نے عرب میں بہت سی کی داغ بیل ڈال دی تھی) کو جہنم میں اپنی آسمان کو گھسیٹتے ہوئے دیکھا۔ (۳)

ایک اور حدیث میں ہے میں نے بہتم میں صاحب الجہنم کو دیکھا۔ (یعنی فریضہ الہمی کو کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ایک آدمی تھا جسے کے پاس بی بی الہمی ہوا کرتی تھی۔ دو گزرگاہوں میں بیٹھ جاتا اور گزرتے والوں کی غفلت سے فائدہ اٹھا کر ان کے سامان میں سے کچے بعد بکری کے جڑے لٹا کر شروع کر دیا کرتا تھا کسی کو پتہ نہ چلتا تو کچا کر بغیر ادا کے الہمی آپ کے سامان میں پھینک دیتی۔^(۴)

اور فرمایا: ایک عورت جنہم میں اس لئے گئی کہ اس نے بلی کو قید کر رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مرغی نہ اسے کھلا پاتے چلا اور شاہ آزاد چھوڑا تا کہ وہ خود مرین سے پیو اور میں سے کھا سکتے۔ اور میں نے اسے دیکھا کہ اسے گستاخ جلا رہی ہے۔ (۵)

اور اس آدمی کے بارے میں بتایا جواسے دائرہ نشی گوارتے سے دور کرکے قلعہ فرمایا جس نے اس کو دیکھا کہ اس پر جنت میں سایہ کیا جا رہا ہے اور مسیح مسلم میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے دوسرے الفاظ میں مروی ہے۔

اور حضرت عثمان بن عفین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنت کو دیکھا تو اس میں اکثریت فقیروں کی تھی اور
اور جہنم کو دیکھا تو ان میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ اور شاگرد نبوی اکمل کرتے ہیں کہ اگر تم دو پیچھے جو میں نے دیکھا ہے تو بیٹے ام اور دوڑتے زیادہ کہہ اے رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا جنت اور جہنم۔ (۱)

اور فرمایا: "وَسَوْفَ نَسْتَبْدِلُ ذَٰلِكَ الَّذِي يُبْغِضُ إِلَيْكَ بِالَّذِي يُحِبُّ إِلَيْكَ ۚ وَاللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُؤْتِي" (اور ہم اس کے لئے جنت کے دروازے مل جائے گا جس میں سے چاہے اہل جہنم جاتے تھے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بدل دیا اور اس کے لئے جنت کے دروازے مل گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو اٹھائے کرتے ہیں کہ موتوں کی اولاد جنت میں ایک پہاڑی میں ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام

اور سدا و سدا ہی ان کے لئے تھا کہ ان کو ان لوگوں کے ساتھ جو ان کے لئے تھے۔

